

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ سوم

کتاب الفرائض   کتاب الحدود   کتاب الذبیات   کتاب الاکراه  
کتاب الحیل   کتاب التعبیر   کتاب الفتن   کتاب الاحکام  
کتاب التمثی   کتاب التوحید   کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة  
کتاب الاستنباط المرقدین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 ۴۲۴۵  
 احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح  
 مولانا ظہور الباری عظیمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی  
ادارۃ اسلامیات انارکلی لاہور

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
	کتابہ الفوائض							
۶۳۲	اولاد کے بارے حکم	۹۱۸						
۶۳۳	فرائض کی تعلیم	۹۱۹						
"	آپ کی دراخت	۹۲۰						
۶۳۵	جوامال چھوڑے	۹۲۱						
۶۳۶	ماں باپ کی طرف سے میراث	۹۲۲						
"	بیٹیوں کی میراث	۹۲۳						
۶۳۷	پوتے کی میراث	۹۲۴						
	بیٹی کی موجودگی میں نواسی	۹۲۵						
۶۳۸	باپ اور بھائی کی موجودگی	۹۲۶						
	میں دادا کی میراث							
۶۳۹	اولاد کی موجودگی میں شوہر	۹۲۷						
	کی میراث							
۶۳۹	بیوی کی میراث	۹۲۸						
"	بیٹیوں کی موجودگی میں بہنیں	۹۲۹						
۶۴۰	ایک بہن اور کئی بہنوں کی میراث	۹۳۰						



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۹۳۱	کلامہ کی میراث	۶۲۰	۹۵۳	شرابی پر لعنت	۶۵۰	۹۷۳	مقرعے دریافت کرنا	۹۷۳
۹۳۲	عورت کے چچا زادوں کی تفصیل صورت	"	۹۵۳	چور جب چوری کرے	"	۹۷۵	اقرار زنا	۹۷۵
۹۳۳	ذوی الارحام	۶۲۱	۹۵۵	چور کا نام لیے بغیر لعنت کرنا	"	۹۷۶	زنا سے حاضر ہونے پر	۹۷۶
۹۳۴	نہان کرنے والے کی میراث	"	۹۵۶	جن حدود کا کفار رہے	۶۵۱	۹۷۷	غیر شادی شدہ کا حکم	۹۷۷
۹۳۵	ولا آزاد کرنے والے کی ہے	"	۹۵۷	حد یا حتی کے سوا	"	۹۷۸	اہل معاصی	۹۷۸
۹۳۶	بچہ عورت کو ملے گا	"	۹۵۸	حد و دقائم کرنا	۶۵۲	"	جس کی غیر موجودگی میں	"
۹۳۷	سائبہ کی میراث	"	۹۵۹	ہر ایک پر حد و دقائم کرنا	"	"	حد کا حکم ہو	"
۹۳۸	مالکوں کی مرضی کے خلاف	۶۲۳	۹۶۰	حد میں سفارش کرنا	"	۹۷۹	ارشاد الہی	۹۷۹
۹۳۹	کافر کا مسلمان کے ہاتھ	"	۹۶۱	چوری کرنے والوں کے	۶۵۳	"	لونڈی اگر زنا کرے	"
۹۴۰	اسلام لانا	"	۹۶۲	ہاتھ کاٹنے کا حکم	"	"	لونڈی کو ملامت	"
۹۴۱	عورت و ملاکی حتی دار ہوگی	"	"	چور کی توبہ	۶۵۵	۹۸۲	ذمیوں کے احکام	۹۸۲
۹۴۲	قوم کے آزاد کردہ غلام	"	"		"	۹۸۳	زنا کی تہمت لگانا	۹۸۳
۹۴۳	یا قوم کی بہن کے بیٹے کا حکم	۶۲۵	"		"	۹۸۴	ادب سکھانا	"
۹۴۴	قیدی کی میراث	"	۹۶۳	کفار و مرتد	۶۵۶	۹۸۵	اگر بیوی کے ساتھ کسی کو	۹۸۵
۹۴۵	غیر مذہب کی میراث	"	۹۶۴	عرب مرتد	"	۹۸۶	دیکھے	۹۸۶
۹۴۶	نفرانی غلام کی میراث	"	۹۶۵	عرب مرتد کو پانی نہ پلاتا	"	۹۸۷	تقریبین کے بارے میں	۹۸۷
۹۴۷	اگر کوئی کسی کا بھائی یا بھتیجا	۶۲۶	۹۶۶	آنکھیں نکلوا دینے کا	۶۵۷	۹۸۸	تقریر اور ادب کی خاطر	۹۸۸
۹۴۸	ہونے کا دعویٰ کرے	"	۹۶۷	واقعہ	"	۹۸۹	فحش امور	۹۸۹
۹۴۹	غیر کو اپنا باپ بنانا	"	۹۶۸	جس نے فراحتش کو ترک کیا	۶۵۸	۹۹۰	تہمت لگانا	۹۹۰
۹۵۰	عورت جب بیٹے کا دعویٰ کرے	"	۹۶۹	زانیوں پر گناہ	"	۹۹۱	غلاموں پر تہمت لگانا	۹۹۱
۹۵۱	قیافہ شناسی	۶۲۷	۹۷۰	شادی شدہ زانی	۶۶۰	۹۹۲	امام کا حکم حد کے بارے میں کیا ہے ؟	۹۹۲
۹۵۲	کتاب الحدود	"	۹۷۱	مجنون زانی یا زانیہ	"	۹۹۳		۹۹۳
۹۵۳	شراب نہ پی جائے	۶۲۸	۹۷۲	زانی کے لیے پتھر	۶۶۱	۹۹۴	کتاب الدیات	۹۹۴
۹۵۴	شرابی کو مارنے کے بارے	"	۹۷۳	بلاط میں سنگسار کرنا	"	۹۹۵	مومن کو قصداً قتل کرنے والا	۹۹۵
۹۵۵	حد کی مار مارنے کا حکم	"	۹۷۴	عید گاہ میں سنگسار کرنا	۶۶۲	۹۹۶	من احیا	۹۹۶
۹۵۶	چھڑوں اور جوتیوں سے مارنا	۶۲۹	۹۷۵	جس گناہ میں حد نہیں	"	۹۹۷	تم پر قصاص فرض کیا گیا	۹۹۷
			۹۷۶	حد کا اقرار کرنا	۶۶۳	۹۹۸	قاتل سے سوال کرنا	۹۹۸

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۰۰۰	اگر کوئی پتھر یا ڈنڈے سے ہلاک کر دے	۶۸۵	۱۰۲۱	دیت کس پر ہوگی	۶۹۷	۱۰۲۱	مجبور کر کے کچھ خریدنا	۷۱۵
۱۰۰۱	جان کے بدلے جان	"	۱۰۲۲	عاریۃ غلام لینا	۶۹۸	"	اکراہ کا مطلب	"
۱۰۰۲	پتھر سے مارنے کا قصاص	"	۱۰۲۳	کان اور کنوئیں میں مرنے والے	"	۱۰۲۳	مجبور کر کے جانے والی پر مد نہیں	۷۱۶
۱۰۰۳	دیت یا قصاص	۶۸۶	۱۰۲۴	چرواہوں کا خون	۶۹۹	"	ساتھی کے بارے قسم	"
۱۰۰۴	اگر ناحق قتل کرنا چاہے	۶۸۷	۱۰۲۵	ذمی کو بغیر گناہ قتل کرنا	"	۱۰۲۵	حیلوں کا ترک کرنا	۷۱۸
۱۰۰۵	قتل خطا میں معاف کرنا	"	۱۰۲۶	مسلمان کا فر کے بدلے میں	"	۱۰۲۶	غنازیم حیل	"
۱۰۰۶	مومن کے لیے جائز نہیں	"	۱۰۲۷	جب مسلمان یہودی کو	"	۱۰۲۷	زکوٰۃ میں حیل	"
۱۰۰۷	قاتل جب ایک بار اقرار کرے	۶۸۸	۱۰۲۸	پتھر مارے	"	۱۰۲۸	باب ۱۰۳۸	۷۲۰
۱۰۰۸	عورت کے بدلے میں مرد کا قتل	"	۱۰۲۹	شُرک بہت بڑا ظلم ہے	۷۰۱	۱۰۲۹	خرید و فروخت میں حیل	۷۲۱
۱۰۰۹	مرد و عورت کے درمیان	"	۱۰۳۰	مرتد مرد ہو یا عورت	۷۰۲	"	تینا جیش کا مکروہ ہونا	"
۱۰۱۰	جو شخص اپنا حق لے لے	۶۸۹	۱۰۳۱	جو فراتین کے قبول کرنے سے انکار کرے	۷۰۳	"	خرید و فروخت میں دھوکا	"
۱۰۱۱	جب کوئی بچہ میں مرجائے	"	۱۰۳۲	آپ کو گستاخانہ الفاظ کہنے والا	۷۰۵	۱۰۳۲	دلی کی حیل سازی	۷۲۲
۱۰۱۲	جب کوئی غلطی سے اپنے آپ کو قتل کر دے	۶۹۰	۱۰۳۳	خارج کا قتل	۷۰۶	"	لوندی غصب کرنا	"
۱۰۱۳	کاٹنے سے جب دانت گر جائیں	"	۱۰۳۴	تالیف قلوب	۷۰۷	۱۰۳۳	باب ۱۰۵۴	۷۲۳
۱۰۱۴	دانت کے بدلے دانت	۶۹۱	۱۰۳۵	اس وقت تک جنگ نہ ہوگی	۷۰۹	"	نکاح میں حیل سازی	"
۱۰۱۵	انگیلیوں کی دیت	"	۱۰۳۶	تاویل کرنیوالوں کے متعلق	"	۱۰۳۴	شوہر اور سونوں سے حیل	۷۲۴
۱۰۱۶	جب کئی آدمی ایک کو قتل کریں	"	۱۰۳۷	حس پر جبر کیا گیا ہو	۷۱۲	۱۰۳۵	طاعون سے بھاگنے کی حیل جوئی	۷۲۵
۱۰۱۷	قسام	۶۹۲	۱۰۳۸	جو کفر پر قتل ہونے کو ترجیح دے	۷۱۳	۱۰۳۶	ہیہ اور شفعہ میں حیل	۷۲۶
۱۰۱۸	جھانکنے والے کی اگر آنکھ پھوڑ دی جائے	۶۹۶	۱۰۳۹	مجبور کے حقوق	۷۱۴	۱۰۳۷	عامل کا حیل کرنا	۷۲۸
۱۰۱۹	عاقہ	"	۱۰۴۰	مجبور کا نکاح جائز نہیں	۷۱۵	"	عقاب التعبیر	"
۱۰۲۰	جنین کی دیت	۶۹۷	۱۰۴۱	نیک لوگوں کے خواب	۷۱۶	۱۰۴۰	خواب کی تعبیر	۷۲۹
			۱۰۴۲	خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے	۷۱۷	۱۰۴۱	نیک لوگوں کے خواب	۷۳۱
			۱۰۴۳	بشارتیں	۷۱۸	۱۰۴۲	خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے	"
			۱۰۴۴	یوسف کا خواب	۷۱۹	۱۰۴۳	بشارتیں	۷۳۲
			۱۰۴۵	یوسف کا خواب	۷۲۰	۱۰۴۴	یوسف کا خواب	۷۳۳

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۷۶۱	امت کی ہلاکت کم عمر اور	۱۱۰۸	۷۶۱	عمل دیکھنا	۱۰۸۹	۷۶۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۰۶۶
"	نوجوانوں کے ہاتھوں	"	"	دھونکنا	۱۰۹۰	"	کا خواب	"
"	میں ہے	"	"	کسی کو کعبہ کا طواف	۱۰۹۱	"	ایک طرح کا خواب آیا	۱۰۶۷
"	شرقیہ آگیا	۱۱۰۹	۷۶۸	کرتے دیکھنا	"	"	مفسدوں اور مشرکوں	۱۰۶۸
۷۶۲	فتنوں کا ظاہر ہونا	۱۱۱۰	"	بچی ہوئی چیز دوسرے کو	۱۰۹۲	"	کے خواب	"
"	ہر آنے والا زمانہ گزشتہ	۱۱۱۱	"	پیش کرنا	"	"	خواب میں نبی کریم صلی اللہ	۱۰۶۹
۷۶۳	زمانہ سے برا ہے	"	"	خوف کا دور ہونا	۱۰۹۳	۷۶۶	علیہ وسلم کو دیکھنا	"
۷۶۴	فَلَيْسَ بِمَثٍّ	۱۱۱۲	۷۶۹	دائیں راستے چلنا	۱۰۹۴	۷۶۷	رات کو خواب دیکھنا	۱۰۷۰
"	میرے بعد تم ایک دوسرے	۱۱۱۳	۷۷۰	پیالہ دیکھنا	۱۰۹۵	۷۶۸	دن کو خواب دیکھنا	۱۰۷۱
۷۶۵	کی گردنیں مارو گے	"	"	کوئی چیز اڑتے دیکھنا	۱۰۹۶	۷۶۹	عورتوں کے خواب	۱۰۷۲
۷۶۷	پر فتنہ زمانہ	۱۱۱۴	"	لگائے ذبح کرتے دیکھنا	۱۰۹۷	۷۷۰	بڑا خواب	۱۰۷۳
"	دو مسلمانوں کا مقابل آنا	۱۱۱۵	۷۷۱	خواب میں بھونک مارنا	۱۰۹۸	۷۷۱	خواب میں دودھ دیکھنا	۱۰۷۴
۷۶۸	معاشرہ کیونکر ملے پائے	۱۱۱۶	"	ایک چیز دوسری جگہ	۱۰۹۹	۷۷۲	دودھ کی بہتات	۱۰۷۵
۷۶۹	فتنہ اور ظلم	۱۱۱۷	"	لگنا	"	۷۷۳	خواب میں قمیص دیکھنا	۱۰۷۶
"	لوگ کوڑے کی طرح رہ	۱۱۱۸	"	سیاہ عورت دیکھنا	۱۱۰۰	"	قمیص گھٹتی ہوئی دیکھنا	۱۰۷۷
۷۷۰	جائیں گے	"	"	پریشان بالوں والی	۱۱۰۱	"	خواب میں سرسبزی دیکھنا	۱۰۷۸
"	فتنوں کے دور میں	۱۱۱۹	۷۷۱	عورت دیکھنا	"	۷۷۴	عورت کا چہرہ دیکھنا	۱۰۷۹
۷۷۱	فتنوں سے پناہ مانگنا	۱۱۲۰	"	تلوار دیکھنا	۱۱۰۲	"	ریشمی کپڑا دیکھنا	۱۰۸۰
۷۷۲	فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا	۱۱۲۱	"	جھوٹا خواب بیان کرنا	۱۱۰۳	۷۷۵	ہاتھ میں چابیاں دیکھنا	۱۰۸۱
۷۷۳	فتنہ دریا کی طرح	۱۱۲۲	۷۷۲	نا پسند چیز دیکھنا	۱۱۰۴	"	قلا بد وغیرہ دیکھنا	۱۰۸۲
۷۷۵	باب ۱۱۲۳	۱۱۲۳	۷۷۳	خواب کی تعبیر کی تفصیل	۱۱۰۵	۷۷۶	خواب میں جنت میں	۱۰۸۳
۷۷۶	باب ۱۱۲۴	۱۱۲۴	"	ناراضی کے بعد خواب کی	۱۱۰۶	۷۷۷	داخل ہونا	"
"	جب اللہ عذاب نازل	۱۱۲۵	۷۷۴	تعبیر بیان کرنا	"	"	قید ہوتے دیکھنا	۱۰۸۴
۷۷۷	کرتا ہے	"	۷۷۵	انتیسواں پارہ	۷۷۵	۷۷۸	بہت چٹمہ دیکھنا	۱۰۸۵
۷۷۸	حسن بن علی رضی اللہ عنہما	۱۱۲۶	"	کتاب الفتن	"	"	گنویں سے پانی کھینچنا	۱۰۸۶
"	کے متعلق ارشاد	"	"	فالموں کے فتنے سے ڈرو	۷۷۶	۷۷۹	ایک ڈول کمزوری کے	۱۰۸۷
۷۷۹	اپنی بات کے خلاف کہنا	۱۱۲۷	۷۷۷	عنقریب تم دیکھو گے	۷۷۷	"	ساتھ کھینچنا	"
۷۸۰	قیامت قائم نہ ہوگی الخ	۱۱۲۸	۷۷۸	"	"	"	آرام کرنا	۱۰۸۸

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۸۱۲	حکام کے ترجمان	۱۱۷۴	۷۹۹	مسجد میں فیصلہ کرنا	۱۱۵۲	۷۸۰	تغیرات زمانہ	۱۱۲۹
"	اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا	۱۱۷۵	"	فیصلہ مسجد میں اور صلہ	۱۱۵۳	۷۸۱	آگ کا نکلنا	۱۱۳۰
۸۱۳	امام کا مشر	۱۱۷۶	"	یا بر قائم کرنا	"	"	باب ۱۱۳۱	۱۱۳۱
۸۱۳	کس طرح بیعت کی جائے	۱۱۷۷	۸۰۰	جھگڑنے والوں کو نصیحت	۱۱۵۴	۷۸۲	دجال	۱۱۳۲
۸۱۳	{	"	"	قاضی کی گواہی	۱۱۵۵	"	دجال مدینہ میں داخل نہ ہوگا	۱۱۳۳
۸۱۷	دومرتبہ بیعت کرنا	۱۱۷۸	۸۰۲	حاکم جیب دوامیر مقرر کرے	۱۱۵۶	۷۸۵	{	"
"	دیہاتیوں کی بیعت	۱۱۷۹	"	حاکم کا دعوت کو قبول کر لینا	۱۱۵۷	۷۸۶	یا جرج و ما جرج	۱۱۳۴
"	بچوں کی بیعت	۱۱۸۰	۸۰۳	{	۱۱۵۷	"	عتاب الاحکام	"
"	بیعت کو پھیرنے کی خواہش کرنا	۱۱۸۱	"	عمال کے حق	۱۱۵۸	"	اطاعت کا حکم	۱۱۳۵
۸۱۸	دنیا کے لیے بیعت کرنا	۱۱۸۲	"	غلاموں کو قاضی بنانا	۱۱۵۹	۷۸۸	امراء قریش میں حکمت کے ساتھ فیصلہ	۱۱۳۶
"	عورتوں کی بیعت	۱۱۸۳	۸۰۴	واقت کاروں کو پیش ہونا	۱۱۶۰	"	امام کا حکم سننا	۱۱۳۷
۸۱۹	بیعت توڑ دینا	۱۱۸۴	"	بادشاہ کے سامنے اور پیچھے	۱۱۶۱	۷۸۹	اشکس کی مدد کرتا ہے	۱۱۳۸
"	خلیفہ مقرر کرنا	۱۱۸۵	۸۰۵	قائب کا حکم	۱۱۶۲	۷۹۰	جو حکومت مانگے	۱۱۳۹
۸۲۱	باب ۱۱۸۶	۱۱۸۶	"	جس کے بھائی کے بارے	۱۱۶۳	"	طلب حکومت کی حرص	۱۱۴۰
۸۲۲	شکر کرنے والوں کا اخراج	۱۱۸۷	"	حکم بیان ہو	"	"	جو رعیت کی خیر خواہی نہ چاہے	۱۱۴۱
"	کیا امام منع کر سکتا ہے	۱۱۸۸	۸۰۶	کنویں کے بارے فیصلہ	۱۱۶۴	۷۹۱	{	"
	کتاب التتمی	"	"	تھوڑے مال میں فیصلہ	۱۱۶۵	"	جس نے لوگوں کو مشقت میں ڈالا	۱۱۴۲
۸۲۳	جو شہادت کی آرزو کرے	۱۱۸۹	۸۰۷	لوگوں کے مال کو فروخت کرنا	۱۱۶۶	"	{	"
۸۲۳	اچھی باتوں کی آرزو کرنا	۱۱۹۰	"	امراء کے بارے بات کہنا	۱۱۶۷	۷۹۲	فتویٰ دینا	۱۱۴۳
۸۲۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	۱۱۹۱	۸۰۸	بہت زیادہ جھگڑالو	۱۱۶۸	"	آپ کا کوئی دربان نہ تھا	۱۱۴۴
۸۲۳	{	"	"	کو نسا فیصلہ منسوخ ہے	۱۱۶۹	۷۹۳	ما تحت حاکم	۱۱۴۵
۸۲۵	کاشن ایسا ہوتا	۱۱۹۲	"	امام کا صلح کرنا	۱۱۷۰	۷۹۴	غصہ کی حالت میں فیصلہ	۱۱۴۶
"	علم کی تنقید کرنا	۱۱۹۳	"	کاتب امانت دار اور	۱۱۷۱	"	قاضی کا اپنے علم پر فیصلہ کرنا	۱۱۴۷
"	مکروہ آرزو	۱۱۹۴	۸۰۹	عاقل ہو	"	"	مہر کئے ہوئے خط پر	۱۱۴۸
۸۲۶	اللہ ہدایت دے گا تو آخر	۱۱۹۵	۸۱۰	قاضی کا خط لکھنا	۱۱۷۲	۷۹۵	{	"
"	مقابلہ کی آرزو مکروہ ہے	۱۱۹۶	"	قاضی حالات معلوم کرا	۱۱۷۳	۷۹۶	فیصلہ کے قابل ہونا	۱۱۴۹
۸۲۷	دلو کا استعمال	۱۱۹۷	۸۱۱	{	"	۷۹۷	حکام اور عاملوں کی تنخواہ	۱۱۵۰

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۱۹۸	پتے آدمی کی خبر واحد	۸۲۸	۱۲۱۵	سائل کو سمجھنے کے لیے	۸۵۲	۱۲۳۳	روزی دینے والا	۸۷۸
۱۱۹۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا	۸۲۳	۱۲۱۶	قاضیوں کا اجتہاد	۸۵۲	۱۲۳۵	غیب کا جاننے والا	"
۱۲۰۰	زیر کاروانہ فرمانا	۸۲۳	۱۲۱۷	تم پہلی امتوں کی پیروی	۸۵۵	۱۲۳۶	اللہ سلامتی دینے والا ہے	۸۷۹
۱۲۰۱	اجازت ملنے پر گھر میں داخل ہونا	۸۲۳	۱۲۱۸	کرو گے	۸۵۵	۱۲۳۷	لوگوں کا بادشاہ	"
۱۲۰۲	آپ کا قاصدوں کو	"	"	جس نے کوئی برائے طریقہ	"	۱۲۳۸	دہی غالب اور حکمت والا ہے	۸۸۰
۱۲۰۳	روانہ فرمانا	"	"	ایجاد کیا	"	۱۲۳۹	جس نے آسمان وزمین کو	۸۸۱
۱۲۰۴	دفعہ کے لیے وصیتیں	۸۳۵	۱۲۱۹	میں سوال پارہ	۸۵۶	۱۲۴۰	پیدا کیا	۸۸۱
۱۲۰۵	ایک عورت کا خبر دینا	۸۳۶	۱۲۲۰	منبر و قبر کے آثار وغیرہ	"	۱۲۴۱	اللہ بہت سننے والا ہے	"
۱۲۰۶	کتاب الاعتصام	"	۱۲۲۱	اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۸۶۲	۱۲۴۲	کہہ دیجئے دہی قدرت	۸۸۲
۱۲۰۷	بالمکتب والسنة	"	۱۲۲۲	آپ کو اختیار نہیں	"	۱۲۴۳	دلا ہے	"
۱۲۰۸	جامع الکلم	۸۳۷	۱۲۲۳	انسان سب سے زیادہ	"	۱۲۴۴	دلوں کو پھیرنے والا ہے	۸۸۳
۱۲۰۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی	"	۱۲۲۴	جھگڑا لو ہے	"	۱۲۴۵	اللہ کے خداوے نام ہی	"
۱۲۱۰	سنت کی پیروی	۸۳۸	۱۲۲۵	اس طرح امت وسط بنادیا	۸۶۳	۱۲۴۶	اللہ کے ناموں کے ذریعہ	۸۸۳
۱۲۱۱	کثرت سوال کی کراہت	۸۳۲	۱۲۲۶	حاکم یا حاکم کا اجتہاد	۸۶۳	۱۲۴۷	اللہ سے مانگنا	۸۸۳
۱۲۱۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	"	۱۲۲۷	حاکم کا قراب	"	۱۲۴۸	اللہ تعالیٰ کی ذات	۸۸۴
۱۲۱۳	کی اقتدار کرنا	۸۳۵	۱۲۲۸	لوگوں کے خلاف دلیل	۸۶۵	۱۲۴۹	اللہ اپنی ذات سے	۸۸۷
۱۲۱۴	علم میں باہم جھگڑنا مکروہ	"	۱۲۲۹	نبی کریم کا انکار کرنا	۸۶۶	۱۲۵۰	وڑاتا ہے	"
۱۲۱۵	ہے	"	۱۲۳۰	وہ احکام جو دلائل سے	"	۱۲۵۱	اللہ تعالیٰ کے سوا تمام	۸۸۸
۱۲۱۶	بدعتی کو پناہ دینا	۸۵۰	۱۲۳۱	پہچانے جاتے ہیں	"	۱۲۵۲	چیزیں مٹ بانیاں ہیں	۸۸۸
۱۲۱۷	رائے کی مذمت	"	۱۲۳۲	اہل کتاب سے نہ بچو	۸۶۹	۱۲۵۳	میری آنکھوں کے سامنے	"
۱۲۱۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	"	۱۲۳۳	اختلاف پر ناپسندیدگی	۸۷۰	۱۲۵۴	پرورش ہو	"
۱۲۱۹	سے سوال اور اس کا جواب	۸۵۱	۱۲۳۴	کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا	۸۷۱	۱۲۵۵	اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے	۸۸۹
۱۲۲۰	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی	"	۱۲۳۵	آپس کے مشورے کو ممانعت	۸۷۲	۱۲۵۶	جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے	"
۱۲۲۱	تعلیم کا طریقہ	۸۵۲	۱۲۳۶	طے کرنا	"	۱۲۵۷	پیدا کیا	"
۱۲۲۲	ہمیشہ حق پر قائم رہنے کی	"	۱۲۳۷	کتاب التوحید	"	۱۲۵۸	اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند	۸۹۲
۱۲۲۳	بات	"	۱۲۳۸	توحید کے بارے	۸۷۳	۱۲۵۹	کوئی نہیں ہے	"
۱۲۲۴	فرقے فرقے جونا	۸۵۳	۱۲۳۹	اللہ کو پکارو	۸۷۴	۱۲۶۰	شہادت کے اعتبار سے	"
						۱۲۶۱	کیا چیز بڑی ہے	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۲۵۳	عرش پانی پر تھا	۸۹۳	۱۲۶۵	اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ	۹۲۶	۱۲۷۵	ایک شخص جسے اللہ نے قرآن دیا	۹۲۶
۱۲۵۴	فرشتے اور روح القدس	۸۹۴	۱۲۶۶	تازل کیا	۹۲۷	۱۲۷۶	آپؐ پہنچا دیجئے	۹۲۷
۱۲۵۵	اس کی طرف چڑھتے ہیں	۸۹۹	۱۲۶۷	وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا	۹۲۸	۱۲۷۷	توریت لاؤ اور اسے ملاؤ کرو	۹۲۸
۱۲۵۶	بعض چہرے تروتازہ ہوں گے	۸۹۹	۱۲۶۸	کلام بدل دیں	۹۲۹	۱۲۷۸	نماز کو عمل کہا	۹۲۹
۱۲۵۷	بلاشبہ اللہ کی رحمت	۹۱۰	۱۲۶۹	انبیاء وغیرہ سے کلام کرنا	۹۳۰	۱۲۷۹	انسان بڑا مضطرب پیدا	۹۳۰
۱۲۵۸	قریب ہے	۹۱۰	۱۲۷۰	اللہ نے موسیٰ علیہ السلام	۹۳۱	۱۲۸۰	کیا گیا ہے	۹۳۱
۱۲۵۹	بلاشبہ اللہ آسمانوں کو تھامے	۹۱۱	۱۲۷۱	سے کلام کیا	۹۳۲	۱۲۸۱	اپنے رب سے ذکر کر	۹۳۲
۱۲۶۰	ہوئے ہے	۹۱۲	۱۲۷۲	جنت والوں سے کلام	۹۳۳	۱۲۸۲	توریت وغیرہ کی تفسیر	۹۳۳
۱۲۶۱	آسمان وزمین کی پیدائش	۹۱۳	۱۲۷۳	بندوں کو اللہ تعالیٰ کے	۹۳۴	۱۲۸۳	قرآن کا ماہر نیکو کاروں	۹۳۴
۱۲۶۲	ہمارا کلمہ پہلے ہی ہو چکا	۹۱۴	۱۲۷۴	حکم کے ذریعہ یاد کرنا	۹۳۵	۱۲۸۴	کے ساتھ ہو گا	۹۳۵
۱۲۶۳	”انما قرآن لشیء“	۹۱۵	۱۲۷۵	اللہ کے شریک نہ بناؤ	۹۳۶	۱۲۸۵	قرآن میں وہ پرمسوحو تم سے	۹۳۶
۱۲۶۴	اگر سمندر میرے رب کے	۹۱۶	۱۲۷۶	خون سے گناہ چھپاتا	۹۳۷	۱۲۸۶	آسانی سے ہو سکے	۹۳۷
۱۲۶۵	کلمات کے لئے روشنائی	۹۱۷	۱۲۷۷	ہر دن وہ ایک شان	۹۳۸	۱۲۸۷	قرآن مجید کو ذکر کے بچے آسمان	۹۳۸
۱۲۶۶	ہیں جائے	۹۱۸	۱۲۷۸	میں ہے	۹۳۹	۱۲۸۸	کر دیا گیا ہے	۹۳۹
۱۲۶۷	مشیت خداوندی	۹۱۹	۱۲۷۹	اُس کے ساتھ زبان کو	۹۴۰	۱۲۸۹	قرآن لوح محفوظ میں محفوظ ہے	۹۴۰
۱۲۶۸	کسی کی شفاعت کام تو ہے گی	۹۲۰	۱۲۸۰	حکمت نہ دیں	۹۴۱	۱۲۹۰	تھیں اللہ نے پیدا کیا	۹۴۱
۱۲۶۹	جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ	۹۲۱	۱۲۸۱	اللہ تعالیٰ دلی کی باتوں	۹۴۲	۱۲۹۱	فاسق اور منافق کی قرأت	۹۴۲
۱۲۷۰	اللہ کا کلام	۹۲۲	۱۲۸۲	کو جاننے والا ہے	۹۴۳	۱۲۹۲	ترازو کو انصاف پر رکھیں گے	۹۴۳

الحمد للہ فہرست تفہیم البغاری جلد سوم کی کتابت مکمل ہوئی

## کتاب الفرائض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۹۱۸

## میراث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَرَجٌ لِمَنْ يَرِيهِمْ مِنْهُمْ خِلَافٌ" (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ برابر ہے اور اگر دو سے زائد عورتیں (ہیں) ہوں تو ان کے لیے دو تہائی حصہ اس مال کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہو اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف حصہ ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لیے اس مال کا چھٹا حصہ ہے جو وہ چھوڑ گیا ہے بشرطیکہ مورث کے کوئی اولاد ہر اور اگر مورث کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی مال کا ایک تہائی ہے لیکن اگر مورث کے بھائی بہن ہوں تو اس کی مال کے لیے ایک چھٹا حصہ ہے وصیت کے نکلنے کے بعد کہ مورث اس کی وصیت کر جائے یا دوائے قرض کے بعد تمھارے باپ ہوں کہ تمھارے بیٹے تم ہیں؟ جانتے ہو کہ ان میں سے نفع پہنچانے میں تم سے قریب تر کون ہے، یہ سب اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔

بیشک اللہ ہی علم والا ہے حکمت والا ہے اور تمھارے لیے اس مال کا اوصاف حصہ ہے جو تمھاری برہمائی چھوڑ جائیں بشرطیکہ ان کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اگر ان کے اولاد ہو تو تمھارے بیٹے بیویوں کے ترکہ کا چوتھائی ہے وصیت نکلنے کے بعد جس کی وہ وصیت کر جائیں یا دوائے قرض کے بعد اولاد بیویوں کے لیے تمھارے ترکہ کی چوتھائی ہے بشرطیکہ تمھارے کوئی اولاد نہ ہو لیکن اگر تمھارے کچھ اولاد ہو تو ان بیویوں کو تمھارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔ بعد وصیت نکلنے کے جس کی تم وصیت کر جاؤ یا دوائے قرض کے بعد بغیر کسی کے نقصان پہنچانے حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے اور بڑا بردبار ہے؛

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى "يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ" (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے دے گا۔ "وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَرَجٌ لِمَنْ يَرِيهِمْ مِنْهُمْ خِلَافٌ" (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اگر وہ اپنے اپنے مال کا حصہ دے گا۔ "وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَرَجٌ لِمَنْ يَرِيهِمْ مِنْهُمْ خِلَافٌ" (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اگر وہ اپنے اپنے مال کا حصہ دے گا۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَرَجٌ لِمَنْ يَرِيهِمْ مِنْهُمْ خِلَافٌ (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اگر وہ اپنے اپنے مال کا حصہ دے گا۔ "وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَرَجٌ لِمَنْ يَرِيهِمْ مِنْهُمْ خِلَافٌ" (میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اگر وہ اپنے اپنے مال کا حصہ دے گا۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرَرْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ

۱۶۲۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں مبارک راہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهَما مَاشِيَانِ  
فَأَتَيَا نِيَّيْنِ وَقَدْ أُخْبِيئِي عَلَى فِتْنَةٍ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ  
مَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّتْ عَلَى وَهْنِهَا  
فَأَقْبَتَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَهْنَمُ  
فِي مَا لِي، كَيْفَ أَقْضِي فِي مَا لِي؟ نَكُرُ تَحْيِيئِي بَشِيءٍ  
عَلَيَّ فَذَلِكِ أَمْرٌ أَسْأَلُكَ عَنْهُ

باب ۹۱۹ تَعْلِيمُ الْفَرَائِضِ - وَقَالَ عَقْدَةُ بْنُ عَامِرٍ

تَعَلَّمُوا قَوْلَ الْفَرَائِضِ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِاللُّغَةِ

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَهَبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا كُفْرُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ  
وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَمَازِغُوا وَلَا تَدَابِرُوا  
كُفْرُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

باب ۹۲۰ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَوَارِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَدْفُوعٌ

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْفَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَمْسَسْ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَما جَبِيئَتَانِ يَطْلُبَانِ  
أَرْضَهُمَا مِنْ فَدْلٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَالٍ، فَقَالَ لَهُمَا  
أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا تَوَارِثُ مَا تَرَكَتُمْ مَدْفُوعٌ وَأَمَّا يَا كُلُّهُمَا مِنْ هَذَا  
الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَدْعُو أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا مَصْنَعَهُ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تَكَلِّمْهُ

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ تَرْمِذِي عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَارِثُ

وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے شریف لائے، دونوں حضرت  
پیدل چل کر آئے تھے، دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی  
آنحضرت نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر چھڑکا، مجھے ناکہ ہڑا میں  
نے عرض کی، یا رسول اللہ! اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ اپنے مال  
کا کس طرح فیصد کروں؟ آنحضرت نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ  
میراث کی آیتیں نازل ہوئیں۔

۹۱۹ - میراث کی تعلیم - عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ "فرائض"

یعنی بے تحقیق باتیں کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرو۔

۱۶۳۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہابی نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گمان سے بچو کیونکہ گمان (بدظنی) سب سے جھوٹی  
بات ہے آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ پرانی کی ٹوہیں نہ لگے رہو، زیادہ دوسرے  
سے بغض نہ رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو، بلکہ اللہ کے بندے بن کر چھائیوں کی طرح  
۹۲۰ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث  
نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۱ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، انھیں عمر بن زبیری، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ اور عباس علیہما السلام ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس  
آنحضرت کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیر میں بھی اپنے حصہ  
کا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے، آپ نے فرمایا  
مخا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے، عائشہ اہل محمد اسی  
مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ میں کوئی  
ایسی بات نہیں رہنے دوں گا۔ جسے میں نے آنحضرت کو کرتے دیکھا ہو گا وہ  
میں بھی کروں گا۔ بیان کا اس پر ناظم رضی اللہ عنہا نے ان سے قطع تعلق کر لیا  
اور موت تک ان سے نہیں بولیں۔

۱۶۳۲ - ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن المبارک نے  
خبر دی، انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری وراثت نہیں ہوتی،





وَالَيْكَ؟ قَالَ كَقَوْلِ اللَّهِ تَبَيَّنَ مِنِّي اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا وَدِدْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ مَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَدِدْتُ  
وَدِدْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا سَتَيْتُ  
أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَتَّبِعُ مَا تَرَكْتُ مِنْهَا وَكَلِمَتُكَ وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمْ  
جَمِيعٌ، حِثْنِي تَسَاكِينِي نَصِيْبَكَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتِّابٍ وَآثَرِي  
هَذَا أَتَيْتُ ابْنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَيْبَاهَا، فَقُلْتُ  
إِنْ شِئْتُ لَدَفْتُهَا إِلَيْكَ مَا يَذِيكَ؟ قُلْتُ تَسِيَانِ  
مِنِّي قَضَاءٌ غَيْرُ ذَلِكَ؟ قَوْلَ اللَّهِ الَّذِي يَذِيهِ تَقْدُومُ  
الْمَاءِ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءٌ غَيْرُ ذَلِكَ  
حَتَّى تَقْدُومَ السَّاعَةِ، فَإِنْ عَجَزْتُ مَا فَادَفْتُهَا  
إِلَيَّ فَإِنَّا أَكْفَيْكُمَا هَا:

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي السَّرِّاءِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي  
وَيَأْسِرُ مَا تَرَكَتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوَدَّةٍ  
مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا قَدَّ:

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
أَسْرَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَدْنَ أَنْ يَبْعَثَنَّ عَمَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
يَسْأَلُهُ مِيرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوَرِّثُ مَا تَرَكَتُ مَا قَدَّ:

بَابُ ۹۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَهُ هَلِيهِ:

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَئِذٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں آنحضرتؐ کا نائب ہوں  
چنانچہ انھوں نے اس پر قبضہ کیا اور اس طرز عمل کو جاری رکھا جو آنحضرتؐ کا  
اس میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی تو میں نے کہا  
کہ میں آنحضرتؐ کے نائب کا نائب ہوں میں بھی دو سال سے اس پر تابع ہوں  
اور اس مال میں وہی کتا ہوں جو رسول اللہؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔  
پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے ہیں آپ دونوں کی بات ایک ہے  
اور معنادار بھی ایک ہے، آپ (عباس رضی اللہ عنہ) میرے پاس اپنے نصیب  
کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں اور آپ (علی رضی اللہ عنہ) اپنی بری کا  
حصہ لینے آئے ہیں جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا میں کہتا ہوں کہ  
اگر آپ دونوں چاہیں تو میں اسے آپ کو دے سکتا ہوں لیکن آپ لوگ اس کے  
سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین  
قائم ہیں۔ میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، قیامت تک  
اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجئے، میں  
اس کی رکھوالی کروں گا۔

۱۶۳۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوبکر رضی اللہ  
عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا ورثہ دنیا کی طرح تقسیم نہیں ہو  
گا میں نے اپنی بیویوں کے خراج اور اپنے عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے  
وہ صدقہ ہے۔

۱۶۳۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان  
سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے چاہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ  
کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں۔ اپنی میراث کا مطالعہ کرنے کے لیے پھر  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے یاد دلایا، کیا، آنحضرتؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری وصیت  
تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

۹۲۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے مال چھوڑا

برودہ اس کے اہل و عیال کے لیے ہے۔

۱۶۳۶۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں  
یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی،



ہجرت میں پہنچے وہ جاؤں گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد تم پہنچے وہ بھی گئے تب بھی جو عمل تم کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہوگی تو اس کے ذریعہ درجہ درجہ بلند ہوگا، اور غالباً تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور بیٹوں کو نقصان پہنچے گا۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ کا معاملہ ہے۔ آنحضرتؐ نے ان کے معاملہ میں اس لیے افسوس کا اظہار کیا کہ ہجرت کے بعد اتفاق سے، ان کی وفات کا غلط میں ہوئی برفیضان نے بیان کیا کہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ بنی عامر بن لوی کے ایک فرد تھے۔

۹۲۳۹۔ محمدؐ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الفریض نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے اسود بن یزید نے، قال: اَنَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مَعْلَبًا وَآمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تَوَفَّى وَتَرَكَ اِمْرَأَةً وَاخْتَهُ فَأَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ :

۹۲۴۰۔ میراث ابن الیمنؓ اِذَا لَمْ يَكُنْ اِبْنٌ - وَقَالَ زَيْدٌ : وَلَدَ الْاَبَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهُمْ وَلَدٌ : ذَكَرَهُمْ كَذَكَرَهُمْ وَانْتَاهُمْ كَمَا نَشَأُ هُوَ يَرِثُوْنَ كَمَا يَرِثُوْنَ وَيُجْبَوْنَ كَمَا يُجْبَوْنَ وَلَا يَكُوْنُ وَلَدُ الْاِبْنِ مَعَ الْاِبْنِ :

۹۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبِرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وَهِيْبٌ حَدَّثَنَا اِبْنُ هَارِثٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْحَقُّوْا الْفَرَاِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَمَوْلَاةٌ وَلَوْ رَجُلٌ ذَكَرَ :

۹۲۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْحَقُّوْا الْفَرَاِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَمَوْلَاةٌ وَلَوْ رَجُلٌ ذَكَرَ :

تَبَيَّنَ سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ ابْنَ شَرَحْبِيلَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبُو مُوسَى عَنْ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنِ وَابْنِ  
فَقَالَ: لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ النِّصْفُ  
وَأَبُو ابْنِ مَسْعُودٍ فَسَيِّئًا يَعْنِي فَسَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ  
وَأَخْبِرُ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا دُمَا  
أَنَا مِنَ الْمُعْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهِمَا بِمَا قَعْنِي النَّبِيُّ  
مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَهُ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ  
وَلِلْإِبْنَةِ ابْنِ السُّدُسِ تَكْلِمَةُ الثَّلَاثِينَ  
وَمَا بَعَثَنِي فَلَمْ أَخُذْ. فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى  
فَأَخْبَرْنَا مَا كَانَ يَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ:  
لَقَدْ تَسَاءَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْخَبَرُ  
فِيكُمْ:

بَابُ مِيرَاثِ الْحَبَدِ مَعَ الرَّبِّ وَ  
الرَّخْوَةِ: وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ  
عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَبَدُ أَبٌ وَ  
نَوَاحٍ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَا بَنِي آدَمَ، وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ  
أَبَائِي، يَا بَرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَلَوْ  
مِنْ كَرَاهٍ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ  
وَالْمُحَابَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَافِقًا  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدْرُسُنِي ابْنُ أَبِي دُونَ  
إِخْوَتِي، وَلَا أَرِيثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي. وَبَدَّلَ كَرْمُومَ  
وَعَبِي وَابْنَ مَسْعُودٍ وَرَافِدًا قَادِيلَ مُخْتَلَفَةً:

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ  
عَنْ ابْنِ هَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحَقُوا  
الْعَدْرَيْنِ يَا هَلِيمَا فَمَا بَقِيَ فَلَا وَلَهُمَا جُلُ  
ذَكَرَ:

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ان سے ابوقیس نے حدیث بیان کی، انھوں نے حریل بن شرحبیل سے سنا،  
بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی پوتی اور بہن کی میراث کے بارے  
میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا  
ملے گا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ وہ بھی یہی بتائیں گے۔  
پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات  
مجھے پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میں جھگڑ گیا اور مجھے ہدایت نہیں ملی۔  
میں اس میں وہی سفید کردل کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی  
کو آدھا ملے گا۔ پوتی کو چھپا حصہ ملے گا اس طرح دو بہن کی مکمل ہر گئے اور  
پھر جو باقی بچے گا وہ بہن کو ملے گا۔ ہم پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے  
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو ان تک پہنچائی تو انھوں نے فرمایا کہ  
جب تک یہ علامہ تمہیں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو انھیں کی طرف  
رجوع کیا کرو۔

۹۲۶۔ باپ اور بھائیوں کی موجودگی میں داد کی میراث، ابوبکر  
ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ داد باپ کی طرح  
ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”اَسَآءُ آدَمَ كَے  
بیٹے، اور میں نے اتباع کی ہے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور  
یعقوب کی ملت کی، اور اس کا ذکر نہیں ملتا کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ  
عنہ سے آپ کے زمانہ میں اختلاف کیا ہو حالانکہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد اس زمانہ میں بہت تھی اور ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے وارث میرے پوتے ہوں گے،  
بھائی نہیں ہونگے اور میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا عمر علی  
ابن مسعود اور زبیر رضی اللہ عنہم سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

۱۶۴۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن طاہر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میراث  
اس کے مستحق ملے پہنچا دو۔ اور جو باقی رہ جائے وہ سب سے قریب  
مرد عزیز کو دو۔

۱۶۴۳۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت کے کسی فرد کو "خیل" بناؤں تو ان کو (ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) خلیل بنانا۔ لیکن اسلام کا تعلق ہی سب سے بہتر ہے، تو اس میں آنحضرتؐ نے داد کو باپ کے درجہ میں رکھا ہے۔

۹۲۷۔ لڑکے کی موجودگی میں شوہر کی میراث

۱۶۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے درقائد نے ان سے ابن ابی یحییٰ نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پہلے مال کی اولاد مستحق تھی اور والدین کو وصیت کا حق تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا۔ اور لڑکوں کو لڑکیوں کے دو گنا حق دیا۔ اور والدین کو اور ان میں سے ہر ایک کو، چھٹا حصہ کا مستحق قرار دیا۔ اور بچی کو اٹھویں اور چوتھے حصہ کا مستحق قرار دیا اور شوہر کو ادھار چوتھائی کا مستحق قرار دیا۔

۹۲۸۔ عورت اور شوہر کی میراث اولاد وغیرہ کی موجودگی میں۔

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچے کے بارے میں، جو مردہ اور ناقص پیدا ہوا تھا خون بہا کے طور پر ایک غلام یا کنیز دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے متعلق آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا، مر گئی تو آنحضرتؐ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر کو دے دی جائے اور یہ کہ خون بہا اس کے عصہ پر واجب ہوگا۔

۹۲۹۔ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصہ میں۔

۱۶۴۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شریب نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ عاز بن جبلی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ ادھار بچی کو ملے گا اور ادھار بہن کو، پھر سلیمان نے کہا کہ "ہمارے درمیان فیصلہ کیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں" کا ذکر وہ نہیں کیا۔

۱۶۴۷۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقیس نے

أَمَّا النَّبِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَكُّنْتُ مَخْذُ أَمْنٍ هَذِهِ الْأُمَّةُ جَلِيلَةٌ لِحُفَّتِ وَلَكِنْ خَلَّتْ أَيْسَارُهُمْ أَفْعَلْتُ، أَوْ قَالَ: خَيْرٌ فَكَانَتْ أَنْزَلَهُ، أَوْ قَالَ: قَضَاكَ أَبَا:

باب ۹۲۸ مِيرَاثُ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ:

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَصَّافٍ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَأَنْتَ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَتَسْمِيَةُ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فُجِعَ لِدَّةٍ كَرِثَةُ حَقَّالَتِ نَسِيْنٍ، وَجَعَلَ يَلَا يَوْنِ بِيَكٍ وَاجِبٍ مِمَّا السُّدُسُ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنُ وَالزَّوْجُ وَالشَّطْرُ وَالزَّوْجُ:

باب ۹۲۸ مِيرَاثُ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ:

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَعْرَةً: عِنْدَ أُمِّهِ، ثُمَّ رَأَتْ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْفَخْرِ تَوَفَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأَنَ مِيرَاثِهَا لِبَيْنِهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا:

باب ۹۲۹ مِيرَاثُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٍ:

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِينَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَصِفَ لِلْأَبْنَةِ وَتُتَصِفَ لِلْأَخْتِ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضَى فِينَا وَاحِدًا يَكُونُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا۔ اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصد کے مطابق اس کا فیصد کروں گا۔ روٹی کو ادھا، پوتی کو چھٹا اور جو باقی بچے ہن کا حصہ ہے۔

۹۳۰۔ بہنوں اور بھائیوں کی میراث۔

۱۶۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں شہر سے خبر دی، ان سے محمد بن منکر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور یہاں تھا۔ آنحضرت نے پانی منگوایا اور دھو لیا۔ پھر آپ نے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹا مارا تو مجھے فاقہ ہو گیا غشی سے میں نے آنحضرت سے عرض کی یا رسول اللہ! میری بہنیں ہیں؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۹۳۱۔ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں کلامہ کے مستحق حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے تو اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی بہنیں ہوں تو ہن کو ترکہ کا ادھا ملے گا اور وہ ہن کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو پس اگر بہنیں دو ہیں تو دونوں کو دو تہائی ملے گا اس مال میں سے جو اس نے چھوڑا ہوگا۔ اور اگر بھائی بہنیں دونوں میں تو مرد کو دو و عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح کرنا ہے کہ کہیں تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ تمہیں حق کو جاننے والا ہے۔

۱۶۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت (میراث کی) سورہ نساء کے آخر کی آیتیں نازل ہوئیں کہ ”آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلامہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔“

۹۳۲۔ چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو

اور دوسرا شوہر ہو۔؟ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شوہر کو ادھا

ملے گا اور ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچے گا دونوں

کے درمیان ادھا ادھا تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۶۵۰۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

عبد اللہ: لَا تَصْنَعْنَ فِيمَا بَقِيََا ابْنِي صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لِذِیْ بَقِیَةِ النِّصْفِ وَكَیْ بَقِیَةِ الرَّبِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِیَ خِلَافَ خَصْمٍ

یا ۹۳۱۔ مِيرَاثُ الْاِخْوَاتِ وَالْاِخْوَةِ:

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَامَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ بَفَحَ عَلَيَّ مِنْ دُمُوعِهِمْ فَأَقَفْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِي إِخْوَاتُ فَتَنَزَّلَتْ آيَةُ

النِّسَاءِ:

یا ۹۳۱۔ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي

الْكَلَامَةِ لِقَرَانِ أَمْرٍ هَكَذَا لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ

وَلَهُ أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهِيَ تَحْتَا

إِنْ لَهَا بَنُونَ لَهَا وَلَهُ فَإِنْ كَانَتَا

اِثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلْثَانِ مِمَّا تَرَكَ

وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَ

مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنَّ

تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرْتُ

أَيُّوبَ بْنَ نَوْفَلٍ خَازِنَ سُورَةَ الْقُرْآنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكَ فِي الْكَلَامَةِ:

یا ۹۳۲۔ ابْنِي عَمٍّ أَحَدُهُمَا أُمٌّ لِلْأَمِّ وَالْأُمِّ

لِأُمِّهِ وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ

مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا

نِصْفَانِ:

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي مَالٍجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ





أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ ذَمَعَتْ مِثْقًا فَأَقْبَضَهُ إِلَيْهَا، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهَا سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عُمَيْدُ إِلَى بَنِيهِ. فَأَمَّ عَبْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَامَا إِلَى ابْنَتِي مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي هَذَا كَانَ عُمَيْدُ إِلَيْهِ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِيدَةَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ ابْنَتِي مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ مَرْثَعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِلِ الْعَجَزُ، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ مِثْقًا مِثْقًا مِثْقًا احْتَجَبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبِيهِهِ بَعْتَبَةً فَأَمَّا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ ۝

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عِجْشِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَزِيدَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْعَاقِلِ الْفَرَّاشِ ۝  
بَابُ ۹۳۶ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْزَمَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ، وَقَالَ عَمْرُو

الَلَّقِيطُ حُرٌّ ۝

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيدَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرَيْتِهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْزَمَ وَأُخْذِي لَهَا شَاةٌ فَقَالَ: هُوَ لَهَا مَدَقَةٌ وَلَنَا هَدْيَةٌ قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُدْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَيْدًا ۝

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْزَمَ ۝  
بَابُ ۹۳۷ مِيرَاثُ الْمُسْتَأْتَبَةِ ۝

ذمعی کی کنیز کا لڑکا میرا ہے اور اسے اپنی پرورش میں لے لیا فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اس پر عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی کنیز کا لڑکا ہے اس کے فرائض (بستر) پر پیدا ہوا۔ آخر دونوں حضرات معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی باندی کا لڑکا اور باپ کے فرائض پر پیدا ہوا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، عبد بن زمرہ! تمہارے پاس رہے گا۔ لڑکا فرائض (بستر) کا حق ہے اور زانی کے حق میں تمہاری پھر سو رہ بنت زمرہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ عتبہ کے ساتھ اس کی شباهت آپ نے دیکھ لی تھی چنانچہ اس لڑکے نے ام المومنین کو اپنی وفات تک نہیں دیکھا۔ ۱۶۵۵۔ ہم سے مسدد نے مرثیہ بیان کی، ان سے عیسیٰ نے ان سے شہر نے، ان سے محمد بن زیاد نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکا فرائض والے کا حق ہوتا ہے۔

۹۳۶۔ ولاد اس کے ساتھ قائم ہوگی، جو آزاد کر دے اور

لقیط (پڑے ہوئے بچے کی طرح کسی اجنبی نے پرورش کی ہو) کی میراث، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لقیط آزاد ہے۔

۱۶۵۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شہر نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ (رضی اللہ عنہا) کو خریدنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں خریدو، ولاد اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری ملی تو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ ان کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہریرہ ہے حکم نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے حکم کا قول مرسل منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا۔ ۱۶۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ولاد اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کر دے۔

۹۳۷۔ ساہبہ کی میراث

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَالِيَةً كَأَنَّهُمْ يَسْتَبِقُونَ ۝

۱۶۵۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتیبہ نے، ان سے ہمدان نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مسلمان سائبر نہیں بناتے اور جاہل مشرکین سائبر بناتے تھے۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَنصُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِشْتَرَتْ بَرْمِيَّةً لِبَعِثَتَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَا عَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي إِشْتَرَيْتُ بَرْمِيَّةً لَا عُقُوبَتَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرُونَهَا وَلَا عَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا فَاتَمَّ النَّوْكَاءُ لِمَنْ أَهْتَقَ، أَذْكَالُ أَهْلِ النَّفْسِ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَهَا قَالَ رَحِمَتْ فَاحْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا كَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ وَقَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ مِنْ دُجَاهَا حُرًّا قَوْلَ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَحْكَمَ ۝

۱۶۵۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عوالم نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو انھوں نے آزاد کرنے کی غرض سے خریدنا چاہا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے ولاد کی شرط لگا دی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنا چاہا تھا لیکن ان کے مالکوں نے اپنے لیے ان کی ولاد کی شرط لگا دی ہے اسے اسے خریدنے فرمایا کہ انھیں آزاد کرو۔ ولاد تو آزاد کرنے والا کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ میرے پاس انھیں خریدنا اور آزاد کر دیا۔ ادیس نے بریرہ کو اختیار کر دیا کہ چاہیں تو شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں درد علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں، تو انھوں نے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا کہ مجھے اتنا مال بھی دیا جائے تو میں سابقہ شوہر کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ اسود نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے اسود کا قول منقطع ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول صحیح ہے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا۔

۹۳۸۔ اس کا گناہ جو اپنے مولیٰ سے برادرت کر دے۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَالِيَةً كَأَنَّهُمْ يَسْتَبِقُونَ ۝

۱۶۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتیبہ نے، ان سے ہمدان نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں، سو اللہ کی کتاب کے اور اس کے علاوہ یہ صحیفہ بھی ہے بیان کیا کہ میرے دو صحیفہ نکلا تو اس میں زخموں (کے قصاص) اور اونٹوں کی زکوٰۃ کے مسائل تھے۔ بیان کیا کہ اس میں یہ بھی تھا کہ عینہ سے تو تک مدینہ حرم ہے جس نے اس میں کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہ ہوگا اور مسلمانوں کا ذمہ (قول و قراءہ کسی کو پناہ دینا وغیرہ) ایک ہے بات ادنیٰ مسلمان کے ذمہ کو بچانے کے لیے بھی گوش کشش کی جائے گی پس جس نے کسی مسلمان کے لیے ہونے والی بات کو توڑا اس پر اللہ کی فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْيَانَ عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَمُوتُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَالِيَةً كَأَنَّهُمْ يَسْتَبِقُونَ ۝

۱۶۶۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاد کے نفل کو بیچنے، اس کو مرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔  
 ۹۳۹۔ حجب کوئی کسی مسلمان کے ساتھ پر اسلام لانے، حسن اس کے ساتھ ولاد کے نفل کو درست نہیں سمجھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاد اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور تمہیں داری سے منقول ہے اس روایت کے صحت کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱۶۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کلام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا تو کنیز کے مالکوں نے کہا کہ ہم بیچ سکتے ہیں، لیکن ولاد ہمارے ساتھ ہوگی ام المؤمنینؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا اس شرط کو مانع نہ بنیے دو۔ ولاد ہمیشہ اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۳۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو ان کے مالکوں نے شرط لگائی کہ ولاد ان کے ساتھ قائم ہوگی۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں آزاد کر دو۔ ولاد قیمت ادا کرنے والے ہی کے ساتھ قائم ہوتی ہے بیان کیا کہ پھر میں نے آزاد کر دیا۔ پھر انھیں آنحضرتؐ نے بلایا اور ان کے شوہر کے معاملہ میں اختیار کیا۔ انھوں نے کہا کہ اگر مجھے یہ یہ چیزیں بھی وہ دے دے تو میں اس کے ساتھ رات گزارنے کے لیے تیار نہیں۔ چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔ ۹۴۰۔ ولاد کا تعلق عورت کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے۔

۱۶۶۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے امام نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ لوگ ولاد کی شرط لگانے میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خرید لو، ولاد تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۶۵۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں سفیان

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَعَنْ هَبْتِهِ بِأَمْرٍ ۹۳۹ إِذَا اسْلَمَ عَلَى مِلَّةٍ يَدِهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَدْرِي لَهُ وَلَا كَرِهَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَمَا كَرِهَ عَمِيرُ الدَّارِيُّ رَفَعَهُ قَالَ: هُوَ ذُو النَّاسِ بِمَعْنَى وَمَاتِهِ: وَاسْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْحَبْرَةِ

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا مَتَّحَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعْتَمِدُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا بَيْنَهُمَا عَلَى أَنْ وَلَا تَهَالِكَا فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ ۚ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ اسْوَدِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَشْرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاسْتَشْرَطَ أَهْلُهَا وَلَا تَهَالِكَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتَمِدُهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ الْوَسْوَاقُ قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ: فَذَكَرْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَ هَامِيزٌ سَوْجَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بَيْتُ عَنْهُ لَا فَاخْتَارْتُ فَسَمِعَهَا بَانَتْ ۙ مَا بَيْتُ النِّسَاءِ مِنَ الْوَلَدِ ۚ

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شَاهِقٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا مَتَّحَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَشْرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ لِمَنْ أَعْتَقَ ۚ

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَفْيَانَ

نے انھیں منسوب کرنے انھیں ابراہیم نے انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلاو اسی کے ساتھ قائم ہوئی جو قیمت دے اور احسان کرے (اُزا ذکر کرے)

۹۴۱۔ کسی گھرانے کا مولا اس گھرانے ہی کا ایک فرد ہوتا ہے اور بن کا بیٹا بھی انھیں میں سے ہوتا ہے۔

۱۶۶۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن قرہ اور قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانے کا مولا اسی کا ایک فرد ہوتا ہے، اوکمال، ۱۶۶۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گھرانے کا بیٹا جو اس کا ایک فرد ہے، منعمہ یا من انفسہم کے الفاظ فرمائے۔

۹۴۲۔ قیدی کی میراث۔ شریعہ دشمن کے ہاتھ قید ہونے والے قیدی کو میراث دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔ اور عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ قیدی کی وصیت اور اس کے آزاد کرنے اور جو کچھ اپنے مال میں وہ تصرف کرتا ہے، اسے نافذ کرو، جب تک وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا، کیونکہ اسی کا مال ہے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

۱۶۶۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث ہے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مال چھوڑا اپنی موت کے بعد وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا ہے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۹۴۳۔ مسلمان کا فر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کافر مسلمان کا۔ اور اگر میراث کی تقسیم سے پہلے اسلام لایا تب بھی میراث میں اس کا حق نہیں ہوگا۔

۱۶۶۹۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمر بن عثمان نے، اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

عَنْ مَذْمُومٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِدْرِشٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِثَةَ وَوَلِي النِّعْمَةِ

بِالْبَيْتِ مَوْلَى الْعَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَنْتِ الْأُخْتُ مِنْهُمْ

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ قَدَاةً عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ قَالَ: الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِثَةَ وَوَلِي النِّعْمَةِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَدَّكَ قَالَ: ۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ الْأُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَدَمِنْ أَنْفُسِهِمْ

بِالْبَيْتِ مِيرَاثُ الْأَسِيرِ قَالَ: وَمَنْ قُسِمَ كَوْرَثُ الْأَسِيرِ فِي بَيْتِي الْعَدُوِّ وَ يَقُولُ هُوَ أَخْذُ جُ إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَحْذُ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَا قَدَا وَمَا صَمَّ فِي مَالِهَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِمْ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ لِنَفْسِهِ مِنْهُ مَا يَشَاءُ

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ أَبِي حَالِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَثَتْهُ وَمَنْ تَرَكَ حَلَاةً فَلَا لَيْبَانَا

بِالْبَيْتِ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَجَلَةَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

۹۴۴۔ نصرانی غلام اور نصرانی مکاتب کی میراث، اور اس کا گناہ جو اپنے بچہ کا انکار کرے۔  
۹۴۵۔ جو کسی کا بھائی یا بھتیجہ ہونے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۷۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہما کا ایک لڑکے کے بارے میں اختلاف ہوا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا لڑکا ہے آپ اس کی مشابہت اس میں دیکھئے اور عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، یا رسول اللہ! میرے والد کے فراموش پران کی کینز سے پیدا ہوا ہے آنحضرتؐ نے لڑکے کا صورت دیکھی تو اس سے عتبہ کے ساتھ صاف مشابہت واضح تھی، لیکن آپؐ نے فرمایا بعد: لڑکا فراموش کا بہنو ہے اور زانی کے حصے میں پھر میں اور اے سودہ بنت زمرہ! ام المومنین رضی اللہ عنہا اس لڑکے سے پردہ کیا کرو چنانچہ پھر اس نے ام المومنین کو نہیں دیکھا۔

۹۴۶۔ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔

۱۶۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی یہ ابن عبد اللہ ہیں، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو حجت اس پر حرام ہے پھر میں نے اس کا تذکرہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے فرمایا اس حدیث کو آنحضرتؐ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

۱۶۷۲۔ ہم سے اصبح بن الفرج نے حدیث بیان کی ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو بن عبدی، انھیں جعفر بن ربیع نے، انھیں عمار نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپ سے کوئی اعراض نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے اعراض کرتا ہے (اور دوسرے کو اپنا باپ ظاہر کرتا ہے تو) یکفر ہے۔

باب ۹۴۳ مِیراث العبد النضر (فی قضا کاتب النضر فی وراثتہ من اشتد من ولیدہ)  
باب ۹۴۴ من ادعی اخی او ابن اخی۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَفَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِيدٌ إِلَيَّ إِنَّهُ ابْنُ أَخِي لَمْ يَكُنْ شَيْعِيهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْرَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدًا عَلَى فِرَاشٍ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِمْ فَتَنَظَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْعِيهِمْ فَرَأَى شِبْهًا بَيْنَهُمَا لِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ لَوْلَا لِفِرَاشٍ وَلِلْعَاجِزِ الْخَجَرِ وَاخْتَجَبَنِي مِنْهُ يَا سُوْدَةَ لَا يَذُنُ زَمْعَةً، قَالَتْ فَلَمْ يَبْرَسُوْدَةَ قَطُّ.

باب ۹۴۶ من ادعی اخی غیرہ

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ادَّعَى غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْحَبْشَةُ عَلَيْهِمْ حَرَامٌ فَذَكَرْتُ لَهُ لِي بِكَرَّةٍ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ اذُنًا مَيَّ وَوَعَاةً فَلْيُنِي مِنْ دَسُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ أَخْبَرَ فِي عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْتَبِعُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَتَّبَ عَنْ أَبِيهِ خُفُو كُفْرًا.

**باب ۱۱۱۱ اِذَا دَعَتِ الْمَرْأَةُ اِمْنًا :**

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْثٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَا هَمَّانَ ابْنَا الْبَيْتِ، فَذَهَبَ  
بِأَحَدِهِمَا هُمَا فَقَالَتْ بِصَاحِبَتِهِمَا إِنَّمَا  
ذَهَبَ بِأَبْنَيْكَ فَقَالَتْ الرَّحْمَنُ إِنَّمَا ذَهَبَ  
بِأَبْنَيْكَ فَخَافَا كَيْفَ يَكُونُ لَدَاؤُهُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ  
لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَا قَالَتْ أَفْتُوْنِي  
بِالسَّيِّئِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَوْ  
تَفَعَّلَ تَزَوُّجُكَ اللَّهُ هُوَا جُئْتُمَا فَقَضَى بِهِ  
لِلصَّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ  
بِالسَّيِّئِ قَطْرًا لَوْ مَرَّ بِهِ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ  
إِلَّا الْمُدَّةَ :

**باب ۱۱۱۲ اَلْقَاتِفُ :**

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَ لَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَى مَسْرُورٍ مَتَّبِعِيٍّ أَسَارِيٍّ وَجْهَهُ فَقَالَ  
أَلَمْ تَرَ أَنِّي مُحَرَّرٌ أَنْظَرَا بِنَا إِلَى زَيْدِ بْنِ  
حَارِثَةَ وَ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ أَلْفُ قَدَامٍ  
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ :

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَ لَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ  
هُوَيْرَةَ قَالَ : يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَ أَنِّي مُجَرَّرٌ  
الْمُدَّ لِحَيٍّ دَخَلَ فَدَرَأَ أَسَامَةَ وَ زَيْدًا عَلَيْهِمَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ میں چھری کے لیے "سکین" کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا۔

۹۳۷۔ جب عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے۔

۱۶۴۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں ثعلب نے خبر دی، کہا کہ  
ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو عورتیں تھیں اور ان  
کے ساتھ ان کے دو بچے بھی تھے، چھری یا آیا اور ایک کے بچے کو اٹھا کر لے  
گیا۔ اس نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ چھری یا تیرے بچے کو لے گیا ہے  
دوسری عورت نے کہا کہ وہ تو میرا بچہ لے گیا ہے وہ دونوں عورتیں اپنا مقدمہ  
داؤد علیہ السلام کے پاس لائیں تو آپ نے فیصلہ ٹری کے حق میں کر دیا۔ وہ  
دونوں نعل کر سیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور انھیں واقعہ کی  
اطلاعات دی، سیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس لڑکے کے ٹکڑے  
کر کے دونوں کو ایک ایک دے دوں گا۔ اس پر چھوٹی عورت بول اٹھی، کہ  
ایسا نہ کیجئے، آپ پر اللہ رحم کرے، یہ بڑی ہی کار کا ہے لیکن آپ نے فیصلہ  
چھوٹی عورت کے حق میں کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو اللہ! میں نے  
"سکین" (چھری) کا لفظ سب سے پہلی مرتبہ آنحضرت کی زبان سے اس دن  
سننا تھا اور ہم اس کے لیے (اپنے قبیلہ میں) "مدیر" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔  
۹۳۸۔ قیاد شناس۔

۱۶۴۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں ایک مرتبہ بیت خوش  
خوش تشریف لائے، آپ کا چہرہ چمک رہا تھا، آنحضرت نے فرمایا، تم نے  
میں دیکھا، محرز (ایک قیاد شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ  
بن زید رضی اللہ عنہما کے (صرف پاؤں دیکھے) اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے  
سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۶۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے،  
آپ بہت خوش تھے اور فرمایا، عائشہ تم نے دیکھا نہیں، محرز المدلجی آیا اور  
اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے

قَطِيفَةٌ قَدْ عَطِيَاسُ وَسَمْعُهَا وَبَدَتْ أَحَدًا مِنْهُمَا قَتْلًا  
إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ -

## کتاب الحدود

### وَمَا يَحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

#### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا ۱۳۹ - لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

يُذَرُّ مِنْهُ نَوْبُ الْإِيمَانِ فِي الزَّوَانِ

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا يَزِي فِي الدِّينِ حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ  
الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ  
يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ خَبْثَةً  
يَزْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَيْضًا رَهْمٌ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْتَلِبُ إِيَّاهُ النَّهْبَةُ

بِأَنَّهُ لَا يَجَاءُ فِي خَمْرٍ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ حَدَّثَنَا إِدْمَ حَدَّثَنَا مُطْعِمَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّ فِي الْخَمْرِ بِالْخَبْرِ يَدُ النَّعَالِ  
وَجَدَ أَبُو بَكْرٍ أَسْرًا بَعِيْنًا

یا ۱۴۱ - مَنْ أَمَرَ بِعَذَابِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

۱۶۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
جَاءَ بِالْغَنَيمَانِ أَوْ بِابْنِ النَّعِيمَانِ بِشَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ

دو نزل کے سرول کو ڈھک لیا تھا۔ اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے  
تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

## حدود

اور کس طرح حدود سے بچا جائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۴۹ - شَرَابٌ دِی جَانُ، ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرْنَا

سے ایمان کا نور جدا کر دیا جاتا ہے۔

۱۶۷۶ - مجھ سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابوبکر  
بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی زنا کرنے والا زنا کرے تو وہ مؤمن نہیں رہتا جب  
بھی کوئی شراب پیئے والا شراب پیئے تو وہ مؤمن نہیں رہتا جب بھی  
کوئی چوری کرنے والا چوری کرے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، جب بھی کوئی  
لوٹنے والا لوٹے تو وہ لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگتے ہیں، وہ  
مؤمن نہیں اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سعید بن مسیب نے اور ابوبکر  
نے بیان کیا، ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے  
سے، اسی طرح ہر انظر بھختہ کے

۵۰ - شَرَابٌ پینے والوں کو مارنے کے مشعلی روایت

۱۶۷۷ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے سے ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی۔ ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے  
کو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتے سے مارا تھا اور ابوبکر  
رضی اللہ عنہ نے چالیں کوڑے مارے۔

۹۵۱ - جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا۔

۱۶۷۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان  
کی ان سے ابوبکر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا، کہ نعمان یا ابن النعمان کو شراب کے نشوونے لایا گیا تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انھیں ماریں، چنانچہ لوگوں نے انھیں مارا میں بھی انھیں جوتے مارنے والوں میں تھا۔  
۹۵۲۔ چھڑی اور جوتے سے مارنا۔

۱۶۷۹۔ ہم سے سیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے حبشہ بن ابی لیکن نے اور ان سے عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبیمان یا ابن نبیمان کو دیا گیا وہ نشہ میں تھے آنحضرت پر یہ نوازا کہ زرا۔ اور آپ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ انھیں ماریں چنانچہ لوگوں نے انھیں چھڑی اور جوتوں سے مارا اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے انھیں مارا تھا۔

۱۶۸۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے پر چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے تھے۔

۱۶۸۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس نے، ان سے زید بن الہادی نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو پٹے پہنے تھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بعض وہ تھے جنھوں نے اسے اسے مارا، بعض نے جوتے سے مارا، اور بعض نے اپنے کپڑے سے مارا۔ جب مار چکے تو کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو مارے آنحضرت نے فرمایا کہ اس طرح کے جیلے نہ کہو۔ اس کے معاملہ میں شیطان کی مدد نہ کر۔

۱۶۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، انھوں نے عمیر بن سعید بخاری سے سنا، کہا کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نہیں پسند کروں گا کہ میں کسی کو ایسی سزا دوں کہ وہ مر جائے اور مجھے اس کا رنج ہو سو امیرانی کے، کہ اگر میرا جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔

۱۶۸۳۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جابر سے، ان سے زید بن حصیفہ نے، ان سے سائب بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مجھ پر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں شراب پینے والا

صلی اللہ علیہ وسلم من كان بالبيت ان يفسر بؤة قال ففسر بؤة فقلت انا فبين خبرك بالبعال

باب الضرب بالجريد والبعال

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَصَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُبَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُبَيْمَانَ وَهُوَ سُكْرَانٌ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَفْضَرُوا فَفَضَرُوا بِالْجُرَيْدِ وَالْبَعَالِ وَكُنْتُ مِنْ خِيَمِينَ خَيْرَ كَهْ

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجُرَيْدِ وَالْبَعَالِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَسْبَعِينَ

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ظَهْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ السَّاهِدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُلُ قَدْ شَرِبَ قَالَ إِنْ شَرِبْتُ قَالَ الْوَهْرُ نِدْرَةٌ فِيمَا الضَّارِبُ يَكِيدُ وَالضَّارِبُ يَنْعَلُهُ وَالضَّارِبُ يَتَوَبَّعُهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: أَخْرَاكَ اللَّهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تَقْبَلُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ سَعِيدٍ الْغَنَوِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ رَدِّتُهُمْ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَمُوتُوا فَاجِدُوا فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوَمَاتُ وَذَمُّهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْئَرْ

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ أَبِي بَرَاهِيمَ عَنْ الْحَجَّيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كُنَّا نَوَدِّي بِالْشَّارِبِ عَلَى أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



لایا جاتا۔ تو ہم اپنے ہاتھ جو تے اور چادریں لے کر کھڑے ہو جاتے (اور اسے مارے)، آخر عمر رضی اللہ عنہ اپنے آخری دو خطبات میں شراب پینے والوں کو چالیں کوڑے مارتے اور جب ان لوگوں نے مزید سرکشی کی اور مشق و فحش کیا تو انہیں کوڑے مارے۔

۹۵۳۔ شراب پینے والے پر لعنت کرنے پر ناپسندیدگی اور یہ کہ وہ مذہب سے نکل نہیں جاتا۔

۱۶۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ کعبہ سے خالد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص جس کا نام عبداللہ تھا اور عمر (لکھا) کے لقب سے پکارے جلتے تھے وہ آنحضرت کو سنتے تھے اور آنحضرت انہیں شراب پینے پر راجعاً تو انہیں ایک دن لایا گیا اور آنحضرت نے ان کے لیے حکم دیا اور انہیں مارا گیا، حاضرین میں ایک صاحب نے کہا، اللہ! اس پر لعنت کرے کتنی مرتبہ کہا جا چکا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ ان پر لعنت ہو، کرو، واللہ! جیسے اس کے متعلق یہی جانا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

۱۶۸۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسعید نے اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ایک شخص نشتریں لایا گیا تو آنحضرت نے انہیں مارنے کا حکم دیا، ہم میں بعض نے انہیں ہاتھ سے مارا، بعض نے چوٹ سے مارا، اور بعض نے کپڑے سے مارا، جب مار کے تو ایک شخص نے کہا کیا ہو گیا اسے، اللہ! اسے دسو اگر آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد کرو۔

۹۵۴۔ حب چور چوری کرتا ہے۔

۱۶۸۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن واہب نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن عازم نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔ جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔

۹۵۵۔ چور کا نام بے غیر اس پر لعنت بھیجنے۔

۱۶۸۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْبُرَ وَصَدَّ رَأْمَيْنِ خِلَافَهُ عَمَرَ فَنَقَضُوا السَّيْبَ بِأَيْدِيهِمَا وَبَعَالِنَا وَأَذْرَيْنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ امْرِئِي عَمَرَ فَبَدَّدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوَا وَفَسَقُوا أَجَلَهُ ثَمَّا زَيْنٌ ۝

بِأَسْمَاءَ مَا كَبُرَهُ مَنْ لَعَنَ شَارِبَ الْخَمْرِ وَابْنَهُ لَمَنِ بَخَّرَ مِنْ الْمَدَةِ ۝

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْبَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَزَلٍ عَنْ مَنْ يَدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ يَكْتُبُ جَمَادًا وَكَانَ يَنْصَحُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَذَلِكَ فِي الشَّرَابِ، فَأَقَامَ يَوْمًا قَامًا بِمُحَلَّةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ مَا لَكَ مَا يُؤْتِي بِهِ فَقَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتُمْ لَعْنَةُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْكَرًا فَأَمَرَ بِصُرْدِهِ، فَمِنَّا مَنْ يَقْرَأُ بِهِ بَيِّنَةً، وَمِنَّا مَنْ يَقْرَأُ بِهِ بِتَوْبَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْرَاهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتُمْ لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ عَلَى أَذْنِكُمْ ۝

بِأَسْمَاءَ مَا كَبُرَهُ مَنْ لَعَنَ شَارِبَ الْخَمْرِ وَابْنَهُ لَمَنِ بَخَّرَ مِنْ الْمَدَةِ ۝

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَادُدَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عَزْدَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى اللَّهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا يَزِي فِي الْمَرْأَةِ جَنِينَ يَزِي وَهُوَ مَوْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ جَنِينَ يَسْرِقُ ۝

بِأَسْمَاءَ لَعْنَةُ اسْمَارِقِ إِذَا لَعْنُ سَيْسَمَ ۝

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي



۹۵۸۔ حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کے لیے انتقام لینا۔

۱۶۹۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دوجیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان ہی کو پسند کیا بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ کا پہلو ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے۔ واللہ! بخفوض نے بھی اپنے ذاتی معاملہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ کی حرمتوں کو توڑا جاتا، تو آپ اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

۹۵۹۔ حدود قائم کرنا بلند مرتبہ شخص ہر یک مرتبہ۔

۱۶۹۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کی جس رحد جاری ہونے والی تھی، سفارش کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ وہ کمزوروں پر تو حدود قائم کرتے تھے (جرم کی سزا دیتے تھے) اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ظالم نے بھی یہ کام (چوری) کیا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ لیتا۔

۹۶۰۔ جب مقتدر حاکم کے پاس ہو تو حد کے معاملہ میں سفارش کی کراحت۔

۱۶۹۲۔ ہم سے سعید بن سیلمان نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزدی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی، قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا، لوہا خوں نے کہا کہ آنحضرت سے اس معاملہ میں کون گفتگو کر سکتا ہے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے سوا، اجوا آنحضرت کو بہت عزیز ہیں تو کوئی آپ سے سفارش کی جرأت نہیں کر سکتا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے گفتگو کی تو آنحضرت نے فرمایا، کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا۔ اے لوگو تم سے پہلے کے لوگ اس لیے مکرہ ہو گئے کہ حبیان میں کوئی بامرتبہ شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے

۹۵۸۔ اقامۃ الحدود واینتقام  
للمساۃ اللہ

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ السَّبِيِّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَسِيرَهُمَا مَا لَمْ يَأْتَهُ فَإِذَا كَانَ الرَّاحِمُ كَانَ أَجَعَهُ هُمَامُهُ، وَاللَّهُ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتِي إِلَيْهَا قَطُّ حَتَّى تَنْتَقِمَ حُرْمَاتِ اللَّهِ... فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ:

۹۵۹۔ اقامۃ الحدود علی الشریف واولیہ

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسَافَةَ كَلَّمَ السَّبِيَّ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُعْهِمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَصِيعِ وَكَفَرُوا الشَّرِيفَ وَالسَّبِيَّ نَفْسِي بِيَدِهِ كُفَا طِمَئَةً فَعَلْتُ ذَلِكَ لَفَعَلْتُ بِيَدِهَا:

۹۶۰۔ يَأْتِي كَرَاهِيَّةِ الشَّعَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رَفَعَ إِلَى السُّلْطَانِ:

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمْ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يَكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ حِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْتَمُّعْ فِي حَدٍّ مِنْ حَدِّهِمْ ثُمَّ قَامَ لِيُخَاطَبَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الْمُتَّقِي

تَرْكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّيْفُ مِنْهُمْ أَتَا مَوْلَاهُ عَلَيْهِ  
الْحُدُودُ وَأَلْعَنَ اللَّهُ كُؤَاتَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ  
سَرَقَتْ لِقَطْعٍ مُحَمَّدٌ يَدَاهَا

بَابُ ۱۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ  
فَانْقَطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فِي كُفٍّ يَقْطَعُ وَكُفٌّ  
عَلَى مِثْلِ الْكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي إِسْرَافِ سَرَقَتِ  
فَقَطَعَتْ شِمَالَهَا لَيْسَ الرَّذْلُ بَدَنٌ

۱۶۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَارِ بْنِ هَاشِمٍ  
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
الْعَظِيمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبْعٍ  
وَنِيَابِ فَمَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ  
أَحْمَرَ الزُّهْرِيُّ وَمَسْرُوعُ بْنُ الرَّحِيحِ

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا سَامِعُ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ فِي رُبْعٍ  
۱۶۹۵- حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُبِيَّسَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّازِ  
حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْقُضَاعِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْطَعُ فِي رُبْعٍ وَنِيَابِ

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
هَيْشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ  
لَمْ تَقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي  
شَرْحِ حَبْطِ حَقِيقَةٍ أَوْ تَرْسٍ

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ حَمِيدٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هَيْشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
مِثْلَهُ

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا هَيْشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

لیکن اگر زور و جبری کو تا تھا تو اس پر حد قائم کرتے تھے، اور اللہ کی قسم،  
اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جبری کی ہوتی تو محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

۹۶۱... اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور محمد پر اور جو حد عورت کا ہاتھ کاٹو اور

کتنے ہاتھ کاٹا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے ہاتھ  
کاٹا تھا۔ ایک حد کے بارے میں جس نے محمدی کی تھی اور اس کا بابا  
ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ قتادہ نے فرمایا کہ اس کی بھی سزا ہے۔

۱۶۹۳ ہم سے عبد الرحمن بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چھائی دنیا را اس سے زیادہ پر  
ہاتھ کاٹ لیا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبد الرحمن بن خالد زہری کے  
مجتہد اور عروہ نے زہری کے واسطے سے کی۔

۱۶۹۴ ہم سے اسماعیل بن ابی الویل نے روایت بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے  
شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی  
اللہ عنها نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کاٹا ایک چھائی دنیا را لیا جائے گا۔

۱۶۹۵ ہم سے عمر بنان بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث  
نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد  
بن عبد الرحمن النضاری نے، ان سے عروہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان  
سے عائشہ رضی اللہ عنها نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھائی  
دنیا پر ہاتھ کاٹا جائے۔

۱۶۹۶ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے ہشام نے، ان سے خالد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو کاٹا تھ بیز لکڑی کے  
چمڑے کے ڈھال یا عام ڈھال کی چوری پر ہی کاٹا جاتا تھا۔

۱۶۹۷ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنها نے اسی طرح۔

۱۶۹۸ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے خبر دی، ان سے  
ہشام بن عروہ نے خبر دی، ان سے خالد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنها

قَالَتْ: لَوْلَا تَنْقَطِعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَذُنِهِ مِنْ حَبَقَةٍ  
أَوْ مَرَسٍ كُلِّ وَاحِدٍ مَعْمَا دُونَ مَرَسٍ وَوَاحِدٌ وَكَبِيرٌ وَرَبُّ  
أَوْ رَيْثٍ عَنْ حِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى .

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ  
قَالَ حِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تَقَطْعُ يَدَ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ  
الْبَيْتِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَذُنِهِ مِنْ حَبَقٍ الْحَبَنِ  
تُرْسٍ أَوْ حَبَقَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مَعْمَا هَذَا

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ  
نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَطَعَ فِي لَحْيٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْبِقَةُ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ الْبَيْتُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي لَحْيٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ الْبَيْتُ مَتَى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَحْيٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ الْبَيْتُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَ سَارِقٍ فِي لَحْيٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ  
بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ الْإِسْنَدُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ :

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
عَنْ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ  
السَّارِقَ لَيْسَ قَالِ الْبَيْتُ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ  
الْحَبِلُ فَتَقَطْعُ يَدَهُ :

نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ بغیر مکرئی کے چڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت  
سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا۔ یہ دونوں ڈھال قیمت سے ملتی تھیں۔ اس کی روایت  
وکیعہ اور ابن ادریس نے ہشام کے واسطے سے کی ان سے ان کے والد نے مرسل

۱۶۹۹۔ مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی کہ ہشام بن عروہ نے انھیں اپنے والد کے واسطے سے خبر دی  
انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا  
تھا۔ مکرئی کے چڑے کی ڈھال ہو یا عام ڈھال یہ دونوں چیزیں قیمت الی تھیں۔

۱۶۰۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان، ان سے مالک بن انس نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مولانا نے، ان سے عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ  
کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث  
بیان کی ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوڑی پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،  
ان سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر ہاتھ کاٹا تھا  
جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۱۶۰۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جعفر نے حدیث بیان  
کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال پر  
کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی، اس روایت کی متابعت محمد بن اسحاق نے کی  
اور حدیث نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے روایت کی بجائے "قریرہ" کہا۔

۱۶۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث  
بیان کی، ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو صالح سے سنا، کہا کہ میں  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے  
مجھ پر لعنت کی ہے کہ ایک اندھا چالاک ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ایک دیکھتا  
ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### اٹھائیسواں پارہ

کفار و مرتدوں میں سے جنگ کرنے والے:

۹۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو لوگ اللہ اور رسول

سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کی

منزاس میں ہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے

ہاتھ اور سر مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں:

۱۷۰۷۔ اہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے

حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ ابن ابی

کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو قلابہ جرمی نے حدیث بیان کی ان

سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ

عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق

نہ آئی تو ان حضوروں نے ان سے فرمایا کہ حدیث کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا

پیشاب اور دودھ (دوا کے طور پر) پیں، انہوں نے اس کا مطابق عمل کیا

اور صحت پائی، لیکن اس کے بعد مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل

کر کے اونٹ بنکالے گئے آں حضور نے ان کی تلاشی میں آدمی بھیجے اور انہیں

پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور

۹۶۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں کے زخموں

پر داغ نہ لگوایا، یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۱۷۰۸۔ اہم سے ابو یعلیٰ محمد بن صلت نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن

حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان

سے قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عربوں کے (ہاتھ پاؤں) اکٹھا دیئے تھے لیکن ان پر داغ نہیں لگوایا تھا

یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۹۶۵۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب مرتدوں

کو پانی نہیں دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے:

۱۷۰۹۔ اہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے

کتاب المحاربین من اهل الکفر والردۃ:

باب ۹۶۳۔ قول اللہ تعالیٰ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِي

يُحَادِثُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اَنْ يَسْعَوْا فِي الْاَرْضِ

فَسَادًا اَنْ يَاقْتُلُوْا اَوْ يَصْبُوْا اَوْ يَنْقَطِعَ اَيُّدِيْهِمْ

وَارْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ اَوْ يَنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ:

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

إِبْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَرَّ مِنْ عَمَلٍ فَأَسْمَوْا فَأَجْتَرَوْا السَّيْدِيَّةَ فَأَمَرَهُمْ

أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الْقَصْدَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَوْالِيهَا

أَلْيَانَهَا فَفَعَلُوا فَاصْعَوْا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رِعَازَهَا

وَأَسْتَأْمَرُوا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ قَائِدًا بِهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ

وَأَرْجُلَهُمْ وَسَبَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَخْشَعْهُمْ حَتَّى مَاتُوا:

پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں (کیونکہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا) اور

ان کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا یہاں تک کہ وہ مر گئے:

باب ۹۶۴۔ لَمْ يَخْشَعْهُمْ حَتَّى مَاتُوا:

وَسَلَّمَ الْحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرَّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا:

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَلِّتِ أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ

أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَطَعَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَخْشَعْهُمْ حَتَّى مَاتُوا:

پکڑ کر لایا گیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں اکٹھا دیئے تھے لیکن ان پر داغ نہیں لگوایا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے:

باب ۹۶۵۔ لَمْ يَخْشَعْهُمْ حَتَّى مَاتُوا:

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ





بالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ - قَالَ ابْنُ قَلْبَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَفَرُوا وَتَكَلَّمُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَخَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ؛ ابو قتادہ نے اس کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے پوری کی نفی قتل کا ارتکاب کیا تھا ایمان کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ مولی تھی؛

**باب ۹۶۷ - فَضِّلُ مَن تَوَكَّلَ الْفَوَاحِشَ**

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَجِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُطْلَعُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ طِلْعَةً يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ وَكَّرَ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ وَكَفَّاهُ عَيْنًا، وَرَجُلٌ قَبْلَهُ مُعْتَقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَايَا فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَعَلَ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِمِصْدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ؛

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْحَقِّ

**باب ۹۶۸ - إِذَا تَرَائَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى،**

وَلَا يَزْنُونَ، وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ الَّذِي كَانَتْ فَاحِشَتُهُ وَسَاءَ سَبِيلًا، أَخْبَرَنَا أَبُو دَرْدَاءُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَأُعْذِبَنَّكَ حَدِيثًا رَأَيْتُكَ مَكْرُوهًا أَحَدًا بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، لَا تَقْرَبُوا الشَّاعَةَ

۹۶۷۔ اس کی فضیلت جس نے فواحش چھوڑ دیئے؛

۱۱۷۱۔ اہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن عمر نے، انہیں نجیب بن عبد الرحمن نے، انہیں حفص بن عاصم نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ کے نیچے جگہ دے گا جب کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم نو جوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو و نما پائی، ایسا شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو افراد جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں وہ شخص جسے کسی ملندہ مرتبہ اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے صدمہ کیا اور یہ اس نے اتنا چھپایا کہ اس کے ایٹم ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں نے کیا کیا ہے ۱۱۷۲۔ اہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سعد ساعدی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرنگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا؛

۹۶۸۔ زنا کا گناہ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور وہ لوگ زنا

نہیں کرتے اور زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ محض ہے اور اس کا راستہ برا ہے، ہمیں داؤد بن شعیب نے خبر دی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے انہیں انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی اسے بیان نہ کرے گا میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے یہ اس حضور کو

یہ کہتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ یا یوں فرمایا کہ قیامت کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی، اور زنا پھیل جائے گا، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔ حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک نکران مرد رہ جائے گا؛

وَمَا قَالَ مِنْ أَسَاطِيرِ السَّاعَةِ أَنْ يَزْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ الْجَهْلُ. وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ وَيُظْهِرُ الزُّنَا وَيَقِيلَ الْجَبَالُ وَيَكْثُرُ النَّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ؛

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْفَقِيلُ بْنُ عُثْرَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِي فِي الْعَبْدِ حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَتَشَوَّبُ حِينَ يَتَشَوَّبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. قَالَ عِكْرَمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ. قَالَ هَكَذَا وَتَبْتَكَ بَيْنَ أَصْلَابِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَتَبْتَكَ بَيْنَ أَصْلَابِهِ؛

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَكَوَانَ عَنْ أَبِي حَزِيمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِي فِي الزَّانِي حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَتَشَوَّبُ حِينَ يَتَشَوَّبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَالتَّوْبَةُ مَقْرُوضَةٌ بَعْدُ؛

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَنْزُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُكَيْبَانُ عَنْ أَبِي وَاسِيلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي الدَّانِبِ أَفْظَمُ؟ قَالَ أَنْ جَعَلَ يَلِيهِ نِدَاءٌ وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ آتَى. قَالَ أَمْ تَقْتُلُ وَتَذَكُّ مِنَ أَجْلِ أَنْ تَنْطَقَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ آتَى؛ قَالَ أَنْ شَرَأَنِي حُلُمَةً

۱۷۱۳۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی انہیں اسحاق بن یوسف نے خبر دی انہیں فضیل بن عثران نے خبر دی انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا۔ بندہ جب بھڑکھڑی کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ بھڑکھڑی نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ شراب نہیں پیتا اور جب قتل کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کہ اس وقت آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر الگ کر لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ اس طرح اور آپ نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا؛

۱۷۱۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے الحش نے ان سے زکوان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ زنا نہیں کرتا، شراب پیتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ شراب نہیں پیتا اور بھڑکھڑی کرتا ہے تو مومن رہتے ہوئے وہ بھڑکھڑی نہیں پیتا اور توبہ کا دروازہ ہر حال کھلا ہوا ہے؛

۱۷۱۵۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے منصور اور سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ یہ کہ اللہ کا تم کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے کے

جَارِكَ - قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَثَلُ قَالٍ عَمْرٍو قَدْ كَرِهْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَنِسْرَةَ قَالَ دَعَاهُ دَعَاهُ

پیش نظر مارڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہو گا میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو یہ بھی نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے واصل نے حدیث بیان کی ان سے ابوالثعلبی نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رضی کی یا رسول اللہ اسی حدیث کی طرح۔ عمرو نے بیان کیا کہ

پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ بعد الرحمن سے کیا اور انہوں نے ہم سے یہ حدیث سفیان کے واسطے سے بیان کی ان سے الأعش، منصور اور واصل نے ان سے ابوالثعلبی نے اور ان سے مسرہ نے۔ بعد الرحمن نے کہا کہ چھوٹا چھوٹا دو، (اس سند کو جس میں ابویسرہ کا ذکر نہیں ہے)

**باب ۹۴۹ - رَجِمَ الْمُحْصَن - وَقَالَ الْحَكَمُ**

مَنْ زَنَى بِأَخِيْبِهِ حَدَّثَنَا هَذَا الزَّائِي :

۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَتِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَاحَ الْمَوَآتَى يَوْمَ الْحَجَّةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمَهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ۱۶۱۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ الثَّيْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ لَعَدْتُ قُلْتُ قَبْلَ سُورَةِ التَّوْرَةِ أَمْ بَعْدُ ؟ قَالَ لَا أَدْرِي :

**۹۴۹ - شادی شدہ کا رجم جس نے فرمایا کہ جس نے اپنی بہن سے زنا کیا اس کی حد بھی زنا کی حد ہوگی :**

۱۶۱۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب آپ نے جو کے دن عورت کو رجم کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کا رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مطابق کیا ہے : ۱۶۱۷ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے ثیبانی نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

۱۶۱۸ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ سلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے زنا کی ہے پھر انہوں نے اپنے زنا کی چار مرتبہ گواہی دی تو آنحضرتؐ ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا وہ شادی شدہ تھے :

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَصَرِيَّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى أَفْشَهْدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَهُ وَكَانَ قَدْ مُحْصَنًا :

**باب ۹۵۰ - لَا يَزَجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ**

وَقَالَ عَمْرٍو لِعَمْرٍو أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيْقَ وَتَمَّ الْقَبِي حَتَّى يُدْرِكَ وَتَمَّ النَّاسِمُ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ

**۹۵۰ - پاگل مرد یا عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ علی**

رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے؟ نہیں کہ پاگل مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے پھر مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے،

سونے والا مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَشَيْبَةَ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ  
فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَأَعْرِضْ عَنْهُ  
حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَا عَلَى نَفْسِهِ  
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا بَنِي جُثُومٍ؟ قَالَ لَا قَالَ قَهْلٌ أَخْصَمْتُ؟  
قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا  
بِهِ فَأَرْجُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ  
جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِي مَنْ رَجَعَهُ  
فَرَجَعْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْكَفْنَاهُ الْحِجَارَ هَوَّيْتُ  
فَأَذْكَفْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَعْنَاهُ

ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے۔ لیکن ہم نے انہیں حرہ کے پاس پکڑا اور رجم کر دیا۔

۹۷۱۔ زانی کے حصے میں پتھر ہیں

بَابُ ۹۷۱۔ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ أَخْتَصَمَهُ مَبْعُودٌ ذَابْنُ زُمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زُمْعَةَ  
الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَاجْتَنِبْنِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَاوَلْنَا  
فَتَيَبَّنَا عَنْ اللَّيْثِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ زَيْبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرُ

بَابُ ۹۷۲۔ الرَّجْمُ فِي الْبِلَاطِ

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۷۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ اور شیبہ

بن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک

صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت

آں حضور مسجد میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے آپ کو آواز دی اور کہا کہ

یا رسول اللہ میں نے زنا کر لی ہے آنحضرت نے ان کی طرف سے چہرہ پھیر لیا

انہوں نے یہ بات چار مرتبہ دہرائی جب چار مرتبہ انہوں نے اس کی اپنے

اوپر شہادت دی تو ان حضور نے انہیں بلایا اور دریافت فرمایا کیا تم پاگل

ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟

انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر ان حضور نے فرمایا کہ انہیں بے جاؤ اور رجم

کر دو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے خبر دی، جنہوں نے جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ رجم کرنے والوں میں

یہ بھی تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا جب

۱۷۲۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد ابن زمعہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں

اختلاف کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ اگر کافراش

کا ہوتا ہے۔ اور سودہ تم اس پر پردہ کیا کرو، قیبتہ نے لیث کے واسطے

سے ہم سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ زانی کے حصے میں پتھر ہیں

۱۷۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان

کی ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کافراش کا ہوتا ہے

اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں

۹۷۲۔ بلاط میں رجم

۱۷۲۲۔ ہم سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن

مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے عبد اللہ بن دینار

نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کی تھی ان حضوٰر نے ان سے پوچھا تمہاری کتاب میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علمائے اس کی سزا چہرہ کو سیاہ کرنا اور گدھے پر اٹھا سوار کرنا یا بھاگادی ہے اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (جو اسلام لانے سے پہلے یہودی کے علمائے شمار ہوتے تھے) کہا یا رسول اللہ ان سے تورات منگوائیے جب تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رحم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے آگے اور پیچھے کی آیتیں پڑھنے لگا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ (اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رحم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ ان حضوٰر نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رحم کر دیا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں بلاط مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ کے پاس جرم کیا گیا میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے) ۹۷۳۔ عید گاہ میں جرم :

۱۷۲۳۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں عمر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا لیکن ان حضوٰر نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو ان حضوٰر نے ان سے فرمایا کیا تم پاگل ہو گئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر ان حضوٰر نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ آپ کے حکم سے انہیں عید گاہ میں جرم کیا گیا جب ان پر پھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور جرم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر آنحضوٰر نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریج نے نہری کے واسطے سے ان کی نماز جنازہ پڑھی جانے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۷۴۔ جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد

نہیں ہے اور پھر اس کی اطلاع امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کر لیا ہے اور فتویٰ پوچھے یا لمبے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی عطا نے فرمایا کہ ایسی صورت میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا نہیں دی تھی ابن جریج نے کہا کہ

بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ وَيَهُودِيَّةٌ قَدْ أَخَذَا شَا جِيمِعًا. فَقَالَ لَهُمَا مَا تَجِدُونِ فِي كِتَابِكُمَا؟ قَالُوا إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحَدُنَا أَكْثِبُ مِنَ الْوَجْرِ وَاللَّحْيَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، أَدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْأُتْرَةِ فَأَتَى بِهَا قَوْمَهُمْ أَحَدُهُمَا يَدُكُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ أَرْفَعُ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ فَخُذْ يَدَكَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبِلَاطِ قَرَأْتُ الْيَهُودِيَّ أَخْنَأَ عَلَيْهِمَا، تَوَّأَتْ رَجْمَ اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ چنانچہ ان حضوٰر نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا اور انہیں رحم کر دیا گیا میں نے دیکھا کہ یہودی عورت پر جھک جھک پڑتا تھا (اسے بچانے کے لئے) ۹۷۳۔ عید گاہ میں جرم :

۱۷۲۳۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں عمر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور زنا کا اعتراف کیا لیکن ان حضوٰر نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے لئے گواہی دی تو ان حضوٰر نے ان سے فرمایا کیا تم پاگل ہو گئے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، پھر ان حضوٰر نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ آپ کے حکم سے انہیں عید گاہ میں جرم کیا گیا جب ان پر پھر پڑے تو وہ بھاگ پڑے لیکن انہیں پکڑ لیا گیا اور جرم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر آنحضوٰر نے بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس اور ابن جریج نے نہری کے واسطے سے ان کی نماز جنازہ پڑھی جانے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۷۴۔ جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد

نہیں ہے اور پھر اس کی اطلاع امام کو دی تو اگر اس نے توبہ کر لیا ہے اور فتویٰ پوچھے یا لمبے تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی عطا نے فرمایا کہ ایسی صورت میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا نہیں دی تھی ابن جریج نے کہا کہ

اُن حضور نے ان صاحب کو کوئی سزا نہیں دی تھی جنہوں نے رمضان میں یومی سے ہم بستری کر لی تھی اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے (حالت احرام میں) ہرن کا شکار کرنے والے کو سزا نہیں دی تھی اور اس باب میں ابو عثمان کی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہے جو انہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَمْ يُعَاقِبْ عَنْهُمَا صَاحِبُ الطَّبَعِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا نُبَيْتَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۱۷۶۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے حمید ابن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رمضان میں اپنی یومی سے ہم بستری کر لی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو اُن حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر اُن حضور نے دریافت فرمایا، دو مہینے روزے رکھنے کی تمہیں طاقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اُن حضور نے اس پر کہا کہ ساتھ ساتھ دو کو کھانا کھلاؤ، اور لیث نے بیان کیا ان سے عمرو بن الحارث نے، ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے محمد جعفر بن زبیر نے ان سے عبد بن عبد اللہ ابن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آئے اور عرض کی میں تو آگ کا مستحق ہو گیا اُن حضور نے پوچھا کیا بات نہیں؟ کہا کہ میں اپنی یومی سے رمضان میں ہم بستری کر بیٹھا، اُن حضور نے ان سے کہا کہ پھر صدقہ کرو انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں پھر وہ بیٹھ گئے اور اس کے بعد ایک صاحب گدھا ہانکتے لائے جس پر کھانے کی چیز رکھی تھی۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز ہے اُن حضور کے پاس لایا جا رہا تھا۔ اُن حضور نے پوچھا کہ آگ میں جلنے والے صاحب ہیں؟ ان صاحب نے عرض کی کہ حاضر ہوں اُن حضور نے فرمایا کہ اسے دو اور صدقہ کر دو، اس نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے اُن حضور نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھاؤ۔

ابن شہاب عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرٍ أَتَيْهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ مَا طَعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الرَّسُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اخْتَوَقْتُ، قَالَ أَمْسَكَ ذَلِكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ بِأَمْرٍ أَتَانِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ نَصَدَّقْ، قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَعَجَلَسَ وَأَتَانِي إِنْسَانٌ يَسْأَلُ حَبْرًا أَوْ مَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيِنَ الْمُخْتَوِقُ؟ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ اخْذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لَا أَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ فَكُلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ الْعَدْلُ أَدُلُّ أَبَيْنَ. قَوْلُهُ أَطْعِمُوا أَهْلَكَ؟

نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے اُن حضور نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھاؤ۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اہلک کے الفاظ ہیں:

باب ۹۔ إِذَا أَقْرَبَ بِإِحْدَى دَلَمَ يَبْنِ هَلْ

لِلْإِمَامِ ابْنِ بَيْتَرٍ عَلَيْهِ

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاسِمٍ أَيْكَلَ بِي حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

۹۷۵۔ جب کوئی شخص حد کا اقرار بغیر واضح طور پر کرے

تو کیا امام کو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے؟

۱۷۶۵۔ مجھ سے عبد القدوس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن عاصم کلابی نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَخَضَعْتُ الصَّلَاةَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ لِي كِتَابِ اللَّهِ ؟ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَكَّيْتَ مَعَنَا ؟ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ قَاتِ اللَّهُ قَدْ غَفَرْتُكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّثَكَ ؟

**باب ۹۷۶۔** حَلَّ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُحَرَّرِ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَضَرْتَ ؟

۹۷۶۔ **حدیث شریف۔** عبد اللہ بن محمد الجعفی حدیثنا وحب بن جریہ حدیثنا ابی قال سمعت یعلی بن حکیم عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما اتی ما عن بن مالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ تعالک قبلت او غدرت او نظرت ؟ قال لا یا رسول اللہ قال انک تھار یکنی قال فبعت ذلک امر یرجیہ ؟

**باب ۹۷۷۔** سُؤَالَ الْإِمَامِ الْمُحَرَّرِ حَلَّ اخْضَعْتَ ؟

۹۷۷۔ **حدیث شریف۔** سعید بن عفیر قال حدیثی الیئس حدیثی عبد الرحمن بن خالد عن ابن شہاب عن ابن المسیب وابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من الناس وهو فی السحد فقا اذاک یا رسول اللہ اتی زنیئت یوسید نفسہ ، فاعرضنا عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، فقتلنی لشیق وجہہ الذی اعرض قبلہ فقال یا رسول اللہ اتی زنیئت فاعرضنا عنہ

بن ابی طلحہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ مجھ پر مد جاری کیجئے بیان کیا کہ آں حضور نے اس سے کچھ نہیں پوچھا بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور ان صاحب نے بھی آں حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آں حضور نماز پڑھ چکے تو وہ پھر آنحضور کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر مد جاری کیجئے آں حضور نے اس پر فرمایا کیا تم نے بھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے ؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کر دیا یا فرمایا کہ تیری حد (معاف کر دی)

۹۷۶۔ کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہے کہ شاید تو نے جھوٹا ہوا یا اشارہ کیا ہو ؟

۹۷۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان نے حب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہا کہ میں نے یعلی بن حکیم سے سنا، انہوں نے عکرمہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ما عن بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آں حضور نے ان سے فرمایا کہ غالباً آپ نے یوسہ لیا ہو گا یا اشارہ کیا ہو گا یا دیکھا ہو گا، کہا کہ نہیں۔ یا رسول اللہ آنحضور نے اس پر فرمایا۔ کیا پھر آپ نے ہمبتری ہی کر لی ہے۔ اس مرتبہ آپ نے کنایہ سے کام نہیں لیا بیان کیا کہ اس کے بعد آں حضور نے انہیں رحم کا حکم دیا ؟

۹۷۷۔ اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو ؟

۹۷۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے بیث نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اور ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاحب آئے آں حضور اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آواز دی، یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ خود اپنے تعلق وہ کہہ رہے تھے آں حضور نے ان کی طرف سے اپنا چہرہ پھرایا، لیکن وہ صاحب بھی ہٹ کر اسی طرف ہو گئے بعدھر آپ نے اپنا چہرہ پھرا تھا اور عرض کیا یا

یا رسول اللہ! میں نے زنا کی ہے اس حضور نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور وہ بھی دوبارہ اس طرف آگئے ہمدھم اس حضور نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور اس طرح جب انہوں نے چار مرتبہ اپنے متعلق گو اہی دے لی تو اس حضور نے انہیں بلایا اور پوچھا کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! اس حضور نے پوچھا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ اس حضور نے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور رحم کر دو ابن شہاب نے بیان کیا کہ جنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے انہوں نے مجھے خبر دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں رحم کیا تھا، ہم نے اسے عید گاہ پر رحم کیا تھا، جب ان پر پتھر پڑے تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں حرہ میں جالیا اور انہیں رحم کر دیا۔

#### ۹۷۸۔ زنا کا اعتراف:

۱۷۲۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ہم نے اسے زہری سے (سنکر) یاد کیا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کر دیں اس پر پاس کا مقابل بھی کھڑا ہو گیا۔ اور پہلے سے زیادہ مجھ دار تھا، پھر اس نے کہا کہ واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کیجئے اور گفتگو کی اجازت دیجئے اس حضور نے فرمایا کہ کہو کہ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے یہاں مرد زنی پر کام کرتا تھا۔ پھر اس نے اس کی عورت سے زنا کر لی۔ میں نے اس کے فدیہ میں اسے سو برکی اور ایک خادم دیا پھر میں نے بعض اہل علم افراد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر ہونے کی حد واجب ہے۔ اس حضور نے اس پر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ جل سے فیصلہ کر دوں گا سو برکیاں اور خادم تجھے واپس ہوں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال مجھے لے شہر بدر کیا جائے گا، اور اے انیس صبح کو اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ (زنا کا) اعتراف کرے تو اسے رحم کر دو۔ چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کر لیا اور

قَبَّحَ لِي شَيْئًا دَخِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَيَّ نَفْسِي أَرَبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبَدُ جُبُوتٍ. قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: أَحْصَنْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَذْهَبُوا فَأَرْجَمُوهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: كُنْتُ قِيمَنَ رَجَسَةٍ فَوَجَّهْنَا بِالْمَصْرُوعِ، فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ جَسَرَ كَحَشَى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَّهْنَا. ۶

#### باب ۹۷۸۔ الاعتراف بالزنا:

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدْكَ اللَّهُ إِنْ أَقْضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ: أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَادْنُ لِي قَالَ قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَفِئَ بِأَمْرَاتِهِ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي جَلْدَةَ مِائَةِ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَعَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّجْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلْدًا وَتَغْرِيْبًا مِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ رَدُّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاعْدُوا يَا أَيُّهَا ابْنُ عَمْرٍاءُ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمُوهَا، فَعَدَا عَلَيْهِمَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَّهَا ثَلَاثُ لَيْسَانٍ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الرَّجْمِ فَقَالَ أَشَافُ فِينَاهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرَجَّهْنَا فَلَمَّا دُرِّبْنَا سَكَتُ ۶



انہوں نے اسے رجم کر دیا د علی نے بیان کیا کہ ا میں نے سفیان سے پوچھا اس شخص نے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سماع میں شبہ ہے۔ چنانچہ کبھی میں اسے بھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی اسے حذف کر جاتا ہوں۔

۱۷۲۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیتا ہوں کہ کہیں زیادہ وقت گزر جائے اور کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو رجم کا حکم ہیں کہیں نہیں ملتا اور اس طرح اللہ کے ایک فریضہ کو وہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ رجم کا حکم اس شخص کے لئے فرض ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو بشرطیکہ صحیح شرعی گواہیوں سے ثابت ہو جائے یا حامل ہو یا کوئی اعتراف کر لے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا تھا۔

۱۷۷۹۔ شادی شدہ عورت کو زنا کی وجہ سے حاکم ہونے پر رجم کرنا۔

۱۷۸۴۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں چند مہاجرین کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے ابھی میں منیٰ میں ان کی قیام گاہ پر تھا اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ قیام پذیر تھے کہ وہ میرے پاس لوٹ کر آئے اور فرمایا کاش تم اس شخص کو دیکھتے تو آج امیر المومنین کے پاس آیا تھا اس نے کہا کہ اے امیر المومنین، کیا آپ فلاں صاحب سے باز پرس کریں گے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب سے بیعت کروں گا کیونکہ والدہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو چھانک ہو گئی تھی اور پھر وہ مکمل ہو گئی تھی اس پر عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور فرمایا میں انشاء اللہ رات کے وقت لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں خوف خدا دلاؤں گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بلا استحقاق مسلمانوں کے معاملات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی یا امیر المومنین ایسا نہ کیجئے، آج کے موسم میں کم سمجھی اور برے بھلے ہر ہی طرح کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور دہونکہ ایسے لوگوں

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْدٍ أَمْلَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بَالِنَّاسِ شَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا تَجِدُ الْجَنَّمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَبِضْتُمْ بِكَرْتِ قَرِيبَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ الْأَوَاتِ الرَّجَحَ حَقَّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَى إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ، أَوْ كَانَ الْعَمَلُ أَوْ اِلْتِمَازُ مَا لَمْ يُسْفِيَنَّ كَذَا خَفِظْتُ. أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَسْنَا بَعْدَهُ.

باب ۹ رَجْمُ الْجُنَّةِ مِنَ الزَّانَا إِذَا احْصَتْ. ۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُثَيْدٍ أَمْلَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، كُنْتُ أَقْرَأُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِيصًا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمَعْنَى وَهُوَ عَبْدُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْخُرُوجِ حَتَّى قَامَ إِذَا رَجَعَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ، لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا أَوْ أَمِيرًا مُؤْمِنِينَ أَلَسَوْمُ فَقَالَ، يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا قَوْمًا أَمْلَى مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا قُلْتُمْ فَنَسَبْتُ، فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَقَارَكُمُ الْعِشِيَّةُ فِي النَّاسِ فَمَحَذَ رُحْمُهُمْ هُوَ لَا يَزَالُ يُرِيدُونَ أَنْ يَعْضِبُوا هُمْ أَمْوَرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ، يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ وَغَوَاءَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمْ أَكْثَرُ مَن يَعْلَبُونَ عَلَى قَرِيبِكَ حِينَ

کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے جب آپ خطاب کے لئے کھڑے ہونگے تو آپ کے قریب یہی لوگ زیادہ تعداد میں ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کہیں اور وہ چاروں طرف پھیل جائے لیکن پھیلائے اسے صحیح طور پر محفوظ نہ رکھ سکیں گے اور اسے غلط معانی پہنانے لگیں اس لئے مدینہ منورہ پہنچنے تک کا اور انتظار کر لیجئے کیونکہ وہ دارالہجرت ہے وہاں آپ کو خالص دینی سوچ بوجھ رکھنے والے اور معزز لوگ ملیں گے۔ وہاں آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم حضرات آپ کی باتوں کو محفوظ رکھیں گے اور اسے غلط معنی نہیں پہنچائیں گے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں واللہ میں مدینہ منورہ پہنچے ہی سب سے پہلے لوگوں کو خطاب کروں گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر رم ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچے جموع کے دن کے دن سورج ڈھلے ہی ہم نے (مسجد نبوی) پہنچنے میں جلدی کی اور میں نے دیکھا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رکن ہمبر پر بیٹھ ہوئے تھے میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا میرا تخنہ ان کے ٹخنہ سے لگا ہوا تھا، تھوڑی ہی دیر میں عمر رضی اللہ عنہ بھی باہر چلے جب میں نے انہیں آئے دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کہ آج عمر رضی اللہ عنہ ایسی بات کہیں گے جو انہوں نے اس سے پہلے خلیفہ بنائے جانے کے بعد کبھی نہیں کہی تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر بیٹھے اور جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو گئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا: ابا بعد آج میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو میرے لئے مقدر کر دی گئی ہے کہ میں کہوں۔ مجھے نہیں معلوم لیکن ہے میری موت اس کے بعد ہی ہو جائے۔ پس جو کوئی اسے سمجھے اور محفوظ رکھے اسے چاہیے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جسے خوف ہو کہ اس نے بات نہیں سمجھی ہے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر کتاب نازل کی کتاب اللہ کی صودت میں جو کچھ نازل ہوا ہے منجملہ ان کے آیت رجم بھی تھی، اہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور محفوظ رکھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (اپنے زمانہ میں) رجم کرایا تھا پھر آپ کے

تَقُولُ فِي النَّاسِ. وَأَنَا لَأَشْفِي أَنْ تَقُولَ فَقَوْلُ مُقَالَةَ بَطِيحًا عَنْكَ كُلُّ مَطِيرٍ وَأَنْ لَا يَعْوَ حَا وَأَنْ لَا تَصْعُ حَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَأَمَلُ حَتَّى تَقْدَمَ السَّيِّئَةُ فَأَتَاهَا رُ الْهَجْرَةَ وَالشَّيْئَةَ فَتَقْلُصُ بِأَهْلِ الْفَقْرِ وَأَشْرَفَ النَّاسِ فَتَقُولُ مَا قُلْتُ مُسْتَكِنًا فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتِكَ وَيَصْعُ حَتَّى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قَوْمَ يَذَلُّكَ أَوْلَى مَقَامَ قَوْمِهِ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ مَنَّا السَّيِّئَةَ فِي عَقِيبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْبُعْثَةِ عَجَلْنَا الرُّوَّاحَ حِينَ تَرَاخَتْ الشَّمْسُ حَتَّى أَجَدَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بَنِي عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْبَيْتِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ لَمَسْتُ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ: يَتَقَوَّنَ الْعَشِيَّةَ مُقَالَةً لَمْ يَقْلُهَا مِنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتُ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ. فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْبَيْتِ. فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَأَنَّى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مُقَالَةً قَدْ قَدَّرَ لِي أَنْ أَتَوْهَا لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي فَمَنْ عَقَا مَا دَوَّعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ أَنْتُمْ بِهِ رَايَلْتَهُ. وَمَنْ خِئِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. رَأَى اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ السَّرْحِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا. مَا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ هَلَكَ النَّاسُ زَمَانًا أَنْ يَقُولَ عَامِلٌ وَاللَّهِ مَا جَعَلَ آيَةَ السَّرْحِ فِي كِتَابٍ يُضْمَلُونَ بِتَرْكِ قَرْنِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالتَّرْجُمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ رَأَى إِذَا أُخْصِيَتْ مِنَ الرُّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ

کے بعد ہم نے بھی رحم کیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ وقت یوں ہی آگے بڑھتا رہے تو کہیں کوئی یہ دعویٰ نہ کر بیٹھے کہ رحم کی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اس طرح وہ فریقہ چھوڑ کر گمراہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا یقیناً رحم کا حکم کتاب اللہ میں اس شخص کے لئے ثابت ہے جس نے شادی ہونے کے بعد زنا کی ہو، خواہ مرد ہوں یا عورتیں۔ بشرطیکہ گواہی مکمل ہو جائے، یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اعتراف کر لے۔ پھر کتاب اللہ کی آیتوں میں ہم بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباء و اجداد اور آباء کے سوا دوسروں کی طرف (غلط طریقہ سے) اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارا کفر و انکار ہے کہ تم نے اپنے آباء کے سوا دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرو اور بلاشبہ یہ کفر و انکار ہے کہ تم اپنے آباء، اجداد کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ میری تعریف مبالغہ آمیزی کے ساتھ نہ کرنا جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مبالغہ آمیز تعریف کی گئیں (اور خدا کا بیٹا بنا دیا گیا) بلکہ (میرے لئے) صرف یہ کہو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول! اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ واللہ اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں نلال سے بیعت کرونگا کوئی شخص یہ کہہ کر مغالطہ نہ ڈالے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہو گئی تھی اور پھر پوری ہو گئی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ بالکل صحیح تھی البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے محفوظ رکھا اور تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسی عظمت و فیضیت رکھتا ہو، کوئی شخص اگر مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی شخص سے خلافت کی بیعت کرے تب سے تو نہ اسے بیعت کرنی چاہیے اور نہ اس شخص کا ہاتھ بڑھانا چاہیے جس سے وہ بیعت کرنے کے لئے بڑھا ہے کیونکہ اس کا خطرہ ہے کہ دونوں قتل کر دیئے جائیں گے بلاشبہ جس وقت حضور اکرم کی وفات ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر تھے البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے اسی طرح علی اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی اور باقی ہماجرین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اس وقت میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے ابو بکر ہمیں اپنے ان انصاریوں کے پاس لے چلے۔ چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادہ سے چل پڑے جب ہم ان کے

أَوْ كَانَ الْعَجَلُ أَوْ الْإِعْتَرَاتُ ثُمَّ آتَيْنَا نَقْرًا فَمِنْ أَنْقَرٍ  
مِنْ أَيْكُنَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَوَعْبُو عَنْ أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَكُمُ  
بِكُمْ أَنْ تَوَعْبُو عَنْ أَبَا بَكْرٍ أَوْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَوَعْبُو  
عَنْ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا تَمَرَّاتُ مَسْئُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَالِ لَا تَطْلُؤُ فِي كَمَا أَطْرَى عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَتَوَلَّوْا  
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ  
يَقُولُ: وَآلِهِ تَوَمَّاتٍ عَسْرًا بَايَعْتُ فَلَنَا فَلَا يَغْتَرُونَ  
أَمْوَالَهُمْ أَنْ يَقُولُوا إِنَّمَا كَانَتْ بَيْنَهُمْ أَيْ بَكْرٍ فَلَنَنْتَ وَ  
تَمَّتْ أَلَا وَآلِهَاتُ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفِي  
شَرِّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ  
أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
فَلَا بَايَعَ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغْيَرَةً أَنْ يَفْتَدَا  
وَأَمَّا قَدْ كَانَتْ مِنْ خَيْرِهِ حُبٌّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ خَانُوا فَاجْتَمَعُوا  
يَا سُرَيْمُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ  
وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي  
بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا  
هُؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِنْ طَلَقْنَا نَرِيدُ هُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا  
مِنْهُمْ كَفَبْنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ ذَكَرْنَا مَا كُنَّا  
لَا عَلَيْهِ الْقَوْمُ أَفْقَالًا أَيْنَ نَرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ  
فَقُلْنَا نَرِيدُ إِخْوَانَنَا هُؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا  
عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوا هُمْ أَفْضَلُ أَمْرُكُمْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ  
لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَإِنْ طَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا هُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي  
سَاعِدَةَ فَإِذَا أَرَادَ جُلُوسَ مُرْتَبِلٍ بَيْنَهُمْ تَطَهَّرْنَا مِنْهُمْ فَقُلْتُ  
مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ فَقُلْتُ  
مَا لَهُ قَالُوا يَوْعَكَ أَكَلْنَا جَلَسْنَا قِيلَ لَكَ تَشَهَّدْ خَطِيمُ  
فَأَثْنَى عَلَيَّ اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ آتَا بَعْدُ نَحْنُ  
أَنْصَارُ اللَّهِ وَكُتِبَ لَهُ الرِّسَالَةُ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ  
الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَدَدْتُ دَاغَةَ مِنْ قَوْمِكُمْ

قریب پہنچے تو ہماری انہیں میں سے دو صالح افراد سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ہم سے قوم کا رجحان بیان کیا اور انہوں نے پوچھا: حضرات ہمارے آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ مجداہم ضرور جائیں گے کہا کہ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ لوگ وہاں ہرگز نہ جائیں۔ بلکہ خود اپنا فیصلہ کر لیں لیکن میں نے کہا کہ مجداہم ضرور جائیں گے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس مقیف بنی ساعدہ میں پہنچے، مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر بیٹھے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ میں۔ میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے لوگوں نے بتایا کہ بخار آ رہا ہے۔ پھر ہمارے تھوڑی دیر تک بیٹھے کے بعد ان کے خطیب نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر کہا: ابا بعد، ہم اللہ کے مددگار (انصار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم اسے گروہ ہمارے ہیں، کم تعداد میں ہو۔ جو بعصیت کی وجہ سے اپنی قوم میں سے نکل کر یہاں چلے آئے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں جیسے اٹھا دیں اور خلافت و حکومت سے ہمیں نکال باہر کریں۔

جب وہ خطبہ پورا کر چکے تو میں نے بولنا چاہا، میں نے پوری بات اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی میری بڑی خواہش تھی کہ اسی ترتیب کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں۔ بعض سخت باتیں میں نے اس میں سے نکال دی تھیں جب میں نے کہنا چاہا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، میں نے اس وقت انہیں ناراض کرنا مناسب نہیں سمجھا چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہنا شروع کیا اور مجھ سے زیادہ بردبار اور ہر وقار سے۔ واللہ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جس سے اپنے ذہن میں ترتیب دے کر بہت خوش تھا انہوں نے ساری باتیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بہتر طریقہ سے فی البدیہہ کہہ دیں اور پھر خاموش ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جس فضیلت و بھلائی کا ذکر کیا ہے تو یقیناً آپ لوگ اس کے اہل ہیں لیکن خلافت و امارت اس قبیلہ قریش کے سوا کسی بھی دوسرے قبیلہ میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ یہی عرب میں نسب اور خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر سمجھے جاتے ہیں اور میں ان دو حضرات میں سے کسی ایک کے لئے تیار ہوں آپ لوگ جس سے چاہیں بیعت کر لیں اور

فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَرُوا مَنَّا مَنَّا أَصْلَنَا وَأَنْ يَحْكُمُوا مَنَّا مَنَّا الْأَمْرَ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ مَعْدَاكَ مُقَالَةً أَعْجَبْتَنِي أُرِيدُ أَنْ أَتَدَّ مَهَا بَيْنَ يَدَايَ أَبِي بَكْرٍ. وَكُنْتُ أَدَامَا مِنْهُ بَعْضُ الْعِدَّةِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَيَّ رِسَالَتُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَكَلَّمْتُ أَبُو بَكْرٍ نَكَانَ هُوَ أَكَلَّمَ مِنِّي وَأَقْرَبُ، وَاللَّهِ مَا تَوَلَّكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبْتَنِي فِي تَرْجِيئِي إِلَّا قَالَ لِي بِدِينِهِمْ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ مَا دَكَّرْتُكُمْ فَيَكُمُ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ. وَلَنْ يَعْرِفَ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الْحَتَّى مِنْ مُرْشِي هُمْ أَرْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَ قَدْ تَرَفِيتُ نَكْرَهُ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ تَبَايَعُوا إِلَيْنَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبَيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَوَارِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا. فَلَمَّا أَكْرَأَ مِمَّا قَالَ تَغَيَّرَ مَا كَانَ وَاللَّهِ أَنْ أَقْدَامَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي، لَا يَقْرَبُنِي ذَلِكَ مِنْ إِنْجَارَتِي إِلَى مِنْ أَنْ أَتَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ اللَّهُمَّ إِنْ تَسَوَّلَ إِلَى تَقْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَحْدُهُ إِلَّا أَنْ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جَزَاءُ يُلْهَى الْمُعَلِّكَ. وَعَدَّ يَفْهَى الْمُتَجَبِّ، وَمِنَّا أَمِيرٌ مِنْكُمْ أَمِيرٌ يَأْمُرُ بِمَنْشَرٍ مُرْشِي فَكَثَرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى قَرِفْتُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ فَقُلْتُ أَسْطُ يَدَايَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ السَّهَاجُونَ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْأَنْصَارُ. وَتَرَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقُلْتُ قَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي وَادِيَةَ مَا وَجَدْنَا فِي سَاحَقَتَنَا مِنْ أَمْرٍ أَنْتَ مِنْ مَبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ، شِئْنَا أَنْ قَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ نَكُنْ بِنَعَةٍ أَنْ يَتَبَايَعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَأَمَّا بَايَعْنَا هُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِنَّا لَنَخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ

تَسَادُّ قَمَنَ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ يَسْتَسْلِمُ فَلَا يَتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغْفِرَ لَهُ أَنْ يَفْتُلَا ۖ

انہوں نے میرا اور عبید بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے ان کی ساری گفتگو میں صرف یہ بات مجھے ناگوار گزری، واللہ میں آگے کر دیا جاتا اور بے گناہ میری گردن مار دی جاتی تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ خود موجود ہوں۔ خدا یا ممکن ہے موت کے وقت میرے نفس کو وہ چیز بھی معلوم ہونے لگے جسے میں اب اپنے دل میں نہیں پاتا، پھر انصار کے ایک صاحب نے کہا کہ ہماری حیثیت بتر اور بنیاد کی ہے ہمارے بغیر گاڑی کا چلنا ممکن نہیں۔ اس لئے ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے۔ اس پر شور و غل ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں اختلاف و نزاع نہ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ میں نے کہا۔ ابو بکر آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی مہاجرین نے بھی ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آئے اور ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا۔ میں نے اس پر کہا کہ سعد بن عبادہ کو اللہ تعالیٰ نے مار ڈالا۔ (یعنی ناکام کر دیا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ جو مسائل و پیش تھے (اُس حضور کو دفن کرنا بھی جن میں شامل تھا) ان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ (فوری) اہم اور کوئی مسئلہ نہیں تھا (کیونکہ اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کی تیاری آپ کے گھر والے بھی کر سکتے تھے) اب میں خوف تھا کہ اگر ہم نے لوگوں کو یوں ہی چھوڑ دیا اور کسی سے بیعت نہ کی تو ہمارے پیچھے لوگ اپنے ہی میں سے کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے اب یا تو ہمیں اپنی مرضی کے خلاف اسی سے بیعت کرنی پڑے گی یا پھر مخالفت کئے ہوئے فساد برپا ہوتا پس جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کے ہاتھ پر (عمر رضی اللہ عنہ کے بعد) بیعت کرے تو اس کی اتباع ہمیں کی جائے گی اور نہ اس کی اتباع کی جائے گی جس سے اس نے بیعت کی ہوگی۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ دونوں قتل کر دیئے جائیں ۛ

۹۸۰۔ غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کورسے مارے جائیں

گے اور شہر بد کر دیا جائے گا ۛ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد پس تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ کرنے پائے اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو ۛ اور چاہیے کہ دونوں کی مزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے زنا کار مرد نکاح بھی کسی سے نہیں کرتا بجز زنا کار عورت یا مشرک عورت کے اور زنا کار عورت کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے اور اہل ایمان پر یہ حرام کر دیا گیا ہے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ ذائقہ سے مراد حدود قائم کرنے میں رجم ہے ۛ

بَابُ ۹۸۰۔ أَلَيْسَ كَانَ يُعْبَدُ إِنْ دُنِيفِيَانِ  
أَسْرَانِيَّةً وَالْزَّانِي قَاجَكَ ذَاكُلٌ وَاحِدٌ تَنْهَمَا  
مَاشَةً جَلْدَةً ذَرَا تَأْخُذُ كُهُ مِهْمَا مَا أَفَ  
فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تَوْمِنُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ لَيَشْهَدَنَّ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ  
الْزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ  
لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَخَوْمٌ ذَٰلِكَ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّافَةً  
أَقَامَةَ الْحُدُودِ ۖ

۱۷۳۱۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی انہیں ابن شہاب نے خبر دی انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے اور اس سے زید بن خالد الجعفی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اُس حضور ان لوگوں کے بارے میں

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فَيَسَنُّ

حکم دے رہے تھے جو غیر شادی شدہ ہوں اور زنا کی ہو کہ سو کوٹے مارے جائیں۔ اور سال بھر کے لئے شہر بدر کر دیا جائے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ۷۰۰ روہ بن زبیر نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شہر بدر کیا تھا اور پھر یہی طریقہ جاری رہا۔

۷۳۲۔ اہم سے عیسیٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے زنا کی تھی اور وہ غیر شادی شدہ تھا حد قائم کرنے کے ساتھ ایک سال تک شہر بدر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

۹۸۱۔ گناہ کرنے والوں اور مفتوں کا شہر بدر کرنا۔

۷۳۳۔ اہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سردوں پر لعنت کی ہے جو سخت بستے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو سردوں کے طریقہ اختیار کرتی ہیں اور آپ نے فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور آنحضرت نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو نکالا تھا۔

۹۸۲۔ جس نے امام کے سوا کسی اور کو حد قائم کرنے کا

حکم دیا جب کہ امام وہاں موجود نہ ہو۔

۷۳۴۔ اہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زبیر بن خالد نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اُن حضور بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں اس پر فریق مخالف نے کھڑے ہو کر کہا کہ انہوں نے صحیح کہا۔ یا رسول اللہ ان کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں میرا لڑکا ان کے یہاں امیر تھا اور پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکر یوں اور کثیر کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان کا خیال ہے کہ میرے لڑکے پر

زنا دیکھ کر یحییٰ بن جلد مائتہ و تخریب عام۔ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: دَاخَرَ فِي عُرْوَةٍ مِنْ الزُّبَيْرِ ابْنِ عُمَرَ ابْنُ الْغَطَّافِ غَرَبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ يَلُكُ الشُّنَّةُ

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِمْ زَنَى دَكَمَ يَحْصَنُ يَنْفَى عَامَ بَاتِمَةِ الْعِدَّةِ عَلَيْهِ

بَابُ ۹۸۱۔ نَفَى أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنِّئِينَ

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُغَلَّيْنِ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُنْتَجِلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجْ فُلَانًا وَأَخْرِجْ فُلَانًا

بَابُ ۹۸۲۔ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ إِمَامٍ بِإِقَامَةِ

الْعِدَّةِ غَائِبًا عَنْهُ

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَتَبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ حَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ فَخَصَّهُ فَقَالَ مَدَقِ أَقْضَلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيقًا عَلَى هَذَا فَمَرَرْتُ بِأَصْرَائِهِمْ فَخَبَرْتُ فِي أَنْ عَلَى ابْنِي التَّرْجِيمَ فَأَفْتَدَيْتُ بِمِائَةِ مِنَ الْغَنَمِ وَوَيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْغَنَمِ فَرَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِائَةً وَتَغْرِيبٌ عَامٍ، فَقَالَ وَاللَّيْثُ



۶۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید مرقی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کثیر زنا کرے اور اس کا زنا کھل جائے تو اسے کوڑے مارنے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت نہ کرنی چاہیئے پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو پھر چاہیئے کہ کوڑے مارے لیکن ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو بیچ دے خواہ بالوں کی ایک دسی ہی قیمت پر ہو۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل بن امیہ نے سعید کے واسطے سے

کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

باب ۹۸۶۔ احکام اہل الذمۃ و احصائہم

اِذَا زَنَوْا وَرَفَعُوا اِلَى الْاِمَامِ:

۹۸۶۔ ذمیوں کے احکام اور شادی کے بعد انہوں نے

زنا کی اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام:

۶۳۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہ میں نے عبد اللہ بن ابی او فی رضی اللہ عنہ سے رجم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں اس روایت کی متابعت علی بن ہشام خالہ بن عبد اللہ المحاربی اور عبید بن حمید نے شیبانی کے واسطے سے کی۔ اور بعض نے سورہ نور کے بجائے سورہ المائدہ کا ذکر کیا ہے لیکن پہلی روایت صحیح ہے:

۶۳۸۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کر لی تھی انھوں نے ان سے پوچھا کہ تم میں رجم کا حکم کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگاتے ہیں۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ چنانچہ وہ تورات لائے اور کھولا لیکن ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد کا حصہ پڑھ دیا، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: أَتَى الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجْعَلُونِ فِي الشُّرَاقِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: الْفَضْلُ وَبِجْدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَنِي سَلَامٍ، كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، قَالُوا: بِالشُّرَاقِ فَتَشْرُوَهَا قَوْمٌ مَعَ أَحَدِ هُمَيْدَا عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: بَنِي سَلَامٍ ارْفَعُوا يَدَاكَ



قَرَعَ يَدَايَا زَيْنَبَ ابْنَةَ الرَّجُلِ، قَالُوا صَدَقَ  
يَا مُحَمَّدٌ فِيهَا آيَةُ الرَّجُلِ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَجَهَا، قَرَأَتِ الرَّجُلُ يَعْنِي  
عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الدِّجَارَةُ

**باب ۹۸۷۔** إِذَا رَأَى امْرَأَةً غَيْرَهُ

بِالْبُرْطَانَةِ الْعَاكِدَةِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْعَاكِدِ  
أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رَأَيْتَ بِهِ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا قَضِ بَيْنَنَا

بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُمَا أَجَلُ يَارَسُولَ

اللَّهِ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ

وَأَذِنَ لِي أَنْ أَكَلِّمَهُ، قَالَ تَكَلَّمْ، قَالَ إِنَّ ابْنِي

كَانَ عَاقِلًا عَلَى حَدِّ مَا لَكَ وَالْعَاقِلُ الْبَصِيرُ

فَرَفَى بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجُلَ نِسَاءً

فَتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي

سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ

مِائَةٍ وَتَغْرِيْبٌ عَامٍ، وَرَأَيْتُمَا الرَّجُلَ عَلَى أَمْرَاتِهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ

تَفْسِي بِمِائَةٍ لَا قَضِيَّتْ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمْ

عَنْكَ وَجَارِيَتُكَ فَزِدْ عَلَيْكَ، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً

وَعَوَّيَهُ عَامًا، وَأَمْرًا نَيْسًا الْأَسْلَمِيَّتِي أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً

الْآخَرَ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْبَعًا فَاغْتَرَفَتْ قَرَجَهَا

**باب ۹۸۸۔** مَنْ آذَى أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ

إِذْنِ السُّلْطَانِ - وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي

فَأَرَادَ أَحَدُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدِّ

پھر انہوں نے کہا۔ اے محمد آپ نے سچ فرمایا  
کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنحضرت نے حکم دیا اور دونوں رجم کئے گئے  
میں نے دیکھا کہ مرد عورت پر چھکا جاتا تھا۔ اسے پتھروں سے پھانسنے کی  
کوشش میں

۹۸۷۔ جب کسی نے اپنی بیوی یا کسی اور کی بیوی پر رجم

اور لوگوں کی موجودگی میں زنا کی تہمت لگائی تو کیا حاکم کیلئے

ضروری کہ عورت کے پاس کیونکر بھیجے اور اسے اس تہمت کے لیے میں پوچھ چاہتا ہوں کہ

۱۷۳۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی

انہیں ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید بن مسعود نے اور

انہیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ دو افراد اپنا مقدمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ان میں سے ایک نے کہا

کہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے اور مجھے گفتگو کی اجازت دیجئے آنحضرت

نے فرمایا کہ کہو انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے یہاں عیسف تھا۔

مالک نے بیان کیا کہ عیسف ایچ کو کہتے ہیں اور اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لی

لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میرے بیٹے کی سزا رجم ہے چنانچہ میں نے اس کے فدیر

میں سو بکریاں اور ایک کینزدے دی پھر جب میں نے اہل علم سے

اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے کی سزا سو کوڑے اور ایک

سال کی جلا وطنی ہے۔ رجم تو صرف اس کی عورت کو کیا جائے گا کیونکہ

وہی شادی شدہ تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات

کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق

کروں گا تمہاری بکریاں اور کینز تمہیں واپس ہیں، پھر ان کے بیٹے کو سو کوڑے

لگوائے اور ایک سال شہر بدر کیا اور انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ

وہ دوسرے فریق کی عورت کے پاس جائیں وہ اعتراف کر لے تو اسے

رجم کر دیں۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور رجم کر دی گئی۔

۹۸۸۔ سلطان کی اجازت کے بغیر اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں

یا کسی اور کو آذین دے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بنی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر کوئی نماز پڑھ

رہا ہو اور دوسرا اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا جائز

فَعَمَّ قَاتِنَ ابْنِي فَلْيَقَاتِلْهُ وَقَعْلَهُ أَبُو سَعِيدٍ ۝

اور اگر وہ نہ ملے تو زبردستی روکنا چاہیئے اور ابو سعید رضی  
عنه نے ایسا کیا تھا ۝

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْفَعُوا رَأْسَهُ عَلَى قَعْدَةٍ  
فَقَالَ: حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَا رَأَوْا قَعَابِنِي وَجَعَلُوا يَطْعُونُ  
يَمِينِي فِي خَاصِرَتِي وَلَا يُنْعِنِي مِنْ التَّحَرُّكِ إِلَّا  
مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
آيَةً النَّبِيِّ ۝

۱۷۴۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد الرحمن بن القاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے ابو بکر رضی  
اللہ عنہ نے کہا تمہاری وجہ سے اس حضور اور سب لوگوں کو رکن پڑا ہے  
جب کہ یہاں پانی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ پر نازشگی کا اظہار کیا  
اور اپنے ہاتھ سے میری کونکھیں مارنے لگے اس وقت میں نے اپنے جسم میں  
کسی قسم کی حرکت اس خیال سے نہیں ہونے دی کہ اس حضور کرام فرما رہے  
تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تیسم کی آیت نازل کی ۝

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ  
فَلَمَّا كُنِيَ لَلْمَوْتِ شَدِيدًا. وَقَالَ حَبَسْتُ النَّاسَ فِي  
بِلَادَةٍ قَبْلِي الْمَوْتُ يَمُوتُ بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَتَدَاؤُجَعَنِي نَحْوًا ۝

۱۷۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی انہیں عمر نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث  
بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان  
کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور زور سے میرے ایک کچھو کا لگایا اور کہا تو نے  
ایک بار کے لئے لوگوں کو روک رکھا ہے لیکن میں مرے کی طرح بے حس و حرکت  
رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے آرام فرما  
رہے تھے۔ حالانکہ اس کی وجہ سے میں نے تکلیف محسوس کی تھی۔ باقی حدیث کی طرح ۝

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ زُرَّادٍ كَاتِبِ الْغُبَرَةِ عَنْ الْغُبَرَةِ  
قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوِ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ  
لَقَوَيْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفَحٍ. قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ  
سَعْدٍ لَا نَأْخِئُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي ۝

۱۷۴۲۔ جس نے اپنی بیوی کیساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا اور اسے قتل کر دیا۔  
۱۷۴۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان  
کی ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی ان سے مغيرة کے کاتب و راد  
نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے  
ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو سیدھی تلوار سے اسے مار دوں۔ یہ بات  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد پر حیرت  
ہے میں ان سے بھی بڑھ کر غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔  
۱۷۴۰۔ تخریص کے متعلق روایات ۝

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۷۴۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی ان سے شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک اعرابی آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میری بیوی نے لڑکا جنا ہے؟ حضورؐ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں آپ نے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ آں حضورؐ نے پوچھا ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آں حضورؐ نے پوچھا پھر یہ کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا میرا خیال ہے اس کی کوئی اصل ہے جس کی وجہ سے ایسا اونٹ پیدا ہوا آں حضورؐ نے کہا کہ پھر تیرا یہ لڑکا بھی کسی اصل ہی کی وجہ سے پیدا ایسا ہوا ہے؟

۹۹۱۔ تغزیر اور ادب کتاب ہے؟

۱۷۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حنیبلہ نے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبد اللہ نے ان سے سلیمان بن یسار نے ان سے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی مزا میں دس کوڑے سے زیادہ (کسی مجرم کو) نہ مارے جائیں۔

۱۷۴۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن قیس نے حدیث بیان کی ان سے مسلم بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن جابر نے ان صحابی کے حوالے سے حدیث بیان کی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آں حضورؐ نے فرمایا اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا مجرم کو دس کوڑے سے زیادہ مزا نہ دی جائے؟

۱۷۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو بن عبد دی نے خبر دی ان سے بکر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبد الرحمن بن جابر آئے اور سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی پھر سلیمان بن یسار ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن جابر نے حدیث بیان کی ہے کہ ان کے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضورؐ نے فرمایا کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی مزا میں دس کوڑے سے زیادہ مزا نہ دو؟

۱۷۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان

اللہ علیہ وسلم جاء أعزائي فقال يا رسول الله إن امرأتي ولدت غلاما أسود. فقال هل لك من إبل؟ قال نعم. وقال ما ألوانها؟ قال حمر. قال هل فيها من أدرق؟ قال نعم. قال فإني كنت ذليقًا؟ قال أراك عرقًا نزعته؟ قال فلعن أبنتك هذا نزعته عرقًا؟

باب ۹۹۱۔ تغزیر وادب

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ قَوْلًا عَشْرَ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؛

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ قَوْلًا عَشْرَ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؛

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدَ اللَّهِ

بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَنَّ أَبَلَ عَيْنَنَا سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالًا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ قَوْلًا عَشْرَ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؛

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

ان سے عقل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مسلسل اظفار کے بغیر کئی دن کے روزه رکھے اسے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ خود تو وصال کرتے ہیں۔ اُن حضور نے فرمایا کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے؟ میرا تو حال یہ ہے کہ مجھے میزاب کھلا تا ہے اور پلا تا ہے لیکن وصال کرنے سے صحابہ نہیں رکے تو اُن حضور نے ان کے ساتھ ایک دن کے بعد دوسرے دن وصال کیا پھر اس کے بعد لوگوں نے چاند دیکھ لیا اُن حضور نے فرمایا کہ اگر عید کا چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور وصال کرتا۔ یہ آپ نے تنبیہ فرمایا تھا کیونکہ وہ وصال کرنے پر مصر تھے۔ اس روایت کی متابعت شعیب، یحییٰ بن سعید اور یونس نے زہری کے واسطے سے کی اور عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے:

۱۷۴۸۔ مجھ سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو غلامانہ سے اس طرح خریدنے پر (مزر کے طور پر) مارا جاتا تھا کہ وہ مال کو اپنے ٹھکانے پر لائے بغیر وہیں بیچ دیتے تھے:

۱۷۴۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب اللہ کی قائم کی ہوئی حد کو توڑا جاتا تو آپ پھر انتقام لیتے تھے:

۹۹۲۔ جس نے بغیر گوہی کے کسی بے حیائی کے کام اس میں الودگی اور تہمت کا اظہار کیا:

۱۷۵۰۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والے میاں یومی کو دیکھا تھا اس وقت میری عمر سترہ سال تھی اُن حضور نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی

الَّتِي عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْيُوسَالِ فَقَالَ لَهُ مِجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَاصِلُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُمْ مِثْلِي؟ إِنْ آتَيْتُمْ يُطْعِمْنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي فَلَمَّا أَبُو آتَيْتَهُمُوَا عَنِ الْيُوسَالِ وَاصِلٌ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ تَوَاصَلْ لِيُزَيِّنَ لَكُمْ كَالْمَنْكِلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوَا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَبُخَيْرٌ بْنُ سَعِيدٍ وَيُوشَسُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْرَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضَرِّبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَوْا طَعَامًا جَزَافًا أَنْ يَبْعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يَكُونُوا إِلَى رِبَا لِيَهُمْ:

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَ فِي عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا نَقَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يَوْمًا إِلَيْهِ حَتَّى تَنْتَهَكَ مِنْ حُرْمَاتِ اللَّهِ يَنْتَقِمُ اللَّهُ:

بَابُ ۹۹۲۔ مِنْ أَطْهَرِ الْفَاحِشَةِ وَاللَّطِيفِ وَالْهَمَّةِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ:

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ: الْمُسْلِمَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ. فَزَنَّا بَيْنَهُمَا فَقَالَ رُؤُوسُهُمَا كَذَبَتْ عَلَيْهِمَا إِنَّهُمَا اسْكُتَاهَا قَالَ

تھی شوہر نے کہا تھا کہ اگر اب بھی میں اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے یہ روایت محفوظ رکھی ہے کہ "اگر اس عورت کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا، جیسے پھیلکی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے اور میں نے زہری سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت نے اس کے ہم شکل بچہ بنا جو ناپسندیدہ تھا۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحْتَدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثَّلَاثَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَرَأَةً لَكُنْتُ أَمْرَأَةً عَنْ قِيَرَةٍ بَيْنَتِي؟ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْفَيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحْتَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ الثَّلَاثَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ. وَاتَاهُ مَرْجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّ وَجَدًا مَعَ أَهْلِهِ فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتَلَيْتُمْ بَعْدًا إِلَّا يَقُولُ: قَدْ هَبَّ بِيَاءٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي أَدْعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدْمُ حَذَاكَ كَثِيرًا اللَّهُمَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنِي وَبَيْنَهَا سَبَبٌ بِالنَّجْوَى الَّذِي ذَكَرَ رَوْجُهَا أَتَاءَ وَجَدًا عِنْدَهَا. فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَجْلِسٍ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَكُنْتُ أَمْرَأَةً بَيْنَتِي رَجَعْتُ هُنَا؟ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ

۱۷۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ابن عباس سے قاسم نے بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بلا گواہی رجم کر سکتا (تو اسے ضرور کرتا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو فسق و فجور اعلانیہ کرتی تھی۔

۱۷۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو عاصم بن ہدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی پھر وہ واپس آئے اس کے بعد ان کی قوم کے ایک صاحب یہ شکایت لے کر ان کے پاس آئے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہے عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں پھر آپ ان صاحب کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تشریف لائے اور اور اس حضور کو اس کی اطلاع دی جس حالت میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا۔ وہ صاحب زرد رنگ کم گوشت سیدھے باؤں میں والے تھے اور جس شخص کے متعلق انہوں نے کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ انہوں نے دیکھا، وہ گندم گوں، بھری پنڈلی والے اور بھرے گوشت والے تھے، پھر آنحضور نے فرمایا کہ اے اللہ اس معاملہ کو کھول دے چنانچہ اس عورت کے یہاں اسی شخص کی شکل کا بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ پھر آنحضور نے دونوں کے درمیان لعان کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مجلس میں ایک صاحب

کا تَنْتُ تَطْهَرُ فِي الْإِسْلَامِ اسْتَوْسَرُ  
نے کہا کہ یہ وہی تھا جس کے متعلق آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلاگوں ہی کے رحم کر سکتا تو اسے رحم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام کے بعد بری باتیں علانیہ کرتی تھی،

۹۹۳۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اور جو لوگ

نہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لا

سکیں تو انہیں اسی درے لگاؤ اور کبھی ان کی کوئی گواہی

قبول نہ کرو۔ یہی لوگ تو فاسق ہیں یاں البتہ جو لوگ اس کے

بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں۔ رسول اللہؐ بڑا مغفرت

والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان

بیویوں کے جو پاکدامن ہیں بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں ان

پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کیلئے سخت عذاب ہے!

۱۷۵۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

نے حدیث بیان کی ان سے ثور بن یزید نے ان سے ابو الغیث نے اور ان

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات

مہلک چیزوں سے بچو! صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کیا ہیں؟ ان حضورؐ

نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کی جان لینا جو اللہ نے حرام کیا

سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھرنا، اور پاک دامن غافل

عورتوں پر تہمت لگانا؛

۹۹۴۔ غلاموں پر تہمت لگانا؛

۱۷۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ماعدہ نے

حدیث بیان کی ان سے فیصل بن غزو ان نے ان سے ابن ابی نعمان نے اور

ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ

غلام اس تہمت سے بری تھا تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں

گے سوا اس کے کہ اس کی بات واقعہ کے مطابق ہو؛

۹۹۵۔ کیا امام کسی شخص کو اپنی عدم موجودگی میں جاری

کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ ہاں رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا؛

۱۷۵۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ

نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عبید اللہ بن عتبہ نے، ان سے

ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب

بَاب ۹۹۳۔ رَحْمَى الْمُحْصَنَاتِ. وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

الْمُحْصَنَاتِ كُفْرًا يَأْتُوا بِمَا بَعَثَ شَهِدَاؤُنَا

جَلَدًا لَهُمْ كَمَا يُبَيِّنُ جَلْدُهُ وَلَا تَقْلُبُوا إِلَيْهِمْ

شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا

قَاتِلْهُمُ تَقْطُلُوا رَجُلًا مِّنْهُمُ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ

الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعْنُوا إِلَى

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ؛

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ

الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ الشِّرْكَ

بِإِلَهِهِ وَالسِّحْرُ وَتَمَلُّهُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

وَأَكْلُ الزَّيْبِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالشَّوْطِ يَوْمَ الرَّخْفِ

وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ؛

بَاب ۹۹۴۔ قَذْفُ الْعَبِيدِ؛

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَةً

وَهُوَ بَرِيءٌ مِّمَّا قَالَتْ جَلْدُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا تَرَكَهُ يَكُونُ

كَمَا قَالَ؛

بَاب ۹۹۵۔ هَلْ يَأْمُرُ إِمَامٌ رَجُلًا فَيَقْبُضَ

الْعَدْلَ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ قَعَلَهُ عُسْرُ؟

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بِعُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اس پر فرزنی مخالف کھڑا ہوا۔ یہ زیادہ سمجھدہ تھا اور کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہلکا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے اور یا رسول اللہ مجھے (گفتگو کی اجازت دیجئے) آنحضرتؐ نے فرمایا کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا ان کے یہاں مزدوری کرتا تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ملنی چاہیئے اور اس کی بیوی کو رجم کیا جائے گا اس حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق ہی کروں گا سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی اور اسے انیس اس کی عورت کے پاس صبح جانا اور اس سے پوچھنا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرنا اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی،

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْنَكَ ابْنُكَ ابْنُ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَقْفَرُ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ إِنْ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بَيْنَكَ ابْنُ اللَّهِ وَادْنُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنْ أَتَيْتُكَ كَانَ عَيْبِي فِي أَهْلِ هَذَا قَوْمِي بِأَمْرَاتِهِمْ فَأَقْدَمْتُ مِنْهُمْ بِمَاتَةٍ شَاةٍ وَخَادِيمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنْ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا التَّرْجُمُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَضِيَّتْ بَيْنَكُمَا بَيْنَكَ ابْنُ اللَّهِ الْمِائَةُ وَالْعَادِمُ وَرَوْعِيكَ وَعَلَى ابْنَتِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أَيُّهَا الْغَدُ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا فَاسْلُهَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا فَاعْتَرَفَتْ قَرِيبَهَا، پوچھنا اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کرنا اس عورت نے اعتراف کر لیا اور رجم کی گئی،

## خون بہا،

۹۹۴۔ قول اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو شخص کسی مومن کو

قصداً قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے،

۱۷۵۴۔ ہم سے یقینہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے المش نے حدیث بیان کی ان سے المش نے ان سے ابو وائل نے ان سے عمرو بن شریح نے بیان کیا ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضرتؐ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بٹھاؤ۔ جب کہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے پوچھا پھر کون؟ آنحضرتؐ فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے نوکے کو اس خطرہ کے پیش نظر ملو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا، پوچھا پھر کون؟ فرمایا پھر اس کے بعد کہ تم اپنے بڑوسا کی بیوی سے زنا کرو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں

## کتاب الذیات

۹۹۴۔ قول اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

مُتَحَدِّثًا فَقَتْلُهُ كَقَتْلِ جَهَنَّمَ،

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَى الذَّنْبُ أَكَبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ أَنْ تَذْهَبَ لِلَّهِ بِمَا نَدَّوْهُ خَلَقَكَ ثُمَّ آمَى. قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ آمَى؟ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَزَانِيَ بِحَلِيلَتِكَ جَارِيَةٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْعَنَنِ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَلَا يَكُنْ

پکارتے اور نہ کسی ایسے کی ناحق جان لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا آخرت تک،

۱۷۵۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن العاصی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اس وقت

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْشَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تک اپنے دین کے بارے میں وسعت میں رہتا ہے جیت تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے :

۱۷۵۸۔ مجھ سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے سنا، وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ ان پیچیدہ امور میں سے جن سے نکلنے کا اس شخص کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جو اس میں اپنے آپ کو ڈال لے بلا حق کے حرام خون بہانا ہے :



**باب ۹۹۷۔** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَحْيَاهَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقِّ  
حَتَّى النَّاسِ مِنْهُمْ حَيَاتُهَا

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَتْ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ وَمِنْهَا

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
وَأَمَّا ابْنُ عَبَّادٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِهِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْجَعُوا  
بَعْدِي كُفَّاءً أَوْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
زُرْعَةَ بْنَ عَبْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ  
لَا تُرْجَعُوا بَعْدِي كُفَّاءً أَوْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ  
مَنْ وَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فَرَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَاتُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْبَيْنُ  
الْفُجُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ الْكَبَائِرُ الْأَشْرَكَاتُ بِاللَّهِ وَالْبَيْنُ الْفُجُوسُ وَعَقُوقُ  
الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

۹۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مَنْ أَحْيَاهَا" ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے ناحق کسی کی بھی جان لینے کو  
احرام کیا اس نے اس حکم کی وجہ سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا

۱۷۶۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی ان سے العشاء نے ان سے عبد اللہ بن مرثہ نے ان سے مروقی نے  
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
جان بھی قتل کی جائے گی اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے  
پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے

۱۷۶۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی انہیں واقد بن عبد اللہ بن نے خبر دی انہیں ان کے والد  
نے اور انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن بٹوے  
۱۷۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی ان سے علی بن مدرک نے بیان کیا کہ میں نے ابو زر بن عمرو  
بن جریر سے سنا ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو (پھر فرمایا)  
تم میرے بعد کافر بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگے  
اس کی روایت ابو بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالہ سے کی

۱۷۶۴۔ مجھ سے محمد بن بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فرس نے  
ان سے شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین  
کی نافرمانی کرنا یا فرمایا کہ ناحق کسی کا مال لینے میں جھوٹی قسم کھانا بے شک  
شعبہ کو تھا اور معاذ نے بیان کیا ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کبیرہ  
گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی کا مال ناحق لینے کے لئے جھوٹی  
قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا یاں یا کہ کسی کو جان سے مار دینا

۱۷۶۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد  
نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن

ابن بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ اور ہم سے مروی حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبیحے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرنا، کسی کی جان لینا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا میں یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا،

۱۷۶۶۔ ہم سے مروی زرارہ نے حدیث بیان کی ان سے بشیم نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے ابو ظبیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہنیہ کی ایک شاخ کی طرف بھیجا (ہم پر) بیان کیا کہ پھر ہم نے ان لوگوں کو صبح کے وقت جہاں اور انہیں شکست دے دی۔ بیان کیا کہ میں اور قبیلہ انصار کے ایک صاحب جہنیہ کے ایک شخص تک پہنچے اور جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا کہ لا الہ الا اللہ انصار صحابی نے تو پناہ مانگتے روک لیا (یہ سننے ہی) لیکن میں نے اپنے نیزے سے اسے مار لیا اور قتل کر دیا، بیان کیا کہ جب ہم واپس آئے تو اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا: اسامہ! کیا تم نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے صرف پچھنے کے اس کا اقرار کیا تھا۔ اس حضور نے پھر فرمایا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟ بیان کیا کہ اس حضور اس جملہ کو اتنی مرتبہ دہراتے رہے کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش میں آج ہی اسلام لایا ہوتا اور یہ واقعہ پیش ہی نہ آتا،

بِكَرٍ سَمِعَ أَسْلَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ وَحَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَحُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ وَقَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ،

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَنْ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا حُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَصِينٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بِنَ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْهَوَاقِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّخْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَا هُمْ۔ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا عَشِينَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكَلَفَ عَنْهُ الْأَنْصَارُ قِيَامَ فُطْعَنَتُهُ بِرُمَحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ۔ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَقْتَلْتَهُ، بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذُ قَالَ أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ فَمَا زِلْتُ يَكْمُرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَيَّنْتُ إِيَّاهُ أَكُنْ أَسَلْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ،

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْغَيْرِ عَنِ الْقُنَاءِ عَنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِيَّيْ مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ يَأْبَعُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيْعَانَهُ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرَقَ وَلَا تُزْنَى وَلَا تُقْتَلَ النَّفْسُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تُنْتَهَبَ وَلَا تُغَصَّبَ بِالْجَنَّةِ إِنَّ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ خَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَصَاؤُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ،

تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کسی گناہ کا ہم نے ارتکاب کر لیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے یہاں ہوگا :

۱۷۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اس کی روایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی :

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُؤَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۹۔ ہم سے عبد الرحمن بن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور یونس نے حدیث بیان کی ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں ان صاحب (علی بن ابی طالب) کی مدد کے لئے تیار تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لئے جانا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضورؐ فرماتے تھے کہ جب سلمان آپس میں تلوار کھینچ کر ایک دوسرے کے مقابل آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ایک تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ملے گی؟ اس حضورؐ نے فرمایا کہ یہ بھی اپنے مقابل کے قتل پر آمادہ تھا :

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ دِيْلُوسُ عَنْ الصَّخْرِ الْأَخْضَفِ بْنِ قَبِيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَاقَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تَرِيدُ؟ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا التَّقَى السَّيْلَانِ سَاقِيَهُمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ قَتَلَ بَأْسَ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ عَرِيضًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

۹۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو تم پر مقتولوں کے

باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت۔ ہاں کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے سو مطالبہ معقول اور نرم طریق پر کرنا چاہیئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہیئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے گا اس کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہے :

۹۹۹۔ قاتل سے پوچھ گچھ کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار کرے

اور حدود میں اقرار دے :

۱۷۷۰۔ ہم سے حماد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھر کے درمیان میں لے کر کھل دیا تھا

باب ۹۹۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْقَرْبَالُ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيدِ وَأَرَأَيْتُمْ بَا أَرَأَيْتُمْ قَتْلَ عَفِيٍّ لَهُ مِنْ أَخِيهِ قَتْلًا فَاتِّبَاعُ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِّن مَّنْ أَعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

باب ۹۹۹۔ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يَقِرَّ وَلَا يُقَرَّ فِي الْحُدُودِ.

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَتَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ

پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ کس نے کیدے فلاں نے فلاں نے؟ آخر جو اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا) پھر یہودی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لایا گیا اور اس سے پوچھ کچھ کی جاتی رہی یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کر لیا۔ چنانچہ اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان میں لے کر پھینک دیا گیا۔

۱۰۰۰۔ جب پتھر یا دھڑے سے کسی کی جان لی،

۱۷۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن ادریس نے بخروای، انہیں شعبہ نے انہیں ہشام بن زید ابن انس نے ان سے ان کے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیور پہنے باہر نکلی، بیان کیا کہ پھر اسے ایک یہودی نے پتھر سے مار دیا۔ جب اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اہل بیت میں جان باقی تھی آنحضرتؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سراٹھایا (انکھ کے لئے) پھر آنحضرتؐ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ لڑکی نے اس پر بھی سراٹھایا۔ تیسری مرتبہ آنحضرتؐ نے پوچھا، فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر نیچے کی طرف جھکا لیا (اقرار کرتے ہوئے)

چنانچہ اس حضورؐ نے اس شخص کو بلایا اور اسے بھی دو پتھروں کے درمیان میں لے کر مار ڈالا۔

**باب**۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: اِنَّ النَّفْسَ الْبَاطِنَةَ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالْيَدَ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ كَذَلِكَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللَّهُ قَادَ لِيَكَّ هُمُ الظَّالِمُونَ

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا اِبْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْلَمُ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولَ اللَّهِ بِاِحْدَى ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالْيَدِ بِالسِّنِّ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالْبَرَّاقُ مِنَ الدِّينِ النَّارُ الْبَاطِنَةُ

**باب**۔ مَنْ اَقَادَ بِالْحَجَرِ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

۱۰۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا دانت اور زخموں میں قصاص ہے سو کوئی اسے معاف کر دے تو اس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں،

۱۷۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ایش نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن مرہ نے ان سے مروی ہے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے البتہ تین صورتوں میں جائز ہے جان کے بدلہ جان لینے شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے اور دین سے نکل جانے (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والے (کی جان لینا)

۱۰۰۲۔ جس نے پتھر سے قصاص لیا۔

۱۰۰۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لاپس میں مار ڈالا تھا اس نے لڑکی کو پتھر سے مارا تھا پھر لڑکی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں جان باقی تھی اس حضور نے پوچھا کیا تھیں فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا اس حضور نے دوبارہ پوچھا کیا تھیں فلاں نے مارا ہے؟ اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا آنحضرتؐ نے جب تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا، چنانچہ اس حضور نے یہودی کو دو پتھروں سے مروادیا،

۱۰۰۳۔ جکا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو اسے دو چیزوں میں ایک کا اختیار ہے :

۱۰۰۴۔ ا۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ثیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا ان سے حربہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک شخص کو اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے جاہلیوں کے (ابرہہ کے) لشکر کو روک دیا تھا۔ لیکن اس نے اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر غلبہ دیا ہاں یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کے ایک ٹھکڑے حصے میں حلال ہوا تھا اور میں لو کہ اس وقت میرے لئے بھی باحرمت ہے اس کا کائنات اٹھا اجلے اس کا درخت کاٹا اجلے اور سوا اس کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی بھی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جلتے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے یا اسے خون بہا دیا جائے یا قصاص دیا جائے اس پر ایک یمنی صاحب ابوشاہ نامی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اس حکم کو میرے لئے لکھ دیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسے ابوشاہ کے لئے لکھ دو اس کے بعد قریش کے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اذخر گھاس کا استثناء فرما دیجئے کیونکہ ہم نے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس حضور نے اذخر گھاس کا

مَحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْصَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحِجْزٍ فِجْصِيٍّ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَهَارَ مَنٍّ فَقَالَ اقْتُلْكَ فَلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ لَا تُكْرَهُ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ لَا تُكْرَهُ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ نَعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجْرَيْنِ

بَابُ ۱۰۳۔ مَنْ قَتَلَ لَهَ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ :

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ثَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خَزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفَيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ إِلَّا وَابِهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا وَابِهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِمَّنْ تَهَارُ إِلَّا وَابِهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يَخْتَلِي شَوْكًا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْقَطُ سَاقُطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدًا وَمَنْ قَتَلَ لَهَ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُؤَدَّى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَقَالُ لَهُ أَبُو شَاةٍ فَقَالَ أَتُبْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي شَاةٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَدْعُو فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْزِلْ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفَيْلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْفَيْلِ



نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے پھر اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو کوئی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا اس پر واجب ہے اور خون بہا بھی ہو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا سو اس کے کہ وہ لوگ خود ہی اسے معاف کر دیں۔ تو اگر وہ ایسی قوم میں موجود ہو جو تمہاری دشمن ہے دراصل ایک وہ بذات خود مومن ہے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا واجب ہے اور اگر ایسی قوم میں سے ہو جو تمہارے اور ان کے درمیان عہدہ ہے تو خون بہا واجب ہے جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا اور ایک مسلم آزاد کرنا بھی۔ پھر جس کو یہ نہ میسر ہو اس پر دو مہینے کے لگا تار روک رکھنا واجب ہے یہ تو بر اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے :

۱۰۰۷۔ جب ایک مرتبہ قتل کا اقرار کر لے تو اسے قتل کر دیا جائیگا :

۱۰۰۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی کہ میں نے جہان نے خبر دی ان سے ہمارے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں لے کر کھل دیا تھا اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ تمہارا ساتھ کس نے کیا ہے ؟ کیا فلاں نے کیا ہے ؟ فلاں نے کیا ہے ؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے اشارے سے دہاں اٹھا پھر یہودی بلا لیا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر پتھر سے کھل دیا گیا ہمارے دو پتھروں کا ذکر کیا ہے

۱۰۰۸۔ عورت کے بدلہ میں مرد کا قتل :

۱۰۰۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن زرع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا یہودی نے اس لڑکی کو چاندی کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا :

۱۰۰۹۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کے سلسلہ

میں قصاص۔ اہل علم نے کہا ہے کہ مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت سے مرد کا قصاص ہر اس بالا راہ عمل میں لیا جائے گا جس نے مرد کی

أَنْ يَتَقَتَلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاؤًا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاؤًا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ذَرِيَّةٌ مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَقْضَى قَوْلَانَا كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ذَرِيَّةٌ مُسْلِمَةٍ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَيْصِيَّامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ أَمْلُهُ عَلَيْهِمَا حَكِيمًا :

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ يَهُودِيٌّ يَرْضَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ صَجَرَيْنِ فَيَقِيلُ لَهَا مِنْ فَعْلِ يَدِهِ هَذَا ؛ أَفَلَانَ أَفَلَانَ ؛ حَتَّى سَيِّئَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَلَتْ بِرَأْسِهَا فَجِئْتُ بِالْيَهُودِيِّ فَأَعْرَفْتُ فَأَمَرَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْجَارِيَةِ وَقَدْ قَالَ هَتَامٌ يَحْجَرَيْنِ :

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْصَافٍ لَهَا :

۱۰۰۹۔ الْقَصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقْتُلُ الرَّجُلُ بِالرِّجَالِ وَبِالرِّجَالِ وَيُذَكَّرُ عَنْ عَمْرِو قَتَادَةَ الرِّجَالُ مِنَ الرِّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا :

جان لے لی ہو یا اس سے کمتر صورت زخمی ہونے کی پیدا ہوئی ہو۔ یہی قول عمر رضی اللہ عنہ بن عبد العزیز، ابو الزناد کا اپنے اساتذہ سے منقول ہے اور ربیع کی بہن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو زخمی کر دیا تھا تو اس حضورؐ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا۔

مَنْ الْجَرَاحُ . وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
وَأَبُو هَيْبٍ وَابُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ  
أَخْتُ الرَّبِيعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . الْقِصَاصُ .

۱۷۸۰۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دمرضی الوفا کے موقع پر آپ کی مرضی کے خلاف ہم نے دوا ڈالی اس حضورؐ نے فرمایا میرے منہ میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض ہونے کی وجہ سے دوا پیٹنے میں تاخیر ہو رہی تھی اس لیے جب آفاقہ ہوا فرمایا کہ تم جتنے لوگ ہو سب کے منہ میں زبردستی دوا ڈال جاؤ سو حضرت عباسؓ کے وہ اس میں شریک نہیں تھے ۱۷۸۱۔ جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت کے بغیر لے لیا۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
لَبَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقُلْنَا  
لَا تَدُدُونِي ؟ فَقُلْنَا كَوَاهِيَةَ الرَّيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا  
أَفَاتِي تَأَلَّى يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَكَ غَيْرُ الْعَبَّاسِ  
فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ .

بَابُ ۱۰۱ . مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ قَسَّ دُونَ السُّلْطَانِ .  
۱۷۸۱ . حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادُ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ . فَخُنُّ الْأَخْرُوتِ السَّابِقُونَ وَاسْنَادُهُ لَوْ أَطْلَعَ  
فِي بَيْتِكَ أَحَدًا وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ حَدَّثَتْهُ بِحِصَاةٍ فَفَلَّتْ  
عَيْنُهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ .

۱۷۸۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس حضورؐ نے فرمایا ہم آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن آگے رہنے والے ہیں اور اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اس حضورؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص تیرے گھر میں کسی سوراخ یا جگہ کو دیکھ کر اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَدَّ رَأْيَهُ وَشَقَّصًا . فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ ؟  
قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ .

۱۷۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک رہے تھے تو اس حضورؐ نے ان کی طرف تیر کا پھل بڑھایا تھا میں نے بوجھ کر یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے تو انہوں نے بیان کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔

بَابُ ۱۰۲ . بِإِذْنِ مَاتِ فِي الزَّحَامِ أَوْ قَتَلَ .

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
أَبُو سَامَةَ قَالَ هِشَامُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۷۸۳۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں ابو اسامہ نے خبر دی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔



رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احمد کی لڑائی میں مشرکین کو شکست ہو گئی تھی لیکن ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! پیچھے کی طرف سے چوکتا ہوجاؤ چنانچہ آگے کے لوگ ہلٹ پڑے اور آگے والے پیچھے والوں سے ہوجوسلمان ہی تھے) بھڑکے اچانک حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والدیمان رضی اللہ عنہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں! میرے والد! بیان کیا کہ بخدا مسلمان اسے قتل کر کے ہی ہٹیں گے

۱۰۱۳۔ اگر کسی نے غلطی سے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اسکی میت نہیں ۱۰۱۳۔

۷۸۴۔ ہم سے کمی بنی ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی علیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے جماعت کے ایک صاحب نے کہا کہ عامر! ہمیں اپنی حدی سنائیے، انہوں نے حدی خوانی شروع کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون صاحب اونٹوں کو ہانک رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ عامر رضی اللہ عنہ ہیں اُن حضور نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میں بھی اس ادعائیں عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک کر لیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اس رات کی صبح کو شہید ہو گئے لوگوں نے کہا کہ ان کے اعمال غارت ہوئے انہوں نے خودکشی کر لی دیکھو کہ ایک یہودی پر حملہ کرتے وقت خود اپنی تلوار سے زخمی ہو گئے تھے جب میں واپس آیا اور پوچھا میں نے دیکھا کہ لوگ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ عامر کے اعمال غارت ہوئے تو میں اس شخص کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ پر میرے ماں باپ نما ہوں یہ لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے سارے اعمال غارت ہوئے؟

راستہ میں) مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے تھے اور کس قتل کا اجر اس سے بڑھ کر ہوگا۔؟

۷۸۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی اور ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زراہ بن اوفی سے سنا، ان سے عمران بن حصیل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ہاتھ میں نیت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچ لیا اس کے نتیجے میں اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پھر دونوں اپنا جھگڑنے کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو اُن حضور نے فرمایا کہ تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت

قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هَرَمَ الشُّرَكِيُّنَ قَصَارِ بِلَيْسِ  
أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَحْرَأُكُمْ فَرَجَعْتُ أَوْ لَاهُكُمْ فَاجْتَلَدَتْ  
هِيَ وَآخَرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَيْدِيهِ الْيَسَارِ  
فَقَالَ أَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَبْيَ قَالَتْ قَوَامُهُ مَا خُتِرُوا  
حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ  
فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ حَتَّى لَحِقَ بِإِلَهِهِ ۝

۱۰۱۳۔ اِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَاؤًا فَلَا دِيَّةَ لَهُ ۝

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ بْنُ أَبِي بَرَاهِينَةَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ  
أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هَهْمَاتِكَ فَحَدَّثَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنِ اسْتَأْذِنَ؟ قَالُوا عَامِرُ فَقَالَ  
مَا حِسَّاهُ اللَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا أَمْتَعْنَا بِهِ؟  
فَأَصِيبَ صَبِيحَةٍ لَيْكَلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ  
قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُوَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا  
حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي رَعَوْا أَنَّ عَامِرًا  
حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُمَا إِنَّكَ زَاهِرٌ مِنْ  
إِثْنَيْنِ إِنَّهُ لَبَاحِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتَلَ يَزِيدُ عَلَيْهِ

۱۰۱۳۔ اِذَا عَصَى رَجُلًا فَرَقَعَتْ شَيْئًا لَا ۝

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ  
أَنَّ رَجُلًا عَصَى يَدَ رَجُلٍ فَتَرَعَّ يَدَهُ مِنْ فِيمَ فَوَقَعَتْ  
فِي نَيْتِيَا ۝ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَعْصَى أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْصَى الْفَعْلُ الرَّوِيَّةُ  
لَكَ ۝

سے کاٹے ہو جیسے اونٹ کا مٹا ہے ہمیں خون بہا نہیں ملے گا۔  
 ۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
 عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ  
 فِي غَزْوَةٍ فَقَفِضَ رَجُلٌ فَأَتَنَزَّحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۷۸۶۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء  
 نے ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں ایک غزوہ  
 میں باہر تھا اور ایک شخص نے دانت سے کاٹ لیا تھا جس کی وجہ سے اس کے  
 آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ کو  
 بے معنی قرار دے دیا،

۱۷۸۷۔ دانت کے بدلے دانت،

۱۷۸۷۔ ہم سے انصاری نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان  
 کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طہا پھر مارا تھا  
 اور اس کے دانت ٹوٹ گئے تھے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ  
 لائے تو انھوں نے قصاص کا حکم دیا،

۱۷۸۸۔ انگلیوں کا خون بہا،

۱۷۸۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
 ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی ہسنگیا اور انگوٹھا  
 (خون بہا کے سلسلے میں)؛

۱۷۸۹۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی عدی نے  
 حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے عکرمہ رضی اللہ عنہ  
 اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 سنا اسی طرح،

۱۷۹۰۔ اگر کسی آدمی ایک شخص کو قتل کر دیں تو کیا سب کو سزا  
 دی جائے گی یا قصاص لیا جائے گا اور مطرف نے شعبی کے  
 واسطے سے بیان کیا کہ دو افراد نے ایک شخص کے متعلق گواہی دی  
 کہ اس نے چوری کی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ  
 دیا اس کے بعد وہی دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ  
 ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چوریہ تھا) تو علی رضی اللہ عنہ  
 نے ان کی شہادت کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا جس کا ہاتھ  
 کاٹ دیا گیا تھا خون بہایا اور فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہو تاکہ تم  
 لوگوں نے قصداً ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا

باب ۱۷۔ التَّيَقُّ بِالْيَسْتِ؛  
 ۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضَارِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ  
 عَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ  
 جَارِيَةً فَكَسِرَتْ ثَنِيَّتَيْهَا فَأَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ؛

باب ۱۸۔ دِيَّةُ الْأَصَابِ؛  
 ۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 قَتَادَةَ عَنْ عَنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا وَهَذَا سَوَاءٌ  
 يَغْنِي الْغَنَصَ وَالْإِسْقَامَ؛

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرَهُ

باب ۱۹۔ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ هَلْ  
 يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَلُ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟ وَقَالَ مُطَرِّفٌ  
 عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا أَعْلَى رَجُلٍ أَنَّهُ  
 مَرْقُوقٌ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَ آيَاخَرُ وَقَالَ أَخْطَأْنَا  
 فَأَبْطَلْ شَهَادَتَهُمَا وَاخْذِ يَدَيَّهِ الْأُولَى وَقَالَ  
 نَوَعِلِمْتُ أَنْكُمَا تَعْتَدَا ثَمَّا لَقِيتُكُمَا وَقَالَ  
 لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا  
 قَتَلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اشْتَرَكْتَ فِيهِمَا

أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتْلَهُمْ وَقَالَ مُعِيْرَةُ بْنُ حَكِيمٍ  
عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُو  
مِثْلُهُ وَأَقَادَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيُّ وَ  
سُوَيْدُ بْنُ مَقْرِنٍ سِتًّا لَطْمَةً وَأَقَادَ عُمَرُو  
مِنْ مَوْبِيَّةَ بِالْإِزَّةِ وَأَقَادَ عَلِيُّ مِنْ ثَلَاثَةِ  
أَسْوَاطٍ - وَاقْتَصَى شَرِيْعٌ مِنْ سَوْطٍ وَخَمُوشٍ -

اور مجھ سے ابن بشار نے بیان کیا ان سے بھی نے حدیث بیان  
کی ان سے عید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہما نے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تھا عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماسے اہل صنعاء اس کے قتل میں شریک  
ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد  
کے واسطے سے بیان کیا کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا

تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تھی ابو بکر ابن زبیر علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے چائے کا بدلہ دلایا تھا اور عمر رضی  
عنہ نے ایک مرتبہ مارنے کی مزا کوڑے سے دی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے تین کو روڑوں سے اور شریعہ کوڑے اور خموش کی مزا دی تھی

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۷۹۰۔ ہم سے مسدّد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی

ان سے سفیان بن عیینہ سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی ان سے

عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں آپ کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی حالانکہ

آں حضور اشارہ کرتے رہے کہ دوا نہ ڈالی جائے لیکن ہم نے سمجھا کہ مر لیں کو

دوا سے جو ناگواری ہوتی ہے (اس کی وجہ سے آں حضور منع کر رہے ہیں) ابھر

جب آپ کو آفاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ دوا نہ ڈالو!

بیان کیا کہ ہم نے عرض کی کہ آپ نے دوا سے ناگواری کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا

اس پر آں حضور نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ کا اس سے استثناء ہے کیونکہ

وہ شریک نہیں تھے۔

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثَ عَائِشَةَ - لَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُبَيِّنُ لَنَا لَا وَتَدُونِي

قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ بِالْإِزَّةِ وَقُلْنَا آفَاقًا قَالَ

أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَدُونِي؟ قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ لَدَنَا وَابْر

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ

إِلَّا لَدَدًا نَا أَنْظُرُوا إِيَّاهُ لَعَبَّاسٌ فَأَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ

اس پر آں حضور نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ کا اس سے استثناء ہے کیونکہ

وہ شریک نہیں تھے۔

وہ شریک نہیں تھے۔

بَابُ ۱۱ - السَّكَاةُ وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ

تَيْسِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَيْكَةَ

لَمْ يَقْدِمْهَا مَعَادِيَةَ - وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ

إِلَى عِدِّي بْنِ أَرْطَاةَ كَانَ أَمْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ

فِي قَيْبِلٍ وَجَدَ عِنْدَ بَيْتِ بْنِ مَيْمُونِ الثَّنَائِيْنِ

إِنَّ وَبَعْدَ اصْحَابِهِ بَيْتُهُ وَإِلَّا فَلَا تَطْلِعْ

إِنَّا سَيَاتُ هَذَا إِنْ يَقْضَى فَبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پر ظلم نہ کرو۔ کیونکہ اس کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا؛

اسے قسامہ قسم سے مانگو ہے اصطلاح میں مقتول کے ان اولیاء کو کہتے ہیں جو مقتول کے سلسلہ میں کسی کو ذمہ دار ٹھہرتے ہوئے قسم کھائیں قسامہ

کی صورت میں مدعی کا قسم پر اعتماد کرنا ہوتا ہے لیکن جہور کی رائے یہ ہے کہ مدعی کو گواہی لانی پڑے گی تم صرف مدعا علیہ کے ذمہ ہے ۷۱۳



فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا پس خدا گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے سوا قتل نہیں کرایا ایک وہ شخص جس نے کسی کو ظلماً قتل کیا ہو اور اس کے بدلے میں قتل کیا گیا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے شادی کے بعد زنا کیا ہو۔ تیسرا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہو اور اسلام سے پھر گیا ہو۔ لوگوں سے اس پر کہا گیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کے معاملہ میں ہاتھ پر کاٹ دیئے تھے اور آنکھوں میں سلائی پھر دائی تھی اور پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا تھا؟ میں نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سناتا ہوں مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عک کے آٹھ افراد آن حضور کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آن حضور سے اس کی شکایت کی آن حضور نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے ادنیٰ میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا میٹھا پیتے انہوں نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور میٹھا پیا اور صحت مند ہو گئے پھر انہوں نے آن حضور کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکالے گئے اس کی اطلاع جب آن حضور کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے آن حضور نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر دی گئی۔ پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور آخر وہ مر گئے میں نے کہا کہ ان سے مل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے اسلام سے پھر گئے اور قتل کیا اور چوری کی۔ عنسہ بن سعید نے کہا میں نے کج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی میں نے کہا عنسہ! کیا تم میری حدیث رد کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے تو یہ حدیث واقعہ کے مطابق بیان کر دی ہے واللہ ابل شام کے ساتھ اس وقت تک خیر و بھلائی رہے گی۔ جب تک پیشخ (ابو قلابہ) ان میں موجود رہیں گے میں نے کہا کہ اس اقسام کے سلسلہ میں آن حضور کی ایک سنت ہے۔ اھلہ کے کچھ افراد آپ کے پاس آئے اور آن حضور سے بات کی۔ پھر ان میں سے ایک صاحب ان کے سامنے ہی نکلے (خبر کے ارادہ سے) اور وہاں قتل کر دیئے گئے اس کے بعد دوسرے صحابہ بھی گئے اور دیکھا کہ ان کے سامنے خون میں تر پ رہے ہیں ان لوگوں نے واپس میں آکر آن حضور کو

يَجْزِيَهُ نَفْسِهِ فَقَتَلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ احْتِسَابٍ. أَوْ جُلَّ حَارِبَ اللَّهِ وَدَسُوكُهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْ لَيْسَ قَدْ حَدَّثَ النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي الشَّرْقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثَمَّ تَبَدَّ هُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا أَنَسُ حَدَّثَنِي أَنَسُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عَمَلِ ثَمَانِيَةٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ تَشْكُرُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَايِنَا فِي إِبِلِهِمْ فَتَقْتَضِبُونَ مِنْ آبَائِنَاهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَتَنَزَّلُوا مِنْ آبَائِنَاهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحَّوْا فَقَتَلُوا مَا هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ. قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلُ فِي آثَارِهِمْ فَأَذْرَكُوا فِجْئِي بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَقَطَعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ ثَمَّ تَبَدَّ هُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ؟ أَسْرَدُ عَلَى عَنِ الْإِسْلَامِ. وَقَتَلُوا وَسَرَفُوا فَقَالَ عُنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ. أَسْرَدُ عَلَى حَدِيثِي بِأَعْنَسَةِ؟ قَالَ وَلَكِنْ جِئْتُ بِالْعَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجُنْدُ يَخِيرُ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ لَا تَخْرُجُوا رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ فَقَتَلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ لَا فَاذْأَهُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جِئْنَاكَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِيَهُمْ فَآذَنَ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بَيْنَ تَقْتُلُونَ أَذْهَبْتُمْ قَتْلَهُ قَالُوا نَرَىٰ أَنَّ الْيَهُودَ  
قَتَلْتُمْ فَأَرْسَلْنَا إِلَى الْيَهُودِ قَدْ عَاهَدُوا فَقَالَ أَنْتُمْ  
قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالِ أَتَرْضَوْنَ فَقَالَ خَمْسِينَ مِنْ  
الْيَهُودِ مَا قَتَلْتُمْ قَالُوا مَا بَالُونِ أَنْ يَقْتُلُونَا بَعْضُنَا  
ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَعْجِلُونَ الدِّيَةَ بِأَيِّمَانٍ  
خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لَنُخْلِفَ مَوَدَّةً مِنْ  
عِنْدِهِ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ خَلْعُوا خِلْعَانَهُمْ  
فِي الْبَحَالِيلَةِ فَطَرَقَ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْيَسَنِ بِالْطُّعَانِ  
فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَدَّثَهُ، بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَلَدَتْ  
هَذِيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوهُ إِلَى عَصَا بِالْمُوسِيهِ  
وَقَالُوا اقْتُلْ صَاحِبَنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوا فَقَالَ  
يَقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هَذِيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ فَأَقْسَمَ  
مِنْهُمْ تِسْعَةً وَارْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِيمٌ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ  
الشَّامِ قَسَامَتُهُ أَنْ يَقْسِمَ نَافِثَةُ يَمِيْنُهُ مِنْهُمْ  
بِأَلْفٍ دَرْهَمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ  
إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقَرَرَتْ يَدَايُ بِيَدِهِ قَالُوا نَاظِلْقَنَا  
وَالْعُسُوفُ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا يَنْتَفِلُونَ  
أَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَاثْمَتَهُ  
الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَا تَوَابَتِيْعًا  
وَأَقْلَتِ الْقَوِيَّاتِ وَاتَّبَعَهُمَا حَبْرٌ فَكَسَّرَ رَجُلٌ آخِرُ  
الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
بَيْنَ مَرَدَانٍ أَتَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ تَدَامَ بَعْدَ مَا  
صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَجَعَلُوا مِنَ  
الدِّيَّانِ وَتَبَتِ رُءُوسُهُمْ إِلَى الشَّامِ

نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے جب مقام خملہ پر پہنچے تو بادشہ نے انہیں آگیا سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر  
پڑ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے البتہ دونوں ہاتھ ملانے والے پنج گئے لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر ٹھک کر گر اور اس سے  
مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ بعد الملک بن مروان نے قسامہ پر ایک  
شخص سے قصابی لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے  
نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا،

اس کی اطلاع دی اور کہا یا رسول اللہ بھائے ساتھی گفتگو کر رہے تھے  
اور اچانک وہ ہمیں (غیر میں) خون میں تر پڑے۔ پھر آں حضور نکلا اور پوچھا  
کہ تمہارا کس پر شبہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے صحابہ نے کہا یہ سمجھتے ہیں  
کہ یہودیوں ہی نے قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے یہودیوں کو بھلا بھیجا اور ان سے  
پوچھا کیا تم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ  
کیا تم مان جاؤ گے۔ اگر پچاس یہودی اس کی قسم کھالیں کہ انہوں نے مقتول  
کو قتل نہیں کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی یہ لوگ ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے  
کہ ہم سب کو قتل کرنے کے بعد پھر قسم کھالیں کہ قتل انہوں نے نہیں کیا ہے  
اُن حضور نے فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں اور خون بہا کے  
مستحق ہو جائیں صحابہ نے عرض کی ہم قسم کھانے کے لئے تیار نہیں ہیں چنانچہ  
اُن حضور نے انہیں اپنے پاس سے خون بہا دیا (ابو ظہر نے فرمایا کہ) میں نے  
کہا کہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو اپنے  
میں سے نکال دیا تھا۔ پھر وہ شخص بطمی اوس میں کے ایک شخص کے گھرات  
کو آیا اتنے میں ان میں سے کوئی شخص بیدار ہو گیا اور اس نے اس پر تلوار سے  
حملہ کر کے قتل کر دیا اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور انہوں نے مینی کو وحشی  
نے قتل کیا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حج کے زمانہ میں۔ اور  
کہا کہ اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ مینی نے کہا کہ انہوں نے اسے  
اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہذیل کے پچاس  
آدمی اس کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے نکالا نہیں تھا بیان کیا کہ پھر ان  
میں سے پچاس آدمیوں نے قسم کھائی۔ پھر انہیں کے قبیلہ کا ایک شخص شام  
سے آیا تو انہوں نے اس سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ قسم کھائے لیکن اس نے اپنی  
قسم کے بدلہ میں ایک ہزار درہم دے کر اپنا سچا قسم سے چھڑا لیا ہذیلوں نے  
اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی کو تیار کر لیا۔ پھر وہ بھی ان کے بھائی سے یا اس  
گیا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ملا انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم پچاس جنہوں

نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے جب مقام خملہ پر پہنچے تو بادشہ نے انہیں آگیا سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر  
پڑ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب کے سب مر گئے البتہ دونوں ہاتھ ملانے والے پنج گئے لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر ٹھک کر گر اور اس سے  
مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ بعد الملک بن مروان نے قسامہ پر ایک  
شخص سے قصابی لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان پچاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے  
نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا،

**باب ۱۰۱۸۔** مَنِ انْطَلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَقَفَّوْا عَلَيْهِ فَلَا دِيَّةَ لَهُ؛

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا انْطَلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ يَسْقِصُ أَوْ يَشَاقِصُ وَجَعَلَ يَخْتَلِعُ لِيُطْعِمَهُ؛

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَجُلًا انْطَلَعَ فِي حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرِي يَحْتَطُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَوْ انْطَلَعَ فِي لَطَعَتْ بِهِ فِي عَيْنَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جَعَلَ الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْبَصَرِ؛

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ امْرَأًا انْطَلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَّ نَمْرًا يَخْصَاةً فَقَطَّاعَتْ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ؛

**باب ۱۰۱۹۔** الْعَاقِلَةُ؛

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّقٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَبِيقَةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَ كَثَرِ شَيْءٍ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ: هَرَقَ مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ: وَالَّذِي فَتَنِيَ الْحَبُّ وَبَرَأَ النَّسَبَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُدْخِلُ رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ: قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَالُ الْأَسِيرِ وَإِنْ

۱۰۱۸۔ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر خون بہا نہیں ہوگا۔

۱۴۹۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن الاسد نے حدیث بیان کی ان سے الاسد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ میں جھانکنے لگے تو اس حضور تیر کا پھل لے کر آئے اور اس طرح چھپ کے آئے جیسے آپ اسے چھو رہے

۱۴۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے اور ان کو سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے ایک سو راخ سے اندر جھانکنے لگے اس وقت آنحضرت کے پاس لوہے کا کنگھا تھا، جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم میرا انتظار کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں جمیھو دیتا پھر آپ نے فرمایا کہ گھر کے اندر آنے کی اجازت کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو دیا گیا ہے؛

۱۴۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں (جب کہ تم گھر کے اندر ہو) جھانک کر دیکھے تو تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ جلتے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے؛

۱۰۱۹۔ عاقلہ؛

۱۴۹۶۔ ہم سے مدقہ بن الفضل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ کہا کہ میں نے ابو حبیقہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے دل سے کو نپل پھاڑ کر نکالا ہے اور مخلوق کو پیدا کیا، ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کچھ نہیں ہے سوا اس کے سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے اور جو کچھ

لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ  
سے متعلق احکام، قیدی کو پھرنے کا حکم اور کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔  
باب ۱۰۲۰۔ جَنَیْنِ الْمَرْأَةِ  
۱۰۲۰۔ عورت کا جینن

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُزَيْلٍ رَمَتَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنَيْنَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بَعْرَةً عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَغَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي امْرِأَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْبَغَيْرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَغْرَةِ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَشَهِدَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ ۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ كَسَدَ النَّاسِ مِنْ سَبْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّقِطِ وَقَالَ الْبَغَيْرَةُ أَنَا سَبَعْتُهُ قَضَى فِيهِ بَعْرَةً عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ قَالَ إِنْ مَنِ شَهِدَ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا

۱۷۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری کو دپتھرا سے مارا جس سے جس کے ایک کے پیٹ کا بچہ (جینن) گر گیا پھر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام یا کینز دینا کا فیصلہ کیا، ۱۷۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے میغرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ ان سے عورت کے حمل گر دینے (کے خون بہا کے سلسلہ میں) مشورہ کیا تو میغرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام یا کینز کا اس سلسلہ میں فیصلہ کیا تھا پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب آپ حضور نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے

۱۷۹۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے سلسلے میں فیصلہ سنا ہے۔ میغرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت سے سنا ہے۔ آپ نے اس میں غلام یا ایک کینز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر اپنا کوئی گواہ لاؤ پنا پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ ۱۸۰۰۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے لاذہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے انہوں نے میغرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ امیر المومنین نے مشورہ کیا تھا۔ اسی طرح

۱۰۲۱۔ عورت کا جینن اور یہ مقتول عورت کا خون بہا

باب ۱۰۲۱۔ جَنَیْنِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى



النَّوَالِدِ وَعَصَبَةُ النَّوَالِدِ رَاعِيَا النَّوَالِدِ :

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَيْنَيْنِ  
امْرَأَةً مِنْ بَنِي لُحْيَانَ بَغْوَةً عَبْدَ أُمَيَّةَ، ثُمَّ ارْتَأَتْ  
الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَقَّيْتُ فَقَضَى رَسُولُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهُمَا لَبَنِيْنِهَا وَرُجْعُهَا وَأَنَّ  
الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتَيْهَا :

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ اقْتَمَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْنِ قَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا  
الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَتَلَّتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَأَخَذَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ لِابْنَةِ بَيْنِيْنِهَا غُرَّةً عَبْدٌ  
أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتَيْهَا :

یا کینز بنی ہوگی اور عورت کے خون بہا کو قاتل عورت کے عاقلہ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ کے ذمہ واجب قرار دیا :  
باب ۱۰۲۳۔ مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدَانِ أَوْ صَيَّتَا  
وَيَذْكُرُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ بَعَثَتْ إِلَى مَعْلَمٍ  
أَلِكْتَابِ اِبْعَثْ إِلَى غُلَامَانَا يَنْفُسُونَ صَوْنًا  
وَلَا تَبْعَثْ إِلَى خُرَاء :

۸۰۳۔ حَدَّثَنِي عُمرُ بْنُ مَرَادَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ إِسْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَخَذَ أَبُو  
طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَشْأَا غُلَامٍ كَيْتَسُ فَلْيُخَذْ  
قَالَ فَخَذْتُ مَتْنَهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّغَرِ قَوْلُهُ مَا قَالَ لِي  
لَشَيْءٍ مَنَعْتُهُ لِمَ مَنَعْتَ هَذَا أَهَكَذَا : وَلَا لَشَيْءٍ  
تَمَرَأْتُهُ لِمَ لَمْ تَمْنَعْ هَذَا أَهَكَذَا :

باب ۱۰۲۴۔ اَلْعَدَنُ جَنَارٌ وَالْمَرْءُ جَنَارٌ :

قاتل عورت کے والد اور والدہ کے عصبہ کے ذمہ ہے لڑکے کے ذمہ نہیں :  
۸۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ نے  
حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حنظل کی  
ایک عورت کے جنین (کے گرنے) پر ایک غلام یا کینز کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ  
عورت جس کے متعلق آنحضرت نے خون بہا دینے کا فیصلہ کیا تھا اس کا انتقال  
ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی میراث اس کے  
لڑکوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور خون بہا اس کے عصبہ کو ادا کرنا ہوگا :

۸۰۲۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے  
ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی ذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری  
عورت پر پتھر مارا جس سے وہ عورت اپنے پیٹ کے بچے (جنین) اہمیت  
مر گئی۔ پھر مقتولہ کے رشتہ دار مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار  
میں لے گئے اُن حضور نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کا خون بہا ایک غلام

۱۰۲۳۔ جس نے کسی غلام یا بچہ سے کام لیا، بیان کرتے ہیں کہ  
ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے عذر سے کہہ دیا کہ میں نے  
پاس کچھ بچے بھیج دو۔ اور کسی آزاد مرد کو نہ بھیجا :

۸۰۳۔ مجھ سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن ابراہیم  
نے خبر دی انہیں عبد الغزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا  
ہاتھ پکڑ کر آں حضور کے پاس لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ انس مجھ کو لڑکا ہے  
اور یہ آپ کی خدمت کرے گا بیان کیا کہ پھر میں نے اُن حضور کی خدمت سفر  
میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ اُن حضور نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں  
نے کر دیا ہو۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز  
کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا  
۱۰۲۴۔ کان میں دب کر ادا کرنا میں کر کر مرنا تو کانوں کا خون بہا نہیں ہے :

۱۸۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے میث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبہ اور ابوسعید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے اگر کسی کو زخمی کر دیں تو ان کا کوئی خون بہا نہیں، کنویں میں گرنے کا کوئی خون بہا نہیں، کان میں دبے کا کوئی خون

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَصَاءُ يُجْرَحُهَا جَبَّارٌ وَالْيَسْرُ جَبَّارٌ وَالسَّحَابُ جَبَّارٌ وَفِي التُّرَاكِيزِ الْخُمْسُ؛  
بہا نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے؛

۱۰۲۴۔ چوپایوں کی جارحیت معاف ہے اور ابن سیرین نے بیان کیا کہ علماء و جانور کے لات مار دینے پر تاوان نہیں دلاتے تھے۔ لیکن اگر کوئی دھماکے موڑتے وقت جانور کو زخمی کر دیتا تو سوار سے تاوان دلاتے تھے اور حماد نے کہا کہ لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو جانور کو اکسٹے اور اس کی وجہ سے جانور کسی دوسرے کو لات مار دے تو اکسنے والے پر تاوان ہوگا۔ شریح نے کہا کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہوگا جب کہ بدلہ لیا ہو کہ پہلے اس نے جانور کو مارا اور پھر جانور نے اسے لات سے مارا حکم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد زور گدھے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت سوار ہو اور پھر وہ عورت گر جائے

بَابُ ۲۴۔ الْعَصَاءُ جَبَّارٌ وَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ كَانُوا لَا يُقْتَضُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُقْتَضُونَ مِنَ رِدِّ الْعَيْنِ وَقَالَ حَمَادٌ لَا تُقْضَى النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الْمَدَابَّةَ وَقَالَ شَرِيحٌ لَا تُقْضَى مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ يَرْجُلَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَادٌ إِذَا سَاقَ الْبَكَارِيَّ جَبَّارًا عَلَيْهِ أَمْرًا فَتَضْرِبَهُ فَشَيْءٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَقْبَحَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلَقَهَا مُتَوَسِّلًا لَمْ يُقْضَ؛

تور زور پر کوئی تاوان نہیں اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی جانور ہانک رہا ہو اور پھر اسے تھکا دے تو اس کی وجہ سے اگر جانور کو کوئی نقصان پہنچا تو ہانکنے والا تاوان دے گا اور اگر اس کے پیچھے جانور خود ہی آ رہا ہے تو وہ (جانور کے کسی نقصان کا) ضامن نہیں؛

۱۸۰۵۔ ہم سے سلم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا خون بہا نہیں ہے۔ کان کا خون بہا نہیں ہے۔ اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے؛

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَصَاءُ يُجْرَحُهَا جَبَّارٌ وَالْيَسْرُ جَبَّارٌ وَالسَّحَابُ جَبَّارٌ وَفِي التُّرَاكِيزِ الْخُمْسُ؛

۱۰۲۵۔ اس شخص کا گناہ جس نے اسلامی حکومت کے کسی غیر مسلم شہری کو بلا جرم قتل کیا۔ ۱۸۰۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی اسلامی حکومت کے غیر مسلم شہری کی جان لی وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے؛ ۱۰۲۶۔ مسلمان کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا؛

بَابُ ۲۵۔ اِنَّهُ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بَغْوًا جُرْمٌ  
۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدًا لَمْ يَمُزَّ دَارُ الْبَحْثَةِ وَارْتِ رِجْلُهَا يُوجَدُ مِنْ مَيِّتَةٍ أَرْبَعِينَ عَامًا؛  
بَابُ ۲۶۔ لَا يَقْتُلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ؛

۱۸۰۷۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زبیر نے حدیث بیان کی ان سے عمار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو جعفر نے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اور ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی ابن ابی شیبہ نے ہمدانی سے ان سے طرف نے حدیث بیان کی انہوں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو جعفر سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا اور کیا آپ کے پاس (احکام شرعی سے متعلق) کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے؟ اور ابن ابی شیبہ نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور اس میں سے کوئل نکالی، اور جان پیدا کی ہمارے پاس صرف وہی ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ سو سمجھ کر جو کسی شخص کو اپنی کتاب میں حاصل ہوتی ہے اور جو کچھ کہ اس کے صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ تاوان، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان ددارا حرب کے کافر کے بدلہ میں نہیں قتل کیا جائے گا،

۱۰۲۷۔ جب کسی مسلمان نے غصہ میں کسی یہودی کو چاٹنا مارا، اس کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی؛

۱۸۰۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو؛

۱۸۰۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس کے چہرہ پر چائنا مارا گیا تھا اور کہا یا محمد! آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے چہرہ پر چائنا مارا ہے اس حضور نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ لوگوں نے انہیں بلایا تو آپ نے پوچھا تم نے اس کے چہرہ پر کیوں چائنا مارا؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزرا تو اسے میں نے یہ کہتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی، کہا کہ میں نے اس پر پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی؟ کہا کہ

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُبَيْرٌ حَدَّثَنَا عُمَارٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مَطْرِفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكَ كُفْرٌ شَيْءٌ وَمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَنَا مِمَّا لَيْسَ فَقَالَ وَاللَّهِ قُلْتُ الْعَبَثَ دَبْرًا الْفَسَادَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَمَهْمَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الْقَبِيحَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الْقَبِيحَةِ؟ قَالَ الْعَقْلُ وَكَانَ الرَّسِيمُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب ۱۰۲۷۔ إِذَا نَظَّمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْعَصَبِ۔ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ؛

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ لَطَمَهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنَ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَنِي وَجْهِي. قَالَ ادْعُوهُ فَادْعُوهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتُ وَجْهَهُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي مَرَرْتُ بِيَا يَهُودٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ. وَالَّذِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ. قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّخَذْتَنِي

غَضَبُهُ فَلَذَمُّهُ. قَالَ لَا تَخْتَرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ  
قَاتِلِ النَّاسَ بِصُغْفُورَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَكُونَ أَوَّلَ  
مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخَذَ ثَلَاثَةَ مِثْقَاتٍ  
قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاتَى قَبْلِي أَمْ جِزِي  
بِصُغْفُورِ الطَّوْرِ؟

ہاں۔ پھر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اسے چاٹنا مار دیا، اُن حضور نے فرمایا  
کہ مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش کر  
دیئے جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ لیکن دیکھو تنگ  
کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پاؤں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہونے  
اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آگئے تھے یا کہ وہ طور کی  
بے ہوشی کا ایسی بدلہ دیا گیا تھا (اور وہ بے ہوش ہی نہیں ہوئے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مردوں اور باغیوں سے توبہ کرنا اور ان سے جنگ کرنا اور  
اس شخص کا گناہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور  
دنیا و آخرت میں اس کی سزا:

۱۰۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے، اگر  
تہے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جلتے گا اور یقیناً تم نامرزا  
میں سے ہو جاؤ گے:

كِتَابُ اسْتِنَابَةِ الْمُتَدِينِ وَ  
الْمُعَايِدِينَ وَقَتْلِهِمْ وَآخِرُ مَنْ  
أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَعَقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
بَابُ ۲۸۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الشِّرْكَ  
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ. لِمَنْ أَشْرَكَتَ يَعْجَبُ مَنْ  
عَمِلَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقٍ  
ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا  
أَيُّنَا لَيْسَ يَلْبِسُ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِذَلِكَ إِلَّا تَسْمَعُونَ إِلَى  
قَوْلِ لُقْمَانَ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْفَضْلِ  
حَدَّثَنَا الْجَبْرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجَبْرِ عَنْ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْبَرُ الْكِبَائِرِ الشِّرْكَ  
بِإِلَهِهِ وَعَقُوبُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ  
الزُّورِ ثَلَاثًا أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَمَارًا لِيُكْرَهُ هَاجَتْ قُلُوبُنَا  
يَنْتَهَرُ سَمَكَتُ:

۱۸۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث  
بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یکتا نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو  
ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں لایا، تو نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کو اس میں بہت دشواری محسوس ہوئی اور انہوں نے  
کہا کہ ہم میں کون ہو گا جس نے ایمان کے ساتھ ظلم (زیادتی) کو نہیں لایا ہوگا؟  
اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کیلئے لوگوں نے (قرآن مجید  
ہی میں) لقمان علیہ السلام کا قول یہ نہیں پڑھا ہے کہ ”بلاشبہ شرک عظیم ظلم ہے“  
۱۸۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن الفضل نے حدیث  
بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور مجھ سے قیس بن حفص نے  
حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں سعید  
جریر نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی ان سے ان  
کے والد ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی  
گواہی دینا، جھوٹی گواہی دینا، تین مرتبہ پانے فرمایا یا دیر فرمایا کہ جھوٹ بولنا،  
اُن حضور سے بار بار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سوچا کاش اُن حضور،

۱۸۱۲۔ مجھ سے محمد بن الحسین بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں شیبان نے خبر دی انہیں فرس نے انہیں شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ گناہ کبیرہ کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ پوچھا پھر کیا؟ فرمایا کہ پھر والدین کی نافرمانی کرنا پوچھا پھر کیا؟ فرمایا۔ میں غموس میں سے پوچھا کہ میں غموس کیا ہے؟ فرمایا وہ قسم جو کسی مسلمان کے مال کو ختم کر دے حالانکہ قسم کھانے والا جھوٹا ہے؛

۱۸۱۳۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور اور اعمش نے ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا ہماری پکڑ ان اعمال پر بھی ہوگی جو ہم زنا نہ جاہلیت میں کرتے تھے؟ اہل حضور نے فرمایا جو اسلام میں مخلص رہا اس کی جاہلیت کے اعمال پر پکڑ نہیں ہوگی لیکن جو اسلام میں غیر مخلص ہو گا اس کی اول و آخر تمام اعمال میں پکڑ ہوگی؛

۱۰۲۹۔ مرتد مرد و عورت کا حکم۔ ابن عمر زہری اور ابراہیم نے فرمایا کہ مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کس طرح ہدایت دے گا جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور اس کے بعد تم کہا انہوں نے گواہی دی تھی کہ بلاشبہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی ہوئی دلیلیں آچکی ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسان کی سب کی لعنت ہوتی ہے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہنے والے ہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں جہلمت دی جائے گی البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنے کو درست کر لیں سو بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم والا ہے بے شک جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان لانے کے کفر اختیار کیا اور کفر میں پڑے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جاوے گی یہی لوگ تو گمراہ ہیں اور فرمایا اے ایمان والو! اگر تم

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنِي مُعَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ قُرَاسٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: إِلَّا شُرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عَقْرُ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي تَقْطِيعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَذِبٌ ۖ ۱۸۱۳ حَدَّثَنَا غُلَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْوَ أَخِذْ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُوَ أَخِذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخِذْ بِأَوَّلِي وَالْآخِرِ ۖ

### باب ۱۰۲۹۔ مَحْكَمُ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ ۖ

وَقَالَ ابْنُ عُثَرَ وَالزَّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ يَقْتُلُ الْمُرْتَدَّةَ وَاسْتَبْتَابَتْهُمْ. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ النَّاظِلِينَ ۚ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُمَ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالسَّلَاطِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۚ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ ثُمَّ آذَوْا الْكُفْرَ كُنْ تَقْتُلْ تَوْبَتَهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمَنَاقِلُونَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ تَطْيِيعُوا فِرْعَانًا وَمَنْ الَّذِينَ آمَنُوا لِيَكْتَابَ يَوْمَؤُكُمْ كُفْرُ بَعْضِكُمْ

ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا ہمارے ایمان لانے کے پیچھے نہیں کافر دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے نہیں کافر بنا چھوڑیں گے اور فرمایا "یہ شک جو ایمان لانے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں ترقی کرتے گئے اللہ ہرگز ان کی نہ مغفرت کرے گا۔ اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا اور فرمایا "جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے سو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو دو جو دیں اسے اٹے جنہیں وہ چاہتا ہوگا اور وہ اسے چاہتے ہوں گے ایمان والوں پر وہ ہر بان ہوں گے اور کافروں کے مقابلہ میں سخت ہوں گے۔" لیکن جس کا یہ نہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہوگا یہ اس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہوگی اور اللہ کفر اختیار کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کی سماعت پر اور جن کی بینائی پر اللہ نے ہر گاہ دی ہے اور یہی لوگ تو اپنے انجام سے بالکل غافل ہیں لازمی بات ہے اور اللہ تعالیٰ نے بالکل صمیم فرمایا کہ آخرت میں یہ لوگ بالکل ہی نقصان اٹھانے والوں میں ہیں گے "ارشاد "تو آپ کا پروردگار بے شک ان اعمال کے بعد بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے" اور یہ لوگ تم سے جنگ جاری ہی رکھیں گے تا آنکہ اگر ان کا بس چلے تو تمہارے دین سے پھر ہی کریں۔ اور جو کوئی بھی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا کہ اس حال میں کہ وہ کافر ہے مرجعے تو وہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہل دوزخ ہیں اسی میں ہمیشہ پڑے رہنے والے ۹

إِنَّمَا يَنْتَظِرُ كَافِرِيْنَ ه وَ قَالَ : إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا أَلَمْ يَكْفُرُوا لَكُمْ كَفْرًا أَلَمْ يَكُنِ اللَّهُ يَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا يَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ه وَ قَالَ : مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُجِبُّهُمْ أَزْوَاجَهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ آمِرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِنْ اللَّهِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ه ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ه أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ سَمِعَهُمْ وَ أَبْصَارَهُمْ وَ أَدْلَيْتُ لَهُمُ الْغَافِلُونَ لَاجِرٌ ه يَقُولُ خَفَا أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْغَاسِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا نَعْفُو رَحِيمٌ ه وَلَا تَزَالُ تَوْفِقُ الَّذِينَ لَا حَقَّ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِهِمْ إِنْ أَسْتَطَاعُوا وَ مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَسْتَ وَ هُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ه

۱۸۱۴۔ حدیث شریف ابو النعمان محمد بن الفضل نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند زندقوں کو لایا گیا تو آپ نے انہیں جھلوا دیا۔ جب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جھلاتا کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا البتہ انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو ۹

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ أُرِيَ عِنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَرْزَادَ نَاقَةٍ فَأَخْرَجَهُمْ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا أَمْ أَحْرَقْتُهُمْ لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَوْمَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَّخِذْ دِينَهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ ۹

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ هَزْلَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَجَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِ  
يَمِينٍ أَحَدُهُمَا عَنِّي لِيَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ تَسَارِي  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُكَلِّمُهُمَا  
سَأَلْتُ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَدْبَا عَبْدُ اللَّهِ بَنِي قَيْسٍ  
قَالَ تَكُنْتُ وَاللَّهِ بَعَثْتُكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى  
مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَيْشَ  
فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سَوَاكِهِ تَحْتَ شَفَئِهِ قُلْتُ فَقَالَ  
لَنْ أَدْرَأَنَّكَ عَمَلِي عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَ ذَلِكَ وَلَكِنْ أَذْهَبُ  
أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَدْبَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ إِلَى الْيَمِينِ  
ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ  
وَسَادَةً قَالَ أَنْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَكَ مُوْتَقٌ، قَالَ  
بِمَا هَذَا، قَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَقَالَ  
أَجْلِسْ قَالَ رَأَى أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَ  
رَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَأَمَرَهُ بِفَقْلٍ ثُمَّ تَذَكَّرْنَا  
يَوْمَ الْكَلْبِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا، أَمَا أَنَا فَاقُومْ وَأَنَا  
وَأَرْجُو نَوْمَتِي مَا أَرْجُو نَوْمَتِي ۝

ابو موسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بیٹھے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل کر دیا جائے۔ یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ پناچہ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز کے متعلق گفتگو کی ان میں سے ایک صاحب (معاذ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں تو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سو کر بھی اسی طرح (اجر و ثواب) کی امید رکھتا ہوں جس طرح نماز پڑھ کر رکھتا ہوں ۝

بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبِي قَبُولِ الْفَرَّاقِ  
وَمَا نَسَبُوا إِلَى التَّوَدَّةِ ۝

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِيَاقَةَ قَالَ لَمَّا  
تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو

۱۸۱۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے ان سے محمد بن ہلال نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو افراد تھے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا بائیں طرف۔ آنحضرتؐ اس وقت مسواک کر رہے تھے میرے دونوں ساتھیوں نے (بجزیرہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے عامل بننے کی) درخواست کی اس حضورؐ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ (یا آپ کا نام لیکر فرمایا کہ) اے عبد اللہ بن قیس! بیان کیا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے ان کے دل کی بات معلوم نہیں تھی اور میں سمجھتا تھا کہ یہ عامل بنائے جانے کے لئے کہیں گے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ اُن حضورؐ کی مسواک ہونٹوں کے بیچ میں دبی ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا ہم اپنے کام کے لئے اس شخص کو عامل نہیں بنائیں گے جو اس کا منہ ہو گا۔ ہاں اے ابو موسیٰ تم میں جاؤ یا (آپ نے نام لیکر کہا) اے عبد اللہ بن قیس! پھر آنحضرتؐ نے آپ کے بعد (دین) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ آپ کے پاس آئے تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے گدا بچھایا اور کہا کہ تشریف رکھیے۔ اس وقت ایک شخص ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بندھا ہوا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا کہ یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور پھر یہودیت کی طرف پھر گیا اب موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بیٹھے۔ اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل کر دیا جائے۔ یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ پناچہ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز کے متعلق گفتگو کی ان میں سے ایک صاحب (معاذ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں تو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سو کر بھی اسی طرح

۱۸۱۶۔ اس شخص کا قتل جو فریق کو ماننے سے انکار کرے

اور جن کی نسبت ارتداد کی طرف ہو ۝

۱۸۱۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عقبہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور جن عربوں نے کفر

اختیار کر لیا تھا انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے ابو بکر  
آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے؟ آنحضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا  
کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب  
تک وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں پس جو  
کوئی اس کا اقرار کرے گا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کا مال  
اور اس کی جان مجھ سے محفوظ ہے سوا اس کے حق کے۔ اور اس کا حساب  
اللہ پر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں ہر اس شخص سے جنگ  
کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے  
واللہ مجھے اگر وہ ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی رکیں گے جو وہ ان حضورؐ  
کے زمانہ میں دیتے تھے تو میں اس رکاوٹ پر ان سے جنگ کروں گا مگر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ بات وہی تھی جو میں نے بعد میں سمجھی کہ

اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرمایا تھا اور میں بھی سمجھا کہ حق یہی ہے:

۱۰۱۱۔ جیسے اسلامی حدود کے کسی غیر مسلم شہری (ذمی) وغیرہ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبہم طریقہ پر برا بھلا کہا اور

صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک" (تم پر موت آئے، السلام علیکم کے بجائے)۔

۱۸۱۷۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں علیہ السلام  
نے خبر دی انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں ہشام بن زید بن انس بن مالک  
نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا  
کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور کہا کہ اے  
علیک "آنحضورؐ نے اس کا جواب دیا "وعلیک" (اور تم پر بھی) پھر آنحضورؐ  
نے فرمایا تم نے دیکھا اس شخص نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا تھا کہ السام علیک  
صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اسے قتل نہ کریں؟ آنحضورؐ نے فرمایا  
کہ تمہیں جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں "وعلیکم" (اور تم پر  
بھی) کہنا کرو:

۱۸۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے ان سے

زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
کچھ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی  
پھر انہوں نے کہا کہ اے السام علیک "اس پر میں نے کہا کہ "بل السام وعلیکم  
واللعنة" (بلکہ تمہیں موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو) ان حضورؐ نے فرمایا

أَبُو بَكْرٍ يَكْفُرُ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا  
بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمْرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَلَنَفْسِهِ إِلَّا حَقُّهُ  
وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ  
مَنْ قَرَّبَ بَيْنَ الْقِسْلَوَةِ وَالزُّكُوفَةِ فَإِنَّ الزُّكُوفَةَ  
حَقُّ السَّالِ وَاللَّهِ تَوَمَّعْتُمْ فِي عَنَاقَا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَاتِلَتِهِمْ  
عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ  
أَنْ قَدْ شَوَّحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ  
أَنَّهُ الْحَقُّ؛

بَابُ إِذَا عَرَضَ الْذِمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُولْهُ السَّامُ عَلَيْكَ

صاف صاف نہیں کہا۔ جیسے یہ کہنا کہ "السام علیک" (تم پر موت آئے، السلام علیکم کے بجائے)۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

زَيْدِ بْنِ أَسَدٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ السَّامُ عَلَيْكَ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا نَقَضْتَهُ؟ قَالَ لَا إِذَا سَلَّمَ

عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ؛

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ

السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُجِبُّ



الرَّفَقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَدَلُّكُمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا؟  
قَالَ تَكَلَّمْتُ وَعَلَيْكُمْ؛

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الْيَهُودَ إِذَا اسْتَمَوْا أَحَدًا كُفَرًا يَتَقَوُّونَ سَامَ  
عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ؛

### باب ۱۰۳۳

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ  
الْأَعَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخِي قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِي  
يَدَيْهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَرَبَّهَ قَوْمُهُ فَادْعُوهُ فَهُوَ يَسْتَعِ  
الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ سَابِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ؛

### باب ۱۰۳۴۔ قُتِلَ الْخَوَارِجُ وَالْمُؤَلَّجُونَ بَعْدَ

إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَمَا كَانُوا اللَّهُ يُغْفِرُ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَذَا  
صُحِّحَتْ بِسَبْتِ نَفْسٍ مَا يَتَقَوُّونَ - وَكَانَ  
ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُ شِرَارَ خَلْقٍ اللَّهُ - وَقَالَ  
إِسْمَاعِيلُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ تَزَكَّتْ فِي الْكُفَّارِ  
فَجَعَلُوا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ؛

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بِنِ فَيَّاسٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
سَوِيدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَكُمْ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا قَوْلًا  
لَا فِي آخِرِهِ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْكِتَابِ

عائشہ! اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اور تمام معاملات میں مہربانی و نرمی  
کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی اگلے حضور  
نے فرمایا کہ میں نے بھی کہہ دیا تھا کہ ”وعلیکم“ (اور تم پر بھی)

۱۸۱۹۔ ہم سے سدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی ان سے سفیان اور مالک بن انس نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن  
دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ بیان  
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہودی تم میں سے  
کسی ایک کو سلام کریں تو وہ چونکہ اسام علیکم کہتے ہیں اس لئے تم میں عرف  
”علیک“ کہا کرو؛

۱۰۳۳۔

۱۸۲۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی ان سے العشی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے شقیق نے  
حدیث بیان کی کہا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے  
تھے کہ ان کی قوم نے انہیں مارا تھا اور لہو لہان کر دیا تھا تو وہ اپنے چہرہ سے  
خون صاف کرتے جلتے تھے اور کہتے جلتے تھے کہ اے میرے رب میری قوم کی  
مغفرت کر کیونکہ وہ جانتے نہیں؛

۱۰۳۴۔ ا۔ دلائل سے وضاحت کے بعد خوارج اور ملحدین کو قتل

کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو  
ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے وہ  
چیز واضح کر دے جس سے انہیں بچنا ہے“ اور ابن عمر رضی اللہ  
عنہما خوارج کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے ہیں اور آپ نے فرمایا  
کہ انہوں نے ان چند آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی  
تھیں لیا اور انہیں مسلمانوں پر لاگو کرنے لگے؛

۱۸۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن فیاس نے حدیث بیان کی ان سے ان  
کے والد نے حدیث بیان کی ان سے العشی نے حدیث بیان کی ان سے غنیمہ  
نے حدیث بیان کی ان سے سدید بن غفلہ نے حدیث بیان کی کہ علی رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے  
کوئی حدیث بیان کر دو تو واللہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر

سے کہ میں کسی جھوٹ بات کی نسبت اکل حضور کی طرف کروں اور جب میں تم سے آپس کے معاملات میں گفتگو کرتا ہوں تو یہ ذہن میں رکھو کہ ٹوٹی جا لبازی کا نام ہے اور میں نے ان حضور سے سنا آپ نے فرمایا کہ عنقریب آخر زمانہ میں کچھ لوگ سامنے آئیں گے، فوہم کم عقل اور بات وہ کہیں گے جو دنیا کی سب سے اچھی ہوگی لیکن ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا جو گادین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ پس جہاں بھی تم آپس پاؤ قتل کر دو، کیونکہ جو آپس قتل کرے گا قیامت کے دن اسے اس کا ثواب ملے گا۔

۱۸۲۲- ہم سے محمد بن متقی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا کہ مجھے محمد بن ابیہم نے خبر دی انہیں ابو سلمہ اور عطاء بن یسار نے۔ یہ دونوں حضرات ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حوریرہ کے خوارج کے متعلق پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھا کہ حوریرہ کیا ہے؟ البتہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا کہ اس امت میں اور آپ نے "مہنہا نہیں فرمایا کہ جس سے ان کے مسلمان ہونے کی طرف ذہن جاتا ہے ایسے لوگ میدانوں میں جن کی نماز کے مقابل میں تم اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے اور پھر تیرہنیکے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے پھر اس کے پھل کو، پھر تیر کے پروں کو دیکھتا ہے اور اسے شبہ ہوتا ہے کہ اس میں خون بھی کچھ لگا۔

۱۸۲۳- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے حوریرہ کا ذکر کیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکان سے نکل جاتا ہے۔

۱۰۳۴- جس نے خوارج کے ساتھ جنگ سے تالیف قلب کے لئے گریز کیا یا اس خیال سے کہ کہیں لوگ اس سے نفرت نہ کرنے لگیں:

۱۸۲۴- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے

عَلَيْهِ وَإِذَا أَحَدُكُمْ فِيهَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ يَأْتِ الْحَرْبُ خُدَّةً وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مُتَلَاكُ الْأَسْطِنَانِ سَفَقَاءُ لَا خَلْدَ لِمَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ يَخْرُجُونَ الْبَرِيَّةَ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حُنَا حَرَمُ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ الشَّيْءُ مِنَ الرِّمَّةِ فَايْتِمَانًا يَفْتَسُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنِّي تَنَالِيهِمْ أَجْرَ الْيَمَنِ قَتَلْتَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا آتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْخُرُوجِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا الْخُرُوجِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَسَّ يَقُولُ مِنْهَا قَوْمٌ يَخْفَرُونَ مَلَائِكَةً مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُدُوقَهُمْ أَوْ حُنَا حَرَمُ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ مُرُودًا الشَّيْءُ مِنَ الرِّمَّةِ يَنْظُرُ الرَّاحِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى تَضَلُّعِهِ إِلَى وَصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْقُوَّةِ هَلْ عَلَى يَمَانٍ الدِّينِ تَمَّ؟

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ عُمرٍ أَنَّ أَبَا لَاحَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمرٍ وَذَكَرَ الْخُرُوجِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُودًا الشَّيْءُ مِنَ الرِّمَّةِ.

۱۰۳۴- مَنْ تَرَكَ قَالَ الْخَوَارِجُ لَلَّافٌ وَأَنْ لَا يَنْفَعُوا النَّاسَ عَنْهُ.

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هَذَا مَا مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَسَبَّحُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْغَوِيصِيُّ  
الْتَّبِيتِيُّ فَقَالَ: أَعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: بَلَكَ  
مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:  
دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ دَعْنِي فَإِنَّكَ لَصَاحِبٌ بِأَيْخَرُ  
أَعْدَلَكُمْ صَلَاحًا مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ مَعَ صِيَامِهِ  
يَتَزَوَّدُ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَتَزَوَّدُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ  
يَنْظُرُ أَحَدُكُمْ فِي قُدْرَةٍ فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِي  
يَنْظُرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِي رِجْلَيْهِ  
فِي مِصَافِهِ فَلَا يَجِدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فِي بَهِيمَتِهِ  
قَدْ سَبَقَ الْفَرْقُ وَالْدَّمَ؟ أَيْتَهُمْ رَجُلٌ أَحَدَى يَتَكَلَّمُ  
أَوْ قَالَ تَدْبِيئُهُ مِثْلُ تَدْبِي السَّرَّاجَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ  
الْبَصْفَةِ تَدْرُدُ رِيخُجُونَ عَلَى حَيْثُ فَرَقَتْ مِنَ  
النَّاسِ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى  
بِالْرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَزَلْتُ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُهُ  
فِي الصَّدَقَاتِ

حدیث بیان کی، انہیں سلمہ نے غمزدی انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ نے  
اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہنیم  
کر رہے تھے کہ بعد اللہ ذی الخویصرہ نمیں آیا اور کہا یا رسول اللہ انصاف  
یکجئے آں حضور نے فرمایا افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف  
کرے گا؟ اس پر عمر رضی اللہ عنہ ابن الخطاب نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ میں  
اس کی گردن مار دوں۔ آں حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی  
ہوں گے کہ ان کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے حقیر سمجھو گے  
لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرا کمان سے نکل جاتا ہے  
تیرے پر کو دیکھا جائے گا کہ نشانہ پر گئے گا اس پر کوئی نشان ہے یا نہیں؟  
لیکن اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں  
بھی کوئی نشان نظر نہیں آئے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی  
کوئی نشان، پھر اس کے دستے کو دیکھا جائے گا اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں ملے  
گا کیونکہ وہ جانور کہ جس پر تیر چلایا گیا تھا لیدار خون سے ابے داغ نکل  
گیا تھا اسی طرح وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین و ایمان کا  
کوئی نشان و علامت اس میں نظر نہیں آئے گی ان کی نشانی ایک مرد جو گا  
جس کا ایک ہاتھ یا کہا کہ جس کا سینہ عورت کے سینہ کی طرح ہو گا یا کہا کہ گومت  
کے ٹکڑے کی طرح ہو گا اور حرکت کر رہا ہو گا یہ لوگ مسلمانوں کے اخلاف کے  
زمانہ میں سامنے آئیں گے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ  
میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں  
کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا اور ان کے پاس ان لوگوں کے ایک شخص کو قیدی بنا کر لایا گیا تو  
اس میں وہی تمام اوصاف تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بیان فرمائے تھے۔ بیان کیا کہ پھر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ ان میں  
سے وہ ہیں جو آپ کے صدقات تقسیم کے بارے میں عیب جوئی کرتے ہیں:

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَسِيرُ بْنُ عَمْرٍو  
قَالَ قُلْتُ لِيَسْمَعِلَ بْنِ حَنِيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ: دَا هُوَ يَمِيدًا قَبْلَ الْبِعْرَاقِ يَخْرُجُ  
مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَادِرُ تَوَاقِفَهُمْ  
يَتَزَوَّدُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُزَوَّدًا مِثْلَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

۱۸۲۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد  
نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی ان سے یسیر بن عمرو  
نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے سلسلے میں کچھ فرماتے ہوئے  
سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آں حضور کو یہ فرماتے سنا ہے اور آپ  
نے عراق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا کہ اصر سے ایک جماعت نکلے گی۔ یہ  
لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلقوں سے بچے نہیں آتے

**باب ۱۰۳۵۔** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءُ السَّاعَةَ حَتَّى يَفْتَتِلَ فَنَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ ۝

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءُ السَّاعَةَ حَتَّى تَفْتَعِلَ فَنَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۝

**باب ۱۰۳۶۔** مَا عَاذَ فِي السَّادِّينَ قَالَ

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْبُسَيْرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِ قَا أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُهَا سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُ بِهَا فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فَكِدْتُ أُمَارَةً فِي الْقِسْلَةِ فَأَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ بَيَّنْتُهِ بِرَدَائِهِ أَوْ بَرَدَائِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ أَقْرَأَ بَيْنَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَلَّكَ كَذَبْتُ قَوْلًا لِلَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الْاِثْنَتِي سَبْعِينَ تَقْرُوهَا فَأَنْطَلَقْتُ أَقُودُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرَأْ بِهَا وَأَنْتَ أَقْرَأَ اِثْنَتِي سَبْعِينَ سُورَةَ الْفُرْقَانِ

۱۰۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسی جماعتیں باہم جنگ کریں گی جن کا دعویٰ ایک ہوگا؛

۱۸۲۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ کریں گے جن کا دعویٰ ایک ہوگا؛

۱۰۳۶۔ تاویل کرنے والوں سے متعلق روایات، ابو عبد اللہ

نے بیان کیا ان سے بیہقی نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں مزودہ بن زبیر نے خبر دی انہیں مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن القاری نے خبر دی انہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ جب غزوہ سنا تو وہ ہمت سے ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح آں حضور نے مجھے نہیں پڑھایا تھا قریب تھا کہ نماز ہی میں میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو ان کی چادر سے میں نے ان کی گردن میں پھنسا ڈالا دیا ان سے پوچھا کہ اس طرح تمہیں کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے میں نے ان سے ..... کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو واللہ یہ سورۃ مجھے بھی آں حضور نے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں ابھی پڑھتے سنی ہے چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرت کے پاس دیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے اسے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ عمر! انہیں چھوڑ دو، ہشام سورہ پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھ کر سنایا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا، آں حضور نے اس پر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر آں حضور نے فرمایا۔ عمر! اب تم پڑھو۔ میں نے

پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی، پھر فرمایا:  
یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے پس تمہیں جس طرح  
آسانی ہو پڑھو،

~ ~ ~ ~ ~  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر، فقرائت فقال هكذا أنزلت، ثم قال إنا هذان القرآن أنزل

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْزِلْنِي  
يَا عُمَرُ افْرَأَيَا هَاشِمًا، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ  
الَّتِي سَمِعْتَهُ يَقْرَأُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أَنْزَلْتُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْرَأَيَا عُمَرُ، فَقَرَأْتَ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ، ثُمَّ قَالَ إنا هذان القرآن أنزل

عَلَى سِنْدَةٍ أَخْرَفَ فَأَقْرَأُوا مَا تَسْمَعُونَ مِنْهُ؛

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
وَكَيْعٌ ۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: أَكْذِبْ مَنْ آمَنُوا وَلَمْ  
يَلْبِسُوا إِلَهِيَّاتَهُمْ يَظْلِمُهُ شَيْءٌ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالُوا: أَيْتَانِ لَمْ يَظْلِمِ نَفْسَهُ؟  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْسَ كَمَا  
تَقُولُونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِوَلَدَيْهِ: يَا بَنِيَّ لَا تَشْرِكْ  
بِإِلَهِهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ؛

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مَنْعَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ التَّوْبِيْعِ  
قَالَ سَمِعْتُ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ عَدَا عَلِيٌّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ آيَنَ مَا لَكَ  
بُنُ الدُّهْنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ  
اللَّهُ دَرَسُو لَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَأَيْتُمْ لَوْ يَقُولُ لَوْلَا أَنَا إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ  
وَجْهَ اللَّهِ؟ قَالَ بَلَى قَالِ فَإِنَّهُ لَا يُؤَادِي عَبْدًا يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا خَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ؛

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ قُلَافٍ قَالَ سَمِعَ  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحْبَانَ بْنَ عَطِيَّةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
يَحْبَانُ لَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِي جَرَأَ صَاحِبَكَ عَلَى

۱۸۲۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے  
خبر دی۔ ۷۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان  
کی ان سے العمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب یہ آیت نازل ہوئی وہ لوگ جو ایمان لائے گئے  
اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں لایا تو صحابہ کو یہ حکم بہت دشوار نظر  
آیا اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کون ہوگا جو ظلم نہ کرتا ہو؟ اسے حضور نے  
فرمایا اس کا مفہوم وہ نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو۔ بلکہ اس کا مفہوم نقصان علیہ السلام  
کے اس قول کی روشنی میں دیکھنا چاہیے جو انہوں نے اپنے رُکے سے کہا تھا  
کہ اے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرنا بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے  
۱۸۲۸۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں  
معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں محمود بن الربیع نے خبر دی کہا کہ میں نے  
عثبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ چاشت کے  
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے پھر ایک صاحب  
نے پوچھا کہ مالک بن النضر کہاں ہیں؟ ہمارے قبیلہ کے ایک صاحب نے  
جواب دیا وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا اسے حضور  
نے اس پر فرمایا کیا تم ایسا نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے  
اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے؟ ان صاحب نے کہا کہ کیوں  
نہیں ان حضور نے فرمایا کہ پھر جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمہ کا اقرار کرنے  
والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیں گے،

۱۸۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ  
نے حدیث بیان کی ان سے حصین نے ان سے قلاف نے کہ ابو عبد الرحمن اور  
حسان بن عطیہ کا اہم اختلاف ہوا ابو عبد الرحمن نے حسان سے کہا انہوں نے  
کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی خون پہلے میں کس قدر جری ہوئے

اَللّٰهُ مَا يَغْنِيْ عَلَيْنَا، قَالَ مَا هُوَ لَا اَبَا لَكَ؟ قَالَ شَيْءٌ  
 يَمْنَعُنِيْهِ يَوْمَئِذٍ، قَالَ مَا هُوَ؟ قَالَ بَقْعَتِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّوْبَتُورُ وَ اَبَا مُرْقِدٍ وَ كُنَّا قَارِئِيْنَ  
 قَالَ اَنْطَلِقْ اَحْسَنِيْ تَالُوْا رَدَضَةَ حَاجٍ قَالَ اَبُوْ مَسْكَةَ  
 هَكَذَا اَقَالَ بَرُوْعَانَةَ حَاجَةً فَاَتَتْ فِيْهَا امْرَاَةٌ مَعَهَا  
 صَغِيْرَةٌ تَسْنُ حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى الشُّرَكِيَّيْنَ  
 تَالُوْا فِيْ بِهَا فَاَنْطَلَقْنَا عَنِّيْ اَفْوَايسَاتُحْنِيْ اَدْرَكْنَا هَاجِدَةً  
 قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِعُوْا عَلَيَّ بَعِيْرَتَا  
 ذَكَاتٍ كَتَبَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ يَسْمِعِيْزُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقُلْنَا اَيْنَ اَلِكِتَابُ الَّذِيْ مَعَكَ؟  
 قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَاَتَخَنَّا بِهَا بَعِيْرَتَا فَاَبْتَدَعْنَا  
 فِيْ رَجُلَيْهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبِيْ مَا بَسْرِيْ  
 مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُوْلُ  
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَدَّثَ عَلَيَّ وَالَّذِيْ يُحَدِّثُ  
 بِهِ لَتُخْرِجَنَّ اَلِكِتَابَ اَوْ لَا جَرَدَ ذَلِكَ، فَاَهْوَتْ اِلَى جُجْرَتَيْهَا  
 وَهِيَ مُخْتَجِرَةٌ بِكِسَاءٍ فَاَخْرَجَتِ الصَّغِيْرَةَ فَتَالُوْا بِهَا  
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُوْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ  
 قَدْ خَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ دَغِيْبِيْ فَاَضْرَبُ  
 عُقْبَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ  
 مَا حَسَدْتُكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتُ؟ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِيْ اَنْ  
 لَا اَكُوْنَ مُّؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَلِيَكُنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ يَكُوْنَ  
 لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدُ فَعْمٍ يَمَانُ اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ  
 مِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا لَهٗ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ  
 يَدُ فَعْمٍ اَللّٰهُ بِهِ عَن اَهْلِيْهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ لَا تَقُوْلُوْا  
 لَهُ اِلَّا خَيْرًا، قَالَ فَعَادَ عُمَرُوْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَعَا  
 اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ دَغِيْبِيْ فَلَا ضَرْبَ عُقْبَةٍ  
 قَالَ اَوْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِيْ بَدَارٍ وَمَا يَدُ رِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهُ  
 اَخْلَعَ عَنْكَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَيْسَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ اَوْجَبْتُ  
 لَكُمْ اَلْبَغْضَةَ فَلَمَّا وَرَعْتُ خِيَنَا فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ

میں آپ کا اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ اس پر جان نے کہا کہ انہوں  
 نے کیا کیا ہے؟ تمہارے باپ نہ ہوں۔ ابو عبد الرحمن نے کہا کہ ایک چیز نے  
 انہیں جبری کر دیا ہے میں نے انہیں اسے کہتے ہوئے سنا ہے۔ جان نے  
 پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ ابو عبد الرحمن نے کہا کہ (علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ)  
 مجھے زیر اور ابو مرثد رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور  
 ہم سب گھوڑوں پر تھے اُن حضور نے فرمایا کہ جاؤ اور جب روئے روضہ حلیج  
 پر پہنچو ابو سلمہ نے بیان کیا کہ ابو عوانہ نے حاج ہی بیان کیا تھا وہاں  
 نہیں ایک عورت نے اُن کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک  
 خط ہو گا جو مشرکین (کہہ) کو دکھا گیا ہے، وہ خط میرے پاس لاؤ، چنانچہ  
 ہم اپنے گھوڑوں پر دوڑے اور ہم نے اسے وہیں پڑا جہاں اُن حضور نے فرمایا  
 تھا اور عورت اپنے اونٹ پر سوار جا رہی تھی، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ  
 عنہ نے اہل مکہ کو اُن حضور کی روانگی کی اطلاع دی تھی ہم نے اس عورت سے  
 کہا کہ تمہارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط  
 نہیں ہے ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے بجائے تلاش کی۔ لیکن  
 اس میں کوئی چیز نہیں ملی میرے ساتھ تھی نے کہا کہ اس کے پاس کوئی خط معلوم  
 نہیں ہوتا۔ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں یقین ہے کہ اُن حضور نے غلط بات  
 نہیں کی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس کی قسم  
 کھائی جاتی ہے خط نکالوں ورنہ میں تمہیں تنگ کر دوں گا اب وہ عورت اپنی  
 مکر کی طرف بھگی، اس نے ایک چادر مکر پر باندھ رکھی تھی اور خط نکالا اس کے  
 بعد یہ حضرت خط اُن حضور کے پاس لائے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے،  
 مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن مار دوں، لیکن اُن حضور نے فرمایا حاطب!  
 تمہیں ایسا کیوں کیا تھا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہیں ہے  
 کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا، بات صرف اتنی ہے کہ میں نے  
 چاہا تھا کہ مکہ کے لوگوں پر میرا احسان ہو جائے اور اس کے بدلے میں وہ میرے  
 اہل خاندان اور میرے مال کی حفاظت کریں۔ آپ کے جتنے ہمارے صحابہ ہیں ان  
 میں ایسا کوئی نہیں جس کے مکہ میں ان کی قوم میں کے ایسے لوگ نہ ہوں جو ان کے  
 اہل و عیال اور مال کی حفاظت نہ کرتے ہوں (جیکے میرا وہاں کوئی ایسا شخص  
 نہیں تھا اُن حضور نے کہا کہ سچ کہا بھلائی کے سوا ان کے متعلق اور کچھ نہ کہو

بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں اُن حضور نے فرمایا کیا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے نہیں ہے؟ انہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے واقف تھا اور پھر فرمایا کہ جو چاہو کرو میں جنگ تمہارے لئے لکھ دی ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھرتے اور عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے ابو عبد اللہ نے کہا کہ "خارج زیادہ صحیح ہے۔ لیکن ابولوانہ نے اسی طرح "خارج" بیان کیا ہے اور "خارج" تصحیف ہے یہ اس جگہ کا نام ہے۔ اور ہمیشہ نے "خارج" بیان کیا ہے :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### کتاب الاکراہ

۱۰۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بجز اس صورت کے کہ اس پر زہر ہستی کی جائے درآنحالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ تو مستثنیٰ ہے) لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہو گا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہو گا۔ "إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتُوا" میں تقاۃ عین تقیرہ ہے۔ اور فرمایا بے شک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے۔ دجیب افرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے وہ بولیں گے کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے "ارشاد اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی حمایتی کھڑا کر دے" تک۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان بے بسوں کا عذر قبول کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا جس کے ساتھ زندگی کی جائے وہ بھی بے بس ہی ہوتا ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا گیا ہے اسے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں حسن نے فرمایا کہ تقیہ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، یہی قول ابن

### کتاب الاکراہ

باب ۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: إِنْ أَمْسَكَ أَكُودَةً وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِإِيمَانِهِ وَلَكِنْ مَنْ شَوَّحَ بِالْكَفْرِ صَدْرًا أَفَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ: إِنْ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتُوا وَهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ: إِنْ الَّذِينَ تَوَقَّاهُمْ أَنْ لَا يَكُونَ ظَلَمٌ لِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيهِمْ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ الَّذِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِمْ: وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا فَعَلَّ اللَّهُ الْمُسْتَضْعِفِينَ الَّذِينَ لَا يَتَعَوَّضُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِمْ وَالْمُكْرَةَ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُدْتَمِعٍ مِنْ فِعْلِ يَأْمُرُ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: الْتَقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيهِمْ مُبَكَّرَةٌ لِلْصَّوْصِ يَمُطِّلُونَ كَيْسَ بَشِيرٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُسَرٍ وَابْنُ التَّرَبِيزِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَعْمَالُ بِالْيَقِيَّةِ :

نہر، شعبی اور حسن کا بھی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں :

۱۸۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن زید نے ان سے سعید بن ابی ہلال نے بن اسلم نے انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تھے اے اللہ یا محمد بن ابی رجبہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن الولید (رضی اللہ عنہم) کو نجات دے دے

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَيْغَةَ وَسَلَمَةَ

بُعِثَ هَاشِمٌ وَالْوَلِيدُ ابْنُ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ خَلِّفْهُمُ الْمُتَّقِينَ  
بَنِي الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ أَشَدَّ دَوَّاطَاتِكَ عَلَى مُضَرٍّ  
وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سَيِّدِينَ كَيْسِي يُوسُفَ

**باب ۱۰۳۸۔ مَنِ اخْتَارَ الصُّوبَ وَالْقَتْلَ**

وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُوشَبٍ  
لِطَائِفِيٍّ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّا فِيهِ وَجَدْنَا  
حَدَاوَةً إِيْمَانًا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَحَبُّ إِلَيْهِ  
مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ السَّرْعَ لَا يُجِبُهُ إِلَّا إِلَهُ وَأَنْ  
يُكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَدَّفَ فِي النَّارِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
عَبَادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ قَيْسًا سَمِعْتُ سَعِيدَ  
ابْنِ زَيْدٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِذَا عَمَرْتُ نَفْسِي عَلَى  
الْإِسْلَامِ. وَلَوْ أَنْقَضَ أَحَدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بَعْثَاتٍ  
كَأَنْ مَخْفُوفًا أَنْ يَنْقُضَ

کیا ہے اس پر اگر اُحد بہارِ پاش ہو جائے تو ایسا ہی ہو جانا چاہیے  
۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ  
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ  
لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ  
الْتِجَالُ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيَجَاءُ  
بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نَصْفَيْنِ  
وَيُشَبَّطُ بِأَمْشَاطٍ الْحَدِيدِ مَا دُونَ خُمُرٍ وَعَظِيمَةٍ  
فَمَا يُصَدِّدُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ. وَاللَّهُ يَتِمَّتْ  
حَدِيثُ الْأَمْرِ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكِبُ مِنْ صُنْعِهِ إِلَى

اللہ ہے پس مسلمانوں کو نجات دے، اے اللہ قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی  
کے ساتھ روند دے اور ان پر ایسی خشک سالی بھیج جیسی یوسف علیہ السلام  
کے زمانہ میں آئی تھی؛

۱۰۳۸۔ جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کئے جانے اور ذلت

کو ترجیح دی؛

۱۸۳۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی ان  
سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان  
سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصوصیتیں ایسی  
میں کہ جس میں ہائی جائیں وہ ایمان کی شیرینی محسوس کرے گا یہ کہ اللہ اور  
اس کے رسول سے سب سے زیادہ عزیز ہوں۔ یہ کہ وہ کسی شخص سے محبت اللہ  
ہی کے لئے کرے۔ یہ کہ اسے کفر کی طرف لوٹ کر جانا اتنا ناگوار محسوس ہوتا  
ہو جیسے آگ میں پھینک دیا جانا،

۱۸۳۲۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبادة نے حدیث بیان  
کی ان سے اسماعیل نے انہوں نے قیس سے سنا انہوں نے سعید بن زید  
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں  
پایا ہے کہ اسلام لانے کی وجہ سے (مکہ معظمہ میں) عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بازو  
دیا تھا اور اب جو کچھ تم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (انہیں شہید کر کے)

۱۸۳۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے حدیث بیان کی ان سے خباب بن  
الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اپنا حال زار بیان کیا، اُن حضور اسی وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر  
پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کیوں نہیں آں حضور ہمارے لئے اللہ سے  
مدد مانگتے اللہ سے دعا کرتے؟ اُن حضور نے فرمایا: تم سے پہلے (انبیاء اور ان  
پر ایمان لانے والوں کا) یہ حال تھا کہ ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا تھا  
اور گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا تھا۔ پھر ڈال دیا جاتا اور ان کے  
سر پر رکھ کر ڈھکڑے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے کے کنگے ان کے گوشت  
اور ہڈیوں میں دھنسا دیئے جاتے تھے لیکن یہ آزمائش بھی انہیں اچھے دین





سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيْنَةَ عَنْ  
عَنْ أَبِي قَتْرِبَةَ هُوَ ذُو كَوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي بَيْعَاتٍ  
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنَّ الْيُسْرَةَ تَسْتَأْمَرُ فَتُسْتَجَبُ فَتُسَلِّتُ  
قَالَ سُبْحَانَهُمَا أَذْنَهُمَا

ان سے ابن ابی یزید نے ان سے عمرو بن حن کا نام ذکر کیا ہے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا طور تو  
سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت لی جائے گی؟ اُن حضور نے فرمایا  
کہ ہاں۔ میں نے عرض کی لیکن کنواری لڑکی سے اگر اجازت لی جائے گی  
تو وہ شرم کی وجہ سے چپ سا دلے گی؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس کی  
خاموشی ہی اجازت ہے۔

**باب ۱۰۰۔** إِذَا أُنْكِرَ حَتَّى وَهَبَ بَعْدَ

أَوْ بَاعَهُ لَحْرٍ بَعْدَهُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
قَالَ النَّدَارُ الْمُشْتَرَى فِيهِ تَذَرًا فَهُوَ  
جَائِزٌ بِرِغْبِهِ وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَ

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْتَانِ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَسْلُوكًا وَكُنِيَ  
يَكْنَى لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَمَنَّى شُرَيْبِيهِ مَتْنِي فَأَشَارَ  
نَعِيمُ بْنُ النَّخَّامِ بَيِّنًا نِيَّاسَةً دَرَّحَهُ قَالَ فَسَمِعْتُ  
جَابِرًا يَقُولُ عَبْدًا أَقْبَطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلٍ

۱۰۰۔ اگر کسی کو مجبور کیا گیا اور پھر اس نے غلام ہر کیا  
یا بیچا تو جائز نہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر خریدنے والے نے  
اس میں کوئی نذر نام لیا تو ان کے خیال کے مطابق یہ مندرجہ صحیح ہو  
گی ایس طرح اگر اس نے غلام کو مدبر بنایا تو یہ بھی جائز ہو گا۔

۱۸۳۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ  
نے کہ ایک انصاری صحابی نے کسی غلام کو مدبر بنایا اور ان کے پاس اس  
کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب  
اس کی اطلاع ملی تو دریافت فرمایا اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ  
نعیم بن النخام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا بیان کیا کہ پھر  
میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ وہ ایک قبلی غلام  
تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔

۱۰۰۔ اگر اس سے ماخوذ کرے اور کرے ہم معنی ہیں۔

۱۸۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے اسباط بن محمد نے  
حدیث بیان کی ان سے المثنیٰ بن سلیمان بن فرور نے حدیث بیان کی ان سے  
عمر بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے المثنیٰ بن نے کہا کہ مجھ سے عطاء  
ابو الحسن السوائی نے حدیث بیان کی اور میرے یہ خیال ہے کہ انہوں نے یہ حدیث  
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے بیان کی ایت۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
يُحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَبْرُوا النِّسَاءَ كَوْنَهُنَّ أُولِيَّائِهِمْ أَمْ لَا يُحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَبْرُوا  
جَاهِلِيَّتِمْ أَمْ لَا يُحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَبْرُوا النِّسَاءَ كَوْنَهُنَّ أُولِيَّائِهِمْ أَمْ لَا يُحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَبْرُوا  
مستحق ہوتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا اور اگر  
چاہتا تو شادی نہ کرتا اس طرح مردے والے کی بیوی کے وہی سب زیادہ مقدار  
ہوتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

**باب ۱۰۱۔** مِنَ الْإِكْرَةِ الْكِرَةُ وَكَرَةُ وَاحِدٌ

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنِصُورٍ حَدَّثَنَا  
اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَلَمَةُ بْنُ  
فَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ  
وَعَدَّ قَتْنِي عَطَاءُ أَبُو الْعَدَمِ مِنَ الشُّرَكَائِ وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا  
ذَكَرَ لَا عَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَأْتِيَانِ الْبَنِينَ  
أَمْ لَا يُحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَبْرُوا النِّسَاءَ كَوْنَهُنَّ أُولِيَّائِهِمْ  
قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أُولِيَّاءُ ذُو الْأَرْحَامِ  
إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا إِنْ شَاءَ ذُو الرَّجُلِ  
إِنْ شَاءَ ذُو الْأَرْحَامِ تَزَوَّجَهَا فَهَذَا أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا  
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يُذَلِّكُ

**۱۰۳۸۔** إِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ عَلَى لَوْحِهَا  
فَلَا حُدَّ عَلَيْهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَكْرِهْهُنَّ  
فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ الْكَرَاهِيَةِ عَفْوٌ وَرَحِيمٌ  
وَقَالَ الْإِمَامُ حَدَّثَنِي تَارِفٌ أَنَّ صِفَةَ ابْنَةِ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ سَرِيسٍ الْإِمْلَاقِ  
وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِّنَ الْخُفُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا  
حَتَّى اقْتَضَاهَا بَعْدَ مَا عَمِرَ الْعَدْوُ وَنَفَاةً وَلَمْ  
يَجْلِدْ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا اسْتَكْرَهَهَا  
قَالَ التَّوْهِيْدِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبَكْرُ يَفْتَرِعُهَا الْخُرُّ  
يُقِيمُ ذَلِكَ الْعُكْمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعُدْوُ قَالَ  
بَقْدَرِيَّةً يَتَبَيَّنُهَا وَيُجَلِّدُ وَيُنَسِّي فِي الْأَمَةِ  
الَّتِي فِي قَصَاوِ الْأَيْتَةِ عَرْمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ اللَّهُ  
أَوْ أَرَادَ مَرْدُوكُورْ لَگائے گا۔ لیکن ائمہ کے فیصلہ کے مطابق شیعہ باندی کی صورت میں تاوان نہیں ہے البتہ مرد پر جہاد کی نفاذی

۱۰۳۸۔ جب عورت زبردستی زنا کی گئی ہو تو اس پر جہاد نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور جو کوئی ان کے ساتھ زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اس زبردستی کے بعد معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے تارفع نے حدیث بیان کی انہیں صیفہ بنت ابی عبید نے خبر دی کہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک نے جھڑپ کی ایک باندی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت زائل کر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے غلام پر جہاد جاری کر لی اور اسے شہر بدر بھی کر دیا لیکن باندی پر جہاد جاری نہیں کی۔ کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی نہ ہری نے ایسی کنواری باندی کے متعلق فرمایا جس کے ساتھ کسی آزاد نے ہم بستری کر لی ہو کہ حاکم کنواری باندی میں اس کی وجہ سے کمی کے مطابق قیمت وصول کرے گا اور آزاد مرد کو کوڑے لگائے گا۔ لیکن ائمہ کے فیصلہ کے مطابق شیعہ باندی کی صورت میں تاوان نہیں ہے البتہ مرد پر جہاد کی نفاذی

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بَيْسَارَةَ  
رَخَلَ بِهَا قَرِيبَةً فَيَنْهَاهَا مِلْكٌ مِّنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَايَا  
مِنَ الْجَبَايَا فَذَكَرَ سَلَامُ إِلَيْهِ أَرْسِلْ إِلَيَّ مِمَّا فَارَسَلْ بِهَا  
فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ وَتَوَضَّأَتْ فَقَامَتْ إِلَيْهِ  
إِنْ كُنْتُ أَمْنْتُ بِكَ وَرَسُولُكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ  
فَقَطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرَجُلِهِ

میں تم پر اور میرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو تو مجھ پر کافر کو مسلط کرنا نہ چاہنا چہ وہ روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا :

**۱۰۳۹۔** يَبْيِئُ الرَّجُلُ لِمَا جِيهَ أَنَّهُ  
أَخُوهُ إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ خَوْفُهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ  
مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَدْبُ عَنْهُ السَّطْلَامُ وَ  
يُقَاتِلُ دُونَهُ وَدَايَعُهُ لَهُ فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ  
الْمُظْلُومِ فَلَا مَوَدَّ عَلَيْهِ وَلَا قِصَامَ. وَإِنْ جَمِلَ  
لَهُ لَتَشْرِيقِ النَّصْرَ أَوْ لَتَا مَلَكُوتِ الْمَيْتَةِ أَوْ  
لَتَبَيْعَتِ عَبْدَكَ أَوْ يَفْزُ بِدِينِ أَوْ تَهَبُ

۱۰۳۹۔ کسی شخص کا اپنے بھائی کے متعلق ایسے وقت میں قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جب اس کے قتل یا اسی طرح کا کوئی اور خوف ہو۔ اسی طرح پر وہ شخص جس کے ساتھ زبردستی کی جائے اور اسے خوف ہو اس لئے کہ اس طرح وہ اپنے بھائی سے مظالم کو ہٹائے گا اور اس کی مدافعت کرے گا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا پس اگر کوئی مظلوم کی حمایت میں لڑتا ہے تو اس پر خون بہا اور قصاص واجب نہیں ہوگا اور اگر کسی سے کہا جاتا ہے

کہ ہمیں شراب پینی پڑے گا یا مزار کھانا ہوگا یا اپنا غلام بیچنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا سہ کرنا ہوگا یا کسی معاہدہ کو ختم کرنا ہوگا یا ہم تیرے باپ یا بھائی کو جو مسلمان ہیں قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو اس معاملہ میں اجازت ہے۔ جو بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس سے کہا گیا کہ ہمیں شراب پینا پڑے گا یا مزار کھانا ہوگا، یا ہم تیرے بیٹے یا باپ یا کسی قریبی رشتہ دار کو قتل کر دیں گے تو اسے اس معاملہ میں وسعت نہیں ہے کیونکہ وہ مضطر نہیں ہے پھر انہوں نے اپنی ہی بات کی مخالفت کر دی اور کہا کہ اگر اس سے کہا گیا کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے ورنہ تم اس غلام کو فروخت کر دو یا قرض کا اقرار کرو یا بدیہ دو تو تیس کے مطابق یہ اقرار اس پر لازم لیکن ہمارا طریقہ بہتر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ بیع اور ہبہ اور اس طرح کے تمام عقد باطل ہیں ان لوگوں نے ذی رحم محمد اور دوسرے رشتہ داروں میں فرق بلا کتاب و سنت کی بنیاد کے کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ میری بہن ہے اور اس سے مراد اللہ کے راستہ میں بہن ہونا تھا اور تمہی نے فرمایا کہ اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کے نیت پر مدار ہوگا اور اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت پر مدار ہوگا۔

۱۸۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے یسٹ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سالم بن خدری اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرے۔ اور جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا اللہ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا

۱۸۴۱۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسلمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں سعید اللہ بن ابی بکر بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ جب وہ مظلوم ہو تو میں

ہبتہ۔ وَتَحِلُّ عَقْدُهُ أَوْ تَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ بِإِسْلَامٍ وَسَبْعَةٍ ذَلِكَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشَوَّيَنَّ الْغَنِيُّ أَوْ لَتَاكُلَنَّ الْهَيْئَةُ أَوْ لَتَقْتُلَنَّ إِمْنًا أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَارِجَهُ مَعْرُومَ لَمْ يَسَعَهُ لَدُنْ هَذَا كَيْسٌ بِمُضْطَرٍ ثُمَّ تَأَقَّضَ فَقَالَ إِنَّ قِيلَ لَهُ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَبْنِكَ أَوْ لَتَيَتَعَاقَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْ يُتْرِكَ بَيْنَ أَوْ تَهْبُ يَلْزُمُهُ فِي الْقِيَامِ وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ الْبَيْعُ وَالْهَبَةُ وَكُلُّ عَقْدٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ فَتَرَوْا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَاحِجٍ مَعْرُومٍ وَغَيْرِهِ لَا يَغْيِرُ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِمَرَّاتٍ هَذَا أَخِي وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَقَالَ التَّخَنُّجُ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَيَنْتَهُ الْخَالِفُ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَيَنْتَهُ الْمُسْتَحْلِفُ هُوَذَا تَهَا وَرَقَعِي نِي فَرِيَا كِي اِغْرَقَم لِيْنِي وَالَا ظَالِمُ هُوَ تَوْ قَسَمُ كَهْنِي دَالِي كِي نِيْتِ پَر مِدَارِ هُوَ كَا اِوَرَا مَظْلُومُ هُوَ تَوْ قَسَمُ لِيْنِي دَالِي كِي نِيْتِ پَر مِدَارِ هُوَ كَا

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَلَامًا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلَمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَتِهِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرُوا ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْصُرُوا

اس کی مدد کروں گا میں آپ کا کیا خیال ہے جب وہ ظالم ہو گا پھر جس  
اس کی مدد کروں گا؟ اُن حضور نے فرمایا کہ اس وقت تم اسے ظلم سے  
روکنا کیونکہ یہی اس کی مدد ہے

## کِتَابُ الْخَيْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰۴۵۔ یہ جیلے چھوڑنے کے متعلق احادیث۔ اور یہ کہ ہر شخص کو وہی  
میل گا جس کی نیت کرے گا یا مان میں یا اس کے سوا اور چیزوں میں  
۱۸۴۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے عمار بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے محمد بن ابی ہریرہ نے ان  
سے طلحہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو  
خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتا  
ہوئے سنا تھا اے لوگو! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو  
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے  
رسول کے لئے ہوگی تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی ہجرت (کا ثواب) ملے گا  
اور جس کی ہجرت کا مقصد دنیا ہوگی کہ جسے وہ حاصل کرے یا عورت ہو  
گی جس سے وہ شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے  
لئے اس نے ہجرت کی ہوگی

۱۰۴۶۔ نماز کے بارے میں

۱۸۴۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبد الزاق نے حدیث  
بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے  
شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جیسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وضو کر لے  
۱۰۴۷۔ زکوٰۃ کے بارے میں۔ اور یہ کہ ایک جگہ جمع صدقہ  
کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دے اور نہ مختلف جگہوں کے

صدقہ کو ایک میں ملائے صدقہ زیادہ ہو جانے کے خوف سے

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے حدیث بیان کی ان سے  
ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حدیث  
بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو کر رضی اللہ عنہ  
نے انہیں فرض صدقہ (زکوٰۃ) کے متعلق لکھ بھیجا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اَوْ اَكَانَ مَظْلُومًا اَفَرَأَيْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ انْفَرَا؟  
قَالَ تَخْجُرُ لَا اَوْ تَنْتَعُهُ مِنْ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَفْسُهُ

بَابُ ۱۰۴۵۔ فِي تَرْكِ الْخَيْلِ وَآيَاتِ الْبَيْتِ  
مَا تَوَلَّى فِي الْبَيْتِ وَغَيْرِهَا

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا تَوَلَّى فَسَنَ كَانَتْ هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَبِيحَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَدُّعُهَا قَبِيحَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

## بَابُ ۱۰۴۶۔ فِي الصَّلَاةِ

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَخَذَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

بَابُ ۱۰۴۷۔ فِي الزَّكَاةِ وَأَنَّ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفَرَّقٍ خِشْيَةَ الْقَدَرِ

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الْقَدَرِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ

بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَتَيْنَهُ الْقُدَّةُ

وسلم نے فرض قرار دیا تھا کہ متفرق صدقہ کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع صدقہ کو متفرق کیا جائے صدقہ کے خوف سے ۱۰

۱۸۴۵۔ ہم سے قیسم نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں سوا ان نمازوں کے جو تم نفلی طور پر پڑھو۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ اُس حضور نے فرمایا کہ رمضان کے مہینے کے روزے سوا ان کے جو تم نفلی طور پر رکھو، انہوں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ بیان کیا کہ اس پر اُس حضور نے زکوٰۃ کی تفصیلات بیان کیں پھر ان اعرابی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے اس میں نہ کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ اُس حضور نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو یہ کامیاب ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا ہے تو بہت میں جائے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اذیتوں میں دوسرے نہیں ہوگی؟

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْتَعِينُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرُ النَّارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا أَمَرْتُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ الْخُمْسُ إِلَّا أَنْ تَقْلُوهَ شَيْئًا. فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا أَمَرْتُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرٌ مَعْتَمِدٌ إِلَّا أَنْ تَقْلُوهَ شَيْئًا. قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا أَمَرْتُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ أَخْبِرْكَ مَا سَأَلَكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوَائِعَ الْإِسْلَامِ. قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي لَا أَتَقْلُوهَ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا أَمَرْتُ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ إِنْ مَدَدَ قِيَامًا. أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ مَدَدَ قِيَامًا. فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عَشْرِينَ وَمِائَةٍ بَعِيرٍ حَقِيقَاتٍ فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَّحِدَةً أَوْ وَجَعًا أَوْ مِثَالٍ فِيهَا فَرَأَى مِنْ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ. پس اگر الگ الگ اذیتوں کو قطع ہلاک کر دیا یا ہمہ کر دیا یا اس میں کوئی حیلہ کیا نہ کات سے بچنے کے لئے تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی؟

۱۸۴۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ جنگل اور دھابن کا اُسے لگا اس کا

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا اسْتَعِينُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اسْحَاقَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَوْ فَرَسًا

سے بعض روایات میں فتم اور اہل کا اضافہ بھی ہے۔ یعنی بکری یا اونٹ سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کی سابقہ فزیش کو باقی رکھا جائے گا۔ اصل میں جس حساب سے صدقہ لیا جائے گا اس کے پیش نظر بعض اوقات اگر جانور مختلف لوگوں کی ملک میں اور الگ الگ رہتے ہیں۔ تو بعض صدقوں میں زکوٰۃ ان پر زیادہ ہو سکتی ہے اور انہیں یک جا کرنے سے زکوٰۃ کی مقدار میں کمی ہو سکتی ہے اس کے برخلاف بعض اوقات یک جا ہونے میں زکوٰۃ میں اضافہ ہو جاتا ہے اور متفرق کرنے میں کمی ہو سکتی ہے۔ حدیث میں اس سے روکا گیا ہے۔ کہ کوئی ایسا حیلہ نہ اختیار کیا جائے۔ جس سے زکات میں کمی اور واجبی میں سے بچت مقصود ہو۔ یہ صرف جانوروں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ دوسرے اموال میں بھی یہ صورت ہو سکتی ہے ۱۳

مِنْهُ صَاحِبُهُ يَطْلُبُهُ وَيَقُولُ اَنَا كُنْتُ قَالَ وَاللَّهِ  
لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَا لَيْسَ لِقَمَعِهَا فَاهُ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا رَبُّكَ لَنَعَمْ  
لَمْ يُعْطَ حَقَّهَا تَسْطَطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْطِطُ  
وَجَهْلُهُ بِأَخْفَاءِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ تَهُ  
إِبِلٌ نَفَاتٌ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ  
مِثْلِهَا أَوْ يَقْتَرِ أَوْ يَقْرَأُ بِدَارِهِ فَرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ  
يَوْمَ اخْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ زَكَاةَ  
إِبِلِهِ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ يَوْمَ أَوْ حَسَنَةً جَارَتْ عَنْهُ  
اَوْنَتُ كِي زَكَاتٍ سَالِدٍ يَوْمَ يَكُونُ يَوْمَ يَكُونُ يَكُونُ  
۱۸۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ  
عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ  
أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَذَرِكَانَ عَلَى امَةٍ تَوَقَّعَتْ قَبْلَ  
أَنْ تَقْضِيَهُ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْضِيْهَا  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتْ الْإِبِلُ عَشْرِينَ نَفْسًا  
أَرْبَعُ شِيَاقٍ فَإِنْ وَجَّهَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فَرَارًا  
وَاجْتِيَالًا لَمْ تُسْقَاطِ الزَّكَاةُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ  
إِنْ أَتَقَفَهَا قَمَاتٌ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ ۝

۱۸۴۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عثمان نے اور ان سے ابی  
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذ کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر  
تھی اور ان کی دعات نذر پوری ہونے سے پہلے ہی ہو گئی تھی اس حضور نے  
فرمایا کہ تم ان کی طرف سے پوری کر دو۔ اور اس کے باوجود بعض لوگ یہ کہتے  
ہیں کہ جب اونٹ کی تعداد بیس ہو جائے تو اس میں چار بکریاں ہیں پس اگر مال  
پورا ہونے سے پہلے اسے جہر کر دے یا سے بیچ دے زکات سے بچنے یا جہل کے  
طرح پر تاکہ زکات اس پر سے ختم ہو جائے تو اس پر کوئی مجیزہ واجب نہیں ہوگی  
یہی حال اس صورت میں ہے اگر اس نے ضائع کر دیا اور بھر گیا تو اس کے مال پر کچھ واجب نہیں ہوگا

۱۸۴۸-

۱۸۴۸- ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے سعید نے ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع نے حدیث  
بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
”شفا سے منع کیا ہے میں نے نافع سے پوچھا شفا کیا ہے؟ انہوں نے  
کہا یہ کوئی شخص بغیر ہر کسی سے نکاح کرتا ہے یا اس سے اپنی لڑکی کا نکاح  
کر دیا یا اپنی بہن سے اس کا نکاح کرتا ہے اور اس کے باوجود بعض کہتے ہیں  
کہ اگر کسی نے جہل سے کام لیا اور شفا کا نکاح کر دیا تو جائز ہے اور شرط غلط  
ہوگی اور منع کے سلسلہ میں کہا کہ نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور

۱۸۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِمَ نَافِعٌ مَا الشِّغَارُ قَالَ يَنْشِكِعُ  
ابْنَةُ الرَّجُلِ وَيَنْكِحُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ - وَيُنْكِحُ  
أَخْتُ الرَّجُلِ - وَيُنْكِحُ أَخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ - وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ اخْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَمَى الشِّغَارِ  
فَهُوَ جَائِزٌ وَالشُّرُوطُ بَاطِلَةٌ - وَقَالَ فِي الْمُتَعَةِ النِّكَاحُ

بعض نے کہا کہ منوعہ اور شفا جائز ہے اور شرط باطل ہے؛

فَإِسْدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتَعَدَّةُ  
وَالشَّفَاءُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ؛

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عُبَيْدٍ أَنَّ ابْنَ مَجْزٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِشَيْءٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِشَيْءٍ  
النِّسَاءِ بَاسًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ نَعْوَمِ الْحُمْرِ الْأَنْبِيَّةِ وَقَالَ  
بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ اخْتَالَ حَتَّى تَمْتَعَ فَأَيْتُكَ فَمَاسِدٌ  
وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيُكَا حَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ؛

باب ۱۰۴۹۔ مَا يَتَكْرَهُ مِنَ الْإِخْتِيَالِ فِي الْيَوْمِ  
وَلَا يُنْتَعُ فَضْلُ الْمَاءِ يُسْتَنْجَى بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ؛

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْتَنِعُ فَضْلُ الْمَاءِ يُسْتَنْجَى  
بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ؛

باب ۱۰۵۱۔ مَا يَتَكْرَهُ مِنَ النَّجَاسِ  
۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةَ بِنْتُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ النَّجَاسِ؛

باب ۱۰۵۲۔ مَا يَنْهَى مِنَ الْخِلَافِ فِي الْيَوْمِ  
وَقَالَ آتَوْهُ بِغَارِ مَوْتٍ اللَّهُ كَمَا يُخَارِعُونَ  
أَوْ مَيَّا أَوْ أَلَوْ الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَتْ أَهْوَى عَنِّي؛

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ يَعْتَدُّ فِي الْيَوْمِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتُ فَقَدْ لَاحِلَ بَعْدُ؛

۱۸۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے عبید اللہ بن عمر نے ان سے زہری نے ان سے حسن اور عبد اللہ بن محمد  
بن علی نے، ان سے ان کے والد نے کہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ ابن  
عباس رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر کرائی کے موقع پر اس سے اور پالتو  
گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حیلہ  
سے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے اور بعض نے کہا کہ نکاح جائز ہے ہو جائے گا،  
اور شرط (منوعہ کی) باطل ہو جائے گی؛

۱۰۴۹۔ خرید و فروخت میں حیلہ کے استعمال پر ناپسندیدگی  
ناؤد پانی سے اس لئے نہ روکا جائے کہ اسے ناؤد گھاس سے  
روکنے کی وجہ بنا سکے؛

۱۸۵۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے  
ابو الزناد نے ان سے اعمش نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ناؤد پانی سے اس لئے کسی کو نہ روکا جائے کہ اسے  
ناؤد گھاس سے روکنے کی وجہ بنایا جاسکے؛

۱۰۵۰۔ نجس کی کراہت؛

۱۸۵۱۔ ہم سے ثیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے،  
ان سے ثابت نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیع نجس سے منع فرمایا؛

۱۰۵۱۔ خرید و فروخت میں دھوکا دینے کی ممانعت۔ اور  
ایوب نے فرمایا کہ وہ اللہ کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں جس طرح  
کسی آدمی کو دھوکا دیتے ہیں اگر وہ کام کھل کر کریں تو اس میں  
میرے لئے زیادہ آسانی ہوگی؛

۱۸۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ خرید و فروخت  
میں دھوکا کھا جاتے ہیں ان حضو نے فرمایا جب تم نے کچھ خرید کر دیکھو تو کہہ



درا کر اس میں کوئی دھوکا نہ ہو،

**باب ۱۰۵۲۔ مَا يُسْمَى مِنَ الْاِخْتِيَالِ لِلرَّسُولِ فِي**

**الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَآنْ لَا يَكُنَّ صَدَاقَهَا:**

**۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَلَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ**

**عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ**

**عَاصِمَةَ وَآنْ يَخْفَتُمُ أَنْ لَا تُقْصَطُوا فِي الْيَتَامَى فَإِنْ كُنُوا**

**مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي**

**خَيْرٍ وَلَيْتَهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهِ وَجَمَلِهَا فَيُرِيدُ أَنْ**

**يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةٍ فَسَابِغًا فَتَهْوَأُ عَنْ**

**نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ يُقْصَطُوا لَهَا فِي الْكَيْسِ النِّصْدَاقِ ثُمَّ**

**اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**بَعْدَ قَانُزَلِ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ**

سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں اور حدیث کا ذکر کیا

**باب ۱۰۵۳۔ إِذَا عَصَبَتْ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا**

**مَاتَتْ فَقَضَى بِقِيَمَةِ الْجَارِيَةِ الْيَتِيمَةَ**

**ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبِهَا فِيهَا لَهُ وَبَرَدُ الْقِيَمَةِ**

**وَلَا تَكُونُ الْقِيَمَةُ ثَمَنًا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ**

**الْجَارِيَةُ لِلْعَاصِبِ لِأَخْذِهَا الْقِيَامَةَ وَفِي**

**هَذَا الْاِخْتِيَالِ لَيْسَ اِشْتَرَاؤُ جَارِيَةٍ تَجُلُ**

**لَا يُبَيِّعُهَا قَعْبَتُهَا وَأَعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى**

**يَأْخُذَ رَهْمًا قِيَمَتِهَا فَيُطِيبُ لِلْعَاصِبِ**

**جَارِيَتُهُ غَيْرُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَبِكُلِّ غَادِرٍ رِسْوَةٌ**

**يَوْمَ الْقِيَامَةِ :**

سب افسانہ تھا اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا (اس کی نشاندہی کے لئے) ہو گا

**۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبَانُ**

**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**

**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**

**۱۰۵۲۔ یتم رُکھی جو پسند ہو۔ کے ساتھ میلہ کرنے کی اور اسی**

**رُکھی کا مہر پورا نہ کرنے کی دلی کو ممانعت،**

**۱۸۵۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعب نے حدیث بیان**

کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ ان سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عائشہ

رضی اللہ عنہا نے آیت "اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف

نہیں کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں آپ

نے کہا کہ اس آیت میں ایسی یتیم رُکھی کا ذکر ہے جو اپنے دلی کی پرورش میں ہو

اور دلی رُکھی کے مال اور اس کے سن سے دلچسپی رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ عورتوں

کی مہر وغیرہ کے سلسلہ میں جو سب معمولی طریقہ ہے اس کے مطابق اس سے

نکاح کرے تو ایسے ولیوں کو ان رُکھیوں کے نکاح سے منع کیا گیا ہے سو اس

صورت کے کہ دلی مہر کو پورا کرنے میں انصاف سے کام لے پھر لوگوں نے انھوں

سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں اور حدیث کا ذکر کیا

**۱۰۵۳۔ جب کسی نے کوئی باندی غصب کی اور غصب کرنے**

والے نے یقین دلایا کہ وہ مر گئی ہے چنانچہ مری ہوئی باندی

کی قیمت کا فیصلہ کر دیا گیا لیکن اس کے بعد اس کے اصل مالک

کو وہ (زندہ) مل گئی تو باندی مالک کی ہوگی اور وہ اس کی

قیمت واپس کرے گا اور یہ قیمت اس کی قیمت نہیں بنے گی

لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ باندی غصب کرنے والے کی

ہوگی کیونکہ اس نے قیمت وصول کر لی ہے لیکن اس صورت

میں ایسے لوگوں کے لئے حیلہ کی صورت نکلی آئے گی جو کسی کی

باندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مالک اسے بیچنا نہیں چاہتا

کہ وہ اسے پہلے زبردستی لے لیں اور بعد میں کہہ دیں کہ وہ مر گئی

لیکن جب اس کی مالک قیمت وصول کر لے تو ظاہر کر دیں کہ یہ

سب افسانہ تھا اور اسی طرح زبردستی لینے والا دوسرے کی باندی کا جائز مالک بن جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا (اس کی نشاندہی کے لئے) ہو گا

**۱۸۵۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان**

کی ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان

کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت

کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعہ وہ پہچانا جائے گا :

۱۰۵۳۔

۱۸۵۵۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے ہشام نے ان سے مروہ نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے جیسا ہی انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے خرقہ مخالف کے مقابلہ میں اپنا مقدمہ پیش کرنے میں زیادہ فصیح ہو اور اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں جو میں تم سے سنتا ہوں پس جس شخص کے لئے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے۔ کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں :

۱۰۵۵۔ نکاح کے سلسلے میں :

۱۸۵۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لے لی جائے اور کسی یتیمہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے۔ پوچھا گیا، یا رسول اللہ اس کی (باکرہ کی) اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی خاموشی اجازت ہے اس کے باوجود بعض کہتے ہیں کہ اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی گئی اور نہ اس نے نکاح کیا لیکن کسی شخص نے جلد کر کے دو جھوٹے گواہ کر کے کہ اس نے لڑکی سے نکاح کیا ہے اس کی مرضی سے اور قاضی نے بھی اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا۔ حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے کہ گواہی جھوٹی تھی اس کے باوجود اس لڑکی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ نکاح صحیح ہوگا :

۱۸۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے کہ جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس کا خطرہ ہوا کہ ان کا ولی (جن کی وہ زیر پرورش تھیں) ان کا نکاح کر دے گا حالانکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے قبیلہ انصار کے دو شیوخ عبد الرحمن اور معمر بن جابرہ کے بیٹے تھے کہ انھیں انہوں نے تسلی دی کہ کوئی خوف نہ کریں کیونکہ

لِكُلِّ غَدِيرٍ نَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ :

۱۰۵۴۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ يَحْبِبْتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضَى لَهُ عَلَى نَعْوِمَا اسْمُ مَنْ قَضَيْتَ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ :

۱۰۵۵۔ فی النکاح :

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكِحُوا ابْنَتَكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَلَا ابْنَتَيْكَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ إِذَا مَسَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ لَهَا تَسْتَأْذِنُ الْبَكَوْ وَلَمْ تَنْزَوْجْ فَأَحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْنِ زَوْجَ ابْنَتِهِ تَزَوَّجَهَا بِمَوَظَاهَا فَأَثَبَتْ الْقَاضِي نِكَاحَهَا وَالتَّوْجِيعُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بِأُطْلَةٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَطَّاعَهَا وَهِيَ تَزَوِّجُهُ صَحِيحٌ :

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ أُمِّهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ يَحْبِبْتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضَى لَهُ عَلَى نَعْوِمَا اسْمُ مَنْ قَضَيْتَ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ :

غناہ بنت خزام رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی باوجود کر دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا تھا سیفان نے بیان کیا کہ میں نے بعد از جنس کو اپنے والد کے واسطے سے کہتے سنا ہے کہ غناہ رائج ہے

قَرَرْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ . قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَسَمْتُ لَهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ غَنَاهُ ۝

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْكِحُوا الْأَيِّمَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُوا أَيْكُمُ حَتَّى تُسَأَلُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِنْ تَسَكَّتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ أَحْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدِي زُورَ عَلَى تَزْوِجِ امْرَأَةٍ تَيْتَبُ بِأَمْرِهَا فَانْتَبَتِ الْقَاضِي نِكَاحُهَا أَيَاكُمُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسْعَاهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمَقَامِ لَهُ مَعَهَا ۝

۱۸۵۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بیوہ سے اس وقت تک شادی نہ کی جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری سے اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔ صحابہ نے پوچھا اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آنحضرت نے فرمایا یہ کہ وہ خاموش ہو جائے پھر بھی بعض کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حیل کیا (اور یہ جھوٹ گھڑا) کہ کسی تہیہ عورت سے اس نے اس کی اجازت سے نکاح کیا ہے اور قاضی نے بھی اس مرد سے اس کے نکاح کا فیصلہ کر دیا، جب کہ شوہر کو خوب علم ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لئے اس طو

کے ساتھ قیام میں کوئی حرج نہیں ۝

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْنَةَ عَنْ ذِكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمُ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صَمَاتُهَا . وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوَى رَجُلٌ بَجَارِيَةٍ يَتِيمَةٍ أَوْ يَكُونُ قَابِتٌ فَأَحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدِي زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَذْرَكَتْ فَوُضِعَتْ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ قَاتِلِ الزَّوْجِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِمُطْلَاقِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْبُطْءُ ۝

۱۸۵۹۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے ان سے ذکوان نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری لڑکی سے اجازت لی جانے لگی میں نے پوچھا کہ کنواری لڑکی شرمائے گی اس حضور نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے، اور بعض کا کہنا ہے کہ کوئی شخص اگر کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی سے نکاح کا خواہش مند ہو، لیکن لڑکی تیار نہیں ہوئی اس پر اس نے حیل کیا اور دو جھوٹے گواہ کی گواہی اس کی دلائی کہ اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ پھر جب اس کی اطلاع لڑکی کو ہوئی تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے اس جھوٹی شہادت کو قبول کر لیا۔ جب کہ شوہر کو علم ہے کہ یہ غلط ہے۔ تب بھی ہم بہتری جائز ہے۔

بَابُ مَا يَنْكَرُ مِنْ اخْتِيَالِ الْبَرَاءَةِ مِنَ الزَّوْجِ وَالْقَضَاءِ مَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ ۝

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ۝

۱۰۵۶۔ عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں کے ساتھ حیل کرنے کی کراہت اور جو اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا

۱۸۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے عائشہ نے والد اور ان سے عائشہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُ الْحُلُوعَ  
وَيُجِبُ الْعَسَلَ. وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَقْصَ أَجَارَ عَلَى  
فَسَائِمِهِ فَيَذْنُوا مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَأَحْبَسَ  
عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَالَتْ عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَتْ لِي أَخَذْتَ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عِنْدَكَ عَسَلٌ  
فَسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً  
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَتَخْتَالَنَ لَهُ فَدَاكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ  
قُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقَوْلِي  
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ  
لَا فَقَوْلِي لَهُ، مَا هَذَا التَّرِيحُ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يَتُوجِدَ مِنْهُ التَّرِيحُ  
فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٌ فَقَوْلِي  
لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْقَةُ. وَسَأَقُولُ ذَلِكَ وَقَوْلِي  
أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ قَلِمَا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قَالَتْ تَقُولُ  
سُودَةُ وَالَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ  
أَبَادَ لَا بَالِي لِي قُلْتُ لِي وَأَنْتَ تَعْلَى الْبَابَ فَرَقَا  
مِنْكَ. قَلِمَا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَعَافِيرَ؟ قَالَ لَا قُلْتُ كَمَا هَذَا  
التَّرِيحُ وَدَخَلَ قَالَ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٌ  
قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْقَةُ قَلِمَا دَخَلَ عَلَى قُلْتُ لَهُ  
مِثْلُ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ  
قَلِمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا  
أُسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ  
سُودَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا أُسْقِي  
أُفٍّ لِي بِمَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَذَا شَرِبَ مِنْهُ لَقَدْ حَرَمْنَا

بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ

وَمِنَ الْإِطَاعَةِ

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيلُ اللَّهِ ابْنُ مَسْنَدَةَ عَنْ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلو پسنہ کرتے تھے اور شہد پسنہ کرتے تھے اور عطر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ازواج سے اجازت لیتے تھے۔ ان میں سے کسی کے حجرہ میں جانے کے لئے اور ان کے پاس جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق ان حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان کی قوم کی ایک خاتون نے شہد کی ایک کچی انیس پرہ کی تھی اور انہوں نے ان حضور کو اس کا مشروب پلایا تھا میں نے اس پر کہا کہ اب میں بھی ان حضور کے ساتھ ایک جلد کروں گی چنانچہ میں نے اس کا ذکر سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور کہا کہ جب ان حضور آپ کے یہاں آئیں گے تو آپ کے قریب بھی آئیں گے اس وقت آپ سے کہنا کہ یا رسول اللہ شاید آپ نے مغایر کھایا ہے اس پر آپ جواب دیں گے کہ نہیں تم کہنا کہ پھر یہ بوس پزیر کی ہے۔ ان حضور کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصہ سے وائے چنانچہ ان حضور اس کا جواب دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا تھا اس پر کہنا کہ شہد کی کھبیوں نے عرق کا رسی چوسا ہو گا اور میں بھی ان حضور سے یہی بات کہوں گی اور عقیقہ تم بھی ان حضور سے یہ کہنا چنانچہ جب ان حضور سودہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کا میان ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تمہارے خوف سے قریب تھا کہ میں اس وقت ان حضور سے یہ بات جلدی سے کہہ دیتی جب کہ آپ دروازے ہی پر تھے آخر جب ان حضور قریب آئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے مغایر کھایا ہے؟ ان حضور نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بوس کیسی ہے؟ ان حضور نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا مشروب پلایا ہے، میں نے کہا کہ اس شہد کی کھبیوں نے عرق کا رسی چوسا ہو گا اور عقیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب آپ تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا اس کے بعد جب پھر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ گئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ شہد میں پھر آپ کو بلاؤں؟ ان حضور نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں سبحان اللہ ہم نے اسے ممنوع کر دیا۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا۔ جب بھی رجوع

۱۰۵۷۔ طاعون سے فرار اختیار کرنے کے لئے جلد جوئی

کی کراہت

۱۸۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان

سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ ابن عامر بن ربیعہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے۔ جب مقام سرخ پر پہنچے تو آپ کو یہ اطلاع ملی کہ شام و بانی جیاری کی لپیٹ میں ہے پھر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب ہمیں معلوم ہو کہ کسی سرزمین میں وہاں پہلی ہوئی ہے تو اس میں نہ داخل ہو لیکن اگر کسی جگہ وہاں پہلے پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو وہاں سے بھاگنے کے لئے تم وہاں سے نکلو بھی نہ۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مقام سرخ سے واپس آگئے اور ابن شہاب سے روایت ہے ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس آگئے۔

۱۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عامر بن سعد ابن ابی وقاص نے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا آپ سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی واپس آ جاتا ہے پس جو شخص کسی سرزمین میں پھینکنے کے متعلق ہے تو وہاں نہ جائے۔ لیکن اگر کوئی کسی جگہ ہو اور وہاں یہ وہاں پہلے پڑے تو اس کے فرار اختیار کرنے کے لئے وہاں سے نکلے بھی نہ۔

۱۰۵۸۔ ہمد اور شفعہ کے بارے میں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی نے کوئی ہمد ایک ہزار درہم یا اس سے زیادہ کا کیا اور اس کے پاس وہ سالوں رہا پھر اس نے حیلہ کیا اور ہمدہ کرنے والے نے اس مال کو واپس لے لیا تو اس میں زکات دونوں فریق میں سے کسی پر واجب نہیں ہوگی لیکن اس قول کے قائل نے ہمدہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت کی اور زکات کو بھی ماقط قرار دے دیا۔

۱۸۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن یزید نے ان سے عکرمہ بن ابی عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہمدہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی تانے کو چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لئے

مَا لَيْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَوَّجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسُورٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِبَارِضٍ وَانْتَدَرَبَهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سُرٍّ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ انْتَدَرَبَ انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ اسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجْعَ فَقَالَ رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَابٌ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْوَجْعُ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِبَارِضٍ فَلَا يَقْدُمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِبَارِضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجُ فِرَارًا مِنْهُ

بَابُ هَلْ فِي الْهَبَةِ وَالشُّفْعَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ وَهَبَ هَبَةٍ أَلْفٌ دِرْهِيمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَّتْ عِنْدَهُ سَيْنِينَ وَأَمَّا فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَبَةِ وَاسْقَطَ الزَّكَاةَ

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّاتِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالِدُ فِي هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْدِهِ لَيْسَ لَنَا

بری مثال مناسب نہیں :

۸۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن خردی انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم ہر اس چیز میں دیا تھا جو تقسم نہ ہو سکتی ہو، پس جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو پھر شفعہ نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شفعہ کا حق پڑوسی کو بھی ہوتا ہے۔ پھر خود ہی اپنی بات کو غلط قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا اور اسے خطرہ ہے کہ اس کا پڑوسی حق شفعہ کی بنا پر اس سے گھر لے لے گا تو اس نے اس کے سوتھے کر کے ایک حصہ اس میں سے پہلے خرید لیا اور باقی حصے بعد میں خریدے۔ تو ایسی صورت میں پہلے حصے میں تو پڑوسی کو شفعہ کا حق ہو گا گھر کے باقی حصوں میں اسے یہ حق نہیں ہو گا اور اس کے لئے یہ جائز ہے کہ یہ حیل کرے

۸۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے انہوں نے عمرو بن الشریک سے سنا۔ بیان کیا کہ مسور بن محمد رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے میرے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا تو ابورافع نے مسور رضی اللہ عنہما اسے کہا کہ ان سے کیوں نہیں کہتے کہ میرا گھر جو میرے گھر میں ہے مجھ سے خرید لیں۔ انہوں نے اس پر کہا کہ اس کا چار سو سے زیادہ میں نہیں دے سکتا اور وہ بھی قتلوں میں دوں گا اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو اس کے پارخ سو نقد مل رہے تھے اور میں نے انکار کر دیا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی زیادہ مستحق ہے تو میں اسے نہیں نہ چیتا میں نے سفیان سے اس پر کہا کہ معمر نے اس طرح نہیں بیان کیا ہے انہوں نے کہا : لیکن مجھ سے انہوں نے اسی طرح بیان کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شفعہ کو بیچے گا ارادہ کرتا ہے تو اسے حیل کرنے کی اجازت ہے۔ یہاں تک کہ شفعہ کو باطل کر دے۔ اور وہ اس طرح کہہ دے کہ میں نے خریدنے والے کو گھر ہمہ کر دے تو ایسی اور اس کی حد بندی کر کے اس کے پیرد کر دے۔ پھر خریدنے والا اس کے بدلے میں ایک ہزار درہم بیچنے والے کو دے تو ایسی صورت میں شفعہ کو شفعہ کا حق نہیں ہو گا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمَ فَإِذَا دَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرْنَتْ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ ثُمَّ عَمِدَا إِلَى مَا شَدَّ دُكُلًا فَابْطَلَتْ وَقَالَ إِنَّا اشْتَرَى دَامِرًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَأَشْتَرَى مِائَةَ مِائَةٍ سَهْمٍ ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِي. وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ وَلَكِنْ أَنْ يَخْتَالَ فِي ذَلِكَ.

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ جَاءَ السُّوْرُ بْنُ مَعْرُومَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكَبِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْسُّوْرِ أَلَا تَأْمُرُوهُ هَذَا أَنَا اشْتَرَى مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي فَقَالَ لَا زَيْدٌ لِي عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ إِمَّا مَقْطُوعَةً وَإِمَّا مُنْجَمَةً. قَالَ أُعْطِيتُ خُمُسَ مِائَةٍ فَقَدْ قُبِلَتْهُ وَكُنْتُ أَتِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْيَدُ أَحَقُّ بِصَفْقِهِمْ مَا بَعُتْكَه أَوْ قَالَ مَا أُعْطِيتْكَه فَكُنْتُ لِسْفِيَانِ أَن مَعْمَرًا لَمْ يَقْدِرْ هَكَذَا قَالَ لِكُنْه. قَالَ لِي هَكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَخْتَالَ حَتَّى يَبْطُلَ الشُّفْعَةُ فَيَبِيعَ الْبَاقِي لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَعْدُهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ وَيَعْوِضُهُ الْمُشْتَرَى الْآلِفَ وَرُحْمَهُ فَلَا يَكُونُ الشُّفْعُ فِيهَا شُفْعَةً.

۸۶۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن میسرہ نے

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الشَّرِيدِ

ان سے عمرو بن شریکہ نے ان سے ابورافع نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک گھر کی چار سو مثقال قیمت لگائی، تو آپ نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق ہے تو میں اسے نہیں نہ دیتا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی گھر کا حصہ خریدا اور چاہا کہ اس کا حق شفعہ باطل کر دے تو اسے اس گھر کو اپنے چھوٹے بیٹے کو میرہ کر دینا چاہیے اور اس پر کوئی قسم بھی نہیں ہوگی،

۱۰۵۹۔ عامل کا حیلہ کرنا تاکہ اسے ہدیہ دیا جائے،

۱۸۶۷۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسید الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات کی وصولیائی کے لئے عامل بنایا ان صاحب کانام ابن اللبیتہ تھا، پھر جب یہ صاحب واپس آئے اور ان حضورؐ نے ان کا حساب لیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو آپ لوگوں کا مال (صدقہ کا) ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا پھر کیوں نہ تم اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہے اگر تم سچے ہو تو وہیں یہ ہدیہ تمہارا ہے پاس آجاتا پھر اس کے بعد ان حضورؐ نے میں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اما بعد میں تم میں سے ایک کسی کو اس کام پر عامل بنانا ہوں جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے۔ پھر وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا اسے اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہنا چاہیے تھا تاکہ اس کا ہدیہ وہیں پہنچ جائے واللہ تم میں سے حق کے سوا جو بھی کوئی چیز لے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں لے گا کہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہو گا میں تم میں سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ سے اس حال میں لے گا کہ اونٹ اٹھائے ہو گا جو بلبلا رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا بکری اٹھائے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ یہ فرماتے ہوئے اس حضورؐ کو میری آنکھ نے دیکھا اور کان نے سنا،

عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَمَهُ بَيْنَا بَارِعْمَا شَيْئًا مُشْقَالًا فَقَالَ تَوَلَّوْا فِي سَبْعَةِ رُسُلٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِصِقْبِهِ لِمَا أُعْطِيتُمْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اشْتَرَى نَصِيبٌ دَارًا قَرَّادَ أَنْ يُنْظَلَ الشُّفْعَةُ وَهَبَ لِإِنْسِهِ الصَّغِيرَ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ؛

باب ۵۹ اختیال العاقل ليهدي له؛

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يَدْعُو ابْنِ اللَّبَيْتَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ آبَيْكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا. ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَآثَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَأَيُّ اسْتَعْمِلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مَسَارًا لِي اللَّهُ فَيَقُولَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ هَدَيْتُ لِي أَفَلَا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا يَقِي اللَّهُ بِخَلْعِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا يَزِفُّنَ أَحَدًا مِنْكُمْ يَقِي اللَّهُ بِخَلْعٍ بَعِيدًا لَهُ زُعَاءٌ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رَوَى مِيَاضُ ابْنِهِمْ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ بَصَرِي عَيْنِي وَمَسَعُ أُذُنِي؟

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَرَّاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِصِقْبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ اشْتَرَى دَارًا

۱۸۶۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابویہم بن میسرہ نے ان سے عمرو بن شریکہ نے اور ان سے ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے حواری کا زیادہ مستحق ہے اور بعض نے کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر بیس ہزار

درہم میں خریدنا چاہے تو اس کے لئے کوئی مخرج نہیں کہ اس طرح سے صلہ کے ذریعہ بیس ہزار درہم میں خریدے کہ فہزار تو سونانوے درہم تو درہم کی صورت میں نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلہ میں ایک دینار دیدے اس کے بعد اگر حق شفعہ کا دلویدار اس کا مطالبہ کرے تاہم تو اسے بیس ہزار درہم دینے ہوں گے ورنہ گھر کے حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی لیکن اگر اس گھر کا اصل مالک کوئی اور نکل آیا تو خریدنے والا بیچنے والے کو اسی قیمت پر گھر لوٹائے گا جو اس نے بیچنے والے کو دی تھی یعنی نو ہزار نو سونانوے درہم اور ایک دینار کیونکہ جب بیچنے والا اصل مقدار دوسرا نکل آیا تو دینار کو بھانے کی حیثیت ختم ہوگئی اور اگر اس گھر میں کوئی غیب نکلا اور اس کا کوئی دوسرا مقدار نہیں پیدا ہوا تو بیچنے والے کو خریدنے والا بیس ہزار درہم ہی میں گھر دے سکتا ہے امام بخاری نے کہا کہ اس قول کے قائل نے مسلمانوں کے درمیان دھوکے کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (خرید و فروخت میں) انہ کو زوری ہو نہ بدعتی ہو اور نہ کوئی نقصان دہ چیز ہو۔

۱۸۶۹۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ابراہیم بن مسرور نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن شریف نے کہ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک گھر چار سو مثقال میں بیچا اور فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی حق پڑوسی کا زیادہ مستحق ہے تو میں آپ کو یہ گھر نہ دیتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۰۶۰۔ تبصر خواب۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء پہے خواب کے ذریعہ ہوئی؟

بِعِشْرِينَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَخْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الْمَدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَيَنْقُذَكَ تِسْعَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتِسْعَ مِائَةٍ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ وَتِسْعًا رِبَاً بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ أَلْفَ فَاِنْ هَلَبَ الشَّفِيعَ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَارَا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الْمَدَّارِ أَنْ يَسْتَحِقَّ الْمَدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرَى عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَتِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارًا لَاتِ الْبَيْعَ حِينَ اسْتَحَقَّ أَنْتَقَضَ الْقَرْضُ فِي الْمَدَّارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الْمَدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تَسْتَحِقَّ قِيَامُهُ بِرُؤْءِهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ۔ قَالَ فَأَجَازَ هَذَا الْغَدَاةَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاءَ وَلَا خَبْثَةَ وَلَا عَائِلَةَ :

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْرُورَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّوَيْدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَأَدَمَ سَعْدَ ابْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ تَوَلَّاهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَارِئُ أَحَقُّ بِصَفِيهِ مَا أَعْطَيْتَكَ :

باب ۱۰۶۰۔ التَّغْيِيرُ وَأَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الْمُرُويَا الصَّالِحَةِ :

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَزَاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ التَّوَهُمِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُوهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ، أَوَّلُ بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الْمُرُويَا الصَّالِحَةِ فِي النَّوْمِ كَمَا كَانَ لَا يَرَى

۱۸۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد المذاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان کی زہری نے کہا کہ مجھے مروی ہے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سونے کی حالت میں سہمی خواب کے ذریعہ ہوئی، چنانچہ آن حضور جو خواب بھی دیکھتے



تو وہ صبح کی پوچھنے کی طرح سامنے آجاتا تھا اور ان حضورؐ غار حرا میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا خدا کی یاد کرتے تھے۔ چند متبعین دنوں کے لئے یہاں آئے اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لائے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کر دیتی یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آگیا اور آپ غار حرا ہی میں تھے چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھئے اُن حضورؐ نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبوچا میں نے اس کی وجہ سے بہت تکلیف محسوس کی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ پھر میں نے وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اس نے مجھے پھر مجھے تیسری مرتبہ دبوچا جس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا کہ پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کی ہے یہاں تک کہ ما لم یعلم سمک تلاوت کی۔ پھر جب آپ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آئے تو آپ کے شانے کا نب رہے تھے اور جب اندر داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو مجھے چادر اڑھا دو، چنانچہ آپ کو چادر اڑھا دی گئی اور جب آپ کا خوف دور ہوا تو فرمایا کہ خدیجہ میرا حال کیا ہو گیا ہے؟ اور پھر آپ نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی کہ ہرگز نہیں آپ کو مشرت ہو کیونکہ واللہ خداوند تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں بات سچی کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر مدد کرتے ہیں پھر آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا و زہرا بن نوفل بن امیہ بن عبد العزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے۔ چنانچہ خدیجہ اللہ تعالیٰ چاہتا مگر نبی میں آپ انجیل لکھا کرتے تھے وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور دنیا ہی میں جانا رہی تھی ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ۔ بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورنہ نے پوچھا بھتیجے تم کی دیکھتے ہو؟ اُس حضورؐ نے خود دیکھا تھا اس کی تفصیل سنائی تو ورنہ نے کہا کہ یہ تو وہی ناموس و جراثیل علیہ السلام ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا، کاش میں اس وقت جوان ہوتا اور جب نہیں تمہاری قوم نکالتی تو زندہ رہتا اُن حضورؐ نے پوچھا کیا یہ مجھے مالاں گے؟ ورنہ نے کہا کہ ہاں۔ جب بھی وہ کوئی پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس

رُوبًا اِجَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الْقَصْبِ. فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيْتَحْنَتْ فِيهِ وَهِيَ التَّعَبْدُ الْيَسَارِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ ذِيكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى تَبْلُغَ الْحَقَّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ تَجَاءُ الْعِلْمُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخَذَنِي فَنَقَطَنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخَذَنِي فَنَقَطَنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهَا حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرُّدْمُ فَقَالَ يَأْخُذُ خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا النُّجُودُ وَقَالَ تَدْرِي خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ كَلَّا ابْنُ خَدِيجَةَ لَا يَخْشِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلَ الرَّحِمَةَ وَتَصَدُّ فِي الْحَدِيثِ وَتَخِيلُ الْكُلَّ وَتَقْرَأُ الْقَيْمَتَ وَتَعِينُ عَلَى كَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ تَوَيْلٍ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ أَهْرَاقًا تَنْقَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْعِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدَامِي فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيْ ابْنِ عَمِّهِمْ مِنْ ابْنِ أَبِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنُ أَخِي مَاذَا تَسْرِي؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاهِي فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَزَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْمُغِرُ حِجِّي هُجًا؟

کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے اور میں نے تمہارے وہ ایام اپنے توہم تہمدی  
بھر پر بدکردوں کا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورتہ کی وفات ہوگئی اور وحی کا  
سلسلہ منقطع ہو گیا اور اہل حضور کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا جیسا کہ ہمیں  
معلوم ہوا ہے آپ نے پہار کی بلند چوٹی سے کئی مرتبہ اپنے آپ کو گرا دینا  
چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہار کی بلند چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے  
آپ کو گرا دیں تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آگئے اور کہا کہ یا محمد! آپ  
یقیناً اللہ کے رسول ہیں اس سے آں حضور کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے  
لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رک رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور اس کا  
تقصید کیا۔ لیکن جب ایک پہار کی چوٹی پر چڑھے تو جبریل سامنے آئے اور  
اسی طرح کی بات پھر کہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”فالقی الاصابح“  
سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

۱۰۴۱۔ نیکوں کے خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ یقیناً تم مسجد  
حرام میں داخل ہو گے۔ اگر اللہ نے چاہا امن کے ساتھ اپنے  
سمر کے بالوں کو منڈوائے ہوئے یا ترشوائے ہوئے اور تمہیں  
خوف نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم  
نہیں ہے :

۱۸۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے ان کے  
اصحاب بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نیک آدمی کا اچھا خواب موت  
کا چھایا سوال جزی ہے :

۱۰۴۲۔ خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے :

۱۸۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زبیر نے حدیث  
بیان کی ان سے یحییٰ نے جو سعید کے بیٹے ہیں کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ  
عنہ سے سنا کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا (اچھے) خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان  
کی طرف سے ہیں :

فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمَيَاتِ رَجُلٍ قَطُّ يَسْأَلُ بِيَه  
إِلَّا عُدْوِي وَإِنْ يَدْعِي بِي يَوْمَئِذٍ أَنْصُرْتُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا  
ثُمَّ لَمَ يَنْشُبُ وَرَقَةُ أَنَّ قَوْفِي وَكُنْتُ أَلُوْحِي فَتَرَفَ  
حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِمَّا بَلَفْنَا حُرْنَا  
عَدَا أَمْنَهُ وَمَرَّ الْكَلْبُ بِرُؤْسِ رُوَيْسٍ شَوَاهِقِ  
الْجَبَالِ فَكَلَّمَا أَدْنَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ يَكُنِي يُلْقِي مِنْهُ  
نَفْسُهُ تَبْدَأُ لَهُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ  
اللَّهِ حَقًّا تَسْكُنُ لَذَلِكَ جَاشُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ فَبُتِرَ  
فَإِذَا طَلَّاتِ عَلَيْهِ فَتَرَفَ الْوَحْيُ عَدَا الْيَشِيْلُ ذَلِكَ  
فَإِذَا أَدْنَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ تَبْدَأُ لَهُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ  
مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْقِيَ الْإِصْبَاحُ ضَوْؤُ  
السُّنَنِ بِالْثَهَارِ وَضَوْؤُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ :

باب ۱۰۴۱۔ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
لَقَدْ مَدَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْ  
خُلَّتِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَنَ شَاءَ اللَّهُ إِمْنِينَ  
مُحَاقِقِينَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَفِّحِينَ لَا تَخَافُونَ  
فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ  
ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا :

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنْ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ  
سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنْ التَّوْبَةِ :

باب ۱۰۴۲۔ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ  
مِنْ الشَّيْطَانِ :

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْقَلْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا  
هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا  
رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّمَا لَا تَنْفَعُ  
اور کسی سے ایسے خواب کا ذکر نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۱۰۶۳۔ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ  
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يَعْنَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: وَأَشْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا. لَقِيتُهُ بِإِلْيَا  
عَنْ أَبِيهِ. حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِثْلُ  
اللَّهِ وَالْعُلَمَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَسْتَعِذْ  
مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّمَا لَا تَنْفَعُ. وَعَنْ  
أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا  
مِّنَ النَّبُوءَةِ

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا يَعْنَى بْنُ قُرْعَةَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ  
سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ رَوَاهُ ثَابِتٌ

۱۸۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث  
نے حدیث بیان کی ان سے ابن المہادی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
حباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے  
جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی  
چاہیے۔ لیکن اگر کوئی اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھتا ہے جو اسے نا پسند  
ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے پس اسے اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے

۱۰۶۳۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے  
ایک جزو ہے

۱۸۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی  
کثیر نے حدیث بیان کی اور ان کی تعریف کی۔ کہ میں نے ان سے یہاں میں ملاقات  
کی تھی ان سے ان کے والد نے ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے  
ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ  
کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس اگر کوئی برا خواب  
دیکھے تو اسے اس سے پناہ مانگنی چاہیے اور بائیں طرف تھوکانا چاہیے۔ کیونکہ  
اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور عبد اللہ بن یحییٰ نے ان کے والد نے  
بیان کیا کہ ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے  
والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح

۱۸۴۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں  
میں سے ایک جزو ہے

۱۸۴۶۔ ہم سے یحییٰ بن قرق نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد  
نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن المسیب نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جزو ہے  
اس کی روایت ثابت، عبد اسحاق بن عبد اللہ نے اور شعبہ نے انس رضی

وَحَيْنًا ذَا اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبَ عَنْ النَّبِيِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْقَصَائِدُ  
جُزْءٌ مِمَّنْ يَسْتَنِي وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِمَّنْ النَّبُوءَةُ :

۱۸۷۸۔ الْمُبَشِّرَاتُ :

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَمْ يَمُنَّ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا  
الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الْقَصَائِدُ :

۱۸۷۹۔ رُؤْيَا يُوسُفَ . وَقَوْلُهُ تَعَالَى

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِرَبِّهِ يَا بَنِي إِبْرَاهِيمَ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ  
عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي  
سَاجِدِينَ . قَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ  
عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ  
يَلْوِي سَانَ عَدُوٍّ وَمُؤْمِنٍ . وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ  
رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ  
وَيُؤْتِيكَ زُجْجَةً مِنْ عِلْمِكَ وَعَلَى إِنْ يَغْفُوبَ  
كَمَا أَتَتْهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ  
وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ . وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى . يَا بَنِيَّ هَذَا أَدْرِيْلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ  
قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي  
مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكَ مِنْ الْبَدُونِ  
بَعْدَ أَنْ تَزَوَّجَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي  
إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ  
الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَ

اللہ عز و جل کے واسطے سے کہ ہے ، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے :

۱۸۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن حنزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن ابی  
حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ، ان سے عبید اللہ  
بن عباس نے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھالیس  
جزد میں سے ایک جز ہے :

۱۸۷۸۔ مبشرات :

۱۸۷۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ،  
انہیں زہری نے ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا  
کہ نبوت میں سے صرف اب مبشرات باقی رہ گئی ہیں ۔ صحابہ نے پوچھا مبشرات  
کیا ہیں ؟ ان حضور نے فرمایا کہ اچھے خواب :

۱۸۷۹۔ ایوسف علیہ السلام کا خواب : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ۔

جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ اے باپ ۔  
میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو خواب میں دیکھا  
دیکھا ہوں کہ وہ میرے آگے جھک رہے ہیں ۔ وہ بولے میرے  
پیارے بیٹے اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان  
کرنا ورنہ وہ تمہاری اذاکے لئے کوئی چال چل کر رہیں گے بے  
شک شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے اور اسی طرح ،  
تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر  
سکھائے گا اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور یعقوب پر پورا کرے  
گا جیسا کہ وہ اسے اس کے قبل پورا کر چکے تھے تمہارے دادا پروردگار  
ابراہیم واسحاق پر بے شک تمہارا پروردگار بڑا علم والا ہے بڑا  
حکمت والا ہے : اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اور یوسف نے کہا  
اے میرے باپ ! یہ میرے قبل والے خواب کی تعبیر ۔ اے  
میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا ہے اور اسی نے میرے ساتھ کیا  
احسان اس وقت کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ سب  
کو صحرے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے

عَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي  
مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ فَاطِرَ الْوَلَدِينِ  
وَالْمُبْتَدِئِ وَالْبَارِئِ وَالْخَالِقِ وَاحِدٍ مِنْ  
الْأَبَدِ عِبَادَتُهُ :

بھائیوں کے درمیان فساد ڈالو اور باقیہ شک میرا پروردگار  
جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے بے شک وہی ہے  
علم والا حکمت والا، اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی  
اے رب! تو نے مجھے حکومت بھی دی اور خوابوں کی تعبیر کا علم  
بھی دیا اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی میرا کارساز  
دینا و آخرت میں ہے مجھے دنیا سے اپنا فرما بنو دارا تھا اور مجھے صالحین میں جا ملا فاطر مدینع مبتدع، باری و خالق، ہم معنی میں بدو

بادیہ سے ہے :

**باب ۱۰۶۶** رُوِيَ ابِرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَوْلَهُ تَعَالَى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيُ قَالَ يَا  
بُنَيَّ إِنِّي أُرَى الْمَنَامَ إِنِّي أَذْهَبُكَ فَانظُرْ مَاذَا  
تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ أَفَعَلُ مَا تَأْمُرُ سَجَدَ فِي  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْقَابِضِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَ  
تَلَّهُ لِدُجَيْنٍ ذُنَادٍ مَالَهُ أَنْ يَأْتِيَاهُم قَدْ  
صَدَقَتْ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكْ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ أَسْلَمَا سَلَمًا مَا أَمْرَاهُ . وَ  
تَلَّهُ وَهَمَّ وَجْهَهُ بِالرُّضَى :

۱۰۶۶۔ ابراہیم علیہ السلام کا خواب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔  
”پس جب اسماعیل ابراہیم علیہما السلام کے ساتھ جدوجہد  
کے قابل ہوئے تو ابراہیم نے کہا۔ اے میرے بیٹے! میں خواب  
میں دیکھتا ہوں کہ میں نہیں ذبح کر رہا ہوں۔ پس تمہاری کیا رائے  
ہے؟ خواب دیا میرے والد آپ کیجئے اس کے مطابق جواب کو  
حکم دیا جاتا ہے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے جبر کرنے والوں میں  
سے ہائیں گے پس جب کہ دونوں تیار ہو گئے اور اسے پیشانی کے  
بل پھیرا اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے اپنے  
خواب کو سچ کر دکھایا۔ بلاشبہ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو  
بلکہ دیتے ہیں“ مجاہد نے کہا کہ ”اسلمنا کا مفہوم یہ ہے کہ دونوں جھگ گئے اس حکم کے سامنے جواب نہیں دیا کیا تھا“ و تلہ یعنی ان کی پیشانی

کو زمین پر رکھا :

**باب ۱۰۶۷** الشَّوَاهِدُ عَلَى الرُّؤْيَا :

**۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا رَوَى الْبَيْتَةَ  
الْقَدْرَ فِي الشَّبَحِ الْآخِرَةِ وَأَنَّ أَنَسًا رَوَى أَنَّهَا فِي الْعَصْرِ  
الْآخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبُوحَا  
فِي الشَّبَحِ الْآخِرِ :**

۱۸۷۹۔ ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے  
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر ( رمضان کی )  
سات تاریخ آخری تاریخ میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری  
دس تاریخوں میں ہوگی تو اُن حضو نے فرمایا کہ اسے آخری سات تاریخوں میں  
تلاش کرو :

۱۰۶۸۔ قیدیوں اور اہل شرک و فساد کے خواب۔ اللہ تعالیٰ  
کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”اور یوسف علیہ السلام کے ساتھ  
جیل خانہ میں دو اور جوان داخل ہوئے ان میں سے ایک نے  
کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں ہنگو کا شرہ پور رہا ہوں

**باب ۱۰۶۸** رُوِيَ أَهْلُ الشُّبُحِ مِنَ الْفَسَادِ  
وَالشُّرُكِ يَقُولُهُ تَعَالَى وَخَلَّ مَعَهُ الْيَجُنَّ  
فَتَيَّانَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَى فِي أَعْيُنِي  
خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَى إِنِّي أَخِصُّ كَوُوقَ

رَاسِي عُبْرًا تَأْتِيهِمُ مِنْهُ يَتَشَاءُونَ لِيَلِيَهُ  
 إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا  
 طَعَامٌ تُؤْرَقَانِهِ إِلَّا نَبَأُ كُلُّمَا بِمَا دُلِّيهِ قَبْلَ  
 أَنْ يَأْتِيَكُمَا فَمِنْكُمْ أَتَاكُمْ عَلَى رِبْقٍ إِيَّا  
 قِي تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ بَابِلِيَهُ وَهُمْ  
 بِأَلَاخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وَاقْبَعْتُ مِنْهُ  
 أَبَانِي إِجْرَاهِيهِمْ وَاسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ  
 لَنَا أَنْ تُشْرِكَ بَابِلِيَهُ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ  
 فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ  
 أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ يَا صَاحِبِي السَّجِينُ  
 أَرَبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ؟ وَقَالَ الْفَقِيرُ لِيَعْنِي  
 أَلَا تَبْعُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرَبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ يَحْمِلُ  
 أَمَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ  
 دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمِيَتْهُنَّ وَأَبَاؤُكُمْ  
 مَا يُكَلِّمُ اللَّهُ بِمَقَامٍ مِنْ سُلْطَانٍ إِنْ أَلْعَنَهُ  
 إِلَّا أَلِيَهُ أَمَرَ أَنْ تَعْبُدُوا وَإِنَّا كَذَلِكَ الَّذِينَ  
 الْفَقِيرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ  
 يَا صَاحِبِي السَّجِينُ أَمَا أَحَدُكُمْ يَسْقِي  
 رَبَّهُ خَمْرًا أَمْ أَلَاخِرَةُ فَمِنْكُمْ فَتَأْتِيهِمْ  
 مِنْ رَبِّهِمْ قَصِيصُ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ تَنفِيقِينَ  
 وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا أَذْكُرَنِي  
 عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنَسَ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ  
 فَلَبِثَ فِي السَّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ وَ قَالَ  
 الْمَلِكُ إِنِّي أُرَى مِنْهُ بَقَرَاتٍ سَمَانِيَتَا  
 كُلُّهُنَّ سَبْعٌ مِجَافٌ وَسَبْعٌ سُبُلِيَّتٌ خَصُورٌ  
 وَأَخْرَجْتُ يَابِهَا أَمَلًا أَفْخَرُنِي فِي رُؤْيَايَ  
 إِنْ كُنْتُمْ لِتُذَرُّوا يُعْبَرُونَ قَالُوا أَصْغَاثُ  
 أَخْلَامٍ وَمَا فَخَنُ بِنَا وَبِئْسَ الْأَخْلَامُ بَعْدَ مَدِينَةٍ  
 وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ

اور دوسرے نے کہا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر نوا  
 میں روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اس میں سے بوندے  
 نوح نوح کر کھا رہے ہیں آپ ہم کو اس کی تعبیر بتائے بیشک  
 ہم تو آپ کو بزرگوں میں پاتے ہیں وہ بولے جو کھانا تم دونوں  
 کے کھانے کے لئے آئے وہ ابھی آئے پائے گا کہ میں اس  
 کی تعبیر تم سے بیان کروں گا قتل اس کے کہ کھانا تم دونوں کے  
 پاس آئے یہ اس میں سے ہے جس کی میرے پروردگار نے مجھے  
 تعلیم دی ہے میں تو ان لوگوں کا مذہب پہلے ہی چھوڑ  
 ہوئے ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے وہ  
 بالکل منکر ہیں اور میں نے تو اپنے بزرگوں ابراہیم اور یعقوب  
 اور اسحاق کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ہم کو کسی طرح زیبا  
 نہیں کہ اللہ کے ساتھ ہم کسی شئی کو جس شریک قرار دیں یہ اللہ کا  
 ایک فضل ہے ہمارے اوپر اور کل لوگوں کے اوپر لیکن اکثر  
 لوگ اس نعمت کا شکرا ادا نہیں کرتے اسے یا ان مجلس جدا  
 جدا مبعود پڑھے یا ایک اللہ رب پر غالب ہے؟ تم لوگ تو اسے  
 چھوڑ کر چند ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ  
 دادوں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے کوئی بھی دلیل اس پر نہیں اتاری  
 ہے حکم صرف اللہ کا ہی ہے اسی نے حکم دیا ہے کہ جو اس کے  
 کسی کی پرستش نہ کرو یہی دین مستقیم ہے لیکن اکثر لوگ علم  
 نہیں رکھتے اسے یا ان مجلس اہم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شریک  
 پڑا یا کرے گا اور ہا دوسرا تو اسے سولی دی جائے گی پھر اس  
 کے سر کو پرندے کھا دیں گے وہ امر اسی طرح مقدر ہو چکا ہے  
 جس کی بات تم دونوں پوچھ رہے ہو اور دونوں میں سے  
 جس کے تعلق رہا فی کا یقین تھا اس سے کہا کہ میرا بھی ذکر اپنے  
 آقا کے سامنے کر دینا لیکن اسے اپنے آقا کے ذکر کا شیطان نے  
 بھلا دیا تو وہ جیل خانہ میں کئی سال تک رہے اور بادشاہ نے  
 کہا کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں اور  
 انہیں کھاتے جاتی ہیں سات موٹی گائیں اور سات بالیاں بزر  
 ہیں اور سات ہی خشک اسے مرادو مجھے اس خواب کی تعبیر

أَنَا أَنْتُكَ هُتَا وَيَا يَه فَارْسِلُونِ يُوسُفُ  
 آتَاهَا الصِّدْقُ أَنْتَنَا سَبْعَ صَوَاتٍ سَنَانٍ  
 يَا كُفْهَنْ سَبْعَ عِجَافٍ وَ سَبْعَ سُنْبُلَاتٍ  
 خُفْرًا وَ أَحْرَيسِيَّتٍ لَعَلِّي أَرْجِعَ إِلَى النَّاسِ  
 لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ  
 دَأْبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرَكُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا  
 قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ  
 ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادًا يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ  
 إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ  
 عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْمُرُونَ  
 وَقَالَ الْمَلِكُ اسْتَوْفِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الْوَسِيلُ  
 قَالَ اجْعِلْ لِي رِيَاسًا وَادْكُرْ فَتَعَلَّ مِنْ دَكْنٍ  
 أُمْتَةٍ تَمُوتُ وَ يَذْكُرُ أُمْتَةٍ نَسِيَانٍ وَقَالَ  
 ابْنُ عَتَايَسٍ يَعْمُرُونَ الْأَعْنَابَ وَالْمُتَحَنِّينَ  
 تَحْمِصُونَ تَحْمِصُونَ

بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے لیتے ہو، انہوں نے کہا کہ یہ تو خواب  
 ہائے پریشان ہیں اور ہم خوابوں پریشان کی تعبیر کے باہر نہیں  
 ہیں۔ اور دو قیدیوں میں سے جس کو رہائی مل گئی تھی وہ بولا اور  
 اسے ایک مدت کے بعد پڑا تھا میں ابھی اس کی تعبیر لائے دیتا  
 ہوں ذرا مجھے جانے دیجئے۔ اے یوسف، اے صدق بحکم، ہم  
 لوگوں کو حکم تو بتائے اس خواب کا کہ سات گائیں مٹی میں اور  
 انہیں سات دہلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بایاں سنہلی  
 اور سات ہی خشک۔ تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں کہ ان کو  
 بھی معلوم ہو جائے یوسف نے کہا کہ تم سات سال متواتر کاشت  
 کاری کئے جاؤ۔ پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بالی ہی میں لگا رہنے  
 دو پھر اس تھوڑی مقدار کے کہ اسی کو کھاؤ۔ پھر اس کے بعد سات  
 سال سخت آئیں گے کہ میں ذخیرہ کو کھا جائیں گے جو تم نے فراہم  
 کر رکھا ہے پھر اس تھوڑی مقدار کے جو تم بیج کے لئے دکھ چھوڑ  
 گے پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب  
 بارش ہوگی اور اس میں وہ شیرہ بھی پھوٹیں گے اور بادشاہ نے

کہا کہ میرے پاس تولاد۔ پھر جب تاحمدان کے پاس پہنچا تو یوسف نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ۔ وادکر ذکر سے انتقال کے وزن  
 پر ہے۔ اتمہ۔ بمعنی قرن ہے اور بعض نے اتمہ پڑھا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انکو پھوٹیں گے اور تیل نکالیں گے  
 تمھوں ای تحسون :

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُؤَيْبَةُ  
 عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
 وَ أَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّيْتُ فِي السَّجْنِ  
 مَا لَيْتَ يُوسُفُ ثُمَّ آتَانِي الدَّاحِي لَزَجْبُشُهُ  
 بَاب ۱۰۶۹۔ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي النَّسَامِ :

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
 يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَسَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى  
 قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
 رَأَى فِي النَّسَامِ فَسَحْرَانِي فِي الْيَقْفَةِ وَرَأَيْتُمُ الشَّيْطَانَ

۱۸۸۰۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان  
 کی ان سے مالک نے ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ  
 نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا، اگر میں اتنے دنوں قید میں رہنا جتنے دقوں یوسف علیہ السلام رہے  
 اور پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو اس کی دعوت قبول کر لیتا :  
 ۱۰۶۹۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا

۱۸۸۱۔ ہم سے حمدان نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں  
 یونس نے انہیں زہری نے ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا  
 کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بخیر قرب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا، ادیس

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِبْنُ سِيرِينَ إِذَا رَأَى فِي صُورَتِهِ ۝

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمْتَازٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخِيلُ فِي دُرُودِيَا الْمُسْلِمِينَ جُزْءًا مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِمَّنْ التَّبَوُّةُ ۝

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّؤْيَا الْمَصْلَحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا ذَلِكُمْ نَعْوٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا يَقْوَى وَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَوَرَّأُ بِلَا ۝

۱۸۸۴- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ الزُّهْرِيِّ ۝

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّهَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَوَرَّأُ بِلَا ۝

بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ سَهْرَةُ ۝  
۱۸۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَهَسَاتِنَهُ الْكَلِمِ

اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن سیرین نے بیان کیا کہ جب آپ حضور کو کوئی شخص آپ کی صورت میں دیکھے (تو وہ اس حضور ہی کو دیکھتا ہے) ۱۸۸۲- ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعہ دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے ۝

۱۸۸۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث بن ابی اسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برے خواب شیطان کی طرف سے پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف میں مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے، کیونکہ وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا ۝

۱۸۸۴- ہم سے خالد بن خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے زبیدی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا اس روایت کی متابعت یونس اور زہری کے جیسے نے کی ۝

۱۸۸۵- ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے لیث بن ابی اسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن السہار عن عبد اللہ بن ختتاب عن ابی سعید الخدری سماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا ۝

۷۰- رات کے خواب اس کی روایت سمرہ نے کی ۝

۱۸۸۶- ہم سے احمد بن محمد بن معقل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے



وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْمَرْحَةُ إِذْ أَتَيْتُ  
بِمَقَاتِلِهِمْ خَزَائِنِ الْأَرْضِ عَنِّي وَضَعْتُ فِي يَدِي  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ هَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَعَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَرَأَيْتُمْ لَيْلَةَ الْكَعْبَةِ قَرَأْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَاخَصَنَ  
مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدَمَ الرِّجَالِ لَهُ لَيْلَةٌ كَاخَصَنَ مَا  
أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّيْلِ قَدْ رَجَلَهَا قَطْرُ مَاءٍ مَتَكِسًا  
عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطْلُوفُ بِالْبَيْتِ  
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ  
إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطِطًا عَرَّ الْعَيْنِ أَيْمَنُ كَانَهَا  
عُتْبَةُ طَافِيَةً فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا أَقْبَلَ الْمَسِيحُ  
اللَّهُ جَالٌ

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْإِبْرَاهِيمُ عَنْ  
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا آتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي النَّيَامِ  
وَسَأَلَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ ابْنِ كَثِيرٍ وَابْنُ  
أَخِي الزُّهْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَادَ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَاسْتَعَانَ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ  
كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَ مَحْزُورًا يُسَيِّدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَهُ

بَابُ الرُّؤْيَا بِالشَّهَارِ وَقَالَ ابْنُ

فرمایا مجھے مفاتیح انکلم دیئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے  
اور گذشتہ رات میں سو یا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی  
گئیں اور میرے سامنے انہیں رکھ دیا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان  
مضمون کو اس دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔

۱۸۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسنعہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان  
سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات مجھے کعبہ کے پاس (خواب میں) دکھایا گیا میں نے ایک  
گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے کسی نسب سے خوبصورت آدمی  
کی طرح تھے ان کے لیے خوبصورت بال تھے ان سب سے خوبصورت بالوں کی  
طرح جو تم دیکھ سکتے ہو گے ان میں انہوں نے کنگھایا تھا اور پانی ان سے  
ٹپک رہا تھا اور وہ دو آدمیوں کے سہارے یا زیر فرمایا کہ دو آدمیوں کے  
شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ کون  
صاحب ہیں مجھے بتایا گیا کہ مسیح بن مریم علیہما السلام۔ پھر جانک میں نے  
نگھمراے بال والے آدمی کو دیکھا جس کی ایک آنکھ کافی تھی اور انگور کے  
دانے کی طرح اٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کون ہے مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح و جلال ہے

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ  
نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ میں نے رات خواب میں دیکھا  
ہے اور انہوں نے حدیث بیان کی اور اس روایت کی متابعت سلیمان بن  
کثیر زہری کے بیٹے اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطے سے کی اس سے  
عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے واسطے سے۔ اور زبیدی نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ان سے عبید اللہ  
نے اور ان سے ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے واسطے سے۔ اور شعب اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری کے واسطے سے  
بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث  
بیان کرتے تھے اور عمر نے اسے مسنداً نہیں بیان کرتے تھے لیکن بعد میں  
کرتے گئے تھے۔

۱۰۷۱۔ دن کا خواب۔ اور ابن عوفی نے ابن سیرین کے واسطے

عَنْ عَنِ ابْنِ سَيَرٍ رَوَى النَّهَارِ مِثْلُ  
رَوَى الْبَلَدِ

سے بیان کیا کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح  
ایسی ہیں

۱۸۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انیس مالک نے  
خبر دی انیس اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ  
عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے  
کناح میں تھیں، ایک دن آپ ان کے یہاں گئے تو انہوں نے آپ کے سامنے کھانسی  
چیز پیش کی اور آپ کا سر جھانپیں لگیں اس مرض میں آنکھوں سے سونگے پھر بیدار ہوئے  
تو آپ مسکرا رہے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں اس پر پوچھا رسول اللہ آپ  
بہنس کیوں رہے تھے؟ اس حضور نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے  
اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے پیش کئے گئے اور دنیا کی پشت پر وہ اس طرح  
سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں اسحاق کو شک تھا کہ حدیث کے الفاظ  
”ملوک علی الاشدۃ“ تھے یا ”ملوک علی الاشدۃ“ انہوں نے بیان کیا کہ میں  
نے اس پر عرض کی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ چنانچہ  
آنکھوں نے ان کے لئے دعا کی۔ پھر آپ نے سر مبارک رکھا (اور سونگے) پھر بیدار  
ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیوں بہنس رہے ہیں  
آنکھوں نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستے میں غزوہ  
کرتے ہوئے پیش کئے گئے جس طرح آنکھوں نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا بیان کیا کہ میں  
نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ اس حضور  
نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔ چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا معاویہ  
رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر پر قافلہ جہاد کے ساتھ گئیں اور جب

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ  
سَيِّعَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مُلْحَانَ وَ  
كَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا  
يَوْمَ فَاطَمَتُهُ. وَجَعَلَتْ تَغْلِي رَأْسَهُ فَتَاهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَبَقَطَ وَهُوَ يَضْحَكُ  
قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ  
مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ  
تَبَعِ هَذَا الْبَحْرِ مِثْلَ عَلَى الْأَسْرَةِ لَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ  
عَلَى الْأَسْرَةِ شَلَتْ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِيَّاهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ نَدَا عَنْهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَبَقَطَ  
وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟  
قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهُ  
اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَوَكَّبَتْ  
الْبَحْرِي زَمَانَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ  
وَأَتَتْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

سمندر سے اہر ایڑ تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں

بَابُ رَوَى النَّسَاءُ

۱۰۷۲۔ عورتوں کے خواب

۱۸۹۰۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انیس غارہ  
بن زید بن ثابت نے خبر دی انیس ام غارہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک انصاری خاتون  
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نے انیس خبر دی کہ  
انہوں نے مہاجرین کے ساتھ برادرانہ تعلق کے لئے قرعہ اندازی کی تو ہمارے  
عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام کا نکلا، پھر ہم نے انیس اپنے گھر میں بٹھرایا

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ ابْنِ زَيْدٍ  
بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْبَرْتُهُ أَنَّهُمْ اقْتَسَمُوا  
الْمُهَاجِرِينَ قَرْعَةً قَالَتْ فَظَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ  
فَوُزِلْنَا فِي أَيْمَانِنَا فَوَجِعَ وَجَعُهُ الَّذِي كُوفِيَ فِيهِ

اس کے بعد انہیں وہ تکلیف ہوئی جس میں ان کی وفات ہو گئی۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو انہیں غسل دیا گیا اور ان کے کپڑوں کا کفن دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا ابواسائب (عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر اللہ کی رحمت ہو، تمہارے متعلق میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ اُن حضور نے اس پر فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں عزت بخشی (مرنے کے بعد)؟ میں نے عرض کی۔ میرے باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ پھر اللہ کے عزت بخشے گئے گا، اُن حضور نے فرمایا جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یقینی چیز (موت) ان پر لگی ہے اور خدا کی قسم میں بھی ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ ہونے کے باوجود انہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ انہوں نے اس کے بعد کہا کہ واللہ اس کے بعد میں کبھی کسی کی برائت نہیں کروں گی۔

فَكَمَّا تَوَفَّيَ غُسْلًا وَكُفِّنَ فِي أَنْوَابِهِ وَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا سَائِبٍ فَشَهِدَ بِي عَلَيْكَ لَقَدْ أُرْمِكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَقُلْتُ يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَمِّنْ يُكْرِمُكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَجُلٌ الْخَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَآخِرُ رَسُولٍ اللَّهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِي فَقَالَتْ وَأَلَّهِ لَا أُرَاكِ بَعْدَ لَا أَحَدًا أَبَدًا

۱۸۹۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعب نے خبر دی اور انہیں زہری نے یہی حدیث۔ اور بیان کیا کہ (اُن حضور نے فرمایا کہ) میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا انہوں نے بیان کیا کہ اس کا مجھے رنج ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے (چنانچہ میں سو گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک جاری چشمہ ہے میں نے اس کی اطلاع آنکھوں کو دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ. قَالَتْ وَآخِرُ نَبِيٍّ قَبْلَتْ قَبْرًا رَأَيْتُ رِجُلًا عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ

۱۰۷۳۔ براخوب شیطان کی طرف سے ہے پس اگر کوئی براخوب دیکھے تو ایسے طرف حقوک دے اور اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرے

۱۸۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یقین نے ان سے ابی شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوقتاہہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور آپ کے شہسواروں میں سے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے شیطان کی طرف سے پس تم میں سے کوئی براخوب دیکھتا ہے جو اسے پالندہ ہو تو اسے چلبیٹے کہ اپنے بائیں طرف حقوکے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے۔ وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا،

بَابُ ۱۰۷۳۔ الْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ فَلْيَبْصُرْ عَنْ بَصَارِهِ وَلَا يَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ ذَكَرَ أَنَّ أَصْعَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآخِرَ سَانِهِ. قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَكْرَهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ بَصَارِهِ وَلَا يَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ

۱۰۷۴۔ دودھ

۱۸۹۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں حمزہ ابن عبد اللہ نے خبر دی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

بَابُ ۱۰۷۴۔ اللَّبَنُ ۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُنْتُ بِقَدَحٍ  
لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِذَا لَرَى الْوَرَى يَخْرُجُ مِنْ  
أُظْغَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ قَضِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا  
أَوَّلُ شَيْءٍ يَأْرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَلَّةُ

آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا  
گیا اور میں نے اس کا دودھ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے  
ناخن میں نمایاں دیکھا اس کے بعد میں نے اس کا بچا ہوا دیدیا۔ آپ کا اشارہ  
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا صحابہ نے پوچھا آپ نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول  
اللہ! اُن حضور نے فرمایا کہ علم؛

۱۰۷۵۔ جب دودھ کسی کے اطراف یا ناخن تک نمایاں ہو جائے؛

۱۸۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے  
ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی اور  
انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے  
اس میں سے پیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر اپنے اطراف میں نمایاں دیکھا  
پھر میں نے اس کا بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا۔ جو صحابہ وہاں موجود  
تھے انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ آنحضرت نے فرمایا  
کہ علم؛

۱۰۷۶۔ خواب میں قیص؛

۱۸۹۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے صالح نے ان سے ابن  
شہاب نے بیان کیا ان سے ابوامامہ بن سہل نے حدیث بیان کی انہوں نے  
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا  
رہے ہیں وہ قیص پہنے ہوئے ہیں ان میں بعض کی قیص تو صرف سینے تک کی  
ہے اور بعض کی اس سے بڑی ہے اور اُن حضور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے  
پاس سے گزرے تو ان کی قیص زمین سے گھٹ رہی تھی صحابہ نے پوچھا یا رسول  
اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ دین؛

۱۰۷۷۔ خواب میں قیص کا گھسٹنا؛

۱۸۹۶۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث  
بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہیں  
ابوامامہ بن سہل نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان

بَابُ ۱۰۷۵۔ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي الْأُظْغَارِ أَوْ الْأُظْغَارِ فِي  
۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُنْتُ بِقَدَحٍ  
لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِذَا لَرَى الْوَرَى يَخْرُجُ مِنْ  
أُظْغَارِي فَأُعْطِيتُ قَضِي عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ  
مَنْ حَوْلَهُ، فَمَا أَوَّلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْغَلَّةُ؛

بَابُ ۱۰۷۶۔ الْقَيْصُ فِي النَّمَامِ  
۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّ  
سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ  
عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَيْصٌ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا  
مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ  
قَيْصٌ يَجْرُكَ قَالُوا مَا أَوَّلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينُ؛

بَابُ ۱۰۷۷۔ جَرَى الْقَيْصُ فِي النَّمَامِ  
۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرَةَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ  
حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي أَبُو أُمَامَةَ  
بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو یا ہوا تھا کہ میں نے لوگوں کو اپنے سامنے پیش ہوتے دیکھا وہ قیسی پہنے ہوئے تھے ان میں سے بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بڑی تھی اور میرے سامنے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیش کئے گئے تو ان کی قمیص زمین سے گھٹ رہی تھی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ دیں:

۱۰۷۸۔ خواب میں سبز یا ہرا بھرا بارغ دیکھنا:

۱۸۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی ان سے حرمی بن عمارہ نے حدیث بیان کی ان سے قرہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا جس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ لوگ اس طرح کی بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ ان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انہیں علم نہیں ہے میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون ایک ہرے بھرے بارغ میں غیب کیا ہوا ہے اس ستون کے اوپر کے سرے پر ایک حلقہ (عروہ) لگا ہوا تھا اور نیچے منصف تھا۔ منصف سے مراد غام ہے پھر کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پکڑ لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ کا جب انتقال ہوگا تو وہ العروۃ الوثقی کو پکڑے ہوئے ہوں گے (یعنی اسلام پر مضبوطی سے قائم ہونگے)۔

۱۰۷۹۔ خواب میں عورت کو منہ کھولنا:

۱۸۹۸۔ ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں، ایک شغفی نہیں ریشم کے ایک کپڑے میں اٹھائے لے جا رہا ہے اس نے مجھ سے کہا کہ تمہاری بیوی ہے۔ اس کے (چہرے سے) پردہ ہٹاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ تمہیں تمہیں میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی انجام تک پہنچائے گا:

۱۰۸۰۔ خواب میں ریشم کے کپڑے:

اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا تَابِيْهُمُ رَأَيْتُ النَّاسَ عَرَضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَصِيٌّ قَمِيْطًا مَا يَبْلُغُ الشَّدَاةَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْطٌ يَخْتَرُهُ قَالُوا فَمَا آوَلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْيَدَيْنِ:

باب ۷۸۔ الْخُصْفُ فِي النَّيِّمِ وَالرَّوَضَةِ الْخَضِرَاءِ:

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيْهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَوْ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ اِسْمُهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ اُسْبَحَانَ اللَّهُ مَا كَانَتْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَقْرَءُوا مَا يَكْسِبُ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اِنَّمَا رَأَيْتُكُمْ كَأَنَّمَا عُمُرٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضِرَاءٍ وَنُصِبَ فِيْهَا وَارِي رَاسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي اسْفَلِهَا مُنْصَفٌ وَ مُنْصَفُ الرَّوْضِ مُنْصَفٌ. فَقِيلَ اِرْقَهُ فَرَقِبْتُ حَتَّى اَنَلْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ اخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى:

باب ۷۹۔ كَشْفُ النِّمَامِ فِي الْمَنَامِ:

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ يَقُولُ هَذَا هَذَا مَرَّتَيْنِ فَكَشَفْتُهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُولُ اِنْ يَكُنْ هَذَا اِمِّنْ عِنْدَ اللَّهِ يُمْضِي:

باب ۸۰۔ مَيَابِ الْعَرِيرِ فِي الْمَنَامِ:

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ جَبَلًا أَنْ أَتَرَ وَجْهَ مَوْتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَحْبِلُ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ أَكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَقُلْتُ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِجُهُ ثُمَّ أَرَيْتُكَ يَحْبِلُ فِي سُرْقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ أَكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَقُلْتُ إِنَّ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْضِجُهُ

۱۸۹۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں ابو معویہ نے قبردی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئیں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کہ کھولو اس نے کھولا تو وہ تمہیں میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا پھر میں نے تمہیں دیکھا کہ فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے میں نے کہا کہ کھولو اس نے کھولا تو تمہیں میں نے سوچا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا

۱۰۸۱۔ ہاتھ میں کنبیاں

۱۹۰۰۔ ہم سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن المسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنبیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں انہیں رکھ دیا گیا اور محمد نے بیان کیا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ”جوامع الکلم“ سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو ان حضوروں سے پہلے کتاؤں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یادو امور یا اسی جیسے میں جمع کر دیا ہے

۸۲۔ ۱۔ مردہ اور حلقہ سے ٹکنا

۱۹۰۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے انہر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے ۶۔ اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی ان سے معاذ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے ان سے قیس بن عباد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک باغ میں ہوں اور باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے جس کے اوپر کے سرے سے پر ایک حلقہ لگا ہوا ہے کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا پھر میرے پاس خادم آیا اور اس نے میرے کپڑے چڑھائے پھر میں اوپر چڑھ گیا اور میں نے حلقہ پر چڑھا بھی میں اسے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ اُنکھ کھل گئی پھر میں نے اس کا ذکر نبی کریم

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُفُوسِ بِلَالِ الرَّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَا سَمِعْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَّغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأُمُورِ الْوَاحِدِ وَالْأُمُورِ أَوْ تَحْوِ ذَلِكُ

۸۲۔ التعلیق بالعمود والحققة

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ وَحَدَّثَنَا حَيْدِقَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي الرُّوضَةِ وَنُطُ الرُّوضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عَمُودٌ فَقِيلَ أَرَقَرُ فَقُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَأَنَا فِي وَصِيفٍ فَرَفَعَ شِبَابِي فَرَفِئْتُ فَأَسْتَنْسِكْتُ بِالْعَمُودِ فَأَنْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَنْسِكٌ فَكَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْتُ الرُّوضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ تھا اور وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ عروۃ الوثقی تھا تم ہمیشہ اسلام پر مضبوط رہو گے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو جائے گی،

۱۰۸۲۔ اپنے گھر کے نیچے خیمہ کا ستون (خواب میں دیکھنا)

۱۰۸۳۔ خواب میں الجھن (دیکھنا) جنت میں داخل ہونا

۹۰۲۔ ہم سے معنی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہ سب نے بیان کیا ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارا بھائی مرد نیک ہے یا فرمایا کہ عبد اللہ مرد نیک ہے۔

۸۴۔ خواب میں قید

۹۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی ان سے مغیرت حدیث بیان کی، انہوں نے عوف سے سنان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا بنس ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے جھالیس اجزاء میں سے ایک جز رہے۔ محمد امام بخاری اے کہا کہ میں کہتا ہوں اور ابن سیرین نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں۔ دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا۔ اور اللہ کی طرف سے خوشخبری پس اگر کوئی شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے اور خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور قید کو اچھا سمجھتے تھے اور کہا گیا ہے کہ قید دین میں ثابت قدمی ہے اور قہارہ یونس ہشام اور ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور بعض نے یہ ساری روایت حدیث میں شمار کی ہے لیکن عوف کی روایت زیادہ واضح ہے اور یونس نے کہا کہ قید کے بارے میں روایت کو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی سمجھتا ہوں۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ طوق ہیٹھ گردنوں میں ہی ہوتے ہیں۔

وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُورَةُ الْوُثْقَى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ،

بَاب ۱۰۸۲۔ عُمُودُ الْقِسْطِ طَوَّعَتْ وَسَادَتْ،

بَاب ۱۰۸۳۔ الْإِسْتَبْرَاقُ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ،

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَحِيدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي يَدِي سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصَتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ،

بَاب ۸۴۔ الْقَيْدُ فِي الْمَنَامِ،

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ سَمِعْتُ عَوْفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ كَذَبَ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِنْ سِتْنَةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَنَا قَوْلُ هَذَا كَانَ يَقَالُ لِلرُّؤْيَا ثَلَاثُ حَدِيثَاتٍ النَّفْسُ وَتَحْوِيلُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصُرْ عَلَى أَحَدٍ وَيَقْصُرْ فَلْيَقْصِرْ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْعَمَلَ فِي النَّوْمِ. وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدَّيْنِ. وَرَوَى تَادَةُ وَيُونُسُ وَهَشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلُّهُ فِي الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْنُ عَدْنٍ وَقَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَمَرَّ فِي الْقَيْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَكُونُوا الْأَغْلَالُ

**باب ۱۰۸۵۔ اَلْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي السَّامَةِ**  
**۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**  
**أَحْمَرَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ**  
**بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ**  
**هَؤُلَاءِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ**  
**ظَارَلَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فِي الشَّكَنِ حِينَ أَفْتَرَعَتِ**  
**الرَّيْضُ عَلَى سَكَنِ الْمُهَاجِرِينَ فَشَتَّكِي مَرَضَنَا حَتَّى**  
**تَوَلَّى نَحْمُ جَعَلْنَا فِي الْوَابِ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا**  
**السَّائِبِ تَشْهَدُ فِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ . قَالَ**  
**وَمَا يُدْرِيكَ ؟ قُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ أَمَا هُوَ قَدْ**  
**جَاءَ الْبَقِيَّةُ إِنِّي لَأَرْجُوهُ الْخَيْرِ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهِ**  
**مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ فِي وَلَا يَكْفُرُ قَالَتْ**  
**أُمُّ الْعَلَاءِ فَوَاللَّهِ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ وَرَأَيْتُ**  
**يَعْنَانِ فِي التَّوْبِ عَيْنًا تَجْرِي فِجْثَتْ رَسُولَ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ذَلِكَ**  
**عَمَلُهُ يَجْعَلُ لَهُ :**

کر اس حضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لئے جاری ہے :

**باب ۱۰۸۶۔ تَوَدَّ الْمَاءَ مِنَ الْبُحْرِ حَتَّى يَزْدَى**  
**النَّاسُ زِلْزَالًا وَهُوَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :**

**۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ**  
**حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ جُوَيْرِبَةَ**  
**حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى**  
**بَيْتِ الْاَزْمِ مِنْهُمَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ**  
**الذَّوْلَ فَنَزَعَ ذَوْبًا أَوْ ذَوْبَيْنِ وَفِي تَوْبَةٍ ضَعُفَ نَفْعُهُ**  
**اللَّهُ لَمْ أَخْذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاشْتَاكَ**  
**يَدَهُ عَرَبًا فَلَمَّا رَأَى عَقْرَبًا مِنَ النَّاسِ يَفْعُو قَرِيبَهُ**  
**حَتَّى قَوَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ :**

**۱۰۸۵۔ خواب میں جاری چشمہ دیکھنا :**

**۱۹۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں بعد اللہ نے خبر دی انہیں**  
**معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں خارج بن زید بن ثابت نے اور**  
**ان سے ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا آپ انہیں میں کی ایک خاتون ہیں**  
**کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انہوں نے بیان کیا کہ جب**  
**انصار نے مہاجرین کے قیام کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی**  
**اللہ عنہ کا نام ہمارے یہاں بھرنے کے لئے نکلا، پھر وہ پہلے پڑے، ہم نے**  
**ان کی تیمار داری کی لیکن ان کی وفات ہو گئی پھر ہم نے انہیں ان کے کپڑوں**  
**میں لپیٹ دیا اس کے بعد اس حضور ہمارے یہاں تشریف لائے تو میں نے کہا کہ**  
**ابو السائب! تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے**  
**عزت بخشی ہے۔ اُن حضور نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا! میں نے طرفی کی**  
**واللہ مجھے معلوم نہیں ہے اُن حضور نے اس کے بعد فرمایا جہاں تک ان کا تعلق**  
**ہے تو یقینی بات ان تک پہنچی ہے اور میں اللہ سے ان کے لئے خیر کی امید**  
**رکھتا ہوں لیکن خدا گواہ ہے میں رسول اللہ ہوں اور اس کے باوجود مجھے معلوم**  
**نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا ام علاء نے کہا کہ واللہ اس کے بعد**  
**میں کسی انسان کی پاکی نہیں بیان کروں گی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عثمان**  
**رضی اللہ عنہ کے لئے خواب میں ایک جلدی چشمہ دیکھا تھا، پنا پنا میں نے حاضر ہو**

**۱۰۸۶۔ کنویں سے پانی کھینچنا یہاں تک کہ لوگ میرا ہوجائیں**

اس کی روایت ابوہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی :

**۱۹۰۵۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے**  
**شعیب بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن جویریرہ نے حدیث بیان**  
**کی ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث**  
**بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب میں امیں نے ایک کنویں**  
**پر تھا اس میں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی آگئے اب ابو بکر**  
**رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لی اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا ان کے کھینچنے میں**  
**کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اس کے بعد ان خطاب نے اسے**  
**ابو بکر کے ہاتھ سے لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا میں نے**  
**عمر حبیب پانی کھینچنے میں کسی کو ماہر نہیں دیکھا، انہوں نے خواب پانی نکالا یہاں تک**



کہ لوگوں نے اونٹوں کے لئے حوض پانی سے بھر لئے،  
**باب ۱۰۸۷۔** تَزِمُ النَّذْنُ نُوْبٍ وَالْمَذْنُ نُوْبَيْنِ مِثْنِ

الْبِشْرُ يَضْعَفُ

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُوَيْثِ  
 النَّسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ رَأَيْتُ  
 النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَرَمَّ ذَنْوِيًّا أَوْ ذَنْوَيْنِ  
 وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ  
 فَأَسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفِرُّ قَرْبَهُ  
 حَتَّى قَرَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا  
 أَلِيشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
 سَعِيدُ أَنَّ أَبَاهُ مَرَّةً أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي  
 عَلَى قَلْبَيْبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَرَمْتُ مِنْهَا مَاسًا اللَّهُ  
 ثُمَّ أَخَذَ هَاسًا مِنْ أَبِي تَحَاةً فَتَرَمْتُ مِنْهَا ذَنْوِيًّا  
 أَوْ ذَنْوَيْنِ وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ  
 اسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَاخَذَ هَاسًا مِنْ ابْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّ  
 أَرَبَ غَرَبًا مِنَ النَّاسِ بِتَزْوِيمِ تَزْوِيمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 حَتَّى قَرَّبَ النَّاسُ بَعْطِينَ

**باب ۱۰۸۸۔** إِلَّا سَتَرَاخَهُ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَتَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
 أَبَاهُ مَرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي عَلِيٍّ حَوْضِي  
 أَسْقَى النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَاخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي  
 يُمِيزُ بَيْنِي مَوْلَى فَتَرَمْتُ ذَنْوَيْنِ وَفِي تَزْوِيمِهِ ضَعْفٌ  
 وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَاخَذَ مِنْهُ فَلَمَّ

۱۰۸۷۔ ایک یا دو ڈول پانی کمزوری کے ساتھ کھینچنا

۱۹۰۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث  
 بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے، ان سے ان کے  
 والد نے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خواب کے  
 سلسلے میں فرمایا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جمع ہو گئے ہیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ کھڑے ہوئے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری  
 تھی۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے  
 اور وہ بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنی بھارت کے ساتھ پانی  
 نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لئے،

۱۹۰۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے انہیں  
 سعید نے خبر دی انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا  
 اس پر ڈول تھا، جتنا اللہ نے چاہا۔ میں نے ان میں سے پانی کھینچا، پھر اس  
 ڈول کو ان ابی تمافہ نے لے لیا اور انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان  
 کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر وہ بڑا ڈول بن گیا اور  
 اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا میں نے کسی ماہر کو عمر بن الخطاب  
 کی طرح کھینچتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں کے لئے اونٹوں  
 کے حوض بھر دیئے،

۱۰۸۸۔ خواب میں آرام

۱۹۰۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق  
 نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہتام نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی  
 اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
 سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو میرا کر رہا  
 ہوں پھر میرے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے آرام دینے کے لئے ڈول  
 میرے ہاتھ سے لے لیا پھر انہوں نے دو ڈول کھینچے ان کے کھینچنے میں کمزوری  
 تھی اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ابن الخطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور

يَزُولُ يَنْزِعُهُ حَتَّى قَوْلَى النَّاسِ وَالْحَرُصُ يَتَفَجَّرُ :  
**باب ۱۰۸۹۔ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ :**

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنِی  
 الْبَلَاءُ حَدَّثَنِی عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ  
 جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ  
 تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ قَلْبٍ لِسَنَ هَذَا الْقَصْرِ  
 قَالُوا الْعُمَرَاءُ قَدْ كُتِبَتْ لَكُمْ غَيْرَتُهُ قَوْلِيَتْ  
 مُدِيرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرَاءُ الْخَطَّابِ  
 ثُمَّ قَالَ أَعْلَيْتُ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ  
 ۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَنِي حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ  
 ابْنِ الْكَسْكَاسِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ  
 مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِسَنَ هَذَا فَقَالُوا الرَّجُلُ مِّنْ تَوَاضُّعٍ  
 فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ  
 مِّنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ رَسُولُ اللَّهِ :

### باب ۱۰۹۰۔ الْوُضُوءُ فِي الْمَنَامِ :

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنِی يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا الْبَلَاءُ  
 عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
 الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ  
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ  
 رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ  
 قَصْرِ قَلْبٍ لِسَنَ هَذَا الْقَصْرِ فَقَالُوا لِعُمَرَ قَدْ كُتِبَتْ  
 غَيْرَتُهُ قَوْلِيَتْ مُدِيرًا فَبَكَى عُمَرَاءُ الْخَطَّابِ  
 أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ :

برابر کھینچتے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے اور حوض سے پانی بہہ رہا تھا۔  
 ۱۰۸۹۔ خواب میں محل دیکھنا :

۱۰۹۰۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا  
 کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے  
 فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا میں نے دیکھا  
 کہ جنت کے کنارے محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا  
 یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ عمر بن خطاب کا، پھر میں نے ان کی غیرت یاد کی  
 اور وہاں سے واپس آگیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی  
 اللہ عنہ اس پر رو پڑے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن  
 ہوں۔ کیا میں آپ کے ساتھ غیرت کروں گا؟

۱۰۹۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے معمر بن سلیمان نے  
 حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے محمد  
 بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے  
 کا محل مجھے نظر آیا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا کہ قریش کے ایک شخص کا،  
 ابن الخطاب مجھے اسی کے اندر جانے سے صرف تمہاری غیرت مانع رہی  
 جسے میں خوب جانتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں  
 آپ پر غیرت کروں گا؟

### ۱۰۹۰۔ خواب میں وضو :

۱۰۹۱۔ مجھ سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب نے  
 خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُن حضور نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے  
 اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی  
 تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا پھر میں نے ان کی  
 غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ رو بیٹھے اور عرض  
 کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر نہ ہوں۔ کیا آپ پر غیرت کروں گا؟

## باب ۱۰۹۱۔ التَّوَابُ بِالْكَبِيرَةِ فِي مَنَامٍ ۝

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَسْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
النُّوَيْرِ أَخْبَرَنَا سَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ  
فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ سِنِّطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطَلِفُ  
رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ  
فَدَحَبْتُ النَّفْثَ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَيْسِنُهُ يَغْدُو النَّاسَ  
أَعْوَرُ الْعَيْنِ أَيْمَنِي كَأَن يَمْنَةً عَنْبَةً طَائِفَةٌ  
قُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالُوا هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ  
بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنِ وَابْنُ قَطَنِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي  
الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُرَاعَةَ ۝

## باب ۱۰۹۲۔ إِذَا أُعْطِيَ فَضْلُهُ غَيْرَ فِي النَّوْمِ ۝

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ مَكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَلَيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنَا خُزَيْمَةُ ابْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ  
أُتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ تَشْرَبْتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَى لَأَمْرًا  
الَّذِي يَجْعَلُ شَمْرُ أَغْطَيْتُ فَضْلَهُ قَالُوا فَمَا أَدَلَّتْهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ ۝

## باب ۱۰۹۳۔ الْأَمْسَ وَدَهَابِ النَّوْمِ فِي الْمَنَامِ ۝

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَقَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا  
تَائِفُ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ أَصْحَابِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّا يَمُوتُ الرَّوْيَا عَلَى عَقِيدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْفُؤُنَّهَا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ وَأَنَا غَلَامٌ حَدِيثُ الشَّيْخِ  
وَبَيْنَتُنِي السَّجْدَ قَبْلَ أَنْ أَنْتَبِهَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَوْمٌ

## ۱۰۹۱۔ خواب میں طواف کعبہ ۝

۱۹۱۳۔ ہم سے ابو یسمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں  
زہری نے انہیں سالم بن عبد اللہ ابن عمر نے خبر دی ان سے عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا  
کہ میں نے اپنے آپ کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اچانک ایک صاحب  
نظر پڑے، گندم گوں، بال نکلے ہوئے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان اس ہڈی  
لئے ہوئے تھے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا  
کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، پھر میں مڑا تو ایک دوسرا شخص سرخ، بھاری  
جسم والا گھٹنگھریلے بال والا اور ایک آنکھ سے کانا، جیسے اس کی آنکھ پر خشک  
انگور جو نظر پڑا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ دجال ہے دجال ہے دجال تو گوشت  
ابن قطن سے سب زیادہ مشابہ تھا۔ یہ ابن قطن قبیلہ خزاع کے بنی المصطلق  
کا ایک فرد تھا ۝

## ۱۰۹۲۔ جب کسی نے اپنا بچا ہوا خواب میں کسی اور کو دیا ۝

۱۹۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن مکرم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمزہ بن عبد اللہ  
بن عمر نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں سویا ہوا تھا کہ دودھ کا ایک پیالہ  
میرے پاس لایا گیا اور اس میں سے پیا، یہاں تک کہ میرا پی کو میں نے نمایاں  
طور پر پایا، پھر اس کا بچا ہوا عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ  
نے اس کی تعبیر کیا لی، یا رسول اللہ فرمایا کہ علم ۝

## ۱۰۹۳۔ خواب میں اطمینان کا احساس اور خوف کا دور ہونا ۝

۱۹۱۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عفان بن مسلم  
نے حدیث بیان کی ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع  
نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صلب میں سے کچھ لوگ آں حضور کے عہد میں خواب دیکھتے  
تھے اور اسے آں حضور سے بیان کرتے تھے آں حضور اس کی تعبیر دیتے جیسا کہ  
اللہ چاہتا۔ میں اس وقت نو عمر تھا اور گھر مسجد تھی۔ یہ میری شادی سے پہلے  
کی بات ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی نیروت تو تو بھی ان  
لوگوں کی طرح خواب دیکھتا چنانچہ میں ایک رات لیٹا تو میں نے کہا اے اللہ!

اگر تو میرے اندر کوئی نیرو بھلائی جانتے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ میں اسی حال میں (سو گیا اور میں نے دیکھا کہ) میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے میں ان دونوں فرشتوں کے درمیان میں تھا اور اللہ سے دعا کرتا جا رہا تھا کہ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھایا گیا (خواب ہی میں) کہ مجھ سے ایک اور فرشتہ ملا جس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا تھا اور اس نے کہا کہ: دروہیں، تم کتنے اچھے آدمی ہو اگر تم نماز زیادہ پڑھتے۔ چنانچہ وہ مجھے لے کر چلے اور جہنم کے کنارے پہلے جا کر مجھے کھڑا کر دیا تو جہنم کنویں کی طرح نہ بتھئی اور کنویں کے سینک کی طرح اس کے بھی سینک تھے اور ہر دو سینکوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا تھا اور میں نے اس میں کچھ لوگ دیکھے۔ جہنمیں زنجیروں میں لٹکا دیا گیا تھا اور ان کے سر نیچے تھے۔ ان میں سے بعض قریش کے لوگوں کو میں نے پہچانا بھی پھر مجھے دائیں طرف لے کر چلے بعد میں میں نے اس کا ذکر حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انہوں نے آں حضور سے۔ آں حضور نے اسی (کہ) فرمایا بعد اللہ مرد نیک ہے۔ نافع نے بیان کیا کہ اس کے بعد عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز زیادہ پڑھتے تھے۔

۹۴۷-۱۔ خواب میں دائیں طرف لے جانا:

۱۹۱۵-۱۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن خدری، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان غیر شادی شدہ تھا مسجد نبوی میں سوتا تھا، اور خوشنویس بھی خواب دیکھتا وہ آں حضور سے اس کا تذکرہ کرتا۔ میں نے سوچا کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک مجھ میں کوئی نیرو ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا جس کی آنحضور مجھے کوئی تعبیر دیں۔ پھر میں سویا اور میں نے دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے۔ اور مجھے لے چلے۔ پھر ان دونوں سے تیسرا فرشتہ بھی آگیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ دروہیں۔ تم نیک آدمی ہو۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے وہ کنویں کی طرح نہ بتھتی تھی اور اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچانا بھی، پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے اور جب صبح

كَانَ فِيكَ خَيْرٌ تَرَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَرَىٰ هَؤُلَاءِ فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَإِنِّي رُؤِيَا فَبَيِّنْهُ لِي أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ فِي مَكَانٍ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُقْتَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَقْبَلَانِي إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ اللَّهُمَّ تَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي كَقَبْنِي مِلْتُ فِي يَدَيَّ مُقْتَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تَرَاهُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةَ فَانْظُرُوا بِي حَتَّى وَتَقْبُوا بِي عَلَىٰ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَقَبْنِي الْبِشْرَ لَمْ تَرُدُّ كَقَبْنِي الْبِشْرَ بَيْنَ كُلِّ قَرْيَتَيْنِ مَلَكٌ يَبْدَأُ مُقْتَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَىٰ خِيَمًا رَحَالًا مُعْتَقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رَأْسُهُمْ اسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَسِينِ فَقَضَتْهَا عَلَىٰ حَفْصَةَ فَقَضَتْهَا حَفْصَةُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ

بَابُ ۹۴۷-۱. الْأَخِيذُ عَلَى الْيَسِينِ فِي النُّومِ:

۱۹۱۵-۱. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًا غَرَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَيْتُ فِي السَّجْدِ وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَضَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِنِّي رُؤِيَا فَبَيِّنْهُ لِي أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُقْتَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَقْبَلَانِي إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ اللَّهُمَّ تَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثُمَّ أَرَانِي كَقَبْنِي مِلْتُ فِي يَدَيَّ مُقْتَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ لَنْ تَرَاهُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثُرُ الصَّلَاةَ فَانْظُرُوا بِي حَتَّى وَتَقْبُوا بِي عَلَىٰ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَقَبْنِي الْبِشْرَ لَمْ تَرُدُّ كَقَبْنِي الْبِشْرَ بَيْنَ كُلِّ قَرْيَتَيْنِ مَلَكٌ يَبْدَأُ مُقْتَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَأَرَىٰ خِيَمًا رَحَالًا مُعْتَقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رَأْسُهُمْ اسْفَلَهُمْ عَرَفْتُ فِيهَا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ فَأَنْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَسِينِ فَقَضَتْهَا حَفْصَةُ فَقَضَتْهَا حَفْصَةُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَالَ نَافِعٌ لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ

قَلَمًا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةِ قُرَيْشٍ حَفْصَةَ  
الْثَّلِيْثِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ  
يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ :

### باب ۱۰۹۵۔ الْقَدَاحُ فِي الشُّوْبِ :

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّلِيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِقَابٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا  
أَنَا وَنَائِشِحٌ أَيْتُهُ يَنْقُذُ لَبَنٌ فَتَرَبَّتُ مِنْهُ ثُمَّ  
أَعْطَيْتُ فَضَلِّيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا آؤَلَتْهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعَلَّهُ :

### باب ۱۰۹۶۔ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي السَّنَامِ :

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
بِعَقُوبِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ  
ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بَنِي نَسِيْطٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ  
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَيْنَنَا أَنَا وَنَائِشِحٌ رَأَيْتُ أَنَّهُ وَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَاقٍ  
مِنْ ذَهَبٍ فَقَطَعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأَوْدَى لِي فَخَفَفْتُهُمَا  
فَقَطَّارًا فَأَوْدَتْهُمَا كَذَّبَ بَيْنَ يَحْرُجَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
أَحَدُهُمَا الْغَنِيْسِيُّ الْآخَرُ فِي قَلْبِهِ فَيُرْوَرُ بِالْيَسَنِ  
وَالْآخَرُ مُسَيَّلَسَةٌ :

### باب ۱۰۹۷۔ إِذَا رَأَى بَقْرًا أَسْحَرَ :

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى رَأَى رَأَى عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَأَيْتُ فِي السَّنَامِ ابْنِي أَهَاجِرٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ

ہوئی تو میں نے اس کا تذکرہ حضور رضی اللہ عنہ سے کیا انہوں نے جب سے  
آنحضرتؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے۔ کاش  
وہ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ  
رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے :

### ۱۰۹۵۔ خواب میں پیالہ :

۹۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث  
بیان کی ان سے یثیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے حمزہ بن عبد اللہ  
نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دو  
کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپؐ نے اس کی تعبیر کیا؟  
اسی حضورؐ نے فرمایا کہ علم :

### ۱۰۹۶۔ جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے :

۹۱۷۔ مجھ سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے  
ان سے ابو عبیدہ بن نسیط نے بیان کیا ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا  
کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
خواب کے متعلق پوچھا جو انہوں نے بیان کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا  
گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو سونے  
کے کنگی میرے ہاتھ میں رکھے گئے ہیں تو مجھے اس سے تکلیف پہنچی اور ناگواری  
ہوئی، پھر مجھے اعزازت دی گئی اور میں نے ان پر بھونک ماری اور وہ دونوں  
اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ دو بھونکے پیدا ہوں گے عبد اللہ نے بیان کیا کہ  
ایک تو ان میں سے العنسی تھا جسے میں میں فروز نے قتل کیا : اور دوسرا  
مسئلہ :

### ۱۰۹۷۔ جب گائے کی قربانی ہوتے دیکھے :

۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی ان سے بریدہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے ان  
سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حوالہ سے کہ اُن حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ کہ سے ایک ایسی سڑیل

کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں مجھ میں ہیں۔ میرا ذہن اس طرف گیا کہ یہ  
یہ امام ہے یا ہجر۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مدینہ یعنی یثرب ہے اور میں نے  
خواب میں گائے دیکھی (ذبح کی ہوئی) اور اللہ کے یہاں ہی خیر ہے تو اس کی  
تبعیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ اہل میں فہید ہوئے اور خیر وہ ہے  
جو اللہ تعالیٰ نے خیر اور سچائی کے ثواب کی صورت میں دیا، یعنی وہ جو ہمیں  
اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد (دوسری فتوحات کی صورت میں) دی :

۹۸۔ خواب میں پھونکنا :

۹۱۹۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم الحنفلی نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
عمر نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ  
یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سب سے آخری اور سب سے پہلی امت ہیں  
اور ان حضوروں نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانے میرے پاس لائے  
گئے اور میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگھن رکھ دیئے گئے جو مجھے بہت شاق  
گزرے پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، میں نے پھونکا تو وہ  
اڑ گئے میں نے ان کی تبعیر دو جھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں میں ہوں  
ایک صنعاء کا اور دوسرا یمامہ کا

۹۹۔ جب کسی نے دیکھا کہ اس نے کوئی چیز کسی طاق سے

نکالی اور اسے دوسری جگہ رکھ دیا :

۹۲۰۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے  
بھائی عبد الحمید نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے  
موسى بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، میں نے دیکھا جیسے ایک سیاہ عورت پر انگڑہ بال۔ مدینہ سے نکلی  
ہمسو میں جا کر ٹھہری ہو گئی۔ ہمسو جھوٹ کو کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تبعیر لی  
کہ مدینہ کی وبا جھوٹ کو منتقل ہو گئی :

۱۰۰۔ سیاہ عورت :

۹۲۱۔ ہم سے ابو بکر المقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبد اللہ

بِقَا نَحْلٍ فَذَهَبَ وَهَلَىٰ إِلَىٰ أَتَمَّهَا أَيْسَامَةً أَوْ هَجَرًا  
فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُتَرَّبُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَالدَّهْلُ  
خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَبَرُ مَا بَأْسًا  
اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَتَوَابِ الْقِيَامَةِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ  
بِهِ بَعْدَ يَوْمٍ بَدْرٍ :

بَابُ ۱۰۸ النَّفِخِ فِي الْمَنَامِ :

۹۱۹۔ حَدَّثَنِي - إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ  
مُثَنَّبٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَتَائِي  
إِذَا أَوْتِينَتْ خَرَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَادَرِينَ  
مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ اعْتَى وَأَهْمَا قِي فَادْحَىٰ إِلَىٰ أَنِ  
انْفَعَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا نَاؤُهُمَا الْكَذَّبُ بَيْنَ  
الْعَدَمِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ  
الْيَمَامَةِ :

بَابُ ۱۰۹ إِذَا رَأَىٰ أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ

مِنْ كُورَةٍ فَاسْكَنْتَهُ مَوْضِعًا آخَرَ :

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً  
سَوْدَاءَ تَأْتِي مِنَ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى  
قَامَتْ بِهَمْسَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلَتْ أَنَّ دَبَّاءَ  
الْمَدِينَةِ يَقُولُ لِيَهَا :

بَابُ ۱۰۰ النِّبَاةِ السَّوْدَاءِ :

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا - أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا  
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمٌ

نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں خواب کے سلسلے میں کہ (اُن حضورؐ نے فرمایا) میں نے ایک پرانگندہ بال، سیاہ عورت دیکھی کہ وہ مدینہ سے نکلی کہ ہمسعہ چلی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا ہمسعہ منتقل ہو گئی ہے ہمسعہ جحفہ کو کہتے ہیں؛

۱۱۰۲۔ ایک پرانگندہ بال عورت؛

۱۹۲۲۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو بکر بن ابی اویس نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے سالم نے ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے دن میں ایک پرانگندہ بال کالی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکلی اور ہمسو میں جا کر ٹھہر گئی میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا ہمسعہ یعنی جحفہ منتقل ہو گئی؛

۱۱۰۳۔ جب خواب میں تلوار ہلے؛

۱۹۲۳۔ ہم سے محمد بن علامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ ابن ابی بریدہ نے ان سے ان کے دادا ابو بریدہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے۔ میرا یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اُن حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بچ سے ٹوٹ گئی اس کی تعبیر اہل جنگ میں مسلمانوں کے نقصان کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر دوبارہ میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی شکل میں ہو گئی۔ اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتفاق و اجتماع کی صورت میں سامنے آئی؛

۱۱۰۴۔ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے؛

۱۹۲۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس سے دیکھا نہ ہو تو اسے دو جو کے دانوں کو قیامت کے دن جوڑنے کے لئے کہا جائے گا، اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کے لئے ہوگا جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اٹھائے

بُنْ عَقْبِدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رَأْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَأْتِي الرَّاسَ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْبَعَةٍ فَتَأَذَّنَتْهُمَا أَنْ دَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْبَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ؛

باب ۱۱۰۔ النِّسَاءُ التَّائِيَةُ الرَّاسَ؛

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي ابْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أَدْنَسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَأْتِي الرَّاسَ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْبَعَةٍ فَأَذَّنَتْ أَنْ دَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْبَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ؛

باب ۱۱۰۔ إِذَا حَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ؛

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ مَوْلَى ابْنِ بَرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رَأْيَا آتِي حَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُكَ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبُكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ حَزَزْتَهُ فَأُغْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِهَادِ الْمُؤْمِنِينَ؛

باب ۱۱۰۔ مَنْ كَذَبَ فِي حُلِيِّهِ؛

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّه بِحُلِيِّهِ كَمِيرَةً كَلِفَ أَنْ يَفْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَكَسَنَ يَفْعَلُ وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَاهُونٌ أَوْ يَفْرُونَ مِنْهُ مُبْتَدِئًا فِي أَدْنَاهُ الْأَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کانوں میں سیسہ لگھلایا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے اور وہ نہیں کر سکے اور سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر نے یہ روایت موصول کی۔ اور تیبہ نے بیان کیا، ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولا اور شعبہ نے بیان کیا ان سے اشم الزماہنی نے انہوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن حضوروں کا یہ ارشاد بیان کیا کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، جس نے خواب دیکھا اور جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا،

وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَابٌ وَكُفٌّ أَنْ يَنْفَعَهُ فِيهَا دَيْسٌ يَنْفَعُ. قَالَ سَفْيَانٌ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ مَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاةٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الزُّمَّانِي مِثْعَتٌ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ مَنْ صَوَّرَ مَنْ تَحَكَّمَ وَمَنْ اسْتَمَعَ

۱۹۲۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو کسی کی بات سننے کے درپے ہوا، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی اسی طرح اس روایت کی متابعت ہشام نے کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَكَّمَ وَصَوَّرَ تَحَوَّرَ. تَابِعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ،

۱۹۲۶۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان اس چیز کے دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو، ۱۱۰۴۔ جب کوئی ناگوار چیز دیکھے تو اس کی کسی کو اطلاع نہ دے اور نہ اس کا کسی سے ذکر کرے،

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آخَرَى الْخُرَى أَنْ يَمُرَّ عَيْنِيهِ مَا لَمْ تَرَ، بِأَمْرٍ إِذَا رَأَى مَا يَنْكَرُ فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا،

۱۹۲۷۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد ربہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہ ان میں نے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں (برے) خواب دیکھتا ہوں اور اس کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا تھا آخر میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور میں بھی بیمار پڑ جاتا تھا آخر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، پس جب پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اسے عزیز ہو اور جب ناگوار خواب دیکھے تو اللہ کی اس کے شر سے پناہ مانگے اور شیطان کے شر سے اور تین مرتبہ فقو کر دے اور اس کا ذکر نہ کسی سے نہ کرے۔ پس وہ اسے کوئی

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتَمَرَّضْتُ حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا تَمَرَّضْتُ حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الْخَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يَحْدِثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَنْكَرُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَفْعَلْ ثَلَاثًا وَلَا يَحْدِثْ بِهَا أَحَدًا



نقصان نہ پہنچائے گی :

۱۹۲۸۔ ہم سے ابو ایہم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم اور دروردی نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہیئے اور اسے بیان بھی کرنا چاہیئے اور جب کوئی خواب اس سے مختلف دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہیئے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے کیونکہ وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا :

۱۱۰۶۔ وہ جس کی نظر میں خواب کی پہلی غلط تعبیر تعبیر ہی نہیں ہے :

۱۹۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن جریج بن عتبہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سایہ جس سے گھی اور شہد پک رہا ہے میں دیکھتا ہوں کہ لوگ اہتیں جمع کر رہے ہیں کوئی زیادہ دور اور کوئی کم۔ اور ایک رسی ہے جو زمین کو آسمان سے ملائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گئے۔ پھر چوتھے صاحب نے پکڑا اور وہ بھی اس کے ذریعہ چڑھ گئے پھر وہ رسی ٹوٹ گئی پھر بڑھ گئی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر نذا ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے، میں اس کی تعبیر بیان کر دوں، اُن حضرات نے فرمایا کہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا سایہ سے مراد اسلام ہے۔ اور جو شہد اور گھی پک رہا تھا وہ قرآن ہے اس کی شیرینی ٹپکٹی ہے اور بعض قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والے ہیں، بعض کم۔ اور آسمان سے زمین تک کی رسی کا مفہوم وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ اللہ آپ کو بلند کرے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک دوسرے صاحب اسے پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس کے ذریعہ بلند کرے گا، اور پھر تیسرے صاحب پکڑیں گے اور اللہ انہیں بھی اس

قَائِمًا لَّنْ تَفْصِرَ :

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَادِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّهَا مِنْ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَفْصِرَ :

باب ۱۰۵۔ مَنْ لَمْ يَرِ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ

عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ :

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً مُنْطَفِئَةً السَّمْنَ وَالْعِصْلُ فَإِذَا النَّاسُ يَكْفِفُونَ مِنْهَا فَأَلْسَنُكَ لِرُؤْيَا الْمُسْتَقِيلِ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَأَيْتَ أَخَذْتُ بِهِ فَعَلَوْتُ ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَأَنْقَطَعَ ثُمَّ دُمِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَنَأْجِبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُرُوا قَالُوا أَمَا الظِّلَّةُ فَأَلْسَنُكَ وَأَمَا الَّذِي يَنْطَفِئُ مِنَ الْعِصْلِ وَالسَّمْنَ قَالُوا قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ تَنْطَفِئُ فَأَلْسَنُكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِيلِ وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَلْحَقْ أَكْبَدِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِبُكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ

کے ذریعہ بلند کرے گا پھر جوتے صاحب پکڑیں گے اور پھر یہ رسی ٹوٹ جائے گی۔ جب وہ رسی ٹوٹ جائے گی اور وہ اس کے ذریعہ بلند ہوں گے، یا رسول اللہ! آپ پر میرے اہل باپ خدا ہوں۔ مجھے بتائیے۔ کیا بخیر صحیح کہیا غلطی کی ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ بعض حصہ کی صحیح تعبیر دی اور بعض کی غلط ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پس واللہ آپ میری غلطی کی نشاندہی فرمادیں آنحضور نے فرمایا کہ قسم نہ کھاؤ،

۱۱۰۷۔ صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر:

۱۹۳۰۔ مجھ سے ابو ہشام ثوبان بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے اسامیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہا نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ بیان کیا کہ پھر جو چاہتا اپنا خواب آنحضور سے بیان کرتا۔ اور ان حضور نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو، میں ان کے ساتھ چل دیا، پھر میں اور وہ ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا تو اس کا سر اس سے بھٹ جاتا، پتھر ٹھک کر دوڑ جاتا۔ لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آتیں جو پہلے پیش آئی تھیں۔ ان حضور نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے پوچھا، سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جڑے کو گدی تک پیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک پیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک پیرتا، بیان کیا کہ بعض اوقات اور جہاں نے "فی شق" کہا، بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح دھیرے کا لال اکڑا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے

فَعَلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يَوْمَلُّ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ. فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَنِّي أَنْتَ أَصْبَتُ أَمْ أَخْطَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَتُ بَعْضًا وَأَخْطَا بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتَحْدِثُنِي بِأَلَدِي أَخْطَا قَالَ لَا تَقْسِمُ.

باب ۱۱۰۷۔ تَغْيِيرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

۹۳۰۔ حَدَّثَنِي مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَهَّازٍ حَدَّثَنَا سُورَةُ بْنُ جَنْذَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُونُ أَنْ يَقُولَ رَدًّا مَعْبَاهُ هَذَا رَأَى أَحَدًا مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟ قَالَ يَقْقُصُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْقُصَ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ أَنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَرَأَيْتُهُمَا ابْتَعَثَانِي وَرَأَيْتُهُمَا قَالِي أَنْطَلِقْ وَإِنِّي أَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا. وَإِنَّا إِنَّمَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا أَنْعَرُ قَامَ عَلَيْهِ بِصُخْرَةٍ وَإِذَا أَهْرَ يَهُوئِيلَ بِالصُّخْرَةِ لِوَأَيْسِهِ فَيَنْتَلِمُ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ وَمِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْءُ الْأَوَّلَى قَالَ تَلَكْتُ لِهَئِمَّا. سُبْحَاتِ اللَّهُ مَا هَذَا؟ قَالَ قَالَانِي أَنْطَلِقْ. قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ. مُسْتَلْقٍ يَقْفَاهُ وَإِذَا أَنْعَرُ قَامَهُ عَلَيْهِ بِوَكُوبٍ مِنْ حَلِيدٍ. وَإِذَا أَهْرَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَى وَجْهِهِ يَنْسُرُ يَنْسُرُ شِدْقَهُ إِلَى قِفَاهُ وَيَنْعَرُ إِلَى قِفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قِفَاهُ قَالَ وَرَبِّمَا قَالَ أَبُو جَهَّازٍ فَيَسْئَلُ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ وَمِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلَى قَمَا يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصْرَعَ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْءُ الْأَوَّلَى قَالَ تَلَكْتُ سُبْحَاتِ اللَّهُ مَا هَذَا؟ قَالَ قَالَانِي أَنْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُورِ قَالَ فَأَخْبَسْتُ أَنَّهُ

پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی دوسری جانب سے فداغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب  
اسی صحیح حالت میں لوٹ آتی، پھر دوبارہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ  
کیا تھا فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو  
چنانچہ ہم آگے چلے، پھر ہم ایک طور جیسی چیز پر آئے۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ  
کہا کرتے تھے کہ میں شور و آواز سنی تھی کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے  
اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔ اور ان کے نیچے سے آگ کی پلٹ آتی تھی جب  
آگ انہیں اپنی پیٹ میں لیتی تو وہ جھلنے لگتے، فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ  
کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے میرا  
خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا  
تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع  
کر رکھے تھے اور تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع  
کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال  
دیتا، پھر وہ تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس  
آتا تو اپنا منہ پھیلادیتا، اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا، فرمایا کہ میں نے  
پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ آگے چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے  
بڑھے اور ایک نہایت بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے  
ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بد صورت، اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ  
اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دور تا دور تھا فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ  
یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا چلو چلو، ہم آگے بڑھے اور ایسے باغ میں پہنچے  
جو بڑا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اس باغ کے درمیان میں بہت  
لمبا ایک شخص تھا۔ اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا مشکل تھا کہ وہ آسمان سے  
باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہ دیکھے تھے  
فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چلو، فرمایا کہ پھر ہم  
آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے تاثر اُڑا اور اتنا خوبصورت باغ  
کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ ان پر بڑھے ہم اس پر بڑھے تو ایک ایسا  
شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سوئے کی تھی اور ایک  
اینٹ چاندی کی، ہم شہر کے دروازے پر گئے تو ہم نے اسے کھلوا دیا وہ ہمارے لئے  
کھولا گیا۔ اور ہم اس میں داخل ہوئے ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی  
جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت

کَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ ۖ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا  
فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ بِأَيْنِهِمْ  
لَهُمْ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَإِذَا أَنَا هُمْ ذَلِكَ أَفْهَبُ ضَوْضُوا  
قَالَ تَلُكْتُ لَهُمَا مَا هُوَ لَدَايَ قَالَ تَمَارَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ  
قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ حَبِيبٌ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
أَحْسَرُ مِثْلَ الدِّمِ وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِغٌ يَسْبِغُ  
وَإِذَا عَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةٌ  
كَثِيرَةٌ وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِغُ يَسْبِغُ وَإِذَا نُحْرِيَانِي ذَلِكَ  
الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْعُرُهُ فَأَهْ فَيَلْقِيهِ  
حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبِغُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ  
فَفَعَّرَ فَأَهْ فَأَلْقَاهُ حَجَرًا ۖ قَالَ تَلُكْتُ لَهُمَا مَا هَذَا؟  
قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ ۖ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ  
كَرِيمٍ الْمَنْظَرُ كَأَنَّكَ مَا أَنتَ رَأَيْتَ رَجُلًا وَمَرَاةً فَإِذَا عِنْدَهُ  
نَارٌ يَحْمِلُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا قَالَ  
قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ ۖ فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُخْتَبِرَةٍ  
فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْسٍ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي التَّوَضُّعِ  
رَجُلٌ ظَرْيٌ لَا كَادَ أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلُ  
الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمَا قَطُ قَالَ تَلُكْتُ لَهُمَا  
مَا هَذَا مَا هُوَ لَدَايَ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ انْطَلِقْ ۖ قَالَ  
فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَهَا أَرْوَضَةٌ  
قَطُ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقُ فِيهَا قَالَ  
فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَأَتَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مُبْنِيَةٍ بَلَدٍ  
ذَهَبٍ وَلَكِنْ فُضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا  
فَفْتَحَ لَنَا قَدْ خَلَّنَا هَا فَتَلَقَانَا فِيهَا رَجُلٌ شَطَطُ  
مِنْ خَلْفِهِمَا كَأَنَّكَ رَأَيْتَ دَسْطَرُ كَأَنَّهُمَا مَأْنَتْ  
رَأَيْتَ قَالَ قَالَا لَهُمَا إِذْ هَبُوا فَفَعَّرُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ قَالَ وَإِذَا  
نَهْرٌ مُعْرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ النَّحْصُ فِي الْيَبَا حَبِ  
قَدْ هَبُوا فَفَعَّرُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ  
ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ



## استیساواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### فتنوں کا بیان

۱۱۶۶- اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ  
 "اور اس فتنہ سے جو صرف انھیں کو نہیں لاحق ہوگا جنہوں نے  
 حد سے تجاوز کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس سلسلہ  
 میں ڈرایا کرتے تھے۔"

۱۹۳۱- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن  
 سری نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
 ابی ملیک نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے حوض  
 پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کا انتظار کرتا ہوں گا۔ پھر کچھ لوگوں  
 کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میری  
 امت کے لوگ ہیں جو اب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں یہ اسے پاؤں پھر گئے تھے  
 ابن ابی ملیک نے کہا اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اسے پاؤں پھر  
 جائیں یا فتنہ میں پڑھ جائیں۔

۱۹۳۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ  
 نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل کے مولیٰ میسر نے بیان کیا اور اسے  
 عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں

### کتاب الفتن

بِأَنَّ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَتَقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ  
 ظَلَمُوا مِنْكُمْ حَاقَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْذَرُ مِنْ

الْفِتْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 بِشِيرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ  
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ مَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُ  
 مَنْ يَكُونُ عَلَى قَيْمِ حُدُوتِ بَنِي دُوْنِي فَأَقُولُ  
 أَمْتِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَشَا عَلَى الْقَهْقَرَى وَ  
 قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ  
 أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَغْيَابَنَا وَتُفْتِنَ بِهِ

۱۹۳۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عُرْوَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي أَسِيلٍ قَالَ قَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا  
 قَرِطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لِيُرْفَعَنَّ إِلَى رِجَالِ مَنْكُمْ

مَنْ إِذَا أَهْوَيْتَ لِتَا وَلَهُمْ اخْتَلَفُوا وَذُنِي  
فَأَقُولُ فِي رَأْيِ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَذَرِي مَا  
أَخَذْتُوَابْنَدَكُ :

گے جب میں انہیں (موضوع کا پانی) دینے کے لئے جھکوں گا تو انہیں میرے  
سانے سے کھینچ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا، اے رب یہ میرے ساتھی ہیں  
اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا  
نئی باتیں پیدا کی تھیں ؟

۱۹۳۳- ہم سے یحییٰ بن مکیمر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن  
سعد سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہوں گا جو وہاں پہنچے گا تو اس  
کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیسا نہیں  
ہوگا میرے پاس ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہنچا تا ہوں گا اور وہ  
مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے  
گا ابو حازم نے بیان کیا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنا کہ میں ان سے یہ  
حدیث بیان کر رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے سہل رضی اللہ عنہ  
سے اسی طرح یہ حدیث سنی تھی ؟ میں نے کہا کہ ہاں انہوں نے کہا کہ میں گواہی  
دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح  
سنی تھی۔ اور وہ اس میں یہ اضافہ بھی کرتے تھے کہ آنحضور نے فرمایا کہ یہ  
لوگ مجھ سے ہیں آنحضور سے اس وقت کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تبدیلیاں کر دی تھیں ؟ میں کہوں گا کہ دوری

یہ دوری ہوا ان کے لئے جنہوں نے میرے بعد تبدیلیاں کر دی ہوں۔

بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تَكْشُرُونَهَا وَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبِرُوا حَتَّى تَلْعَوْنِي  
عَلَى الْحَوْضِ :

۱۱۰۷- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے بعد تم بعض  
ایسی چیزیں دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے اور عبد اللہ  
بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر  
کرو یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے آکر ملو۔

۱۹۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا  
وَأُمُورًا تَكْشُرُونَهَا قَالُوا أَمَّا تَا مَرْثَدٌ قَالَ  
اللَّهُ قَالَ آذُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْكُوا النَّبَا

۱۹۳۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن وہب نے  
حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، تم میرے بعد بعض  
ترجیحات اور ایسے معاملات دیکھو گے جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے  
صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ اس سلسلے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں ؟

حَقَّقَهُ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ  
الْخُعَدِيِّ عَنْ أَبِي سَرْحَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
الْمَدِينَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرٍ شَيْئًا  
فَلْيُضِرِّ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ  
مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
نَزِيدٍ عَنِ الْخُعَدِيِّ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَرْحَاءٍ الْعَدَنِيُّ  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرٍ  
شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيُضِرِّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ  
فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا مَاتَ مَيِّتَةً  
جَاهِلِيَّةً

۱۹۳۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ  
الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَلَمَّا أَصْلَمَكَ اللَّهُ حَدَّثَنَا  
بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ يَأْتِيَنَا  
عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشِطِنَا وَمَعْرَهِنَا عُسْرًا  
وَيُسْرًا وَأَثَرًا عَلَيْنَا أَنْ لَا نُنَازِعَهُ إِلَّا مَرَأَهُ  
إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنْ اللَّهِ  
فِيهِ بُرْهَانٌ

کریں گے جب تک صاف کفر نہ دیکھ لیں جس کے لئے ہمارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل و برہان ہو۔

۱۹۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ  
أَنْ تَرَجَّلَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا وَكَمْ تَسْتَعْمَلُونَ؟

آنحضور نے فرمایا، انھیں ان کا حق ادا کر دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔  
۱۹۳۵ ہ۔ م سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے بیان  
کیا، ان سے جعد نے، ان سے ابو رجا نے اور ان سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے امیر  
میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ حکومت کے خلاف اگر  
کوئی بالشت بھی باہر نکلا تو جاہلیت کی موت ملے۔

۱۹۳۶ ہ۔ م سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حاد بن زید نے  
حدیث بیان کی، ان سے جعد ابی عثمان نے، ان سے ابو رجا و العطار  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا  
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے امیر کی طرف  
سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے۔ اس  
لئے کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدائی اختیار کی اور اسی حال  
میں مرنا تو جاہلیت کی موت مرا۔

۱۹۳۷ ہ۔ م سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے بسر  
بن سعید نے، ان سے جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا کہ ہم عبادہ بن الصامت  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ وہ مریض تھے، اور ہم نے عرض کی اللہ  
تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کوئی حدیث بیان کیجیے، جس کا نفع آپ  
کو اللہ تعالیٰ پہنچائے۔ (انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا آنحضور نے ہمیں ایک مرتبہ  
اور ہم نے آپ سے بیعت (عہد) کی۔ آپ نے بیان کیا کہ جن باتوں کا آنحضور  
نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ ہم خوشی و ناخوشی، تسکین و کشتی  
اور اپنے اوپر ترجیح دینے جانے میں اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اور  
یہ کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑانہ

۱۹۳۸ ہ۔ م سے محمد بن عزرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور  
ان سے اسید بن حذیر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ، آپ نے فلاں کو

قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَأَصْبَحْتُ بِهَقِي تَلْقَوْنِي ۝

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ أَعْيَانِهِ مَقْبَلَةً

عالم بنیایا ہے اور مجھے نہیں بنایا، آنحضور نے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو

۱۱۰۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میری امت کی تباہی چند ہیوقوف نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔

۱۹۳۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْقَانُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَةٍ مِنْ قَرْنِي فَقَالَ مَرْقَانُ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ غِلْمَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْ شِلْتَ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتَ فَكُنْتَ أَخْرَجَ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْقَانُ جَبِينَ مَذَكُو بِالشَّامِ فَأَذَا مَا هُمْ غِلْمَانَا أَحَدًا ثَا قَال لَنَا عَسَى هُوَ لَوْ أَنَّ يَكُونُوا مِنْهُمْ قُلْتَا أَنْتَ أَعْلَمُ ۝

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِلْعَرَبِ مَنْ شَرُّ قَوْمٍ أَقْرَبَ ۝

۱۹۴۰ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ

عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُزُوقَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

۱۹۳۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی، کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا تھا اور چارے ساتھ مروان بھی تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصداق سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری امت کی تباہی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے اس پر کہا، ان نوجوان پر اللہ کی لعنت ہو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے خاندان کے نام لے کر نشانہ ہی کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ پھر سب بنی مروان کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ساتھ ان کی طرف جاتا تھا۔ جیب وہاں انہوں نے نوجوان لڑکوں کو دیکھا تو کہا کہ شاید یہ انہی میں سے ہوں، ہم نے کہا کہ آپ کو زیادہ علم ہے

۱۱۰۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تباہی بے عرب کی

اس شہر سے جو قریب ہے۔

۱۹۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ

نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہری سے سنا، انھوں نے عروہ سے،

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اس وقت کے قصص ماحول کی وجہ سے ہیں جب کہ عرب میں لامرکزیت تھی اور گو اسلام نے علی طور پر مرکز قائم کر دی تھی لیکن جیسا کہ بعد کے واقعات شاہد ہیں عام عربوں کا ذہن پوری طرح نہیں بدلا تھا۔ اسلام نے جس تحمل، بردباری اور صبر کا تلقین کی تھی۔ گو اس کے اثرات ایک قصص جماعت پر گہرے تھے۔ لیکن حکومت کے معاملات کا تعلق عام لوگوں سے ہوتا ہے اور حکومت کے معاملات میں جس مشورہ کو اسلام نے بنیادی حیثیت دی تھی اس میں ہونے کی توقع اس زمانہ کے ماحول میں نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا اس خطرہ سے ڈراتے ہیں کہ مشتعل اور جلد باز طبیعتیں اپنے سارکوں میں کوئی ایک بات خلاف مزاج یا خلاف شریعت دیکھ کر مشتعل نہ ہو جائیں اور اسلام کی مرکزیت کو فروغ نہ کریں۔ اس حدیث نے ایک بڑی اہم بحث امیر المومنین کے خلاف بغاوت وغیرہ کے سلسلے میں پیدا کی ہے اور اصل مقصد صرف اتنا ہے کہ معمولی باتوں کو بہانہ بنا کر قوانین نہ توڑے جائیں۔ ”جاہلی موت“ کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔



بَنَتْ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ تَمِيمٍ ابْنِ أَنَسٍ  
بَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقِظَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحَمَّداً  
وَجَنَّهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلُوكُ الْعَرَبِ  
مِنْ شَرِّ قَدْ أَقْرَبَتْ قَتِيعَ الْيَوْمِ  
مِنْ رَأْمٍ يَأْجُوزُ وَمَا جُوزَ مِثْلَ هَذَا  
وَعَقْدَ سَفِيَانٍ زَنْجِينِ أَوْ حَاقَّةَ. فَبِيلَ  
أَنَّهُمْ وَفِي تَأْ الصَّاحِبُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا  
كَثُرَ الْخَبَرُ

۱۹۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةَ شَأْنًا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عُرْقَةَ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
أَطْعَمَ مِنْ أَطْعَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ  
مَا أَرَأَى قَالُوا لَا قَالَ قَائِلٌ لَا تَرَى الْفِتْنَةَ تَقَعُ  
خِلَالَ بَيِّنَاتٍ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ

بَابُ طُهُورِ الْفِتَنِ

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَتَغَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّعْرُ  
وَتُظْهِرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْهَرَمُ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَيْمَهُمْ قَالَ الْقَتْلُ وَالشَّعْبُ وَيُؤْلَسُ  
وَاللَيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
حَمِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ

انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے ام حبیبہ  
رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہ  
آپ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا  
چہرہ سرخ تھا اور فرما رہے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں  
کی تباہی اس شر سے ہے جو قریب ہی ہے آج یا جو بروج کے سر  
میں سے اتنا کھل گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لئے انجلی باگ  
پوچھا گیا۔ کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں  
گے۔ فرمایا کہ ہاں۔ جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا بھی ہوگا)

۱۹۴۱- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے اور مجہ سے حمود نے حدیث بیان کی،  
انہیں عبد الرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے  
انہیں عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھے۔ پھر فرمایا کہ میں جو  
کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو لوگوں نے کہا کہ نہیں، آنحضرت نے فرمایا  
کہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تنہا ٹھہروں کے درمیان میں اس  
طرح گر رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے۔

۱۱۱۰- فتنوں کا ظہور۔

۱۹۴۲- ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ  
نے خبر دی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے  
ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے  
گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور  
ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ! یہ ہرج کب  
چیز ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ قتل۔ قتل! خیب اور یونس اور لیث  
اور زہری کے بھتیجے نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حمید  
نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے  
۱۹۴۳- ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے  
اس سے شقیق نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے

ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے جس میں جہالت اثر پڑے گی اور علم اٹھایا جائے گا۔ اور ہرج بھرج جائے گا۔ اور ہرج بھرج قتل ہے۔

۱۹۴۴- ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے ان سے شقیق نے بیان کیا کہ عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما شیخ اور گفتگو کرتے رہے۔ پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھایا جائے گا اور جہالت اثر پڑے گی اور ہرج بھرج کی کثرت ہو جائے گی۔ اور ہرج بھرج قتل ہے۔

۱۹۴۵- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے اور ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اسی طرح اور حبشی زبان میں ہرج بھرج قتل کے معنی میں ہے۔

۱۹۴۶- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے۔ اور میرا خیال ہے کہ اس حدیث کو آپ نے مرفوعاً بیان کیا۔ کہا کہ قیامت سے پہلے ہرج بھرج کے دن ہوں گے۔ جن میں علم ختم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہوگی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشی زبان میں ہرج بھرج قتل ہے اور ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو آنحضور نے ہرج بھرج کے دنوں وغیرہ کے متعلق بیان کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ وہ لوگ بد سخت ترین لوگوں میں ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

۱۱۱۳- بخاری میں بھی آتا ہے اس کے بعد کا دور اس سے بڑا ہوگا۔

وَأَبَى مُوسَى فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامٌ يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَنْشٍ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَابُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ ابُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۵ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ لُجَاجٍ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ ابُو مُوسَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالِ الْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ؛

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْسَبَةَ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ الْهَرْجُ يَكْثُرُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ ابُو مُوسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ قَالَ ابُو عَمْرٍو أَنَّهُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ وَائِلٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَعْلَمُ الْآيَاتِ مَا لَعَنَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَدْبِرُ كُهُمُ السَّاعَةَ وَهُمْ أَحْيَاءُ؛

باب كَيْفَ تَمَازُجُ الْأَلَدِي بَعْدَهُ  
سَمْعُ مِنْهُ؛

۱۹۴۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے حجاج کے طرز عمل کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرو۔ کیونکہ تم پر جو دور بھی آنا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۹۴۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے۔ ح۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ہند بنت الحارث الفراسیہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اللہ کی ذات پاک سے اللہ تعالیٰ نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔ ان عجرہ والیوں (ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن) کو کون بید کرے گا۔ آپ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوں گی۔

۱۱۱۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۹۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۰۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالہم نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۹۵۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِي قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلَقْنِي مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ نَرَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَبْقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَنَةَ فَرَعَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ ؟ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوْحَ الْحَبِ الْعَجُزَاتِ يُرِيدُ أَنْ دَاجَهُ لَحَى يُصَلِّينَ رَبَّ كَمَا سَيِّئَةٍ فِي النَّبَاِ عَارِيَّةٍ فِي الْآخِرَةِ :

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا :

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا :

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا :

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدٌ كُمْ عَلَى  
أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ  
يُنْزِلُ فِي يَدَيْهِ فَيَقْتُلُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

عنه سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے کسی  
(دینی) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا  
محکم ہے شیطان اسے اس کے ہاتھ سے چھڑا دے۔ اور پھر وہ اس  
کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔

۱۹۵۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عمرو سے کہا ابو محمد! میں نے جابر بن  
عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک صاحب  
تیرے کر مسجد میں سے گزرے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اس کے پھلوں کا خیال رکھو، انہوں نے عرض کی کہ بہت اچھا۔

۱۹۵۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ ایک صاحب مسجد میں سے تیرے کر گزرے جی کے پھل باہر کو  
نکلے ہوئے تھے تو انھیں حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کا خیال رکھیں کہ وہ کسی  
مسلمان کو زخمی نہ کریں۔

۱۹۵۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو  
موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے  
کوئی ہماری مسجد میں یا جمار سے بازار میں گزرے اور اس کے پاس تیرہوں  
تو اسے چاہیے کہ اس کے پھل کا خیال رکھے یا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے  
انھیں ختمے رہے کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

۱۱۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میرے بعد کفر کی طرف  
نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فاسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

۱۹۵۶۔ ہم سے مجاہد بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، انھیں واقعہ خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابن عمر

۱۹۵۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ نَعْمُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ  
يَنْصَالِهَا قَالَ نَعَمْ

۱۹۵۳ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبَلٌ فَلْيَنْسِكْ  
عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَنْفِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يَصِيبَ  
أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ

۱۹۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ  
فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبَلٌ فَلْيَنْسِكْ  
عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَنْفِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يَصِيبَ  
أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَرْجِعُوا بَيْنِي كَفَّانًا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ  
بِرَأْسِهِ بَعْضًا

۱۹۵۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ  
قَسْوَى وَتَبَا لَكَ كُفْرٌ

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
أَخْبَرَنِي وَأَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ



وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جائے گا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۹۵۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے سند بیان کی، ان سے علی بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زر عبد بن عمرو بن ہریر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد ابی ہریر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جائے گا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔

۱۱۱۴۔ ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا۔

۱۹۶۰۔ ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ابراہیم نے بیان کیا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف بھاگ کر بھی دیکھے گا تو فتنہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا۔ بس جو کوئی اس سے جائے پناہ پائے تو پناہ لے لے۔

۱۹۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں قتیبہ نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اگر کوئی اس کی طرف بھاگ کر بھی دیکھے گا تو وہ اسے تباہی تک پہنچا دے گا پس جو کوئی اس سے کوئی پناہ کی جگہ پائے اسے اس کی پناہ لے لینی چاہیے۔

۱۱۱۵۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كَقَاءِ الْيَغْيَبِ  
بَفَضِّكُمْ بِقَاتِ بَغْيٍ

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْيَمَ سَمِعْتُ أَبَا ثَرَّارَةَ بْنَ عَمْرٍو  
بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِيتِ النَّاسَ  
ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَقَاءِ الْيَغْيَبِ بَفَضِّكُمْ  
بِقَاتِ بَغْيٍ

بَابُ الْبَاقِ  
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدَةَ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ  
الْمَاشِيِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِيِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ  
فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلَجًا أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

۱۹۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الرُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ  
الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ وَالْمَاشِيِ فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ السَّاجِيِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ فَمَنْ  
وَجَدَ مَلَجًا أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

بَابُ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَيْنَهُمَا



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا ہو جائے میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر آئے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ اس کی کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں جاہلی سچائی ہوں گی لیکن بعض میں سے اجنبیت محسوس کرو گے میں نے پوچھا۔ کیا پھر اس خیر کے بعد شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انھیں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اہل کے کچھ اوصاف بیان کیجئے۔ فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور جاری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے پوچھا۔ پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اور اہل کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی امام ہوا؟ فرمایا کہ پھر ان تمام جماعتوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت کی جڑ چھانی ٹپے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

۱۱۱۷۔ جس نے فتنے اور ظلم کی جماعت بڑھانے کو ناپسندیدہ سمجھا۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَكْثُرَ سَوَادُ الْفِتَنِ وَالظُّلَمِ

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا جُوَيْرٌ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَطَعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَغْثٌ فَاسْتَوْتَمْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَانْخَبَرْتُهُ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّهْشِيِّ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَوَامَ الْمُسْرِكِينَ يَكْثُرُونَ سَوَادَ الْمُسْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي الشُّهْمَ فَيُرْمَى فَيُجِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَقُولُ بِهِ فَيَقْتُلُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْاهُمُ النَّارَ يَكُونُ ظَالِمِينَ أَنْفُسِهِمْ

۱۹۶۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیاة وغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی، یا لیت نے ابو الاسود کے واسطے سے بیان کیا کہ اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا اور میرا بھی نام اس میں لکھ دیا گیا پھر میرے حکم سے ملا اور میں نے انھیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے اس سلسلہ میں شدت کے ساتھ منع کیا۔ پھر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف (غزوات میں) مشرکین کی جماعت کی زیادتی کا باعث بنتے تھے۔ پھر کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگ جاتا اور قتل کر دیتا یا انھیں کوئی تلوار مار کر دیتا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ہاشمہ وہ لوگ جن پر فرشتے موت لائے



اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

### باب ۱۱۱۸ اِدَّ ابْنُ قُبَيْلَةَ فِي حُثَالَتِهِ مِنَ النَّاسِ

۱۱۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَرِيذِ بْنِ وَهَبٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَخِرُ الْأَخَرُ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَرَكْتُ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْفُرَاقِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الشُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ تَرَفِعِهَا قَالَ يَبَايِعُ الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيَنْطَلِقُ أَتْرُكُهَا مِثْلَ أَقْرِانِ وَكَتْ ثُمَّ يَبَايِعُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ قَبِيضِي فِيهَا أَتْرُكُهَا مِثْلَ أَتْرِ الْمَجَلِ كَجَنْبِرٍ وَخَرَجَتْهُ عَلَى مِنْبَلِكَ فَتَقْطَعُ أَهْلُ مُنْتَبِهٍ وَأُولَئِكَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُضَيِّعُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكُنْ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنْ فِي بَيْتِي قُلَانٍ تَرَجُلًا أَمِينًا يَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَغْلَقَهُ وَمَا أَهْرَقَهُ وَمَا أَجْلَدَكَ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبِطَ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى تَرَمَازٍ أَهْلَ بِلَادٍ أَيْكُمُ بَايَعْتُ لِيَمِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّكَ عَلَى إِلَيْهِ سَلَامٌ وَإِنْ كَانَ تَقَوَّاهُ رَدَّكَ عَلَى سَاعِيهِ وَمَا أَلِيَهُمْ مِمَّا كُنْتُ أَتَابِعُهُ إِلَّا فَلَانًا وَقُلَانًا

اداکرے پر مجبور کرتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا ایجنٹ اداے حق پر اسے مجبور کرتا لیکن جو کچل تو میں صرف فلاں فلاں (شعوض افراد) ہے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا ہوں۔

### باب ۱۱۱۹ التَّغَرُّبُ فِي الْفِتْنَةِ

۱۱۱۹ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَرِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَحْوَرِ إِنْ كُنْتَ عَلَى عَقِبَيْهَا تَعْرِفُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذَنَ لِي فِي الْبَيْدَةِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ لَنَا قِيلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَحْوَرِ إِلَى الْبَيْدَةِ وَكَرَّجَ هُنَاكَ إِمْرَأَةً

۱۱۱۸۔ جب کوئی ادنیٰ ترین لوگوں میں زندہ رہ جائے۔

۱۱۱۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاحور نے، ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں ہم نے آپ سے فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی۔ پھر لوگوں نے اسے قسکان سے جانا، پھر سنت سے جانا۔ اور آنحضرت نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ ایک شخص ایک نیند کوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال دی جائے گی۔ اور اس کا نشان ایک دجے کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ ایک نیند کوئے گا اور پھر امانت نکالی جائے گی تو اس کے دل میں اس کے طرح نشان باقی رہ جائے گا جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر لگا لی ہو اور اس کی دجے سے ابھر پڑ جائے تم اس میں سو جھون دیکھو گے لیکن اندکچ نہیں ہوگا۔ اور لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت ادا کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار آتی ہے۔ اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند، کتنا خوش طبع، کتنا بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہو گا اور پھر ایک دور گزر گیا اور میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس کے ساتھ میں خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے حق کے

۱۱۱۹۔ زمانہ فتنہ میں دیہات میں پھلے جانا۔

۱۱۱۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاحور نے، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے، ان سے سلمہ بن الاحور نے، ان سے حذیفہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گاؤں میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اور یزید بن ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کے گئے تو سلمہ بن الاحور رضی اللہ عنہ بندہ چلے گئے اور وہاں ایک

وَذَكَرَتْ لَهُ اَزْوَاجَهُمْ يُزِلُّ بِهَا حَقُّ قَبْلِ اَنْ يَمُوتَ  
بِلِيَالٍ فَتَزِلَّ الْبِدْيَةُ ۝

۱۹۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَعْصُومَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ عَمَّ يَتَّبِعُ  
يَهَاشَعُ الْجِبَالَ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَغْرِسُ بَيْنَهُمِ مِنَ  
الْفِتَنِ ۝

باب التَّعَوُّدِ مِنَ الْفِتَنِ ۝

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُصَالَةَ حَدَّثَنَا شَاهِشَامُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَقُّقُوا بِالْمُسْلِمِ  
قَصْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَاتُ يَوْمِ  
النَّبِيِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّضْتُ لَكُمْ  
فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا قَادًا أَهْلًا مَرَجُلًا  
تَرَأْسُهُ فِي قُؤُبِهِمْ يَبْكِي فَاَنْشَأَ مَرَجُلًا مَعَهُ إِذَا  
لَا حَيٌّ يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي  
فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ تَمَّ أَنْشَأَ عُمَرَ فَقَالَ تَرَضِينَا  
بِاللَّهِ تَرَأُّوْا بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِهِمْ مَعَهُ تَرَسُّوْا  
تَعَوُّدًا بِأَمَلِهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ عَالِيَوْمِ  
قَطْرَةٍ إِنَّهُ مَوْرَتَانِ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى تَرَأَيْتَهُمَا  
خُوفَ الْحَاظِلِ قَالَ قَتَادَةُ يُدْعَى هَذَا الْحَدِيثُ  
عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا  
عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ وَقَالَ عُمَارُ بْنُ الزُّرَيْسِ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ أَنَّهُ سَأَلَ أَحَدَهُمْ أَنْ يَنْبِئَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهَذِهِ إِذْ قَالَ كُلُّ مَرَجُلٍ لَا قَادَ تَرَأْسُهُ فِي

خاتون سے شادی کر لی۔ اور وہاں ان کے بچے بھی پیدا ہوئے، آپ برابر وہیں  
رہے۔ یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ آ گئے تھے۔

۱۹۶۷ م سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر  
دی، انھیں عبد الرحمن بن عبد اللہ ابی معصوم نے، انھیں ان کے والد  
نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال  
وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ نے کربھاڑ کی پوٹیوں اور بارش برسنے کی  
جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لئے وہاں  
جھاگ کر آجائے گا۔

۱۱۲۰۔ فتنوں سے پناہ مانگنا۔

۱۹۶۸ م سے معاذ بن قسالة نے حدیث بیان کی، ان سے مشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سوالات کئے آخر جب لوگ بکثرت  
بار بار سوال کرنے لگے تو آنحضور میر پر ایک دن چڑھے اور فرمایا کہ آج تم مجھ  
سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں بتاؤں گا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر  
میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص کا سر اس کے کپڑے میں چھپا ہوا تھا اور  
رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو  
انھیں ان کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا، انہوں نے کہا  
یا رسول اللہ! میرے والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے والد حذافہ ہیں۔ پھر عمر  
رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کی، ہم اللہ سے کہہ رہے ہیں اسلام سے  
کہ وہ دین ہے، محمد سے کہ وہ رسول ہیں رضی ہیں۔ اور از ماش کی برائی سے ہم  
اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں نے خیر و شر آج جیسا کبھی نہیں  
دیکھا تھا میرے سامنے جنت و دوزخ کی صورت پیش کی گئی اور میں نے انھیں  
دیوار کے قریب دیکھا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ یہ حدیث اس آیت کے ساتھ  
ذکر کی جاتی ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے آئے ہو۔ اسی چیزوں کے بارے میں  
سوال نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں معلوم ہو" اور ابن عباس رضی  
نے بیان کیا، اے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی  
اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہ حدیث





وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ مِنَ الْمُنْكَرِ - قَالَ  
لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَالْحَيُّ الَّذِي تَسُومُ كَمُؤْمِرِ  
الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَنْ بَيْتَكَ وَبَيْتَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيْعَسِرُ  
الْبَابَ أَمْ يَفْتَحُهُمْ؟ قَالَ بَلْ يَكْسِرُ قَالَ عُمَرُ إِذَا  
يُغْلَقُ أَبَدًا. قُلْتُ أَجَلٌ قُلْنَا لِحَدِيثِهِ أَكَّانَ  
عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَتَلَمَّ أَنْ دُونَ  
عَدْلَيْتَهُ وَذَلِكَ أَيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ  
بِالْعَمَلِ لِيُظْهِرَ فَهَذَا أَنْ تَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ مَا مَزِنَا  
مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ عُمَرُ

اس کی بیوی اس کے مال، اس کے بچے اور ٹھوسے کے معاملات میں ہوتا ہے  
جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دینا ہے عمر رضی  
عنه نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا۔ بلکہ اس فتنہ کے بارے میں  
پوچھتا ہوں جو دنیا کی مروج کی طرح ٹھاٹھیں لگے گا۔ حدیث نے بیان کیا کہ  
امیر المؤمنین! آپ پر اس کا کوئی خطرہ نہیں اس کے اور آپ کے درمیان  
ایک بند دروازہ سائل ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ  
دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ نے  
اس پر فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا میں نے کہا کہ جی ہاں۔ ہم نے حدیث  
رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے  
تھے؟ فرمایا کہ ہاں۔ جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ  
میں نے ایسی حدیث بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی میں آپ سے پوچھتے ہوئے ڈر لگا کہ دروازہ کون تھے چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھیں  
جب انہوں نے پوچھا کہ دروازہ کون تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۱۹۷۴ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر  
نے خبر دی، انھیں مشرک بن عبد اللہ نے، انھیں سعید بن مسیب  
نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت  
کی وجہ سے گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا جب آنحضرت باغ میں داخل  
ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دل میں کہا کہ آج  
میں حضور کا دربان ہوں گا حالانکہ آنحضرت نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔  
آنحضرت اندر چلے گئے اور ضرورت پوری کی۔ پھر آپ کنویں کے مندر پر بیٹھ  
گئے اور اپنی دونوں پٹیلیوں کو کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ پھر ابو  
بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے ان سے کہا  
کہ آپ یہیں رہیں میں آپ کے لئے اجازت لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے  
رہے اور میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا نبی اللہ!  
ابو بکر آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ انھیں اجازت  
دے دو۔ اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے  
اور آنحضرت کی دائیں جانب آکر انہوں نے بھی اپنی پٹیلیوں کو کھول دیا  
لو کنویں میں لٹکا دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں  
رہیں۔ تا آنکہ آپ کے لئے آنحضرت سے اجازت لے آؤں۔ آنحضرت نے

۱۹۷۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُرَيْكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَرَّمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ  
لِحَاجَتِهِ وَحَرَّجْتَنِي فِي آثَرِهِ فَلَمَّا دَاخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ  
عَلَى بَابِهِ وَكُنْتُ لَا أَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ بَوَّابُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ يَا مَرْيَمُ قَدْ هَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَطَعَنِي حَاجَتُهُ وَجَلَسَ عَلَى  
قَفِّ النَّسْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي النَّسْرِ  
فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا  
أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ  
عَلَيْكَ قَالَ أَمَّا ذَنْ لَهْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ  
عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ  
عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي النَّسْرِ فَبَعَثَ عُمَرُ فَقُلْتُ  
كَمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا ذَنْ لَهْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَبَعَثَ عَنْ

عَنْ يَسَارِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَقَالَ هُمَا فِي الْبُشْرَى شَلَا أَلْقَفَ قَلَمَ يَكُونُ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَشَافُونَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنِ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ. فَدَخَلَ قَوْمٌ يَجِدُ مَعَهُمْ مَجْلِسًا نَحْوَهُ حَتَّى جَاءَ مَقَابِلَهُمْ عَلَى شِقْمَةِ الْبُشْرَى فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَكَ هُمَا فِي الْبُشْرَى فَجَعَلْتُ أَمْسِي أَخَالِي وَادْعُوا اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَدْ أَذِلْتُ ذَلِكَ قَبُورُهُمْ اجْتَمَعَتْ هَهُنَا وَافِرَادَ عُمَانُ.

نے فرمایا کہ انھیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ وہ آنحضور کی بائیں جانب آئے۔ اور اپنی پٹلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکا لیا۔ اور کنویں کی مثییر بھر گئی اور وہاں جگہ نہ رہی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور میں نے ان سے بھی کہا کہ یہیں رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کے لئے آنحضور سے اجازت مانگ لوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور اس کے ساتھ ایک آنا لیا ہے جو انھیں پہنچے گی۔ پھر آپ بھی داخل ہوئے۔ لیکن ان حضرات کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی چنانچہ آپ گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آ گئے۔ پھر آپ نے بھی اپنی پٹلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لئے پھر میرے دل میں بھائی (غالباً) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمنا پیدا ہوئی اور میں دعا کرنے لگا کہ وہ بھی آجائے۔ ابن المسیب رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کی قبروں کی تعبیر کی ایک جگہ ہے۔ لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کی الگ (البقیع میں) ہے۔

۱۹۷۵ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِإِسْمَاعِيلَ أَلَا تَكَلِّمُ هَذِهِ؟ قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَقُولُ مَنْ يَفْقَهُ وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ بِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونُ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ قَبِيضٍ فِي النَّارِ فَيُطْفِئُ فِيهَا كَطْفِئِ الْجَمَاءِ بِرَحَاءٍ قَبِيضٍ فِيهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانٍ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى مِنَ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَكَأَفَعَلْتُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفَعَلْتُ؟

۱۹۷۵ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے فردی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے کہ میں نے ابو ذرؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ اس امر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ان (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے کہ عام مسلمانوں کے شبہات و شکایات کا خیال رکھیں انہوں نے فرمایا کہ میں غفلت میں ان سے گفتگو کی ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ دروازہ کھولے بغیر کہ اس طرح میں سب سے پہلے دروازہ کو کھولنے والا ہوں گا۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب وہ وہ آدمیوں پر امر بوتا دیا جائے۔ یہ کہوں کہ تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں اس طرح جکی بیسے گا جیسے گدھا پیدتا ہے۔ پھر دوزخ کے لوگ ان کے پاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں کیا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہے گا کہ میں ابھی باح کے لئے کہتا

تو ضرورت تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور بری بات سے روکتا بھی تھا۔ لیکن خود کرتا تھا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے عثمان بن بشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے زمانہ میں مجھے ایک کلمہ نے فائدہ پہنچایا جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ فارس کی سلطنت کی مالکہ ایک عورت ہو گئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی غلام نہیں پائے گی جس کی باگ ڈور ایک عورت کے ہاتھ میں ہو۔

۱۹۷۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْمٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامٍ أَجْمَلُ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَارِئًا سَأَلَ كُؤَالَ ابْنَةَ كِنْدَةَ قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمُكَ وَكَوَا أَمْرَهُمْ أَمْرًا

۱۹۷۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے حدیث بیان کی، عروہ بن عبد اللہ بن زیاد الاسدی نے حدیث بیان کی کہ جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا یہ دونوں حضرات ہمارے پاس آئے اور منبر پر چڑھے حسن بن علی منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسر ان سے نیچے تھے پھر ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ اور میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

۱۹۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّازٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزِيمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيُّ عَمَرًا بْنُ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْخُفُوفَةَ فَصَوَّعَ الْمُنْبَرُ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَوْى الْمُنْبَرِ فِي أَغْلَاقِهِ وَقَامَ عَمَرًا أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاصْطَفَا إِلَيْهِ فَمِغَتْ عَمَرًا بِقَوْلِهِ إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَأَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَدَامَ اللَّهُ إِذَاكَ وَجْهَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ مَنِطِيعُونَ أَمْرِي

-۱۱۲۳-

باب ۱۱۲۳

۱۹۷۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی غنیمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم نے اور ان سے ابو وائل نے کہ کوفہ میں عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی روانگی کا ذکر کیا اور کہا کہ بلاشبہ وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ لیکن تم ان کے بارے میں آزمائے گئے ہو۔

۱۹۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيْمَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَرًا عَلَى مِنْبَرِ الْخُفُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ إِذَا تَرَوْجِبَهُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهُمَا مِمَّا ابْتُلِيْتُمْ

۱۹۷۹۔ ہم سے بدل بن قبر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی کہ میں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما عمار رضی اللہ عنہ کے پاس

۱۹۷۹ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَبْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَمِيْعٍ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى عَمَرَ حِينَ

لگے سب انھیں علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے پاس اپنی حمایت میں جمع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت عمار سے کہا کہ ہم نے آپ کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو ہماری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں تیزی کے ساتھ کھس پڑنے سے زیادہ پسند ہو۔ عمار رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے بھی آپ لوگوں کو اسلام کے بعد کوئی ایسا کام کرتے نہیں دیکھا جو میری نظر میں آپ کے اس معاملہ میں سست روی سے زیادہ ناپسندیدہ ہو۔ پھر انھیں ایک ایک محلہ دیا اور سب لوگ مسجد کی طرف گئے۔

۱۹۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے شقیق بن سلمہ نے کہ میں ابو مسعود ابو موسیٰ اور عمار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ کے سوا آپ کے جتنے بھی ساتھی ہیں ان میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ کہہ سکتا ہوں۔ اور جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تھی۔ اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کے اس معاملہ میں آگے بڑھ جانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابو مسعود! جب سے آپ نے اور آپ کے ساتھی نے آنحضرت کی صحبت اختیار کی اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کی معاملہ میں سست روی سے زیادہ محبوب نہیں۔ اس پر ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اور وہ خوش حال تھے کہ اسے غلام ڈوٹھ لاؤ چنانچہ انہوں نے ایک مملہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا عمار رضی اللہ عنہ کو۔ اور کہا کہ آپ لوگ اسی کو پہن کر جمعہ پڑھنے چلیں۔

۱۱۲۵۔ جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے۔

۱۹۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عثمان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمزہ بن عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرے تو اسے تو عذاب ان سب لوگوں پر آئے جو اس قوم میں ہوتے ہیں۔ پھر انھیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی اگر نیک ہوں گے تو نیکوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور برے ہوں گے تو برے کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

بَعَثَ عَلَىٰ إِلَىٰ أَهْلِ الْخُفُوفِ يَسْتَنْفِرُ لَهُمْ فَقَالَ مَا رَأَيْتُكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْثَرَ عِنْدَنَا مِرْوًى أَمْزَرَ عَيْكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مِنْهُ أَسْلَمْتُ فَقَالَ عَمَّا مَ مَا رَأَيْتُ مِنْكُمْ مِنْهُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْثَرَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ كَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ جَا لِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَآبِي مُوسَى وَعَمَّارٌ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا كُوشِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرُكَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مِنْهُ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيبَ عِنْدِي مِنْ أَسْتَسْرِعَ عَيْكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَكَأَنَّ مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مِنْهُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسَى أَيُّهَا عَلَا مَهَاتٍ حُلَّتَيْنِ فَأَعْلَى أَحَدُهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْآخَرَى عَمَّارٌ وَقَالَ رَاحَا فِيهِ إِلَى الْمَسْجِدِ

بِأَوَّلِهِ (۱۱۲۵) إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يُعَذَّبُ عَلَىٰ أَعْمَالِهِمْ



بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدُكَ لَعَلَّ  
اللَّهُ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَنَيْنِ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى وَهَبُ بْنُ أَبِي  
جَاءَ إِلَى ابْنِ شَبْرَمَةَ فَقَالَ ادْخُلْنِي عَلَى عِيسَى  
فَأَعْطَنِي فَكَانَ ابْنُ شَبْرَمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَنَهَى  
يُفْعَلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَنَا سَامَةُ الْحَسَنِ  
ابْنُ عَمْرِو بْنِ النَّعْمَانِ إِلَى مَعَاوِيَةَ وَابْنِ كَعْبٍ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ النَّعْمَانِ بِمَعَاوِيَةَ أَمْرِي كَثِيرٌ  
لَا تَوَلَّى حَتَّى تُدِيرَ أُمْرًا هَا قَالَ مَعَاوِيَةُ مَنْ  
لِي سَامَةُ ابْنِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَتَاكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَامِرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَقَوْلُ  
لَهُ الصَّلَامُ قَالَ الْحَسَنُ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ  
قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ  
جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي  
هَذَا سَيِّدُكَ لَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَنَيْنِ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۹۸۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنُ شَبْرَمَةَ  
مَوْلَى سَامَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي جَاءَ  
قَالَ أَمْرُسَنِي سَامَةُ إِلَى عَمْرُو بْنُ أَبِي جَاءَ  
سَيِّدُكَ لَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَنَيْنِ  
قَوْلُ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتُ فِي يَدَيْكَ لَسَدِ  
كَ حَبِيبُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلَكِنْ  
هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَكُ يُعْطِنِي سَيِّدُكَ فَدَهَبْتُ إِلَى  
حَسَنِ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَذَقُوا أَمْرًا حَلِيقًا

۱۱۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت حسن رضی اللہ  
عنه کے متعلق کہ ”میرا یہ بیٹا سرور ہے۔ اور شاید اللہ  
اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرانے۔“

۱۹۸۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسراہیل ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی اور میری  
ان سے ملاقات کوفہ میں ہوئی تھی۔ وہ ابن شبرمہ کے پاس آئے۔ اور کہا  
کہ مجھے عیسیٰ (منصور کے بھائی اور کوفہ کے والی) کے پاس لے چلو تاکہ  
میں اسے نصیحت کروں۔ غالباً ابن شبرمہ نے خوف محسوس کیا اور نہیں  
لے گئے۔ انہوں نے اس پر بیان کیا کہ ہم سے حسن بصری نے بیان کیا کہ جب  
حسن بن علی رضی اللہ عنہ امیر معاویہ کے خلاف لشکر لے کر نکلے تو عمرو بن  
عاص رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھتا  
ہوں جو اس وقت واپس نہیں جاسکتا جب تک اپنے مقابل کو ہجرت نہ  
کریں۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مسلمانوں کے اہل و عیال کا خون  
کھیل ہوگا (یعنی مقتولین کے اہل و عیال کا) جواب دیا کہ میں پھر عبد اللہ  
بن عامر اور عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ ہم معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے  
ہیں اور ان سے صلح کے لئے کہتے ہیں حسن بصری نے کہا کہ میں نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ  
دے رہے تھے کہ حضرت حسن آئے تو آنحضور نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا

سرور ہے اور امیر ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرانے کا۔

۱۹۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انھیں محمد بن علی نے خبر دی،  
انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ کے مولا حرملہ نے خبر دی عمرو نے بیان کیا کہ میں  
نے حرملہ کو دیکھا تھا۔ حرملہ نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے علی  
رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور مجھ سے کہا۔ اس وقت تم سے علی رضی اللہ  
عنه پوچھیں گے کہ تمہارے ساتھی (اسامہ رضی اللہ عنہ) کیوں پیچھے رہ گئے  
تھے (جنگ جمل و صفین سے) تو ان سے کہنا کہ انہوں نے آپ سے کہا ہے  
کہ اگر آپ شیر کے جڑے میں ہوتے تب بھی میں چاہتا کہ میں اس میں آپ  
کے ساتھ ہوں۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں شرکت صحیح نہیں

ہوئی۔ حرمہ کہتے ہیں کہ مہنا نچہ انہوں نے کوئی چیز نہیں دی۔ پھر میں سہی، حسین اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس سے گیا تو انہوں نے میری سواری پر سامان لدو دیا۔

باب ۱۱۲ اِذَا قَالَ عَنْهُ قَوْلٌ مِّنْ شَيْءٍ اَنْتُمْ

۱۱۲- جب کچھ لوگوں کے سامنے کوئی بات کہی۔ اور پھر جب

وہاں سے نکلا تو اس کے خلاف بات کہی۔

تَخْرُجُ فَقَالَ يَحْلَا فِيهِ

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا اَسْلَمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ ثَرِيذٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ

السَّيِّئَةِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ جَمْعَهُ اِنَّ عُمَرَ

حَشَمَهُ وَوَلَّهُ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ- يَنْصَبُ لِكُلِّ غَاوٍ رَّوَاؤُا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَرَاثًا قَدْ بَايَعْتَ هَذِهِ الرَّجُلَ عَلَى يَمِينٍ

اللّٰهُ وَرَسُولِهِ وَ اِنِّي لَا اَعْلَمُ غَدًا اَعْظَمَ مِنْ يَمِينٍ

اَنْ يَّبَايِعَ رَجُلًا مِّنْكُمْ يَنْصَبُ لَهٗ الْقِتَالَ

وَ اِنِّي لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْكُمْ يَحْلَعُهُ وَابَايَعُ فِي هَذِهِ اَكْمَرًا

۱۹۸۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَوْثُومٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زَيْيَادٍ وَمَوَاتِنُ

بِالشَّامِ وَقَتَّبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَذُتِبَ الْقُرَآءُ

بِالْبَصْرَةِ قَانَطَلَقْتُ مَعَ اَبِي اَبِي بَرَزَةَ اِلَى سُلَيْمِ

حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عَلَيْهِ

لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَاشْتَأَى اَنْ يَسْتَصْعِمَهُ

الْحَدِيثُ فَقَالَ يَا بَرَزَةُ اَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ

فَاَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ ابْنُ اِجْلَسْتُ عِنْدَ

اللّٰهِ اِنِّي اَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى اَخِيَارِ قُرَيْشٍ اَنْكُمْ

يَا مَعْشَرَ الْقُرَيْبِ كُنْتُمْ فِى الْحَالِ الَّذِى اَعْلَمْتُمْ

مِنَ الدُّلَةِ وَالْقِلَّةِ الصَّلَاةِ وَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْفَعَكُمْ

بِالْاِسْلَامِ وَ مَعْتَدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ

بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَ هَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِى اُنْسَدَتْ

بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ اَلَيْحَا بِالشَّامِ اَمْلَأَ اَنْ يَكْتَلِ

اَلَا عَلَى السُّنْيَا وَ اِنَّ هُوَ لَا لِدُنَيْنِ بَيْنَ اَظْهَرِكُمْ

۱۹۸۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب اہل بیت

نے یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے

خادموں اور لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر غدار کو مارنے والے کے لئے قیامت کے دن

ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور ہم نے اس شخص (یزید) کی بیعت اللہ

اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے اور میرے علم میں کوئی حد اس

سے بڑھ کر نہیں ہے کسی شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت

کی جائے اور پھر اس سے جنگ کی جائے۔ اور اگر میرے علم میں آیا کہ

تم میں سے کسی نے اس بیعت سے انکار کیا کسی اور سے بیعت کی تو میرے اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے گی۔

۱۹۸۵- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشہاب نے،

ان سے عوف نے، ان سے ابومہال نے بیان کیا کہ جب ابن زیاد اور مروان

شام میں تھے اور ابن زبیر نے مکہ میں اور خوارج بصرہ میں اقتدار حاصل کئے

ہوئے تھے تو میں اپنے والد کے ساتھ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس

گیا۔ جب ہم ان کے گھروں ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں ایک کمرہ

کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ

گئے اور میرے والد ان سے گفتگو کرنے لگے اور کہا۔ اے ابوبرزہ آپ نہیں

دیکھتے لوگ کن باتوں میں الجھ گئے ہیں۔ میں نے ان کی زبان سے سب سے پہلی

بات یہ سنی کہ میں اللہ سے اس پر ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ روزانہ صبح کو اٹھنا

ہوں تو قریش کے قبائل کے لوگوں پر غم و غصہ ہوتا ہے اے اہل عرب

تم جس حال میں تھے اسے تم جانتے ہو۔ ذلت، قلت اور گمراہی کی حالت

اور اللہ نے تمہیں اس سے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ

نکالا اور اس سال کو پہنچایا جو تم دیکھ رہے ہو اور یہ دنیا جس نے تمہارے

درمیان فساد پھیلا رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام میں ہے (مروان بن حکم وغیرہ)

واللہ صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے ہیں (خوارج)

وَاللّٰهُ اِنْ يُّقَاتِلُوْكَ اِلَّا عَلَى الدِّيْنِ اَوْ اِنْ خَالَكَ اَلَيْتُ  
بِمَكَّةَ وَاللّٰهُ اِنْ يُّقَاتِلْ اِلَّا عَلَى الدِّيْنِ

۱۹۸۶ حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِي اِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ وَاثِلِ بْنِ الْاَحْذَبِ عَنْ اَبِي وَاثِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
اَيُّمَانَ قَالَ اِنَّ الْمَافِقِيْنَ اَيُّوْمَ شَرِّ مِنْهُمْ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا  
يَوْمَئِذٍ يَسْرِوْنَ وَاَيُّوْمَ يَجْهَرُونَ

۱۹۸۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ  
ابْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَةِ عَنْ مُذَيْفَةَ  
قَالَ اِنَّهَا كَانَ الْيَقَانُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامًا اَيُّوْمَ فَاِنَّهَا هُوَ الْفَرُّ

بَعْدَ الْاِيْمَانِ

بَابُ ۱۱۲۸ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى

يُقْبِلَ اَهْلُ الْقُبُوْرِ

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا اِبْنُ اِمَامٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبٍ  
عَنْ اَبِي الرَّثَادِ عَنْ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ  
حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلَ يَا اَيُّنِى  
مَكَانَهُ

بَابُ ۱۱۲۹ تَغْيِيْرُ الزَّمَانِ حَتّٰى يَفْعَدُوْا

اَلْاَوْثَانَ

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّمَانَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي  
اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَأْسَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ  
حَتّٰى تَنْضَطِرِبَ الْبِلَادُ نِسَاءً دُوْسَ عَلَى دُوْسٍ  
الْمَخْلَصَةِ وَدُوْسُ الْمَخْلَصَةِ طَائِفَةٌ دُوْسٍ اَلَّتِي كَانُوْا  
يَفْعَدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

واللہ یہ لوگ صرف دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ جو مکہ میں ہے۔  
(ابن زبیر رضی اللہ عنہ) واللہ وہ بھی صرف دنیا کے لئے لڑ رہا ہے۔

۱۹۸۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے واصل احذب نے، ان سے ابو وائل نے اور  
اور ان سے حذیفہ بن الیمان نے بیان کیا کہ آج کل کے منافق نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین سے بدتر ہیں اس وقت وہ چھپتے  
تھے اور آج اس کا علانیہ اظہار کرتے ہیں۔

۱۹۸۷۔ ہم سے بخاری نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان  
کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الشعثہ  
نے اور ان سے حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں نفاق تھا۔ لیکن آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرتا ہے۔

۱۱۲۸۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اہل قبور کے سال پر

رٹک کیا جانے لگے گا۔

۱۹۸۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو  
گی یہاں تک کہ (حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ) ایک شخص دوسرے  
کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں بھی اس  
کی جگہ ہوتا۔

۱۱۲۹۔ زمانہ بدل جائے گا یہاں تک کہ لوگ بتوں کی پوجا

کرنے لگیں گے۔

۱۹۸۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان  
سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کے عورتوں کا ذوالخلفہ  
(کا طواف کرتے ہوئے) کھوس سے کھوا پھلے گا اور ذوالخلفہ قبیلہ دوسر  
کابت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے بلکہ





اپنا قلم منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔

### باب ۱۱۳۶ ذکر التجالہ

۱۹۹۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمَغِيرَةُ ابْنُ  
شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدَ الشُّعْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ وَآلَتُهُ قَالَ لَوْ  
مَا يَتَوَكَّ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا تُهْمُ يَقُولُونَ أَنَّهُ مَعَهُ  
جَبَلٌ خَبِيزٌ فَهُوَ مَا قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ  
مِنْ ذَلِكَ

۱۱۳۶- دجال کا تذکرہ۔

۱۹۹۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے حدیث بیان کی۔  
کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دجال کے منہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا  
اور آنحضور نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے نہیں کیا نقصان پہنچے گا۔  
میں نے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پارہ  
اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے بھی  
زیادہ آسان ہے۔

۱۹۹۶ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَمِيزُ الدَّجَالَ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ  
الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ  
فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ عَافٍ وَمُتَافٍ

۱۹۹۶- ہم سے سعید بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے  
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی  
طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے  
قیام کرے گا۔ پھر مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور  
منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ غُيُوبُ الْمَسِيحِ  
لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكٌ  
قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهْدًا

۱۹۹۷- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بشر نے  
حدیث بیان کی، ان سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو بکرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ پر مسیح و دجال کا  
رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے ساتھ دروازے ہوں گے اور ہر  
دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ بیان کیا کہ ابن اسحاق نے کہا اور انس  
صالح بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا  
کہ میں بصرہ گیا تو مجھ سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے  
یہی حدیث بیان کی۔

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ

۱۹۹۸- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان  
سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی

تعریف اس کی شان کے مطابق کی۔ پھر مجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں اس سے ڈرانا ہوں۔ اور کوئی نئی ایسا نہیں گذر جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتانا ہوں جو کسی نئی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی۔ اور وہ یہ کہ وہ کانا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔

۱۹۹۹۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سلم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا اور خواب میں (کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب ہوگندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھنٹھ پائے تھے، ایک آنکھ کے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انکور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کا ہم شکل قبیلہ خزاعہ کا ابن قطن ہے۔

۲۰۰۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، اس سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ اپنی غازیں مجال کے فتنہ سے فہام مانگتے تھے۔

۲۰۰۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہ انہیں ان کے والد نے نمبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں عبد اللک نے، انہیں ربیع نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور پانی آگ ہوگا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۲۰۰۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

فَاتَّبَعْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ وَفَّرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا نَذِيرُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ لِي بِهِ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُكُمْ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ يَقُومُ بِهِ إِلَّا أَعْوَرٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَنْبِئُ بِأَعْوَرَةٍ

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنْتُمْ أَطْوَفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجَلٌ أَدْمَسُ سَبَطِ الشَّعْرِ يَنْطَفُ أَوْ يَهْوَى رَأْسَهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبَتْ أَلْفَتْ فَأَذْأَرْجُلُ جَسِيمٍ أَحْمَرُ جَعَدَ الرَّأْسِ أَعْوَرٌ الْعَيْنِ كَأَنَّهُ عَيْنُهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَاهًا ابْنُ قَطَنِ رَجُلٌ مِنْ خَزَاعَةَ

۲۰۰۰ حَدَّثَنَا شَاكِعُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

۲۰۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الْمَاءُ بَارِدٌ وَالنَّارُ حَامِيَةٌ قَالَ مَنْ سَقَى مِنْ سَقَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا شَاكِعُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَكَاكِلُهُ أَعْوَمٌ وَإِنْ رَأَيْتُمْ رَجُلًا لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنْ بَيَّنَّ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ عَافٍ - فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

**باب ۱۱۳ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ**

۲۰۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو إِيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا حَدَّثَنَا طُؤَيْلُ عَنْ الدَّجَالِ دَجَالٌ كَمَا أَنْتَ قَالَ يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بِبَعْضِ السِّيَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ حَيْنُ النَّاسِ أَوْ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَيَقُولُ مَا شَهِدَ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَيَقُولُ أَشَدَّ بِصِيرَةٍ فَيَقُولُ الْيَوْمَ قَبْرِي الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ ۝

۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَوِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَّلَ أَنْقَابُ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةً لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُوتُ وَكَالدَّجَالِ ۝

۲۰۰۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انھوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانہ ہے اور تمہارا رب کانہ نہیں ہے۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ اس حدیث میں ابوسہرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۱۳۳ - دجال مدینہ کے اندر داخل ہوسکے گا۔

۲۰۰۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبثہ ابن مسعود نے خبر دی، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل گفتگو کی آنحضور کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شوزمین پر قیام کرے گا پھر اس دن اس کے پاس ایک صاحب بجائیں گے اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں ہم سے بیان کیا تھا۔ اس پر دجال کہے گا۔ کیا تم دیکھتے ہو۔ اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں معاملہ میں شک و شبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ ان صاحب کو قتل کر دے گا اور پھر انھیں زندہ کر دے گا۔ اب وہ صاحب کہیں گے کہ وہ اللہ آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے بصیرت نہیں حاصل تھی اس پر دجال پھر انھیں قتل کرنا چاہے گا لیکن اس مرتبہ اسے ان پر قدرت نہ ہوگی۔

۲۰۰۴ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم بن عبد اللہ بن الحمر نے اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ کی گھاٹیوں میں فرشتے متعین ہیں نہ یہاں طاعون آسکتی ہے۔ اور نہ دجال آسکتا ہے۔

۲۰۰۵ - مجھ سے یحییٰ بن موصی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں انس





۲۰۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

۲۰۰۸ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ ابن عبد الرحمن نے خبر دی، اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے (متبعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۰۰۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ مِنْ ثَمَرِ رَسُولٍ رَأَى النَّاسَ عَلَى مَا هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ وَالزَّجْلِ رَأَى عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَأَتْهُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ تَرَفُّعًا وَوَلَدٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَأَى عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَكَلْتُ مِنْ ثَمَرِهِ رَأَى عَلَى مَالِهِمْ مَسْئُولٌ عَنْ تَرَعِيَّتِهِ

۲۰۰۹ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھروالوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھروالوں اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے۔ اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۱۱۳۶ - امر اقریش سے ہوں۔

باب ۱۱۳۶ الامار من قریش

۲۰۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَيُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ مَوْلَى مَلِكٍ مِنْ قُحْطَانَ فَقَضِبَ فَقَامَ فَأَثَرَى عَلَى امْرِئٍ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَمْنَعُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يُؤْتَوْنَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جَرَّاهُمْ فَيَأْتِيَهُمْ وَالْأَمَانَةُ

۲۰۱۰ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم قریش کے ایک وفد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ انھیں معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ اس پر غصہ ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کی کچھ فرمایا۔ ابابعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہے۔ اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یہ تم میں سے جاہل لوگ ہیں پس تم ایسی خواہشات سے بچتے رہو جو تمہیں گمراہ کر دیں۔ کیونکہ میں نے



ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھی تو اسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوگا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۲۰۱۵۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کے لئے (امید کی بات) سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ ان چیزوں میں جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور ان میں بھی جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے جب تک اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے پھر جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا باقی رہتا ہے نہ اطاعت کرنا۔

۲۰۱۶۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ فوج بھیجا اور اس پر انصار کے ایک صاحب کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت کریں۔ پھر امیر فوج کے لوگوں پر غصہ ہوئے اور کہا کہ کیا آنحضورؐ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ضرور دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ لکڑی جمع کرو اور اس سے آگ جلاؤ اور اس میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑی جمع کی اور آگ جلائی جب کہ کوہ تاجا ہا تو ایک دوسرے کو لوگ دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے آنحضورؐ کی اتباع آگ سے بچنے کے لئے کی تھی۔ کیا پھر ہم اس میں داخل ہو جائیں اسی کشمکش میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور ان کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر آنحضورؐ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس میں کود پڑتے تو پھر اس میں سے نہ نکل سکتے تھے۔ اطاعت صرف ابھی باتوں میں ہے۔

۱۱۳۹۔ جو حکومت طلب نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

۲۰۱۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حاتم

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من تراى من اميرٍ شيئاً فحبره فليصبر فانه ليس احب اليّ تراى الجماعة شيئاً فيموت الا مات ميتة جاهليّة

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمِعُوا وَالطَّلَاعَةَ عَلَى الْمَوَدِّ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِثْرِ بْنِ تَرْفُوتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمْرًا عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمْرُهُمْ أَنْ يَطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطِيعُوهُ قَالُوا بَلَى قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا قَدْ وَقَدُوا فَأَكَلْنَا أَهْمُوا بِالْأَخُولِ فَقَامَ يَشْطُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ أَكْبَرُ مِنْ أَمْرِنَا فَجَمَعُوا حَطَبًا قَدْ وَقَدُوا فَأَكَلْنَا أَهْمُوا بِالنَّارِ وَسَكَنَ غَضَبُهُ قَدْ كَرِهَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوا هَذَا مَا حَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

۱۱۳۹۔ مَنْ لَمْ يُسَأَلْ إِلَّا مَا رَأَى أَعَا

اللَّهُ

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے اور ان سے عبدالرحمان بن سمرہ رضی  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمان  
حکومت کے طالب نہ بننا کیونکہ اگر تمہیں وہ بلا مانگے علی تو اس میں تمہاری  
مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم نے قسم کھائی ہو پھر اس کے سوا دوسری چیز میں  
بھلائی دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور وہ کام کرو جس میں بھلائی ہو

بْنِ حَازِمٍ مَرَّ عَنِ الْمَسْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ  
إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعْذَتْ عَلَيْكَ وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى  
بَيْعٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكُفِّرْ بَيْنَكَ وَأَمْسَلِ يَدِي  
هُوَ خَيْرٌ

۱۱۴۰۔ جو حکومت مانگے گا وہ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

بَابٌ مِّنْ سَأَلِ الْإِمَارَةِ وَكَلِّ  
إِلَيْهَا

۲۰۱۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے بیان کیا  
کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان سے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمان ابن سمرہ! حکومت طلب  
نہ کرنا کیونکہ اگر تمہیں مانگے کے بعد علی تو تم اس کے حوالہ کر دیتے جاؤ گے۔  
اور اگر تمہیں مانگے بغیر علی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی  
بات پر قسم کھاؤ اور پھر اس کے سوا دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو وہ کہ جس  
میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۲۰۱۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْمَسْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ  
مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ  
أُعْذَتْ عَلَيْكَ وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى بَيْعٍ فَرَأَيْتَ  
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَبِى النَّوْىَ هُوَ خَيْرٌ وَكُفِّرْ  
عَنْ بَيْنِكَ

۱۱۴۱۔ حکومت کے لالچ پر ناپسندیدگی۔

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَزْمِ عَلَى  
الْإِمَارَةِ

۲۰۱۹۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسلمہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم حکومت کا لالچ نہ کرو گے  
اور یہ قیامت کے دن تمہارے لئے باعث ندامت ہوگی۔ پس کیا یہی بہتر  
ہے دو دھ پلانے والی اور کیا یہی بری دو دھ چھڑا دینے والی (حکومت کے  
ملنے اور ہاتھ سے جاتے رہنے کی طرف اشارہ ہے) اور محمد بن بشار نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن حمران نے حدیث بیان کی، انس بن عبد الحمید  
نے حدیث بیان کی، انس سے سعید المقبری نے، انس سے عمر بن حکم نے اور انس  
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (موقوفاً) نقل کیا۔

۲۰۱۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ  
سَتَهْرُصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَسْتَكُونُونَ نَدَامَةً  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْصِيعَةُ وَبَسَّتِ الْقَاطِمَةُ  
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمُرَانَ عَنْ  
عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلُهُ

۲۰۲۰۔ ہم سے محمد بن علا نے حدیث بیان کی، انس سے ابو اسلمہ نے حدیث  
بیان کی، انس سے ہریرہ نے، انس سے ابو ہریرہ نے اور انس سے ابو موسیٰ رضی

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقَادَ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ آمَنَّا  
بِآرَاءِ سُؤْلِ الْمَلِكِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّا لَا تَوَفِّي  
هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ ۖ

نہیں سوچتے جو اسے طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حرص ہو۔

**باب ۱۱۲۱** مَنْ اسْتَرْجَى تَرْجِيَةً فَلَمْ  
يُنْصَحْ بِهَا

۱۱۲۱ - جسے لوگوں کا نگران بنایا گیا ہو اور اس نے خیر خواہی  
نہ کی ہو۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ  
عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ تَرِيَّادَ مَقْعِلَ  
ابْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ  
مَقْعِلُ إِنِّي مَمْعُورٌ كَحَدِيثِكَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْجَاكَ اللَّهُ  
تَرْجِيَةً فَلَمْ يَحْطُهَا بِتَنْصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ  
تَرْجِيَةَ الْجَنَّةِ ۖ

۲۰۲۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
حُسَيْنُ الْمُعْتَفِيِّ قَالَ رَأَيْتُكَ ذَكَرْتُ عَنْ هِشَامِ  
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَقْعِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوذُ بِهِ قَدْ خَلَّ  
عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَقْعِلُ أَحَدَيْتُكَ حَدِيثًا  
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا مِنْ قَالٍ بَيِّنٍ تَرْجِيَةً مِنْ الْمُسْلِمِينَ  
فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
الْجَنَّةَ ۖ

**باب ۱۱۲۳** مَنْ سَأَلَ شَيْئًا مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ الْحَجْرِ يَرْبُوعِي عَنْ طَرِيفِ بْنِ تَيْمِيَّةَ قَالَ شَهِدْتُ  
صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَآخَصَابَهُ وَهُوَ يُؤْصِيهِمْ فَقَالُوا  
هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ

اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے  
دو اور افراد کو لے کر حاضر ہوا، ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ یا  
رسول اللہ! ہم کہیں کا عامل بنا دیا دیجئے اور دوسرے صاحب نے بھی ہی  
خواہش ظاہر کی۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ ہم ایسے شخص کو یہ ذمہ داری

۲۰۲۱ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاشہب نے  
حدیث بیان کی، ان سے حسن نے کہ عبید اللہ بن زبیر و مقل بن یسار رضی  
اللہ عنہ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آئے جس میں آپ کا انتقال ہوا۔ تو  
مقل بن رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنا ہوں  
جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی آپ نے فرمایا جب اللہ  
تعالیٰ کسی بندہ کو کسی رعیت کا نگران بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے  
ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے  
گا۔

۲۰۲۲ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انہیں حسین الجعفی  
نے خبر دی کہ زائدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے حسن نے بیان  
کیا کہ ہم مقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے ان کے پاس گئے  
پھر عبید اللہ بھی آئے تو اس نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان  
کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آنحضرت  
نے فرمایا کہ اگر کوئی والی مسلمانوں کی کسی جماعت کا ذمہ وار بنایا گیا اور اس  
نے ان کے معاملہ میں خیانت کی ہو اور اسی حالت میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ  
اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

۱۱۲۳ جو لوگوں کو مشقت میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے شقت مبتلا کرے گا۔

۲۰۲۳ - ہم سے حسین واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث  
بیان کی، ان سے جریری نے، ان سے طریف ابو تیمہ نے بیان کیا کہ میں  
صفوان اور جندب اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا۔ صفوان اپنے  
ساتھیوں (شاگردوں) کو وصیت کر رہے تھے۔ پھر صفوان اور ان کے  
ساتھیوں نے جندب (رضی اللہ عنہ سے) پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ بَشَقِي الْمَلَأُ عَلَيْهِ كُوفًا  
الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَفَمِنْهُمْ قَالُوا إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْفَخُ مِنَ  
الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ رِثَةً  
طَبِيبًا فَلْيَقْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحَالَ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بَيْلًا كَفَّهِ مِنْ  
وَمِنْ أَهْرَاقِهِ فَلْيَقْعَلْ قُلْتُ لِأَخِي عَبْدِ اللَّهِ  
مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ جُنْدُبُ قَالَ  
نَعَمْ جُنْدُبُ

اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور  
کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو کھاوے کے لئے (باطن کے خلاف) کام کرے  
گا اللہ قیامت کے دن اسے روا کر دے گا۔ اور فرمایا کہ جو لوگوں کو تکلیف  
میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تکلیف میں مبتلا کریں گے  
پھر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے  
انسان کے جسم میں اس کا پیٹ بڑھتا ہے۔ پس جو کوئی استطاعت رکھتا  
ہے کہ پاک و طیب کے سوا اور کچھ نہ کھائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اور  
جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر  
نخن سائل نہ ہو۔ جو اس نے بہایا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔ میں نے ابو  
عبد اللہ (بخاری) سے پوچھا کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں

لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کیا جذب کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

۱۱۴۴۔ راستہ میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا۔ یحییٰ بن یعمر نے راستہ  
میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا۔

باب ۱۱۴۴ النِّقَاطُ وَ الْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ  
وَقَفُّ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ فِي  
الطَّرِيقِ وَقَفَّى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَامِرٍ

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ عَرَضَ عَلَيْنَا قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا  
رَجُلًا عِنْدَ مَدْخَلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَا  
أَعْدَدْتُ لَهَا؟ تَكَانَ الرَّجُلُ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ تَبَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَيْفَ تَوَجَّاهُ وَكَأَصْلَاحِهِ  
وَأَمَدَدَةٍ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ  
مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ؟

باب ۱۱۴۵ مَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَائِبُ

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ  
لَا مَرَأٍ مِنْ أَهْلِهِ تَغْرِيفَيْنِ فَلَا نَسَةَ؟ كَأَلَّتْ نَعْمَ

۲۰۲۴۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان  
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اور نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص مسجد کی چوکت پر آ کر  
ہم سے ملا اور دریافت کیا۔ یا رسول اللہ قیامت کب ہے؟ آنحضور نے فرمایا  
تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس پر وہ شخص خاموش سا ہو گیا۔

پھر اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں نے بہت زیادہ روزے، نماز اور صدقہ  
قیامت کے لئے نہیں تیار کئے ہیں۔ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت  
رکھتا ہوں۔ آنحضور نے فرمایا تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم بہت رنجے  
ہو۔

۱۱۴۵۔ اس باب کی اس حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی  
دربان نہیں تھا۔

۲۰۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انص بن عبد الصمد نے خبر  
دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت البنانی نے حدیث  
بیان کی۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ اپنے گھر کی ایک خاتون

سے کہہ رہے تھے۔ فلائی کو پہچانتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس خاتون نے جواب دیا میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میری مصیبت تم پر نہیں پڑی ہے۔ بیان کیا کہ آنحضور وہاں سے ہٹ گئے اور پہلے گئے پھر ایک صاحب اذہر سے گزرے اور ان سے پوچھا کہ آنحضور نے تم سے کیا کیا تھا؟ اس خاتون نے کہا کہ میں نے انھیں پہچانا نہیں، ان صاحب نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر وہ خاتون آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے آپ کے یہاں کوئی دربان نہیں پایا۔ پھر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ صبر تو صدقہ کے شروع میں مطلوب ہے۔ ۱۱۴۶۔ مانخت حاکم اس شخص کے بارے میں قتل کا فیصلہ کرتا ہے جس پر قتل واجب ہے اور اس کے لئے اپنے اوپر کے حاکم سے مشورہ نہیں لیتا۔

قَالَ قَاتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً  
تَبِعْنِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَتَقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي - فَقَالَتْ  
إِلَيْكَ عَلَيَّ فَإِنَّكَ خُلُوتُ مِنْ مَصِيبَتِي - قَالَ نَجَاؤُهَا  
وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ مَا عَرَفْتُه قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَجَّأَتْ بِأَبِيهِ فَلَمْ  
تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الْقَبْرَ عِنْدَ أَقْوَلٍ صَدَقَهُ

بَابُ مَنَاجِزِ

بَابُ الْمَنَاجِزِ يَنْفَعُكُمْ بِالنَّقْلِ  
عَلَى فَحَبَّ عَلَيْهِ مَعُونَ الْإِمَامِ الْكَلْبِيِّ  
فَوْقَهُ

۲۰۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّهْلِيُّ حَدَّثَنَا  
الْأَنْصَارِيُّ مَعْمَدُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ  
أَنَّ قَبْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ لَهُ صَاحِبُ الشُّطْرِ  
مِنَ الْأَمِيرِ

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
قُرَّةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَهُ وَاتَّبَعَهُ بِمَعَاذِهِ

۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
حَبِيبُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِرَاقَةَ  
عَنْ أَبِيهِ يَرْبُوعَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ سَاجِدًا أَسْلَمَ ثُمَّ  
تَهَوَّدَ فَأَتَى مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ  
مَا إِلَهُكَ؟ قَالَ أَسْلَمْتُ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى  
أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۲۶ - ہم سے محمد بن خالد دہلی نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری  
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان  
سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ قبس بن سعد رضی اللہ  
عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح رہتے تھے جیسے امیر کے ساتھ  
سپاہیوں کا افسر رہتا ہے۔

۲۰۲۷ - ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے قرۃ نے، ان سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو بردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بھیجا تھا اور آپ کے ساتھ معاذ رضی اللہ عنہ بھیجا تھا۔  
۲۰۲۸ - ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محبوب بن  
الحسن نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید  
بن ہلال نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ  
ایک شخص اسلام لایا پھر یہودی ہو گیا پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے  
اور وہ شخص ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ نے پوچھا اس کا کیا معاملہ  
ہے ابو موسیٰ نے جواب دیا کہ اسلام لایا پھر یہودی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا  
کہ جب تک میں اسے قتل نہ کروں نہیں بیٹھوں گا یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے۔



## باب ۱۱۴۷ کَلَّ يَغْفِي الْمَا كَمْ أَوْ يَفْتِي

هُوَ غَفِيَانٌ

۲۲۹ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى أَبِيهِ وَكَانَ بِسُجِسْتَانَ بِأَنَّ لَا تَقْضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَفِيَانٌ فَأَيُّ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمُ بَيْنِ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَفِيَانٌ

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عَمِيْلٍ أَنَّ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَأَخِي لَا نَسْتَأْذِنُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مَتَابُطِلٍ بَنَانِهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ عِظَةِ مَنْسَةِ يَوْمَ مَيْدٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَقَرِّبِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَحَّى بِالنَّاسِ فَلْيُجِزْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْكَبِيرَ الْغَفِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ

۲۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ لَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَدَعَا عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيَرَّاجِعْهَا ثُمَّ لِيَمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ لِيَجِئْ بِطَهْرٍ فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يُطْلَقَهَا فَلْيُطْلِقْهَا

باب ۱۱۴۸ مَنْ تَرَى رَأَى لِقَاضِي أَنْ يَخْجَمَ عَلَيْهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخْفِ الظُّنُونُ وَالْهَمَّةُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۱۱۴۷۔ کیا قاضی کو فیصلہ یا فتویٰ غصہ کی حالت میں دینا چاہیے

۲۲۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عیمر نے، انہوں نے عبد الرحمن ابن ابی بکر سے سنا کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو لکھا۔ اور وہ اس وقت بھستان میں تھے کہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرنا جب غصہ میں ہو۔ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کوئی ثلاث دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ اس وقت نہ کرے جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن مختار نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں قیس ابن ابی حازم نے، ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ میں واللہ صبح کی جماعت میں فلاں (امام) کی وجہ سے شرکت نہیں کر پاتا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے آنحضور کو وعظ و نصیحت کے وقت اس سے زیادہ غضب ناک کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اس دن تھے پھر آپ نے فرمایا۔ اسے لوگو! تم میں سے بعض بھگانے والے ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھانے سے احتیاط کرنا چاہیے۔ کیونکہ جماعت میں پورے، بچے اور ضرور تندرست سب ہی ہوتے ہیں۔

۲۳۱۔ ہم سے محمد بن ابی یعقوب الکرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، محمد نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جب کہ وہ حیض میں تھیں۔ طلاق دے دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ آنحضور سے کیا تو آپ بہت ناراض ہوئے پھر فرمایا۔ انھیں چاہیے کہ رجعت کر لیں اور انھیں اپنے پاس رکھیں۔ یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو جائیں۔ پھر انھیں ہوں اور پھر پاک ہوں تب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو طلاق دے دیں۔

۱۱۴۸۔ جن کا خیال ہے کہ قاضی لوگوں کے عام معاملات میں اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ بدگمانوں اور نفرت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ حضرت ابو

وَسَلَّمَ لِيَهْدِيْ مَخْدِيْ مَا بَعْضُهُمْ قَوْلُكَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ اِذَا كَانَ اَمْرُ  
مَشْهُورًا

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَزُوقٌ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ  
أَهْلٌ خَيْرًا أَعَبَ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ  
وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلٌ خَيْرًا أَعَبَ  
إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا  
سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّثْلُكَ قَهْلٌ عَلَى مَنْ حَرَجَ أَنْ أُطِيعَ  
مَنْ أَلَدَى لَهُ عِيَالُنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ  
تَطُوبِيَهُمْ مِنْ مَعْرُوفٍ

سفیان کی بیوی سے کہا تھا کہ دستور کے مطابق اتنے لے لیا کرو جو  
تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اور یہ اس وقت  
ہو گا جب معاملہ معلوم و مشہور ہو۔

۲۰۳۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں خجیب نے خبر دی  
انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی  
عنها نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئیں اور کہا یا رسول اللہ !  
روئے زمین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق اس وجہ میں ذلت  
کی خواہشمند ہوں جتنا آپ کے گھرانہ کی ذلت و رسوائی کی میں خواہشمند تھی لیکن  
اب میرا یہ حال ہے کہ میں سب سے زیادہ خواہشمند ہوں کہ روئے زمین  
کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت و سر بلندی والا ہو، پھر انہوں نے کہا  
کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے۔ تو کیا میرے لئے کوئی حرج ہے اگر میں اس  
کے مال میں سے (الکی اجازت کے بغیر لے کر) اپنے اہل و عیال کو کھلاؤں  
آنحضور نے ان سے فرما دیا کہ تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے اگر تم انھیں  
دستور کے مطابق کھلاؤ۔

باب ۱۱۹۰ الشَّهَادَةُ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْشُومِ  
وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابُ  
الْحَاكِمِ إِلَى عَائِشَةَ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ  
إِلَّا فِي الْحَدِّ وَثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ  
خَطًّا فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَالٌ يَرْثُهُ  
وَإِنْ كَانَ مَالًا بَعْدَ أَنْ قُبِضَ الْقَتْلُ  
فَالْخَطُّ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ  
إِلَى عَائِشَةَ فِي الْحَدِّ وَكَتَبَ عُثْمَانُ  
بْنُ عَفْسٍ الْعَزِيزِيُّ فِي سِنِّ كُورِثَ . وَقَالَ  
إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ  
إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ نَحْوَهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ  
الشَّعْبِيُّ يَجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْشُومَ بِمَا  
فِيهِ مِنَ الْقَاضِي . وَمُزَوَّجٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
نَحْوَهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ

۱۱۹۰۔ جہت تحریر پر گواہی مورجین حدود میں یہ جائز ہے۔ اور  
اور جن میں تنگی ہے۔ اور حاکم کا خط اپنے مالوں کے نام اور قاضی کا  
خط دوسرے قاضی کے نام اور بعض لوگم کا کہنا ہے کہ حدود کے  
موا سب معاملات میں حاکم کا خط جائز ہے مجھ انھیں لوگوں نے  
کہا کہ اگر قتل خطاً ہو تب بھی (حاکم کا خط) جائز ہے حالانکہ یہ  
بھی حدود میں آجاتا ہے) کیونکہ یہ ان کے خیال میں مال لے کر احکام  
سے متعلق ہے۔ حالانکہ یہ مال فوت قتل کے بعد ہوتا ہے۔ دوسرے  
اصلاً عمدہ و خطا ایک ہی ہیں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل  
کو حدود کے سلسلہ میں خط لکھا تھا۔ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ  
عنه نے وراثت کے لئے کے متعلق خط لکھا تھا۔ اور ابراہیم  
نے کہا کہ قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام جائز ہے بشرطیکہ  
وہ خط اور مہر کو پہچان لے۔ اور شعبی قاضی کی طرف سے جہت  
پر اس کے مضمون کے مطابق فیصلہ کر دیتے تھے۔ ابن عمر رضی  
رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مطابق مروی ہے۔ معاویہ بن عبد  
ثقفی نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی عبد الملک بن یعلیٰ اور یاس

بن معاویہ اور قاسم بن عبد اللہ بن انس اور بلال بن ابی بردہ اور عبد اللہ بن بکر الاسلمی اور عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس موجود تھا جب ان لوگوں نے قاضیوں کے خطوط پر گواہوں کی موجودگی کے بغیر فیصلہ کیا پس اگر وہ شخص بس کے خلاف خط لایا گیا ہو وہ یہ کہے کہ یہ تو جھوٹ ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور اس سے مفر کی کوئی صورت نکال لاؤ گواہوں پر مخرج کے ذریعہ یا اور کسی ذریعہ اور سب سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبد اللہ نے قاضی کے خط کے باوجود گواہی کا مطالبہ کیا تھا اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن حرز نے حدیث بیان کی کہ بن موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کا خط لے کر آیا اور میں نے ان کے سامنے گواہی پیش کر دی تھی کہ میرا اہل ہر حق واجب ہے۔ اور وہ شخص کو فرمیں تھا چنانچہ میں خط لے کر (کوثر کے قاضی) قاسم بن عبد الرحمن کے پاس گیا تو انہوں نے اس فیصلہ کو لا کر دیا اور حسن اور ابو قلابہ وصیت کے حق میں اس وقت تک گواہی دینے کو ناپسند کرتے تھے جب تک اس کا مضمون نہ جان لے کیونکہ مکے ہے اس میں کوئی ظلم کی بات ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیر کو لکھا تھا کہ با توئم اپنے صاحب (عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ) کو دینے دے دو۔ ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو۔ اور زہری نے پردہ کے پیچھے عورت کے متعلق گواہی دینے کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو ورنہ نہ دو۔

۲۰۳۳۴ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حریث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا ان سے انس بن مالک رضی اللہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل روم کو خط لکھا پھر با تو صحابہ نے کہا کہ رومی صرف جہر بند خط ہی قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت نے چاندی کی ایک جہرنگوائی گویا میں اس کی چمک کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اس پر یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"

۱۱۵۰ - کوئی شخص قاضی بننے کا کب مستحق ہوگا۔ اور حسن بصری

النَّبِيِّ شَهِدَتْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَنْعَلٍ قَاضِيُ  
الْبَصْرَةِ وَ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ الْحَسَنُ وَ  
ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَسِيدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَ بِلَالِ بْنِ  
أَبِي بَرْدَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَيْدَةَ وَ الْأَسْلَمِيُّ  
وَ عَامِرُ بْنُ عَبِيدَةَ وَ عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ يُجِيزُونَ  
كُتُبَ الْقَضَاةِ بِغَيْرِ مَخْصِيٍّ مِنَ الشُّهُودِ  
فَإِنْ قَالَ الَّذِي جُمِعَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ  
نَزَّ مِنْ نِيلٍ لَهُ إِذْ هَبَ قَالَ تَمَسَّ الْمَنْعَرَمُ مِنْ  
ذَلِكَ وَ أَقَالَ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي  
الْبَيْتَةَ إِنْ أَيْ كُنِيَ وَ سَوَاءٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ  
وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ بِإِحْثَاءِ كِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِيِ  
الْبَصْرَةِ وَ أَقَمْتُ عِنْدَ الْبَيْتَةِ أَنَّ لِي عِنْدَ قَلْبِ  
كَذَا وَ كَذَا وَ هُوَ بِالْكَوْفَةِ وَ جِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ  
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاجْتَرَأَ وَ كُنِيَ الْحَسَنُ وَ أَبُو  
قَلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيَّ وَ مِيتَةٌ حَتَّى يَنْكُرَ مَا فِيهَا  
يَدَهُ لَا يَذِيرُنِي لَعَلَّ فِيهَا حَوْرًا وَ قَدْ كَتَبَ إِلَيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ. أَمَا أَنْ يَكُنْ  
صَاحِبَكُمْ وَ أَمَا أَنْ تُوْخَذَ لَوْ اجْتَرَأَ. وَقَالَ الْأَهْرَبِيُّ  
فِي شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ وَ رَأَى السَّيْرَ. إِنْ عَرَفْتَهَا  
فَاشْهَدِي وَ إِلَّا فَلَا تَشْهَدِي

۲۰۳۳۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا أَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا  
إِلَّا فَخْخًا مَا قَاتَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دَنِيصَةِ وَ نَفْسِهِ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

بَابُ ۱۱۵۰ مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ وَ

قَالَ الْعَسَنَ آخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ يَتَّبِعُوا  
 يَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ وَكَامَشُوا النَّاسَ وَلَا يَتَّبِعُوا  
 بِأَيَاتِهِمْ تَمَنَّا قَلِيلًا ثُمَّ قَرَأَ آيَا دَاوُدَ إِنَّا جَعَلْنَاكَ  
 حَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ  
 بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ  
 اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ  
 عَذَابٌ شَدِيدٌ يَتْلُو تَسْوِئَاتٍ مِّنَ الْحِطَابِ ط  
 قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَا السُّورَةَ فِيهَا فِيهَا هُدًى وَتُؤْمِنُ  
 بِحُكْمِهَا الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اسْلَمُوا إِلَيْهِ  
 هَٰذَا دَاوُدَ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَنْبِيَاءُ إِنَّا سَخَفُكُوا  
 اسْلَمُوا وَعُوا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ وَهَٰؤُلَاءِ عَلَيْهِ  
 شُهِدَ أَنْ لَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَتَخْشَوْنَ وَلَا  
 تَتَّبِعُوا بِأَيَاتِي تَمَنَّا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ  
 بِهَا أَنْزَلَ اللَّهُ مَا وَلَّيْنَاكَ هُمْ أَكَاثِرُونَ وَقَرَأَ  
 دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذَا يَمْكُشْنَ فِي الْحَرْبِ إِذْ  
 نَفَسَتْ فِيهِ غَمُّ الْقَوْمِ وَهَٰذَا لِحُكْمِهِمْ شَهِدَتْ  
 قَفَاهُمَا سَتِينَ وَكَتَلَا أَمِينًا حُكْمًا  
 عَلَيْهِمَا قَعِيدَ سُلَيْمَانَ وَ لَمْ يَكُنْ دَاوُدَ وَتَوَلَّى  
 مَا دَعَا اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَوْ آتَىٰ هِ  
 الْقَضَاءُ هَلَكُوا إِنَّا أَنشَأْنَا عَلَىٰ هَٰذَا إِبْرَاهِيمَ  
 وَعُذْرًا هَٰذَا بِأَخْبَارِهِمْ وَقَالَ مَرَاتِهِ  
 نَبِيٌّ قَرَأَ لَنَا عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْقَرِيزِ  
 تَضَمَّنَ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً  
 كَانَ فِيهِ وَصْفُهُ أَنْ يَكُونُ فِيهِمَا  
 حَلِيمًا عَقِيمًا صَلِيمًا عَالِمًا سَوِيًّا عَنْ  
 الْعِلْمِ

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حاکموں سے یہ عہد لیا ہے کہ خواہشات  
 کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے نہ ڈریں اور میری آیات کو معمولی  
 قیمت کے بدلے میں نہ بیچیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ۱۰ اے داؤد  
 ہم نے آپ کو زمین پر نائب بنایا ہے۔ پس آپ لوگوں میں حق کے  
 ساتھ فیصلہ کیجیے اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کیجیے کہ وہ آپ  
 کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے  
 راستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان پر شدید عذاب ہوگا قیامت  
 کے دن۔ پھر اس کے بعد انھوں نے بھلا دیا تھا ”اور حسن بصری  
 نے اس آیت کی بھی تلاوت کی بلاشبہ ہم نے تورات نازل کی جس  
 میں ہدایت اور نور ہے، اس کے ذریعہ انبیاء جنہوں نے  
 اطاعت اختیار کی۔ فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے  
 ہدایت اختیار کی۔ اور پاک باز اور علما (فیصلہ کرتے ہیں) اس  
 کے ذریعہ جو انھوں نے کتاب اللہ کو محفوظ رکھا ہے اور وہ  
 اس پر نگہبان ہیں پس لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور  
 آیات کے ذریعہ تھوڑی پونجی نہ خریدو۔ اور جو اللہ کے نازل  
 کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو وہی منکر پر رہتا  
 اسخفطوا ای ہذا استوعوا مین کتاب اللہ اور حسن  
 نے اس آیت کی بھی تلاوت کی ”اور یاد کرو (داؤد اور سلیمان کو  
 جب انہوں نے حکمت کے بارے میں فیصلہ کیا جب کہ اس میں ایک  
 جماعت کی بکریاں گھس چکیں اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کر رہے  
 تھے پس ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو نبوت  
 اور معرفت دی تھی“ پس سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی حمد  
 کی اور داؤد علیہ السلام کو ملازمت نہیں کی۔ اگر ان دو انبیاء  
 کا حال جو اللہ نے ذکر کیا ہے نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ قاضی تباہ ہو  
 رہے ہیں کیونکہ ان کے فیصلے بعض اوقات غلط بھی ہوتے ہیں  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم  
 کی وجہ سے کی ہے اور داؤد علیہ السلام کو ان کے اجتہاد میں معذور قرار دیا ہے اور مزاحم بن زفر نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن عبد العزیز  
 نے بیان کیا کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی ان میں سے کوئی ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لئے باعث عیب ہے یہ کہ وہ  
 مجھلا رہو، بردبار ہو، پاکدامن ہو، قوی ہو، عالم ہو۔ علم کے بارے میں خوب سوال کرنے والا ہو۔

بِأَوَّلِهِ ۱۱۱۱۱ رِئَاسَتِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ  
عَلَيْهَا وَكَانَ شَرِيحَ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى  
الْقَضَاءِ أَجْرًا ۱۱۱۱۱ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا كُلُّ لَوْحِي  
يَفْذَرُ عَمَّا لَيْسَ وَأَكَلُ أَبُو بَكْرٍ وَمُحَمَّدٌ

۱۱۱۱۱ حکام اور حکومت کے عاملوں کی تنخواہ - اور قاضی شریح  
قضاء کی تنخواہ لیتے تھے - اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
(یتیم کا) نگران اپنے کام کے مطابق لے گا - اور ابو بکر و  
محمد رضی اللہ عنہما نے بھی (خلیفہ ہونے پر بقدر کفایت)

لیا تھا

۲۰۳۳ - ہم سے ابوالیمان نے سریث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر  
دی، انھیں زہری نے، انھیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید نے خبر  
دی، انھیں حویط بن عبد العزیٰ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن السد  
نے خبر دی کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں آئے  
تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا مجھ سے جو یہ کہا گیا ہے وہ صحیح ہے  
کہ تمہیں لوگوں کے کام سپرد کیے جاتے ہیں اور جب اس کی تنخواہ دی جاتی  
ہے تو تم اسے لینا پسند نہیں کرتے؟ میں نے کہا کہ یہ صحیح ہے عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا اس سے مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ  
میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں اچھی طرح بولیں چاہتا ہوں،  
کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ  
کرو کیونکہ میں نے بھی اس کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے، آنحضور  
ﷺ مجھے عطا کرتے تھے تو میں عرض کر دیتا تھا کہ اسے مجھ سے زیادہ اس کے حق  
مند کو عطا فرما دیجیے آخر آپ نے ایک مرتبہ مجھے مال عطا کیا اور میں نے  
وہی بات دہرائی کہ اسے ایسے شخص کو دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت  
مند ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد اس  
کا صدقہ کرو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے زخو! مند ہو اور  
نہ اسے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے  
نہ پڑ کرو۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم  
بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مجھے عطا کرتے تھے تو میں کہتا کہ آپ اسے دیدیں جو اس کا مجھ سے  
سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ پھر آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال عطا کیا اور میں  
نے کہا کہ آپ اسے ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت  
مند ہو تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد

۲۰۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ أُمِّ  
يَمْرٍ أَنْ حَوِيطَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِزِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي  
خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أَحَدِّثْكَ أَنِّي مِنْ  
أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتِ الْعُمَالَةُ كَرِهْتُمَا  
فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ مَا تَوَيْدُ إِلَى ذَلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي  
أَفْرَاشًا أَغْبَدُ أَتَا بَعِيرٌ أُرِيدُ أَنْ تَكُونَ  
عُمَا لَتِي صَدَقْتُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُمَرُ لَكَ تَفَعَّلُ  
فَإِنِّي كُنْتُ أَرَادْتُ الَّذِي أَرَادْتَ فَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي النِّعَاءَ فَأَقُولُ  
أَعْطِمْ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَمْ أَقْلُ  
أَعْطِمْ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُذْ فَاقْتُولْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا  
الْمَالِ وَأَنْتَ غَلِيظُ مَشْرِفٍ وَكَسَائِلٍ فَخُذْ وَارْتَدَّ  
فَلَا تَنْبَغُ نَفْسَكَ وَعَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي النِّعَاءَ  
فَأَقُولُ أَعْطِمْ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً  
مَا لَمْ أَقْلُ أَعْطِمْ مِنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَاقْتُولْهُ وَتَصَدَّقْ  
بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَلِيظُ  
مَشْرِفٍ وَكَسَائِلٍ فَخُذْ وَارْتَدَّ فَمَا تَنْبَغُ نَفْسَكَ

اس کا صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہشمند نہ ہو اور نہ اسے تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو۔ اور جو اس طرح ملے اس کے پیچھے بھی نہ پڑا کرو۔

**باب ۱۱۵۲** مَنْ قَضَىٰ ذَكَةً عَنِ الْمَسْجِدِ  
ذَكَةً عَنْ عُمَرَ عَنِ مُنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَضَىٰ شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَنَجِيحُ بْنُ  
يَعْمُرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضَىٰ مُرْوَانٌ عَلَىٰ تَرْبِيدِ  
بَنِي ثَابِتٍ بِالْمَدِينَةِ عِندَ الْمُنْبَرِ كَانَ الْحَسَنُ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ أَوْفَىٰ يَفْقِهَانِ فِي الرَّقَبَةِ خَارِجًا مِنْ  
۲۰۳۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتْلَةَ  
وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَرَقَ بَيْنَهُمَا

۱۱۵۲۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا اور لعان کر دیا اور عمر  
رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر کے پاس لعان کر دیا۔ اور  
شریح، شعبی اور نجیح بن یحیر نے مسجد میں فیصلہ کیا۔ اور  
مروان نے تیر بن ثابت کے خلاف قسم کی بنیاد پر منبر کے پاس  
فیصلہ کیا۔ اور حسن بصری اور زہارہ بن اوفیٰ مسجد کے باہر صحن  
میں فیصلہ کرتے تھے۔

۲۰۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دو لعان کرنے والوں کو دیکھا میں اس وقت پندرہ  
سال کا تھا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی گئی تھی۔

۲۰۳۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، ابیہ بن جریج نے خبر دی، ابیہ بن شہاب نے خبر دی، انہیں بنی  
ساعدہ کے ایک فرد سہل رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب  
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی۔ آنحضرت کا اس بارے  
میں کیا خیال ہے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو دیکھے کیا  
اسے قتل کر سکتا ہے۔ پھر دونوں (میاں بیوی) میں لعان کرایا گیا اور میں موجود تھا۔

۲۰۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَاحِدَةً  
مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ قَتْلًا عَنَافِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا  
شَهِيدٌ

**باب ۱۱۵۳** مَنْ حَقَرَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّىٰ إِذَا أَقْبَضَ  
أَنَّىٰ حَدَّثَنَا أَبُو أَنُحْوَ رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ قِيَامًا  
وَقَالَ عُمَرُ أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيَذْهَبْ  
عَنْ قِيَامِهِ

۱۱۵۳۔ جس نے مسجد میں فیصلہ کیا یہاں تک کہ جب حد جاری  
کرنے کا وقت آیا تو اس نے مسجد سے باہر جانے کا حکم دیا اور  
پھر حد قائم کی گئی۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اسے (جس پر  
حد ثابت ہوئی تھی) مسجد سے باہر بجاؤ۔ علی رضی اللہ عنہ  
سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۰۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ زَبْيَدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَضَ رَجُلٌ رَجُلًا رَجُلًا رَجُلًا  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَجُلٌ قَاتِلُ رَسُوْلِ  
اللَّهِ إِنِّي تَرَيْتُكَ تَأْخُذُ عَنْهُ كَمَا شَهِدْتَ عَلَىٰ نَفْسِهِ  
أَرَأَيْتَ قَالَ آيَكُ جُنُوءٌ قَالَ إِذَا هُوَ آيَهُ

۲۰۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن زبید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ  
نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
آنحضرت مسجد میں تھے۔ اور انہوں نے آنحضرت کو آواز دی اور کہا یا رسول اللہ  
میں نے زنا کر لیا ہے، آنحضرت نے ان سے اعراض کیا۔ لیکن جب انہوں نے

اپنے ہی خلاف چار مرتبہ گواہی تو آپ نے ان سے پوچھا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ انہیں سے جاؤ اور رحم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر مجھے اس شخص نے نہروئی جس نے مجاہد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صاحب کو عید گاہ پر رحم کیا تھا۔ اس کی روایت یونس و عمرو ابی جریج نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے رحم کے سلسلے میں۔

۱۱۵۴۔ فریقین کو امام کی نصیحت۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے امک نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ میں ایک انسان ہوں تم میرے پاس اپنے جگہ سے ملاتے ہو۔ ممکن ہے تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابل میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں تمہاری بات میں کر فیصلہ کر دوں۔ تو جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی (فریق خالف) کے کسی حق کا فیصلہ کر دوں وہ اسے نہ لے کیونکہ میرا گل کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں۔

۱۱۵۵۔ ایک فریق کے لئے (قاضی) کی گواہی حاکم کے سامنے

ہونی چاہیے خواہ اس کے قاضی ہونے کے زمانے کا واقعہ ہو یا اس سے پہلے کا۔ قاضی مشترک سے ایک شخص نے (اپنے مقدمہ میں) گواہ بننے کے لئے کہا تو آپ نے اس سے کہا کہ امیر کے پاس چلو اور وہاں میں گواہی دوں گا (یعنی خود فیصلہ نہیں کیا اور حکم نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کو کسی کو زنا یا پوری کرتے دیکھیں اور آپ امیر ہوں) تو کیا اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر حد جاری کر دیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ نہیں) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ کی گواہی مسلمانوں کے ایک فرد کی گواہی ہوگی! انہوں نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے اللہ کی کتاب پر اضافہ کیا ہے تو میں رحم کی آیت اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

قَاتَرُ جُمُودًا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَن رَاجَعَهُ بِالْمَصْصِ رَقَا يَوْمَ نُسِّ وَ مَعْمَرُ بْنُ جَرِيحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ:

یونس و عمرو ابی جریج نے زہری سے کی، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے رحم کے سلسلے میں۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَرَبِيبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا شَرُّ وَ إِنْكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ يُحِبَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِمَّنْ قَصَيْتَ لَهُ نَحَقَ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُ بِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ:

۱۱۵۵۔ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وَكِيتِهِ النِّقَضَاءُ أَذْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخُصْمِ وَقَالَ شُرَيْحُ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ أَهْتَ الْأَمِيرُ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عُمَرُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ مَا جَلَّ عَلَى حَدِّ زَيْنَا أَوْ سُرْقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ تَهْهَاتُ تِلْكَ شَهَادَةٌ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْ كَأَنَّ يَقُولُ النَّاسُ نَزَّادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُ بِرَأْيِهِ الرَّجْمُ يَسْدِي أَقْرَأَ مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّوَا فَأَرْبَعًا مَرَّةً وَرَجَمَهُ وَ كَمْ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَقَّقَ وَ قَالَ

حَتَّىٰ إِذَا أَقْرَأْتُمْ عِنْدَ الْحَاكِمِ رَجِيمًا  
وَقَالَ الْحَاكِمُ آمَنَّا بِهِ  
معاہد میں لی تھی۔ اور حوادے کہا ہے کہ اگر حاکم کے سامنے ایک مرتبہ بھی اقرار کر لے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم نے کہا کہ چار مرتبہ (اقرار ضروری ہے)

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى ابْنِ  
قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَمْ يَبَيِّنْهُ عَلَى تَنْبِيلِ  
تَسْلَةٍ فَلَمْ يَسْلَمْهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ  
فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَأْتُ فَذَكَرْتُ  
أَهْرَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَجُلٌ مِّنْ جُلُوسَاتِهِمْ سَلِّحْ هَذِهِ الْقَتِيلَ الَّذِي  
يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ قَائِمٌ بِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا  
لَا يُعْطِيهِ أُمِّيَّةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَيَبْدَعُ أَسَدًا مِّنْ أَسَدِ  
اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَعِيَ اللَّهُ مُلْكِيهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاكُمُ إِلَى فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ  
خِرَافًا فَكَانَ أَقْلُ مَالٍ تَأْتَلَعُهُ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ  
عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَذَاكُمُ إِلَى دَعَا أَهْلَ الْحَبَابِ الْحَاكِمُ كَيْ يَقْضِيَ  
بِعَلِيٍّ شَهِدَ بِذَلِكَ فِي وَلَايَتِهِ أَذْقَلَهَا وَكَوْ  
أَقْرَحَصَمَ عِنْدَهُ لَا حَمْرَ يَحْقُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ  
لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي تَوَلَّى بَعْضُهُمْ حَتَّى يَذْعُبَ شَاهِدٌ  
فَيَحْضُوهُمْ إِقْرَأَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا  
سَمِعَ أَوْ رَأَى فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ وَهَاجَا  
فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ آخَرُونَ  
مِنْهُمْ لَمْ يَقْضِ بِهِ إِلَّا ثَلَاثَةً مُّوْتَمِنًا فَإِنَّمَا يَرَادُ مِنَ  
الشَّهَادَةِ وَمَعْرِفَةِ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعَلِيٍّ فِي الرِّمَالِ وَلَا يَقْضِي  
فِي غَيْرِهَا وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِيَ

۲۰۳۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمر بن کثیر نے، ان سے ابو قتادہ کے مولا ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ کے موقع پر فرمایا۔ جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں جیسے اس نے قتل کیا ہو گواہی ہو تو اس کا سامان لے لے گا۔ چنانچہ میں مقتول کے لئے گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو میرے لئے گواہی دے سکے اس لئے میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی اور میں نے اس کا ذکر آنحضرت سے کیا تو وہاں بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ اس مقتول کا سامان جس کا ابو قتادہ ذکر کر رہے ہیں۔ میرے پاس ہے، انھیں اس لئے رضی کر دیجئے (کہ وہ ہتھیار مجھے دے دیں) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ اللہ کے شہروں میں سے ایک شہر کو نظر انداز کر کے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتا ہے وہ قریش کے معمولی آدمی کو ہتھیار نہیں دیں گے بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے حکم دیا اور انہوں نے ہتھیار مجھے دے دیئے۔ اور میں نے اس سے ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔ اور مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے لیث نے کہ پھر آنحضرت کھڑے ہوئے اور مجھے وہ ہتھیار دیا اور اہل حجاز نے کہا کہ حاکم صرف اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کر سکتا خواہ واقعہ کا مشاہدہ اس نے اپنے زمانہ ولایت میں کیا ہو یا اس سے پہلے۔ اور اگر کسی فریق نے اس کے سامنے دوسرے کے لئے مجلس قضا میں کسی حق کا اقرار کیا تو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس بنیاد پر وہ فیصلہ نہیں کرے گا۔ بلکہ دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اقرار کرائے گا۔ اور بعض اہل عراق نے کہا ہے کہ جو کچھ قاضی نے عدالت میں دیکھا یا سنا اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ لیکن جو کچھ عدالت کے باہر ہوگا اس کی بنیاد پر دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا اور انھیں میں سے دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس کی بنیاد پر بھی فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ



قَضَاءً بِعَلَيْهِمْ كَذَنَ عِلْمٌ غَيْرُهُ مَعَ أَنَّ عَلَيْهِ أَكْثَرُ  
مِنْ شَهَادَةٍ غَيْرِهِ وَلَكِنْ فِيهِ نَعْرَضًا لِتَهْمَةِ نَفْسِهِ  
عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِقْبَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ  
كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ  
إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةٌ

وہ امانت دار سے شہادت کا مقصد تو صرف حق کا سامنا ہے پس قاضی کا ذاتی علم  
گواہی سے بڑھ کر ہے اور بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ اموال کے بارے میں  
تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا اور اس کے سوا میں نہیں کرے گا  
اور قاسم نے کہا کہ حاکم کے لئے درست نہیں کہ وہ کوئی فیصلہ صرف  
اپنے علم کی بنیاد پر کرے اور دوسرے کے علم کو نظر انداز کر دے۔ گو  
قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر ہے۔ لیکن چونکہ عام مسلمانوں کی نظر میں اس صورت میں قاضی کے متہم ہونے کا خطرہ ہے اور  
مسلمانوں کو اس طرح بدگمانی میں مبتلا کرنا ہے (اس لئے یہ صورت مناسب نہیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدگمانی کو ناپسند کیا اور

فرمایا کہ یہ صغیرہ۔

۲۴۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُسَيْنٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَتْهُ صَفِيَّةُ  
بِنْتُ حُصَيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَتْ أَنْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَاهَمَهَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا  
سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ  
أَدَمَ فَجَرِي الدَّمَرُ وَأَمَّا سُعَيْبٌ وَابْنُ مَسْفَرٍ وَابْنُ  
أَبِي عَتِيقٍ وَاسْحَاقُ بْنُ يُحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ  
يُحْيَى ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۴۰۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابویم  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے علی بن حسین  
نے کہ ام المومنین صغیرہ بنت حمی رضی اللہ عنہا (رات کے وقت) نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور آنحضور مسجد میں متکلف تھے  
جب وہ واپس آئے لگیں تو آنحضور بھی آپ کے ساتھ آئے۔ اس وقت  
دو انصاری صحابی ادھر سے گزرے تو آنحضور نے انھیں بلایا اور  
فرمایا کہ یہ صغیرہ ہیں۔ ان دونوں حضرات نے کہا، سبحان اللہ (کیا ہم  
آنحضور پر شبہ کریں گے) آنحضور نے فرمایا کہ انسان کے اندر شیطان  
اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔ اس کی روایت شعیب ابن  
مسافر ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے کی، ان سے علی  
بن حسین نے اور ان سے صغیرہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا لکھا۔  
۱۱۵۶۔ جب حاکم اعلیٰ دو امیروں کو کسی ایک جگہ متین کرے تو

## باب ۱۱۵۶ اَمْرُ الْوَالِي اِذَا وَجَّهَ اَمِيْرَيْنِ

إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يُنْطَلِقَ عَادَا كَمَا يَتَعَاضَا  
۲۴۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقْدِيُّ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ  
وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرْ إِذَا لَقَيْتُمْ  
وَبَشِيرًا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا تَطْأُوا عِاقِلًا لَهُ أَبَوْ مُوسَى  
أَنَّهُ يَضْمُرُ بِأَرْضِنَا التَّبَعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ عَزَائِمٍ  
وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ أَوْدَةَ وَابْنُ يَزِيدَ بْنِ هَاشِمٍ  
وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّ

انھیں یہ حکم کہ وہ متفق رہیں اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔  
۲۴۴۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عقیقی نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے  
بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے  
والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے  
والد (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور  
ان سے فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا اور تنگی نہ کرنا اور خوشخبری دینا اور  
اور آپس میں اتفاق رکھنا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ہمارے  
ملک میں شہد کا نبیذ (تبع) بنایا جاتا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہر شہد آور

**باب ۱۱۵۷** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ الدَّهْرِيُّ وَكَذَلِكَ

عُمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُعْبَةَ

۲۰۴۲ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِی حَنِیْفَةَ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِی مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُلُوا الْعَقَائِدَ وَاجْتَنِبُوا  
الدَّائِحِي ۝

**باب ۱۱۵۸** هَذَا آيَةُ الْعُمَالِ ۝

۲۰۴۳ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَائِفُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ السَّاعِدِيُّ  
قَالَ اسْتَعْمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتَيْبَةِ عَلَى صَدَقَةٍ  
فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا الْكُفْرُ هَذَا هُدًى لِي فَقَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَيْتِ قَالَ  
سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْبَيْتَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَ  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ تَبَعْتُهُ نِيًّا قِيْلَ  
هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي فَهَذَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَامْرَأَتِهِ  
فَيَنْتَظِرُ أَيُّهُمَا لَهْ أَمْرٌ فَالَّذِي تَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِي  
بَشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ بِوَمَرَاتِهِمَا يَجْعَلُهُ عَلَى رَأْسِهِ إِنْ  
كَانَ بَعِيرًا أَوْ رُغَاءً أَوْ بَقَرَةً لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٌ  
تَيْمَرُكُمْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى مَا يَأْتِيَا غَفَرَتِي أَنْطَبِيهِ أَهْلُ  
بَلْعَثَ ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ تَقَعَصَهُ مَلِيْنَا الزُّهْرِيُّ وَرَأَدَ  
هَشَامٌ عَنْ أَمِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ أُذُنًا قِيْلَ  
وَأَبْصَرْتُه عَيْنِي وَسَكُوْتُيَدُنْ ثَابِعٌ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ  
مَعِي وَكَمْ يَقْدِرُ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أُذُنِي حَوَارٌ  
صَوْتُكَ وَالجَّوَارُ مِنْ تَجَارِدَ كَصَوْتِ  
الْبَقَرَةِ ۝

**باب ۱۱۵۹** ابْنُ تَيْمُوزٍ وَابْنُ أَبِي حَنِيفَةَ

۲۰۴۴ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَانَ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۱۱۵۷ سلم کا دعوت قبول کرنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ

بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی۔

۲۰۴۲ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو وائل اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ قیدیوں کو پھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔

۱۱۵۸۔ عاملوں کے دبایا ۝

۲۰۴۳ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے، انہوں نے عروہ سے سنا انہیں حمید ساعدی  
رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے بیان کیا کہ بنی اسد کے ایک صاحب کو صدقہ  
کی وصولیابی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل بنایا، ان کا نام  
ابن الاُتیبہ تھا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ لوگوں کا ہے۔  
اور یہ مجھے بدیدہ لگ گیا تھا۔ پھر آنحضرت پر کھڑے ہوئے۔ سفیان ہی نے یہ  
روایت بھی کی کہ ”پھر آپ منبر پر چڑھے“ پھر اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا اس عامل  
کا کیا حال ہوگا جسے ہم بھیجے ہیں مجرورہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ غبار ہے اور میرا  
ہے۔ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر بیٹھا اور دیکھا ہوتا کہ اسے بدیدہ دیا جاتا  
ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبض میں میری جان ہے۔ عامل جو چیز بھی رشوت  
کے طور پر لے گا اسے قیامت کو اپنی گردن پر اٹھائے آئے گا۔ اگر اونٹ ہوگا  
تو اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی آئے گی،  
بکری ہوگی تو وہ بولتی آئے گی پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ  
ہم نے آپ کے دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے  
پہنچا دیا! تین مرتبہ، سفیان نے بیان کیا کہ یہ واقعہ ہم سے زہری نے بیان کیا  
اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے یہ اضافہ کیا، ان سے ابو حمید رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دونوں آنکھوں  
نے دیکھا اور زہری بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو۔ کیونکہ انہوں نے  
مجھے میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری نے میرے کانوں نے سنا کے الفاظ  
نہیں ذکر کئے ”خوار“ آواز اور جملہ تجاروں سے گائے کی آواز کی طرح۔

۱۱۵۹۔ موالی کو قاضی اور عامل بنانا۔

۲۰۴۴ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن

بْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ جُرَيْجَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ حَقَّانَ سَأَلْتُ  
مَوْلَى أَبِي هُدَيْفَةَ يُؤَمِّرُ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَمْعَابَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْسَجِدٍ قُبَاءٍ  
فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ سَلَمَةَ وَتَائِدٌ وَعَامِرُ بْنُ  
مَرْثَدَةَ .

### باب العرفاء للناس

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا إسماعيل بن أبي أدريس حَدَّثَنَا  
إسماعيل بن إبراهيم بن عوفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
رَأَيْتُ شَهَابًا حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْكَبِيرِ أَنَّ مَوَاتٍ  
بْنَ الْحَكَمَةِ السُّوْدَانِيَّ مَعْرُومَةً أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أُذِنَ لَهُمْ  
الْمُسْلِمُونَ فِي عَتَقِ بَنِي هَوَازِنَ إِنِّي لَا أَدْرِي  
مَنْ أُذِنَ مِنْكُمْ فَمَنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَنْفَعِ  
الْبَنَاءُ فَأَوْعِدْكُمْ أَمْرُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاءُهُمْ  
فَوَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ  
أَنَّ النَّاسَ كَذَبُوا فَأَرْجُوا .

### باب ما يخرجه من ثناء السُّلْطَانِ

إِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ .

۲۰۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عاصِمُ بْنُ مُمَيَّدٍ  
بْنُ تَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنَاسٌ لَا  
بَنِي عُمَرَ إِنَّا نَدْعُكَ عَلَى سُلْطَانِنَا فَقُولْ لَهُمْ خِلَافَ  
مَا تَكَلَّمُوا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا  
نِفَاقًا .

۲۰۴۷ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاصٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ شَرَّ النَّاسِ جُودُ الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوَاؤُهُ  
وَيُوجِبُهُ وَهُوَ لَا يَرِيحُهُ .

وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں نافع نے  
خبر دی، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کے مولا (آزاد کردہ غلام) سالم جہا پرین اولین اور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کی مسجد قبا میں امامت کرتے تھے، ان میں ابو  
بکر، عمر، ابوسلمہ، زید، اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے  
تھے۔

۱۱۶۰۔ لوگوں کی پوری واقفیت رکھنے والے۔

۲۰۴۵۔ ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل  
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے، ان  
سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عمرو بن زبیر نے بیان کیا اور انھیں  
مروان بن حکم اور مسور بن عذرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے، جب مسلمانوں نے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کو اجازت  
دی تو فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس  
نے نہیں دی ہے۔ پس واپس جاؤ اور تمہارا معاملہ ہمارے پاس تمہارے  
معاملات کے واقف اور تمہارے سردار لائیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور  
ان کے ذمہ داروں نے ان سے بات کی اور پھر آنحضرت کو آکر اطلاع دی کہ  
لوگوں نے عسرت تمام اجازت دیدی ہے

۱۱۶۱۔ حکم ملی کی تعریف کرنا اور پیچھے اس کے خلاف کہنا تا پسینہ

ہے۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید  
بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے بیان  
کیا کہ کچھ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم اپنے حاکموں کے پاس  
جاتے ہیں اور ان کے حق میں وہ باتیں کہتے ہیں کہ باہر آنے کے بعد ہم اس کے  
خلاف کہتے ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ ہم اسے اتفاق سمجھتے تھے۔

۲۰۴۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی  
ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عرک نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا  
کہ بدترین شخص دو رخا ہے کسی کے سامنے اس کا ایک رخ ہوتا ہے اور  
دوسرے کے سامنے دوسرا۔

## باب ۱۱۲۱ انْقِصَاءٌ عَلَى الْغَائِبِ :

۲۰۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَبِيحٌ فَأَخْتَارَ أَنْ أَخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذْ مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ :

باب ۱۱۲۲ مَنْ قَضَى لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يَجْعَلُ حَرَامًا وَلَا حُرْمَةً حَلَالًا :

۲۰۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَأْبَةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَأَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِي الْعِصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَمْسَبَ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضَى لَهُ بِذَلِكَ ثُمَّ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَلَمَّا هِيَ قِلْعَةٌ مِنَ النَّارِ قَلْبًا خُذْهَا أَوْ لَيْتَ رَبِّي :

۲۰۵۰ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِخِيهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنُ ابْنٍ وَلَيْسَتْ تَرْمِةٌ مَعِيَ فَأَقْبَضُهُ إِلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ إِنَّ أَخِي كَذَبٌ كَانَ عَمِيَّةً لِي فِيهِ فَقَامَ إِلَيْنِهِ عَبْدُ بْنُ تَرْمِةٍ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةٍ ابْنِي وَلَدَ عَلَى

۱۱۲۳ - غیر مولود شخص کے خلاف فیصلہ۔

۲۰۴۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (ان کے شوہر) ابو سفیان بخیل ہیں اور مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔

۱۱۲۳ - جس کے لئے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا جائے تو اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ کسی حرام کو حلال اور کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔

۲۰۴۹ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں رباب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی آپ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے لے آتے ہیں ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے زیادہ یلغ ہو اور میں (خلاف واقعہ) یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لئے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

۲۰۵۰ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غنہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو میرے حق کی تھی کہ زمرہ کی کنیز (کالوکا) میرا ہے تم اسے اپنی پردوش میں لے کیٹا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کالوکا ہے اور مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد زمرہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی، میرے والد کی کنیز کالوکا ہے اور

فِرَاشِهِ قَتَسَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِي كَانَ عَهْدًا قِيَّ  
فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بَنٍ نَّمُوعَةُ اَخِي وَابْنُ وَلِيْدَةٍ اَبُو  
وَلِيْدٍ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنٍ نَّمُوعَةُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ لِمِ الْفِرَاشِ وَاللِّغَاوِرِ  
الْعَجْرُ ثُمَّ قَالَ لِسُوْدَةٍ بِنْتِ نَمُوعَةَ اِخْتِجِي  
مِنْهُ لِيْمَا رَاى مِنْ شَبْهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاَهَا حَتَّى  
لَقِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۝

مشاہدہ کر لی تھی۔ چنانچہ اس نے سورہ رضی اللہ عنہا کو موت تک نہیں دیکھا۔

### باب ۱۶۴ فی النِّسْرِ وَنَحْوِهَا ۝

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا اسْحٰقُ بْنُ كُثَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
اَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي ذَائِلٍ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّسِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَخْلِفُ عَلَى بَيْنَيْنِ صَبْرٌ يَقْطَعُ مَا لَوْ هُوَ فِيْهَا فَلَمْ  
اِذْ لَقِيَ اللّٰهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَى  
الَّذِيْنَ يَشْتُرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَكْرِيَةً فَحَاءُ الشَّعْبِ  
وَعَبْدُ اللّٰهِ يَحْدِثُهُمْ فَقَالَ فِيْ نَزَلَتْ وَفِيْ رَجُلٍ مَّحْمُودٍ  
فِيْ بَطْنِ قَطَا النَّسِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَبَيَّنَتْ  
قُلْتُ ۝ قَالَ فَلْيَخْلِفْ قُلْتُ اِذَا اَيُّ خِلْفٍ فَخَرَلْتُ اَنْ  
الَّذِيْنَ يَشْتُرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَكْرِيَةً ۝

۱۶۴۔ فی النِّسْرِ وَنَحْوِهَا ۝

### باب ۱۶۵ فی الْقَضَاءِ فِيْ كَثِيْرٍ اِلْهَالٍ وَقَلِيْلٍ ۝

۲۰۵۲۔ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ  
فِيْ قَلِيْلٍ اِلْهَالٍ وَكَثِيْرٍ ۝ سَوَاءٌ ۝

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الرُّهْرِ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ نَائِبَ بِنْتِ بَقِيٍّ

مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زعمہ کھڑے  
ہوئے اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی کیز کا لڑکا ہے اور انھیں  
کے فراش پر پیدا ہوا چنانچہ دونوں حضرات آنحضور کے پاس پہنچے۔ سعد رضی  
اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا ہے، انہوں نے مجھے  
اس کی وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زعمہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے  
والد کی کیز کا لڑکا ہے۔ اور انھیں کے فراش پر پیدا ہوا آنحضور نے فرمایا  
کہ عبد بن زعمہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ پھر فراش کا ہوتا ہے اور  
زانی کے لئے پتھر ہے۔ پھر آپ نے سورہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا سے کہا  
کہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ آپ نے لڑکے کی عتبہ سے مشابہت

۱۱۶۴۔ کنوں اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں فیصلہ۔

۲۰۵۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں منصور اور اعمش نے  
ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عین صبر کھائے گا۔  
جس کے فریہ وہ کسی (مسلمان کا) مال دوسرے کو دے دے۔ حالانکہ وہ  
اس میں جھوٹا ہے۔ تو اللہ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک  
ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (اس کی تصدیق میں) "بلا شجبہ جو  
لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کو پھوڑی پونجی کے بدلے خریدتے ہیں  
الایہ، اتنے میں اسشت رضی اللہ عنہ بھی آگئے ابھی عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ ان سے حدیث بیان ہی کر رہے تھے، آپ نے کہا کہ میرے ہی بارے

میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک اور شخص کے بارے میں۔ میرا ان سے کنوں کے بارے میں جھگڑا ہوا تو آنحضور نے (مجھ سے) کہا کہ تمہارے پاس  
گواہی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مقابل کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ پھر تو یہ (جھوٹی) قسم کھائے گا۔ چنانچہ آیت بلا شجبہ  
جو لوگ اللہ کے عہد کو الایہ نازل ہوئی۔

۱۱۶۵۔ فیصلہ کے مال میں یا زیادہ میں۔ اور ابن عیینہ نے بیان

کیا، ان سے خبر مر (کوفہ کے قاضی) نے کہ کم مال اور زیادہ مال میں

فیصلہ برابر ہے۔

۲۰۵۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعب نے خبر دی،

انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زہیر نے، انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی

اللہ عنہا نے خبر دی، ان سے ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی اور ان کی طرف نکلے۔ پھر ان سے فرمایا میں تمہارے ہی جیسا ہوں ہوں میرے پاس لوگ مقدمہ لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ایک فریق دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (مرتب اور گفتگو میں ہوشیاری کی وجہ سے) اس کے لئے اس حق کا فیصلہ کر دوں اور یہ تمہوں کر میں نے فیصلہ صحیح کیا ہے۔ (رحمۃ اللہ وہ صحیح نہ ہو تو میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ یہ فیصلہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۱۶۶۔ امام کا لوگوں کی طرف سے ان کا مال یا ان کی جائیداد کو بیچنا احمد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن مخام کو ایک مبر غلام بیچا تھا۔

۲۰۵۳۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن کیسلی نے حدیث بیان کی، ان سے عطانے اور انسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضور کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب نے اپنے ایک غلام کو مبر بنا دیا ہے (کہ ان کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا) پونہ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے آنحضور نے اس

۱۱۶۷۔ جس نے ایسے شخص کی تنقید کی پروا نہیں کی جو حالات سے واقف نہ ہو۔

۲۰۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ ابن زید رضی اللہ عنہ بنایا لیکن ان کی امارت پر تنقید کی گئی۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ اگر تم آج ان کی امارت کو مطعون قرار دیتے ہو تو تم نے اس سے پہلے اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) کی امارت کو بھی مطعون قرار دیا تھا اور خدا کی قسم وہ امارت کے لئے مزارع تھے اور یہ کہ مجھے وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔

سَلَّمَ أَخْبَرَنِي عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ حِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّ يَأْتِيَنِي الْخُفَمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَجُكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضَى لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسَبُ أَنَّ صَادِقٌ مِمَّنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَسْخَرْهَا.

باب بیع الإمام علی الناس أموالهم وضمیائهم وقد باع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نعیم ابن الدخام.

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ اخْتَقَى غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُ قِتَاعَةٍ بِثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ هَمَّ بِمُزِيلِهَا عَنْ يَمِينِهِ إِلَيْهِ.

غلام کو آٹھ سو دینار میں بیچ دیا اور اس کی قیمت انہیں بیچ دی۔  
باب ۱۱۶۷ من لم یکتف بطنی بطنی من لا یعلم فی الدنیا حدیثہ.

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا أَمْرًا عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطَعْنَا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَتِهِ أَيْبِهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّهُمْ أَمَّا إِنْ كَانَ لِيَلِيفًا لِلْأَمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لِيَمَنَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا الْبَنُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ.

**باب ۱۱۶۸** الْأَلَاةُ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ  
فِي الْخُصُومَةِ لِدَاغُوجًا

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ يَحْدِثُ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَضُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَلِكِ الْأَلَاةِ  
الْخَصِمِ -

**باب ۱۱۶۹** إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرِ أَخِيكَ  
أَهْلَ الْعِلْمِ فَهُوَ تَرَدُّدٌ

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا مَعَ وَحْدَتَيْنِ نَعِيمٍ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ  
يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا لَنُخْغَلَ  
خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْمُرُ قَعًا إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِائَتَ أُسَيْرٍ  
فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِائَةَ أُسَيْرٍ يَقْتُلُ أُسَيْرًا وَقَتْلَ  
أَقْتُلُ أُسَيْرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي أُسَيْرٍ  
فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ

(آپ نے یہ الفاظ فرمائے)

**باب ۱۱۷۰** إِنْ مَاتَ بَانِي قَوْمٍ فَصَلِّ بِمَنَّهُمْ

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ حَدَّثَنَا خُثَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو  
حَازِمٍ السَّيْدِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كُنْتُ  
قِيَالِ بَنِي عَمْرِو قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَمِيَ الظُّهْرُ ثُمَّ أَنَا هُمْ يُصَلُّونَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا  
خَصَّوْهُ صَلَاتَهُ الْعَصَا فَذَكَرْتُ بِلَاكُ وَأَمَّا وَ أَمَّا بَلَاكُ

۱۱۶۸ الالاء الخصم وہ ہے جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے۔ قرآن مجید کی  
آیت میں ”لَدْ دَعُوْج“ کے معنی میں (پٹریا ہوا بادل کی طرف جھکا ہوا)۔

۲۰۵۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن جریر نے، انھوں نے ابن ابی ملیک سے سنا، وہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے  
مغضوب وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا کرے۔

۱۱۶۹ - جب حاکم نے فیصلہ میں حق سے تجلوز کیا یا اہل علم کے  
خلاف فیصلہ کیا تو وہ باطل ہے۔

۲۰۵۶ - ہم سے عمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔  
ج۔ اور مجھ سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی،  
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، انھیں ان کے والد  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف  
بھیجا (جب انھیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لائے) کہہ کر  
اچھی طرح اظہار اسلام نہ کر سکے بلکہ کہنے لگے کہ صبا! صبا! ہم اپنے دین سے  
پھر گئے اس پر خالد رضی اللہ عنہ انھیں قتل اور قید کرنے لگے۔ اور ہم میں  
سے ہر شخص کو اس کے حصہ کا قیدی دیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو  
قتل کر دے، اس پر میں نے کہا کہ واللہ میں اپنے قیدی کو قتل نہیں  
کر دوں گا۔ اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ پھر ہم  
اللہ! میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں جو خالد بن ولید نے کیا۔ دو مرتبہ

۱۱۷۰ - امام کی جماعت کے پاس آتا ہے اور انھیں صلح کر دیتا ہے۔

۲۰۵۷ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو حازم المدینی نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد  
الساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں باہم لڑائی  
ہو گئی۔ جب آنحضرت کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی غازی پر صلی اور ان  
کے یہاں صلح کرانے کے لئے تشریف لائے جب عصر کی غازی کا وقت ہوا

(مدینہ میں) تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت بھی، آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا (غزائے بدر کے لیے) چنانچہ آپ آگے بڑھے (اور غزائے بدر کے لیے) اتنے میں آنحضور تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ غازی میں تھے۔ پھر آنحضور لوگوں کی صف کو پھیرتے ہوئے آگے بڑھے (اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اس صف میں آگے ہو جانے کے لیے) تھے بلکہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے (آنحضور کی آبرو بنانے کے لیے) ہاتھ پر ہاتھ مارے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غزائے بدر کے لیے غم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا رکنا ہی نہیں تو آپ متوجہ ہوئے اور آنحضور کو اپنے پیچھے دیکھا لیکن آنحضور نے اشارہ کیا کہ غزائے بدر کی طرف۔ اور آپ نے اس طرح ہاتھ سے (اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا) اشارہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اللہ کی حمد کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ پھر آپ اپنے پاؤں پیچھے آگے جب آنحضور نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو آپ نے غزائے بدر کی طرف پوری کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ابوبکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو آپ کو غزائے بدر کی طرف پوری پڑھانے میں کیا پیڑ پال تھی انہوں نے عرض کی۔ ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ آنحضور کی امامت کرے۔ اور آنحضور نے فرمایا کہ غزائے بدر میں جب کوئی معاملہ پیش آئے تو مردوں کو سبھاں اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو پاسبیہ کہنا چاہیے۔

۱۱۷۱۔ فیصلہ لکھنے والا امامت دار اور عقلمند ہونا چاہیے۔

۲۰۵۸۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ ابو ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ جنگ یمامہ میں بکثرت قتال صحابہ کی شہادت کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ دوسری جنگوں میں بھی اسی طرح وہ شہید کیے جائیں گے۔ اور قرآن ان کے ذمہ ہے جو جائے گا میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کو (کنایہ)

تَقْدَمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسُ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُقَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى النَّصِيفِ لَا يُسَلِّكُ عَلَيْهِ التَّفَتَّ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَمْرَهُ وَأَوْمَأَ بِهِ هَكَذَا وَلَبَّثَ أَبُو بَكْرٍ هَبْطَةً يُحْمَدُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَكُضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قُضِيَ صَلَاتُهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذَا أَقَامْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَتُكُونَ مَضْنِبًا؟ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُؤْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَتَقُومَ إِذَا فَاكُمُ أَمْرٌ فَلْيَسْبِحِ الرَّجَالُ وَلْيُصَلِّحِ النِّسَاءُ ۝

بَابُ بَيِّنَاتٍ أَنَّكَ تَبِ انْ يَكُونُ امْتِنَاعًا قَلِيلًا ۝  
۲۰۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ لِمَقْصَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِدَّةٌ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ نَافٍ فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْرَجَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بَعَثُوا الْعُمَرَاءَ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ لَيْسَ يَحْجِزَ الْقَتْلَ بَعَثُوا الْعُمَرَاءَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَبَدَأَ هَبْ قُرَآنُ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرَآنِ

عام لوگوں کو اس طرح کے عمل کی اہانت نہیں۔ البتہ امیر المومنین اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ امام اعظم ہے خصوصاً آنحضور کا معاملہ تو سب سے مستثنیٰ ہے کیونکہ آپ شارع بھی ہیں۔





أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُعِيصَةَ حَوَّجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ يَهُودِ  
أَصَابَهُمْ فَأَخْبَرَهُ مُعِيصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ  
فِي قُبُورِ غَيْبٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالُوا أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ وَقَالُوا  
مَا قَتَلْنَا وَهُوَ أَقْبَلُ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ  
لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوِيصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ  
الَّذِي كَانَ يَخْبِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِمُعِيصَةَ كَبُرَ يُرِيدُ الشَّرَّ فَتَكَلَّمَ حَوِيصَةُ ثُمَّ  
تَكَلَّمَ مُعِيصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا أَنْ يَكُونُوا حَاجِبَكُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُؤْذِيَ لَوْ يَحْزِبَ فَلَكَتَبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ رِبْعَةً فَلَكُتَبَ  
مَا قَتَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِحَوِيصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ اتَّحِفَفُونَ وَتَسْتَحِفُّونَ  
وَمَصَاحِبُكُمْ؟ قَالُوا لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ  
قَالُوا أَلَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ قَوْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةٌ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ  
الدَّارُ قَالَ سَهْلٌ فَكَرَّ حَتَّى مَنَحَ نَاقَةً ۝

دوسرے خبرداروں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور حویصہ رضی اللہ عنہما  
خیبر کی طرف (کھجور لینے کے لئے) گئے کیونکہ تنگدستی میں مبتلا تھے پھر  
حویصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے قتل کر کے گڑ  
یا کنویں میں ڈال دیا گیا ہے، پھر وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا کہ واللہ  
تم نے ہی قتل کیا ہے، انھوں نے کہا واللہ ہم نے انھیں نہیں قتل کیا پھر  
وہ واپس آئے اور اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے ذکر کیا۔ اس کے  
بعد وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو ان سے بڑے تھے اور عبدالرحمن بن سہل  
رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کر لی چاہی کیونکہ آپ ہی  
خیبر میں موجود تھے۔ لیکن آنحضور نے ان سے کہا کہ بڑے کو آگے کر دے  
کو۔ آپ کی مراد طرکی لڑائی تھی چنانچہ حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی۔ پھر حویصہ  
رضی اللہ عنہ نے بھی بات کی، اس کے بعد آنحضور نے فرمایا کہ یا یہودی تمہارا  
ساتھی کی دیت ادا کریں ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضور نے  
انھیں اس کے متعلق لکھا۔ لیکن یہودیوں کی طرف سے) آپ کو جواب ملا کہ ہم نے  
انھیں نہیں قتل کیا ہے۔ پھر آپ نے حویصہ، حویصہ اور عبدالرحمن رضی اللہ  
عنہم سے کہا کہ کیا آپ لوگ قسم کھا کر اپنے شہید ساتھی کے خون کے مستحق ہو سکتے  
ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں کیونکہ ہم کتنے دیکھا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا  
کیا آپ لوگوں کے بجائے یہودی قسم کھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا ہے)؟  
انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں (اور وہ جھوٹی قسم کھا سکتے ہیں) چنانچہ آنحضور نے اپنی طرف سے تلو اور ٹوں کی دیت ادا کی اور وہ اونٹ گھڑیں  
لائے گئے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

**باب ۱۱۷۰** هَلْ يَجُوزُ لِلْمَلَائِكَةِ أَنْ يَتَّبِعَتْ

۱۱۷۰۔ کیا حکم کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی ایک شخص کو معاملات

کی دیکھ بھال کے لئے بھیجے۔

رَجُلًا وَحَدَا لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ ۝

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْجَانَ بْنَ أَبِي ذُئْبٍ حَدَّثَنَا  
الْزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَرَأْسِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَنَا عُرْوَةُ بْنُ الْقَاصِمِ  
رَسُولُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ تَخْصُمُهُ  
فَقَالَ صَدَقَ قَاصِمٌ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ  
إِنِّي ابْنِي كَانَ عَسِيقًا عَلَى هَذِهِ أَقْرَبَنِي بِأَمْرٍ أَنْتُمْ فَقَالُوا  
لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَقَدْ نَبَتْ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةِ مَرَّةٍ  
الْعَمْرُودَ لَيْسَ بِهِ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّهَا

۲۶۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے حدیث بیان  
کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور  
ان سے ابوہریرہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک  
اعرابی آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے  
پھر دوسرے فریق کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی کہا کہ یہ صحیح کہتے ہیں  
ہمارا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دیجئے۔ پھر اعرابی نے کہا میرا لڑکا اس شخص  
کے یہاں مزدور تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی۔ توگوں نے  
مجھ سے کہا کہ تمہارے لڑکے کا حکم اسے رجم کرنا ہے لیکن میں نے اپنے لڑکے

عَلَىٰ ابْنِكَ جَلَدًا مِّائَةً وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضَيِّقَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ -  
أَمَّا الْوَلِيدَةُ فَالْغَمُّ قَرَّبَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ ابْنِكَ جَلَدًا مِّائَةً  
وَتَغْرِيبَ عَامٍ - وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِيَرْجُلَ - فَأَغْدُ  
عَلَىٰ أَمْرٍ أَهْ هَذَا قَامَرُ جُمُهَا فَقَدْ أَعْلَنَاهَا أُنَيْسُ  
قَرَّبَهَا -

کی طرف سے تو بکریوں اور ایک باندی کا فدیہ دیکر (اسے رجم سے بچالیا)  
پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو سزا کوڑے  
مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر ہوگا۔ آنحضور نے فرمایا کہ  
میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ باندی اور بکریاں  
تو تمہیں واپس میں اور تیرے لڑکے کی سزا سزا کوڑے اور ایک سال کے  
لئے شہر بدر ہونا ہے اور انیس۔ ایک صاحب غصے۔ تم اس کی بیوی کے پاس  
جاؤ اور اسے رجم کرو۔ چنانچہ انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اسے رجم کیا۔

**بَابُ** تَرْجِمَةِ الْمَكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجِمُهُ  
وَاحِدٌ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ تَمِيمٍ بَنِي ثَابِتٍ عَنْ  
تَمِيمٍ بَنِي ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كُنْتُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ وَأَفْرَأْتُهُ  
كَتَبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ - وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ  
عَلَىٰ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا أَتَقُولُ هَذِهِ  
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ  
بِهَاتَا جِهَتَا السَّيِّئِ صَنَعَ بِهِمَا وَقَالَ أَبُو  
جَهْمٍ كُنْتُ أَتَرَجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ  
وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْعَالِمِ  
مِنْ مُتَرَجِمِينَ +

۱۱۷۴۔ حکام کے لئے ترجمہ کرنا۔ اور کیا ایک ترجمان کافی ہے۔ خاربہ  
بن زید بن ثابت نے بیان کیا، اپنے والد زید بن ثابت رضی اللہ  
عنہ کے واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سکھ  
دیا کہ یہودیوں کا رسم الخط سیکھیں۔ یہاں تک کہ میں یہودیوں کے  
نام آنحضور کے خطوط کو لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو لکھتے تو ان  
کے خطوط آپ کو پڑھ کر سنا کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اس  
وقت ان کے پاس علی، عبدالرحمان اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی موجود  
تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے، عبدالرحمان بن حاطب نے کہا کہ امیر  
المومنین یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتاتی ہے جس نے اس کے  
ساتھ یہ کیا ہے اور ابو جہم نے بیان کیا کہ میں ابن عباس اور لوگوں  
کے درمیان ترجمانی کرتا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حکام کے  
لئے دو مترجم ہونے چاہئیں (تا کہ شہادت پوری ہو اور غلط بیانی  
کا امکان باقی نہ رہے)۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرُنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَةَ اللَّهِ  
بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا  
أَنَّ هِرْقَلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ  
قَالَ لَتَرْجُمَانِيهِ هَلْ لَكُمْ رَأْيٌ سَأَلْتُ هَذَا أَقَارَنَ  
كَدَّ نَبِيٍّ تَعَكَّدَ بَوْلًا فَدَعَا الصَّدِيقَ فَقَالَ  
لِلتَّارِجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَيَسْمَلِكُ  
مَوْضِعَ نَدْبِي هَاتَيْنِ +  
**بَابُ** مَحَاسَبَةِ إِمَامٍ عَمَّالَةٍ +

۲۰۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں  
زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس  
رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ ابو سفیان بن حرب نے انھیں خبر دی کہ ہرقل نے  
انھیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلا بھیجا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا اے  
کہو کہ میں ان کے بارے میں پوچھوں گا۔ اگر یہ مجھ سے جھوٹ بات کہے تو اسے  
بھٹلا دیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ پھر اس نے ترجمان سے کہا، اس سے  
کہو کہ اگر تمہاری باتیں صحیح ہیں تو وہ شخص اس جگہ کا مالک ہوگا جو میرے  
قدموں کے نیچے اس وقت ہے۔

۱۱۷۵۔ امام کا اپنے عمال سے حساب لینا۔

۴۶۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَاةُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأَيْكَةِ عَنْ صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسِبَةً قَالَ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدِيَتْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيكَ هَذِهِ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلْتُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلَا فِي اللَّهِ قِيَانِي أَحَدٌ كُمْ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي فَهَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَذِهِ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَالَ اللَّهُ يَا خُذْ أَحَدَكُمْ مِنْهَا هَيْئًا قَالَ هَيْئًا بَعْدَ بَعْدٍ فَجَاءَ اللَّهُ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا فَلَا عَرْقَ مَلَأَ اللَّهُ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَمْ يَغْزَأْ أَوْ يَبْقَرْ لَهَا خَوَارِ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ أَمْ هَلْ يَلْقَى؟

بَابُ بَطَانَةِ إِمَامٍ وَآهْلِ مَسْجِدِهِ

الْبَطَانَةُ الذُّخَلَاءُ

۴۶۶۳ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالنَّاسِ وَتَنْهَى عَنْهُ فَإِنَّهُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ هَذَا عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى عَنْ ابْنِ

۴۶۶۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو حمید سامعی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن الایکہ کو بنو سلیم کے صدقہ کی وصولی کے لئے عامل بنایا۔ جب وہ انھیں کے پاس (وصولی کے بعد) آئے اور انھیں نے ان سے حساب لیا تو انہوں نے کہا یہ تو آپ لوگوں کا ہے۔ اور یہ مجھے بدیہ دیا گیا ہے۔ اس پر انھیں نے فرمایا کہ تم پھر اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے۔ اگر تم پیسے ہو تو وہاں بھی تمہارا سے پاس بدیہ آتا پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ اما بعد! میں کچھ لوگوں کو بعض ان کاموں کے لئے عامل بنانا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے کوئی ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور بدیہ ہے مجھے دیا گیا ہے۔ پھر کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں بیٹھا رہا تاکہ وہیں اس کا بدیہ پہنچ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ پس خدا گواہ ہے تم میں سے کوئی اگر اس میں سے کوئی چیز لے گا، ہشام نے آگے کا مضمون اس طرح بیان کیا کہ بلاشبہ کے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس طرح لٹائے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اسے پہچان لوں گا جو اللہ کے پاس وہ شخص لے کر آئے گا۔ اور نہ جو آواز نکال رہا ہو گا یا لگائے جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا بکری جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا۔

۴۶۶۳۔ امام کے بطلان اور اس کے اہل مشورہ۔ بطلان وہ ہیں جو

معاملات میں ذلیل ہوں۔

۴۶۶۳۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے جب بھی کوئی نبی بھیجا یا کسی کو خلیفہ بنایا تو اس کے ساتھ دو خواہیں تھیں۔ ایک تو انھیں نیکی کے لئے کہتا اور اس پر اچھا کرتا اور دوسرا انھیں برائی کے لئے کہتا اور اس پر اچھا کرتا پس معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے رکھے اور سلیمان نے بھیجی کے واسطے سے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، انھیں ابن شہاب نے یہی خبر دی اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ سے روایت ہے، ان سے ابن شہاب نے

ثُمَّ هَاجَبَ مِنْهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

اسی طرح کہا۔ اور شعیب نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنا قول بیان کیا۔ اور اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور ابن ابی حنین اور سعید بن زید نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسعید نے اپنا قول۔ اور عبد اللہ بن ابی جعفر نے بیان کیا، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۱۷۷۔ امام نوکوں سے کن الفاظ کے ساتھ بیعت ہے۔

۲۰۶۴۔ اسماعیل نے ہم سے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انھیں عبادہ بن الولید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، ان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی، خوشی میں اور ناگواری میں اور یہ کہ ہم ذمہ داروں سے ان کے معاملات میں جھگڑا کریں اور یہ کہ ہم حق کو لے کر کھڑے ہوں یا حق بات کہیں جہاں بھی ہوں اور اللہ کے راستے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کریں۔

۲۰۶۵۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے اور مجاہدین والصلہ خندق کھود رہے تھے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا۔ اے اللہ! خیر آخرت ہی کی خیر ہے پس انصار و مجاہدین کی مغفرت کر۔ اس کا جواب لوگوں نے دیا کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کے لئے جب تک ہم زندہ ہیں۔

۲۰۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے کہ جتنی تمہیں استطاعت ہو۔

بَابُ كَيْفَ يَأْتِيهِ إِلَى مَا مَرَّ النَّاسُ ۝

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا إسماعيل عن أبي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حِينَما كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ كُفْرًا لَكُمْ ۝

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ قَوْلَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخَفُّونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخْصَرِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَلَجَبُوا ۝ لَعَنَ الَّذِينَ بَايَعُوا مَحْمُودًا ۝

عَلَى الْمُهَاجِرَةِ مَا بَقِينَا أَبَدًا ۝

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ نَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ ۝

۲۰۶۷- ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بھٹی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں اس وقت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب سب لوگ عبد الملک بن مروان سے بیعت کے لئے جمع ہو گئے۔ بیان کیا کہ آپ نے عبد الملک کو لکھا کہ میں سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی بھی مجھ میں استطاعت ہوگی۔ اور یہ کہ میرے لئے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

۲۰۶۸- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی، انھیں شعبی نے، ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں استطاعت ہو۔ اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے (کی بیعت کی)

۲۰۶۹- ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ جب لوگوں نے عبد الملک کی بیعت کی تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا۔ عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے نام۔ میں اقرار کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے کی عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کے لئے اللہ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق جتنی مجھ میں استطاعت ہوگی اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔

۲۰۷۰- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ لوگوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۲۰۷۱- ہم سے عبد اللہ بن عمر بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی اور انھیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ جماعت جس کے سر و عمر رضی اللہ عنہ نے (خلیفہ منتخب کرنے کا) معاملہ

۲۰۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ اَوْرَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَلِكِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ اَنْ يَتَى قَدْ اَقْرَأَ اِعْمِلْ ذَلِكَ

۲۰۶۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالتَّصْحِيحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

۲۰۶۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَلِكِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْرَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَلِكِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَارَ بَنِي قَدْ اَقْرَأَ اَيْدِيكَ

۲۰۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِمَسْلَمَةَ عَنِ أَبِي شَيْبَةَ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَالِبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَخْبَرَنَا اَنَّ الْيَسَوْرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَنَا اَنَّ الرَّهْطَ الَّذِي وَلَّاهُمْ عُمَرَ اجْتَمَعُوا فَشَاوَرُوا اَقَالَ لَهُمْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَسْتُ بِالَّذِي اُتَا فُسْكُكُمْ عَلَى هَذَا اَلْأَمْرِ  
وَلَكِنْ كُنْتُ كُمْ مِنْ شَيْئِكُمْ اَخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ وَجَعَلُوا  
ذَلِكَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمَّا ذُو عَبْدُ الرَّحْمَنِ اَمْرَهُمْ  
فَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا ارَى اَحَدًا مِنَ  
النَّاسِ يَتَّبِعُ اَوْ لَيْتُكَ الرَّهْطُ وَكَيْطَا عَقْبَهُ وَمَالَ النَّاسُ  
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَشَاوِرُوهُ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتَّى اِذَا كَانَتْ  
اللَّيْلَةُ الَّتِي اَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُمَانَ قَالَ اَلَيْسَ  
مُرَقَّتِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَرَّبَ الْبَابَ  
حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ اَمَّا اَنْتَ تَايَمًا فَاَوْ اَمَّا مَا اَتَّخَذْتُ  
هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَكْبِيرُ نَوْمِي اِنْ طَلَقَ قَاذِرُ الزُّيُودِ سَعْدًا  
فَدَعَوْهُمْ اِلَيْهِ فَنَاسًا وَرَهْمًا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ اُدْعُ لِي  
عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَتَاجَاوُ حَتَّى اِنْمَا لَيْلُ لَيْلٍ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ  
مِنْ عِنْدِي وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِي عُمَانَ فَدَعَوْتُهُ  
فَتَاجَاوُ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُوَدَّنَ بِالصَّبِيمِ فَلَمَّا صَلَّى  
لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ اُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمَنْبَرِ  
فَاَرْسَلَ اِلَى مَنْ كَانَ حَامِيًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ  
وَاَرْسَلَ اِلَى اَمْرَاءِ الْأَجْنَادِ كَانُوا اَوْ فِي تِلْكَ الْحَقِيقَةِ  
مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا انْتَهَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَالَ  
اَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ اِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي اَمْرِ النَّاسِ فَمَنْ  
اَمْرَهُمْ يَغْدِرُونَ بِعُمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلَى  
نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ اَبَا يَعْزُكَ عَلَى شَيْءٍ  
اَللَّهُ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ  
بَعْدِي ۚ بَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ  
وَاَمْرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ ۝

کیا تھا۔ اس کے افراد جمع ہوئے اور مشورہ کیا، ان سے عبد الرحمن رضی اللہ  
عنه نے کہا۔ خلیفہ ہونے کے لئے میں آپ لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں کروں  
گا۔ البتہ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ لوگوں کے لئے کوئی خلیفہ آپ ہی میں سے  
منتخب کر دوں۔ چنانچہ جماعت نے اس کا اختیار عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو  
دے دیا۔ جب ان لوگوں نے انتخاب کی ذمہ داری عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے  
سپر کر دی تو سب لوگ آپ کی طرف جھک گئے جتنے لوگ بھی اس جماعت  
کے پیچھے چل رہے تھے ان میں اب میں نے کسی کو بھی ایسا نہ دیکھا جو عبد الرحمن  
کے پیچھے چل رہا ہو سب لوگ آپ ہی کی طرف مائل ہو گئے اور ان دونوں میں  
آپ سے مشورہ کرتے رہے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے عثمان رضی اللہ  
عنه سے بیعت کی مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ رات  
کے میسرے پر ائے اور دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک میں بیدار ہو گیا۔ ان  
انہوں نے کہا میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے۔ خدا گواہ ہے میں ان راتوں  
میں بہت کم سو سکا ہوں۔ بجائیے اور زیر اور سعد رضی اللہ عنہما کو بلا لائیے۔  
میں ان دونوں حضرات کو بلا لایا اور آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلایا  
اور کہا کہ میرے لئے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلا دیکھیے میں نے انہیں بھی  
بلایا اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ یہاں تک کہ اُسی رات گزر گئی۔ پھر حضرت  
علی ان کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور آپ خواہشمند تھے۔ حضرت عبد الرحمن  
کو بھی آپ کی طرف سے خطرہ تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میرے لئے عثمان کو بھی  
بلا لائیے۔ میں نے انہیں بھی بلایا۔ اور آپ نے ان سے بھی سرگوشی کی۔ آخر  
صبح کے مؤذن نے ان کے درمیان جدائی کی۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھ لی  
اور یہ جماعت منبر کے پاس جمع ہوئی تو آپ نے موجود مہاجرین انصار اور شہرکوں  
کے قائدین کو بلایا، ان لوگوں نے اس سال حج عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا  
(اس لئے ابھی تک دار الخلافہ میں ہی تھے) جب سب لوگ جمع ہو گئے تو  
حضرت عبد الرحمن نے خطبہ پڑھا پھر کہا ابابعد! اے علی! میں نے لوگوں کے  
خیالات معلوم کئے اور میں نے دیکھا کہ وہ عثمان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ اس  
لئے آپ اپنے دل میں کوئی میل نہ پیدا کریں۔ پھر کہا میں آپ (عثمان رضی اللہ  
عنه) سے بیعت کرتا ہوں، اللہ کی سنت اور اس کے رسول اور آپ کے  
دو مخالف کی سنت کے مطابق۔ چنانچہ پہلے آپ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ پھر سب لوگوں نے، مہاجرین، انصار، سپہ سالار اور تمام  
مسلمانوں نے۔

## باب ۱۱۷۸ من بایع مرقیہ

۲۰۷۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَكَا تَبَايِعُ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي؟

## باب ۱۱۷۹ بَيْعَةُ الْأَعْرَابِ

۲۰۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّكْدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَغُكُ فَقَالَ أَقْلَنِي بَيْعَتِي قَالِي ثُمَّ جَاءَ لَا فَقَالَ أَقْلَنِي بَيْعَتِي قَالِي فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَةُ كَالْيَوْمِ تَنْفِي حَبَّتُهَا يَنْصَعُ طَيْبُهَا

## باب ۱۱۸۰ بَيْعَةُ الضَّعِيفِ

۲۰۷۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ تَاهِرُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَذَرَ لِقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ تَرِيئُ ابْنَةَ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ ضَعِيفٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَاهُ وَكَانَ يُفْعَى بِالشَّاتِ الْوَاسِعَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ

## باب ۱۱۸۱ من بایع ثم استقال البیعة

۲۰۷۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّكْدِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَغُكُ بِالْهَدْيَةِ قَالِي الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

## ۱۱۷۸۔ جس نے دوسرے بیعت کی۔

۲۰۷۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیہ نے معی سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی۔ آنحضور نے مجھ سے فرمایا سلمہ کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے پہلی ہی مرتبہ بیعت کر لی ہے فرمایا کہ اور دوسری مرتبہ بھی کرو۔

## ۱۱۷۹۔ اعراب کی بیعت۔

۲۰۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے بخارا گیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے، آنحضور نے انکار کیا پھر وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے انکار کیا آخر وہ (خود ہی مدینہ سے) چلا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ مدینہ بھی کی طرح ہے۔ اپنی خرابی کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے۔

## ۱۱۸۰۔ نابالغ کے بیعت کرنے کا بیان۔

۲۰۷۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ان کی والدہ زینب بنت حمید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس سے بیعت لے لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی کم سن ہے پھر آنحضور نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور اپنے تمام گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

## ۱۱۸۱۔ بیعت کرنے کے بعد اس کی واپسی کی خواہش کرنے کا بیان۔

۲۰۷۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں محمد بن منکدر نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے مدینہ میں بخارا گیا تو وہ آنحضور کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجئے (یعنی مدینہ کی ہجرت کا عہد واپس کر دیجئے) آنحضور نے انکار کیا۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور



اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا۔ پھر وہ آیا اور بیعت فسخ کرنے کا مطالبہ کیا آنحضور نے اس مرتبہ بھی انکار کیا، اس کے بعد وہ خود ہی (مدینہ سے) چلا گیا آنحضور نے اس پر فرمایا کہ مدینہ بھی اسی طرح ہے اپنی بڑائی کو دہر کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھارتا ہے۔

۱۱۸۲۔ جس نے کسی سے بیعت کی اور مقصد صرف دنیا ہو۔

۲۰۷۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایش نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین (شخص) ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور وہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہوگا ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو اس میں سے نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام سے بیعت کرے اور بیعت کا مقصد صرف دنیا ہو اگر وہ اسے دے دے تو بیعت پوری کرے ورنہ توڑ دے تیسرا وہ شخص جو کسی دوسرے کو سامانِ عصر بعدِ ریح راہو اور قم کھائے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور پھر خریدنے والا اسے سچا سمجھ کر اسے لے لے حالانکہ اسے اس کی اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی۔

۱۱۸۳۔ عورتوں سے بیعت، اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ  
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توالمہ کی۔

۴۷۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو ادريس خولانی نے خبر دی، انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم جلس میں موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے گھر کو کسی پر پتھان نہیں لگاؤ گے۔ اور نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے یہاں ملے گا۔ اور جو کوئی ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا اور اس کی سزا اسے دنیا میں ہی مل جائے گی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ اور جو کوئی ان میں

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَكَ فَقَالَ أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي ثُمَّ جَاءَكَ فَقَالَ  
أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي فَعَرَّجَ الْأَعْرَابِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِذْبَيْنِ نَفَى خُبْنَهُمَا  
فَيَنْصَعُ لِيُبْنِيَهُمَا

بَابُ مَنْ يَأْتِي مَاجِلًا لَا يُمِيعُهُ إِلَّا  
لِلدُّنْيَا

٢٠٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُزَيْفَةَ عَنِ الْأَعْشَشِ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ  
يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ  
بِالطَّرِيقِ يَتَمَتَّعُ مِنْهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بِأَيْعٍ إِمَامًا  
لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاكَ إِنْ أَعْطَاكَ مَا يُرِيدُ وَفِي لَدُنْكَ  
إِلَّا لَمْ يَفْعَلْ لَوْ رَجُلٌ يَبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْقَبْضِ  
فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا عَذَابٌ كَذِبًا فَاصْصَدَّقْهُ  
فَاتَّخَذَهَا وَلَمْ يُعْطِ بِهَا ۖ

بِأَمْرِ يَبْقَى النَّسَاءُ وَرَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

٢٤٤ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
أَبُو إِدْرِيسَ الْعَوَّلِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ  
يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
فِي مَجْلِسٍ ثَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا  
تَسْرُبُوا وَلَا تَرْثُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا  
بِبَهْتَانٍ تَفْزَرُونَ بِهِ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَقْصُوا  
فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ  
مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوبٌ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارٌ لَهُ  
وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّ لَا يُلْقِهَا فَمَوْءٍ إِلَى

اللہ ان شاء عاقبہ وإن شاء عفا عنه فبايعناه على ذلك

۲۰۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَذَّافٍ شَاعِبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَزْوَقةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ النِّسَاءَ بِالْكَلامِ مِنْ جِهْدِهِمْ إِلَّا يَتْلُوَنَ شَيْئًا وَلَا يُشْرِكُنَ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةٌ يُبْلِغُهَا

۲۰۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَذَّافٍ شَاعِبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَزْوَقةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكُنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَفَإِنَّا مِنَ الشَّيْخَةِ فَتَبَعْتُ امْرَأَةً مَتَابِدَةً فَقَالَتْ فَلَا تَتَأَسَّدُ تَتَيَّ وَأَنَا أَمْرِي أَنْ أَجْزِهَا لَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَتَبَعْتُ ثُمَّ تَبَعْتُ فَهَاتِي امْرَأَةً إِلَّا أَمْرًا مِلْكًا وَأَمْرًا غَلَاظَةً وَأَبْنَةً ابْنِي سَبْرَةَ امْرَأَةً مَعْلُومَةً ابْنِي سَبْرَةَ وَأَمْرًا مَعْلُومَةً

۱۱۸۲ مَن تَكْتُبُ بَيْعَةً وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِي يَبَايِعُكَ عَلَى مَا يَبَايِعُكَ اللَّهُ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ مَن تَكْتُبُ فَإِنَّمَا تَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَفِي بَيْتًا عَاهَدَ عَلَيْهِمُ اللَّهُ فَنَسِيئَتُهُ إِجْرًا عَظِيمًا

۲۰۸۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ سَأَلَ امْرَأَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَنِي عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ الْقَدَمُ مَخْمُومًا فَقَالَ أَقْلَنِي قَالِي فَلَمَّا دَلَّ قَالَ النَّبِيُّ تَكْتُبُ لِيْكَ تَنْفِي حَتَّى تَهْدَى وَيَضَعُ طَبْعَهَا

تو آپ نے فرمایا کہ میری جھٹی کی طرح ہے، اپنی خرابی کو دور کر دیتی ہے اور اچھائی کو نکھار دیتی ہے۔

۱۱۸۵ - خلیفہ مقرر کرنا۔

۲۰۸۱ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

سے کسی بانی کا ارتکاب کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی پروہ پوشی کریں گے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو اس کی سزا دے اور چاہے معاف کر دے پناہم نے اس ۲۰۷۸۔ ہم سے حمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی اس بیعت کے احکام کی بیعت لیتے تھے وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ سوا اس عورت کے جو آپ کی ملوکہ ہو۔

۲۰۷۹۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے میرے سامنے یہ بیعت پڑھی یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور میں آپ نے نوحہ سے منع کیا پھر ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا کہ فلاں عورت نے کسی بیعت کے نوحہ میں میری مدد کی تھی اور اسے اسکا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آنحضرت نے کچھ نہیں کہا پھر وہ گئیں اور واپس آئیں (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے کسی نے کہا کہ ابی سبرہ ابی سبرہ اور حضرت معاذ کی بیوی کے۔

۱۱۸۲۔ جس نے بیعت توڑی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد یقیناً جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ بلا خبر اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس بیعت کو توڑے گا بلا خبر اسکا نقصان اسے ہی پہنچے گا اور جو کوئی اس عہد کو پورا کرے جو اللہ سے اس

۲۰۸۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اسلام پر میری بیعت کر لیجئے پناہم نے آنحضرت سے اسلام پر اس سے بیعت کر لی پھر دوسرے دن بخاریں مبتلا آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجیئے۔ آنحضرت نے انکار کر دیا پھر جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میری جھٹی کی طرح ہے، اپنی خرابی کو دور کر دیتی ہے اور اچھائی کو نکھار دیتی ہے۔

۱۱۸۵ - خلیفہ مقرر کرنا۔

۲۰۸۱۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن بلال نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انہوں نے قاسم ابن عمر سے سنا کہ عائشہ

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ لَوْ كَانَ وَآتَانِي فَأَسْتَفْعِرَ لَعَدُوِّ أَدْعُو إِلَيْكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَتُكَلِّمُ اللَّهَ إِنْ كَانَ ظَنُّكَ تَحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَطَلَّلتُ الْخَرَجَ مَعَهُ مَعَرَّضًا بَعْضُ أَمْرٍ وَاجِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ آتَاكَ أَمْرًا سَأَلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَمُوتَ أَنْ أُرْسَلَ إِلَيْ أَبِي بِخَيْرٍ بِنْتِي وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَتَكُونُ أَوْ يَمُوتُ الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قَسَمْتُ بِأبي اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَذْنَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ

۲۰۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ لَا سَخِيفَ قَالَ إِنْ أَسْخِيفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَأَنْتُمْ قَدْ قَدْ تَرَكْتُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَأَيْتُمْ تَهَيَّبُوا وَذُذْتُ أَبِي نَجُوتُ مِنْهَا كَفَانًا لَدِي وَلَا عَلَى لَا أَنْتُمْ لَهَا حَيَاتًا وَمَيِّتًا

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے ریخت بھی ہے اور ڈرتا بھی ہوں اور میری تو یہ تناسل ہے کہ (خلافت کی ذمہ داری) ۲۰۸۳ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ لَا سَخِيفَ قَالَ إِنْ أَسْخِيفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَأَنْتُمْ قَدْ قَدْ تَرَكْتُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَأَيْتُمْ تَهَيَّبُوا وَذُذْتُ أَبِي نَجُوتُ مِنْهَا كَفَانًا لَدِي وَلَا عَلَى لَا أَنْتُمْ لَهَا حَيَاتًا وَمَيِّتًا

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ لَا سَخِيفَ قَالَ إِنْ أَسْخِيفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَأَنْتُمْ قَدْ قَدْ تَرَكْتُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَأَيْتُمْ تَهَيَّبُوا وَذُذْتُ أَبِي نَجُوتُ مِنْهَا كَفَانًا لَدِي وَلَا عَلَى لَا أَنْتُمْ لَهَا حَيَاتًا وَمَيِّتًا

رضی اللہ عنہا نے کہا (اپنے سرور پر) ہائے ری سر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا اور تمہارے لئے دعا کروں گا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا افسوس میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کا آخری وقت ضرور اپنی کسی بیوی کے ساتھ گزاریں گے آنحضور نے فرمایا اپنے سر کی پرواہ نہ کرو میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابو بکر اور ان کی بیٹی کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر جاؤں تاکہ اس پر کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لئے کوئی گنجائش نہ رہے پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود کسی دوسرے کی خلافت نہیں دے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے یا آپ نے اس طرح

۲۰۸۲ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ خلیفہ کی کو کیوں نہیں منتخب کر دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں (تو اس کی بھی مثال ہے کہ) اس شخص نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے چھوڑتا ہوں تو (اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) اس ذات نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کے لئے) چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی

۲۰۸۳ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں مغیرہ نے، انھیں زہری، انھیں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے دن کا ہے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بول رہے تھے پھر کہا مجھے امید تھی کہ آنحضور زندہ رہیں گے اور ہمارے معاملات کا انتظام کرتے رہیں گے آپ کا منشا یہ تھا کہ آنحضور ان سب حضرات کے بعد تک زندہ رہیں گے تو آج اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ

۲۰۸۴ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں مغیرہ نے، انھیں زہری، انھیں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے دن کا ہے، آپ نے کلمہ شہادت پڑھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بول رہے تھے پھر کہا مجھے امید تھی کہ آنحضور زندہ رہیں گے اور ہمارے معاملات کا انتظام کرتے رہیں گے آپ کا منشا یہ تھا کہ آنحضور ان سب حضرات کے بعد تک زندہ رہیں گے تو آج اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ

أَطَهَّرَكُمْ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ بِهَذَا اللَّهُمَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَنَّى أَشْيَيْنِ فَإِنَّهُ أَوَّلَى الْمُسْلِمِينَ بِأَمْرِكُمْ فَقَوْمٌ أَفْبَا يَعُوذُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْنَهُ الْعَاقِمَةُ عَلَى الْمُنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَأَبِي بَكْرٍ وَمُحَمَّدٌ إِصْعَدِ الْمُنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمُنْبَرُ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ۝

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَخَلَعْتُهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا آيَتُ أَنْ جِئْتُ وَلَمْ أَمْدُكَ؟ كَانَتْهَا تَوْبِيخًا لِمَوْتٍ قَالَ إِنْ لَمْ تَرْجِعِي نِيَّ فَإِنِّي أَبَا بَكْرٍ ۝

۲۰۸۵ - مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَرَأَةً تَشْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يَرَى اللَّهُ خَلِيفَةً يَنْبَغِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْزِمُونَكُمْ بِهِ ۝

## باب ۱۱۸۶

۲۰۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غَدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ أَشَاعِشَرُ أَمِيرٍ أَفْقَلُ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ إِنْ إِيَّاهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۝

- ۱۱۸۶

نے تمہارے سامنے نور کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعہ تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے اور اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ہدایت کی، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ انہما کے حضور کے سامنے اور دوسرے میں بلاشبہ وہ تمہارے معاملات کے لئے تمام مسلمانوں میں سب سے بہتر ہیں۔ پس اٹھو اور ان سے بیعت کرو ایک جماعت ان سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی، پھر عام لوگوں نے منبر پر بیعت کی۔ زہری نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اسی دن کہہ رہے تھے منبر پر چڑھ آئیے بنا ہنجر آپ اس کا برابر اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے اور سب لوگوں نے آپ بیعت کی۔

۲۰۸۴ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جابر بن مطعم نے اس سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاتون آئیں اور کسی معاملہ میں آپ سے گفتگو کی، پھر آنحضرت نے ان سے کہا کہ وہ دوبارہ آپ کے پاس آئیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر آپ کی کیا رائے ہے؟ جیسے انکا اشارہ وفات کی طرف ہوا آنحضرت نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا۔

۲۰۸۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے قیس بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے طارق بن شہاب نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قبائل بڑا خد کے وفد سے (جو آنحضرت کی وفات کے بعد مزدبہو گیا تھا اور اب معافی کے لئے آیا تھا) فرمایا کہ ان لوگوں کی دھموں کے پیچھے پیچھے (سیا بانوں میں) رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور جابریں کو کوئی بات سمجھا دیں جس کی وجہ سے وہ تمہارا غدر قبول کر لیں۔

۲۰۸۶ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انہوں نے جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ سب کے سب قریش سے

**باب ۱۱۸۷** اخراج الخصوم و اهل الریب  
من البیوت بعد المعرفة وقد اخرج  
أخت أبي بكر حنین ثلثت .

۱۱۸۷۔ جھگڑالو اور مشتبہ لوگوں کو شہرہ کے بعد گھروں سے نکالنا  
(تاکہ پڑوسیوں کو تکلیف نہ ہو اور گناہ نہ پھیلے) عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کی بیوی (ام فروہ رضی اللہ عنہا) کو اس وقت (گھر سے)  
نکال دیا تھا جب وہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ پر) فوجہ کر رہی تھیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا إسماعیل بن عیسیٰ مَالِکٌ عَنْ أَبِي  
الزناد عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَّيْ حَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ أُمَرَّ  
بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ أُمَرَّ بِجَلَاءِ قِيَوْمِ النَّاسِ  
ثُمَّ أُخَالِفْتُ إِلَى رِجَالٍ فَأُخْرِقَ عَلَيْهِمْ مِثْوَتُهُمْ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَزًّا  
سَبِيحًا أَوْ مَرَّتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْوَسْأَةَ .  
ہو کہ وہاں موٹی بڑی یا دو مرآۃ حنہ دہری کے کھر کے درمیان کا گوشت (میں) گے تو وہ ضرور (غاز) عشا میں شریک ہو۔

۲۰۸۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے  
قبضے میں میری جان ہے میرا ارادہ ہوا کہ میں لکڑیوں کے جلانے کا حکم دوں پھر  
پھر غار کے لئے کہوں اور اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی سے کہوں کہ  
کہ وہ لوگوں کو غار پر چلائے اور میں اس کے بجائے ان لوگوں کے پاس جاؤں  
(جو جماعت میں شرکت نہیں کرتے) اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں  
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تم سے کسی کو اگر یہ امید

**باب ۱۱۸۸** هل لنا ما من أن يمتنع المجرمين  
و اهل المعصية من الكلام معه و الزياره  
و نهوهم .

۱۱۸۸۔ کیا امام کے لئے مناسب ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت  
کو اپنے ساتھ گفتگو کرنے سے اور ملاقات وغیرہ کرنے سے  
منع کر دے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بَنِ مَالِكٍ . وَ  
كَانَ قَائِمًا كَعْبٌ قَرْنِ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ . قَالَ سَمِعْتُ  
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوَةٍ قَبُولًا فَذَكَرَ حَدِيثَهُ وَنَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ  
كَلَامِنَا فَلَمَّا عَلَيَا ذَلِكَ تَحْمِيلُ نَيْلَةٍ وَ أَذِنَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا .

۲۰۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، اسی سے لیث نے حدیث بیان کی، اسی  
سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ  
بن مالک نے کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نائبین  
ہو جانے کے زمانے میں ان کے سب لڑکوں میں ہی راستے میں ساتھ چلتے تھے  
نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ  
جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں جاسکے تھے  
پھر انہوں نے اپنے اپنا پورا واقعہ بیان کیا۔ اور آنحضور نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو  
کرنے سے منع کر دیا تھا تو ہم پچاس دن اسی حالت میں رہے پھر آنحضور نے اعلان  
کیا کہ آنحضور نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔



اور قرض کی ادائیگی کے لئے روک لوں۔

۱۱۹۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاؤ اگر میرے پاس احمد کے برابر سونا ہوتا۔

۲۰۹۲۔ ہم سنیہ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یسٹ نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجرہ الوداع کے موقع پر) فرمایا جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی (کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے) اگر اس سے میں پہلے ہی سے جانتا ہوتا تو میں ہدی (قربا کا ہانود) ساتھ نہ لاتا اور سب لوگ جب حلال ہوتے تو میں بھی ان کے ساتھ حلال ہوتا۔

۲۰۹۳۔ ہم سے حسن بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے عطاف نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حجرہ الوداع کے موقع پر) پھر ہم نے حج کے لئے تبلیہ کیا اور ہم ذی الحج کو مکہ پہنچے۔ پھر آنحضور نے جہیں بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے طواف کا حکم دیا۔ اور یہ کہ ہم اسے عمرہ بنالیں اور اس کے بعد حلال ہو جائیں، سو ان کے جن کے ساتھ وہ حلال نہیں ہو سکتے، بیان کیا کہ آنحضور اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہم میں سے کسی کے پاس ہدی نہیں تھی اور علی رضی اللہ عنہ میں سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی ہدی تھی اور کہا کہ میں بھی اس کا احترام باندھتا ہوں جس کا رسول اللہ نے احترام باندھا ہے پھر دوسرے لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد میں جا سکتے ہیں؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے ہی معلوم ہوتی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ بیان کیا کہ آنحضور سے سراقہ بن مالک نے طلاق کی آپ اس وقت جہر عقبہ پر کر رہے تھے۔ اور پوچھا یا رسول اللہ! یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہر شخص کے لئے ہے۔ بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (حج کے لئے) مکہ آئیں تھیں لیکن وہ حائضہ تھیں تو آنحضور نے انہیں تمام اعمال برج ادا کرنے کا حکم دیا صرف وہ پاک ہونے سے پہلے طواف نہیں کر سکتی تھیں اور نہ نماز پڑھ سکتی تھیں جب سب لوگ بطحا میں اترے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ سب لوگ عمرہ و حج دونوں کر کے نہیں لگے اور میرا صرف حج ہو گا؟ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے عبد الرحمان بن ابی بکر صدیق کو

بِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ بِهِ

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ مَا سَقَمْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَّتْ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوْا

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لَا رَمْعَ خَلَوُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَيَا صَفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلِحُلِّ إِذَا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَحَدٌ مِّنْ هَٰذِهِ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنْ أَيْمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَكْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَسْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرَ أَحَدٌ نَائِقُطُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوْ سَتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا سَتَذُبْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَّتْ. قَالَ وَلَقَبِيهِ سَرَاتُهُ وَهُوَ بِرُمَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَأْهِيكَ خَاصَّةً قَالَ كَلَّا بَلْ لَا بَدَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْرُكَ الْمَنَاسِبَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهُنَّ لَا تَطُوفُ وَلَا تَصَلِّي حَتَّى تَطْهَرُ فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْعَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْطَلِقُوا بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَاسْطَلِقُوا بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقَ أَنْ يَسْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّغْلِيمِ فَأَعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ

بَعْدَ أَيَّامٍ الْحَجِّ ۝

حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مقام تنعیم جائیں چنانچہ آپ نے بھی ایام حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

۱۱۹۲۔ آنحضور کا ارشاد کہ کاش اس طرح ہوتا۔

بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَيْنَةَ ابْنَةَ عَامِرِ بْنِ تَرْبِيعَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَانِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَامِ قَالَتْ مَن هَذَا أَقْبَلَ سَفْعًا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَهْرُكُ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ ۝ هَـ أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ آيَتَيْنِ لَيْلَةٍ يَوَادُّ وَخَوُلِي إِذْ خِرُّوا وَجَلِسُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ بِأَنَّ ۝ تَمَّتْ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ ۝

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسَدُوا لِي فِي أَثْنَيْنِ - رَجُلٌ أَمَّا الْقُرْآنُ فَمَوْعِظَتُهُ لَنَا وَاللَّيْلُ وَآثَانُهُ يَقُولُ لَوْ أَذِنْتُ مِثْلَ مَا أَذِنَ فِي هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ - رَجُلٌ أَمَّا مَا لَا يَنْفَعُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أَذِنْتُ مِثْلَ مَا أَذِنَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ جَدًّا -

۲۰۹۴۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیع سے سنا کہ کہہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی۔ پھر آپ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح شخص ہوتا جو میرے لئے آج رات پہرہ دیتا۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آنحضور نے پوچھا کون صاحب میں؟ بتایا گیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ یا رسول اللہ! (انہوں نے کہا) میں آپ کے لئے پہرہ دیتے آیا ہوں۔ پھر آنحضور نے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے نزلنے کی آواز سنی ابو عبد اللہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ شہر بڑھتے تھے کاش میں جانتا کہ میں ایک رات اس وادی میں گذر سکوں گا (وادی مکہ میں) اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاٹ ہوگی۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی خبر لی۔

۱۱۹۳۔ قرآن مجید اور علم کی آرزو۔

۲۰۹۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے الأعش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک صرف دو افراد پر ہو سکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہے۔ اور اس پر (سننے والا) کہے کہ اگر مجھے بھی اس کا ایسا ہی علم ہوتا جیسا کہ اس شخص کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو دیکھنے والا کہے کہ اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے۔ یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی۔

۱۱۹۴۔ جس کی تمنا کہ ناپسندیدہ ہے اور نہ تمنا کرو اس چیز کی جسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض بر فضیلت دی ہے مروتوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور عورتوں کا حصہ ہے اس میں جو انہوں نے کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ بلاشبہ

بِأَنَّ مَا يَكُونُ مِنَ التَّهْنِي وَتَهْنِئَاتِ مَا

فَقَالَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا الْكُتِبَ وَإِلِیَّ نَصِيبٌ مِّمَّا الْكُتِبَ وَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ خَصْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝



اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

۲۰۹۶۔ ہم سے محمد بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاخوص نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے، ان سے نظیر بن انس نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی نشان دہی کرو تو میں کرتا۔

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ محمد بن ثابت بن الارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے سات داغ لگوائے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

۲۰۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن زہری، انھیں زہری نے، انھیں ابی عبید نے جن کا نام سعد بن عبید ہے عبد الرحمن بن الزہر کے مولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے نکلیں اور اضافہ ہو۔ اور اگر برے ہے تو ممکن ہے اس سے رک جائے۔

۱۱۹۵۔ کسی شخص کا کہنا کہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۰۹۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے زہری، انھیں شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براہی عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کھودتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی منتقل کرتے تھے میں نے آنکھوں کو اس حال میں دیکھا کہ مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفیدی کو چھپا دیا پھر آپ فرماتے تھے ”اگر تو نہ ہوتا (اے اللہ) تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ ہم صدقہ دیتے، نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر سکنت نازل فرما۔ اس جماعت نے ہمارے خلاف مد سے تجاوز کیا ہے جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم نہیں ملتے، نہیں ملتے۔ اس پر آپ آواز کو بلند کر دیتے۔

۱۱۹۶۔ دشمن سے ٹھہرنے کی تمنا ناپسندیدہ، اس کی روایت اسرع

نے کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حوالہ سے۔

۲۱۰۰۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ قَامِسٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ تَرَفَى اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَمْتُمُ الْمَوْتَ لَتَمَيَّنْتُ بِهِ

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَمِنَّا خَبَابُ بْنُ الْأَرَدِيِّ نَعُوذُ وَكَذَلِكَ نَقُولُ سَمِعْنَا فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَانَا أَنْ تَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَوْلِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَوْهَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْ يَسْعَى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَامًا مَحْسِنًا فَلَعَلَّهُ نَزَلَ أَوْ إِمَامًا مُبِينًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَفْتِي بِهِ

باب ۱۱۹۵ قَوْلِ الرَّسُولِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَنِّي عَنْ أَبِي شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَزَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَنَا الْفَرَابُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَاتَمَرَى الْفَرَابُ بِيَاضٍ بَطْنُهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّمَا أَهَمُّدُ نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقُوا وَلَا صَلِّتُمْ فَافْتَرَيْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأَوَّلَى وَرَأَيْنَا قَالَ أَلَمْ يَلَا قَدْ بَعُو عَلَيْنَا إِذَا أَمَّاؤُا فَيَسْتَنُّ أَيْمَانًا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

باب ۱۱۹۶ كَرَاهِيَّةُ التَّمَتِّي لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَمَقَاتِلُهُ

الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ

عمر بن عبد اللہ کے مولا سالم ابو النضر نے آپ اپنے مولا کے کاتب تھے۔ یہاں  
کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا اور میں نے اسے  
پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن  
سے ٹھیکہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی دعا کرو۔

۱۱۹۷۔ لفظ "اگر" کے استعمال کا جواز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

• اگر مجھے تمہارے مقابل میں قوت ہوتی •

۲۱۰۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے بیان  
کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو لہان کرنے والوں کا ذکر کیا تو اس پر  
عبد اللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہی وہ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا تھا "اگر میں کسی عورت کو بغیر دلیل کے بدم کر سکتا۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔

۲۱۰۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمر نے  
بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی کہ عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا نماز! یا رسول اللہ! عمر تیس اور بچے  
سو گئے۔ پھر آنحضور یاہر آئے اور کمرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ فرما  
رہے تھے۔ اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا۔ یا آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر تو میں لوگوں  
کو اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریر نے بیان کیا، ان سے عطاء نے، ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضور نے اس نماز میں تاخیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ آئے  
اور کہا یا رسول اللہ! عورتیں اور بچے سو گئے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے۔ اور آپ  
اپنے جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہی وقت ہے۔ اگر میری  
امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور عمر نے بیان کیا، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اس  
روایت میں ابن عباس نہیں ہیں۔ عمر نے تو بیان کیا کہ آنحضور کے سر سے پانی ٹپک  
رہا تھا۔ اور ابن جریر نے بیان کیا کہ آنحضور اپنی جانب سے پانی صاف کر رہے تھے  
اور عمر نے بیان کیا کہ اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابن جریر نے بیان کیا کہ  
یہی وقت ہے اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا۔ اور ابراہیم بن المنذر نے بیان کیا، ان  
سے من نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے  
ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے۔

سَالِمُ ابْنُ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا  
لَهُ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَهُ فَإِذَا  
فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتِبَتُوا  
لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُّوا الْمُدَّ الْعَافِيَةَ •

بَابُ (۱۱۹۷) مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى - تَوَّ

أَنِّي بِكُمْ قَوَّةٌ •

۲۱۰۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ - ذَكَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ أَجَبْتُ النَّبِيَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْتُ تَرَاهُمَا مَرَأَتَيْنِ  
مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ ؟ قَالَ لَا تَلْفِ مَرَأَتَانِ أَعْلَمْتُ •

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ ایک عورت تھی جو (اسلام کے بعد) کھلے عام (فحش) کرتی تھی۔  
۲۱۰۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ - عَمْرُو بْنُ وَحْدَةَ شَدَّ  
عَطَاءً قَالَ - أَغْنَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ  
فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَقَّدَ النِّسَاءُ  
وَالصَّبِيَّانَ وَخَرَجَ تَرَأْسُهُ يَقَطُرُ يَقُولُ - لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ  
عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ - أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي  
لَا مَرَجَ لَهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذَا السَّاعَةَ قَالَ - ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ  
عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الصَّلَاةَ وَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَقَّدَ  
النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَنْسَحُ الْهَاءَ عَنْ  
شِقْبِهِ يَقُولُ - إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ  
عُمَرُ وَحَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عُمَرُ  
فَقَالَ تَرَأْسُهُ يَقَطُرُ وَقَالَ - ابْنُ جُرَيْجٍ يَنْسَحُ الْهَاءَ عَنْ  
شِقْبِهِ وَقَالَ - عُمَرُ وَلَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ - ابْنُ  
جُرَيْجٍ - إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْ لَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي - وَقَالَ - ابْنُ  
بَنِي الْهَنْدِ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ مُسْلِمٍ  
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ •

۲۱۰۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبد الرحمن نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو انہیں میں صواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۱۰۴۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا (یعنی افطار و صبح کے وقت بھی نہیں کھایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا) تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھا۔ آنحضور کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصال کرتا کہ گہرائی میں اترنے والے اپنی روش چھوڑ دیتے میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اس روایت کی متابعت سلیمان بن مغیرہ نے کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۱۰۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا تو صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں آنحضور نے فرمایا تم میں کون مجھ جیسا ہے۔ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ لیکن جب لوگ نہ مانتے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرے دن ملا کر (وصال) روزہ رکھا پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور وصال کرتا گویا آپ انھیں تنبیہ کر رہے تھے۔

۲۱۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان نے اشعث نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (خانہ کعبہ کے) حطیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے کہا۔ پھر کیوں ان کو لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل نہیں کیا؟ آنحضور نے فرمایا کہ تم باری قوم کے پاس خرچ کی کمی ہو گئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ خانہ کعبہ کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟ فرمایا کہ یہ اس لئے انہوں نے کیا ہے تاکہ مجھے سہاگنیں اندر داخل کریں اور مجھے پائیں

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِمَّنْ أَتَاهُ زَوْجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُ بِهِم بِالشَّوَاكِ؛

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي نَوِيلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِرَ الشَّهْرِ وَاصِلَ أَهْلٍ مِنَ النَّاسِ فَلَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مَدَّيَ الشَّهْرَ لَوَاصِلْتُ وَاصِلًا لَيَدِّ الْمَتَّعَةِ مَقُورًا تَعْمَقُهُمْ رَأَيْتُ لَسُنَّتْ بِشَلْكُمُ رَأَيْتُ أَهْلَ بَيْطِهِمْ رَأَيْتُ وَبَسَقِيْنِي. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مَغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ زَوْجَةَ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَوَاصِلَ قَالَ أَيْكُمْ مِثْلِي رَأَيْتُ بَيْتَهُمْ رَأَيْتُ رَأَيْتُ وَبَسَقِيْنِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَتَمَهُوا إِذَا حِلٌّ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ مَا تَمَّ يَوْمَئِذٍ مَا تَمَّ إِذَا الْهَلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَرَدُّكُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ؛

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدِّ رَأَيْتُ الْبَيْتَ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ إِنْ قَوْمًا قَصُرَتْ بِهِمُ التَّفَقُّةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِمْ مَوْقِعًا؟ قَالَ فَعَلُوا قَوْمًا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ شَأْنِهِمْ وَكَيْفَ عَوَّاهُ مَشَاءُ فِي الْوَلَا أَنْ قَوْمًا حَدَّثَتْ عَنْهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ  
مَا قُمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِقًا فَلَمَّا كُنَّا أَنَا قَدْ اشْتَرَيْنَا أَهْلَنَا  
أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَنْ نَوَافِلِ مَا قَاخِيزَنَا قَالَ  
رَأَيْتُمُو أَرْبَابَ أَهْلِكُمْ فَأَيُّكُمْ أَفْهَمُ وَأَعْلَمُ وَبَرُّهُمْ  
وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَلَكُمْ وَصَلُوا لَكُمْ رَأَيْتُمُو فِي الصَّلَاةِ  
فَإِذَا خَصَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّكُمْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّمْكُمْ  
الْكَبِيرُكُمْ

رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
ہم سب (روضر کے افراد) جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن تک  
ٹھہرے رہے۔ آنحضرت شفیق تھے جب آپ نے حضور کیا کہ اب ہمارا  
اپنے گھروالوں کی طرف مشتاق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ اپنے بچے ہم کئی لوگوں  
کو چھوڑ کر آئے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور ان  
کے ساتھ نہو اور انھیں سکھاؤ اور بتاؤ (اسلام کے اعمال) اور بہت سی باتیں  
آپ نے کہیں جن میں بعض بچے یاد نہیں میں یاد بعض یاد ہیں۔ اور (فرمایا کہ جس طرح  
بچہ تم نے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو پس جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں  
سے ایک تمہارے لئے اذان کہے اور جو سب سے بڑا ہو وہ امانت کر لے۔

۲۱۱۰ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي  
عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْنِ أَحَدُكُمْ إِذَا نَبَلَ مِنْ سَعْوٍ رَاحٍ  
يَأْتِيَهُ يَوْمٌ أَوْ قَالَ يَتَادِي لِرُجْعَةِ قَائِمِكُمْ وَيَذْبَهُ  
تَأْتِيَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَجَمَعَ  
يَحْيَى كَقِيهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمِثْلُ يَحْيَى  
إِضْبَعِيهِ الثَّبَاتَيْنِ

۲۱۱۰۔ ہم سے مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے تیمی نے، ان سے  
ابو عثمان نے، ان سے ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کو حضرت بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیوں  
وہ اس لئے اذان دیتے ہیں یا نہ کرتے ہیں تاکہ جو بیدار ہیں وہ واپس آجائیں اور جو  
سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور غرہ نہیں ہے جو اس طرح طلوع ہوتی ہے۔  
یحییٰ نے اس کے اظہار کے لئے اپنے دونوں ہاتھ ملائے۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح  
ظاہر ہو جائے اور اس کے اظہار کے لئے یحییٰ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں  
کو پھیلائے۔

۲۱۱۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ  
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنْ بَلَغَ يَتَادِي يَلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى  
يَتَادِيَ ابْنُ إِفْرَ مَكْتُومٍ

۲۱۱۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال (رمضان میں) رات ہی میں اذان  
دیتے ہیں (وہ نماز فرماتے اذان نہیں ہوتی) پس تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن افرام مکتوم  
اذان دیں (تو کھانا پینا بند کر دو)۔

۲۱۱۲ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْحَكَمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّرَّ فَخُمُسًا  
فَقَبِلَ نَارِيذِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتُ  
نَهْمًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

۲۱۱۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے حکم بن ابی ریحیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھائی تو آنحضرت  
سے پوچھا کیا کیا نماز کی رکعتوں میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے؟ آنحضرت نے دریافت  
فرمایا کیا بات ہے؟ صحابہ نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہے۔ پھر  
آنحضرت نے سلام کے بعد دو سجدے (رہو کے) کئے۔

۲۱۱۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ أَبِي

۲۱۱۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی،

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتُ؟ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَهُ؛

ان سے ابوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہی رکعت پر مغرب یا عشاء کی نماز میں نماز ختم کر دی تو ذو الیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضور نے پوچھا کہ ذو الیدین صحیح کہتے ہیں؟ لوگوں کی ہاں۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور دو آخری رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا پھر تکیہ کی اور سجدہ کیا (نماز کے عام) سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سر اٹھایا، پھر تکیہ کہی اور نماز کے عام سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۲۱۴۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ يُقْبِضُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آيَةٌ فَقَالَ آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةُ قُرْآنٌ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَقِيلَ الْكَعْبَةُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَانْتَشَرُوا إِلَى الْكَعْبَةِ؛

۲۱۴۴ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کلاں سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسجد قبا میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آیت نے ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رات قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ کو تم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کا استقبال کریں تم بھی اسی طرف رخ کرو اور لوگوں کے چہرے شام بیت المقدس کی طرف تھے لیکن وہ لوگ کعبہ کی طرف گئے۔

۲۱۴۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْوَرَّاقِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ سَهْرًا وَكَانَ يَمِيزُ أَنْ يُوجِّهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ نَعْلًا قَدْ تَرَى تَقْدِبَ وَجْهِهِ فِي السَّمَاءِ فَلَمَّا لَيْلَتُكَ قَبْلَةَ تَرَمَّاحًا قَوَّيْهِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّى مَعَهُ تَرَجُلٌ الْغَمَرُ ثُمَّ خَرَعَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ دُفِئَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْحَرُوا قَوْاهُمْ سُرُومًا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ؛

۲۱۴۵ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی اسحاق نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”ہم آپ کے منہ پر بار آسمان کی طرف اٹھنے کو دیکھتے ہیں پس مغتویب ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے آپ خوش ہو گئے چنانچہ رخ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ایک صاحب نے عصر کی نماز آنحضور کے ساتھ پڑھی اور پھر (مدینہ سے) نکل کر انصار کی ایک جماعت تک پہنچے اور کہا کہ وہ گویا میتے ہیں کہ انہوں نے آنحضور کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہو گیا ہے چنانچہ سب لوگ کعبہ رو ہو گئے حالانکہ وہ عصر کی نماز کے رکوع میں تھے۔

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَّوْنَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَرَفَّعَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْتَقْبِلُ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَابَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَمَّاحِ وَابَا بَنٍ كَعْبٍ شَرَّابًا مِنْ قُضَيْيْمٍ

۲۱۴۶ ہم سے یحییٰ بن قزّونہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ انصاری، ابو عبیدہ بن الجمّاح اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ شراب پلا رہا تھا یہ کجور سے ہنسی تھی۔ اتنے میں ایک آنے والے

نے اگر کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انس! ان مشکوں کو بڑھ کر توڑ دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک ہاونی دستہ کی طرف بڑھا جو مجھ سے پاس تھا اور میں نے اس کے پچھلے حصہ سے ان مشکوں پر مارا جس سے وہ ٹوٹ گئے۔ ۲۱۱۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے حملہ نے اور ان سے حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحران سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امامت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہوگا بھیجوں گا آنحضور کے صحابہ منظر پر ہے (کہ کون اس لقب کا مستحق ہے) تو آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۲۱۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابو قتادہ نے، ان سے ابو قتادہ نے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت میں ایک امانت دار ہوتا ہے اور اس امت کے امانت دار ابو عبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۱۱۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبید بن جحین نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصاری کے ایک صاحب فقہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت نہ کر سکتے اور میں شریک ہوتا تو انھیں آکر آنحضور کی مجلس کی روداد بتاتا اور جب میں آنحضور کی مجلس میں شریک نہ ہو پاتا اور وہ شریک ہوتے تو وہ آکر آنحضور کی مجلس کی روداد مجھے بتاتے۔

۲۱۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کی، ان سے زبید نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ایک صاحب کو بنایا پھر (اس کثابت پر ناراض ہو کر) انہوں نے آگ جلائی اور (لشکر کے شرکاء سے) کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ بعض لوگوں نے داخل ہونا چاہا۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو فرار ہوئے ہیں پھر اس کا ذکر آنحضور سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو اس میں قیامت تک رہتے۔ اور دوسرے حضرات سے کہا کہ (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔

وَهُوَ مَرَجَا عَهُمُ ابْنُ قَتَالَةَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُنْسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرِيرِ فَالْكَسِرُهَا قَالَتْ أُنْسُ فَقُمْتُ إِلَى مَهْرَاسٍ أَنَا فَقَصَرْتُهَا بِأَسْفَلِ حَتَّى انْكَسَرَتْ ۲۱۱۷ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حَمِزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَحْلِلَ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ مَرَجِلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اصْحَابُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ ۲۱۱۸

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمِينٍ وَآمِينَ هَذَا الْأَمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ ۲۱۱۹

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَحِينٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهِ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غَابَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهِ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۱۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا أَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا دُفِئَ انْتَدُوا وَقَالَ الْخَمْرُ نَجْرَانُهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَدْخُلُوا هَا وَدَعَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلَّذِينَ لَمْ يَدْخُلُوا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ لَمْ يَدْخُلُوا فِيهَا ۲۱۲۰





لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ الْقَوْمُ مَنِ نَجَّيْنَاهُمْ  
أَنْ تَحْصُوهُمْ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ  
جَابِرًا قَاتِلًا بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَاتِلًا لِسُفْيَانَ  
قَالَ الشُّوْبَرِيُّ يَقُولُ بُوَيْرُ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَعْدًا أَحْفِظُشَهُ  
كَمَا أَنْتَ جَابِلِسُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمُ  
وَاحِدٍ وَتَبَسَّهْ سُفْيَانُ ۝

یعنی کیسا تھو لو کیا ہے جیسا کہ اس وقت بیٹھ ہو کر (انہوں نے) غزوہ خندق (کہا) سفیان نے کہا کہ دو دنوں ایک ہی غزوہ ہے، کیونکہ غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی سے متعلق غزوہ

**بَابُ ۱۲** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَتَسْتَخْلُوُنَّ أَيْوَتُ

النَّبِيِّ ۝ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَإِذَا أِذِنَ لَهُ وَاحِدٌ

جَاءَهُ ۝

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ  
رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا  
أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ  
ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ أَتَدْنُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ ۝

کی بشارت دے دو۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت نے فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ  
عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ فَإِذَا أَمْرٌ سَوَّلَ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرِيقِهِ لَمْ يَدْعُ مَوْلَاهُ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَ عَلَى رَأْسِ الدَّارِ نَجَسَهُ  
فَقُلْتُ قُلْ هَذَا أَعْمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِذَا نِيَّ ۝

**بَابُ ۱۳** مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَمْزَاقِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا أَبْعَدَ  
وَاحِدٍ ۝ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ بِكَتَابِهِ إِلَى عَظِيمٍ  
بُصْرِيٍّ أَنْ يَبْدُوَهُ إِلَى قَيْصَرٍ ۝

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْبُوتٍ حَدَّثَنَا الْأَيْبِيُّ عَنْ

میرے حواری زبیر ہیں۔ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ روایت ابن  
المنکدر سے یاد کی۔ اور ایوب سے ابن المنکدر سے کہا، اے ابو بکر ان سے جابر  
رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کیجیے۔ کیونکہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آپ جابر رضی اللہ  
عنہ کی احادیث بیان کریں تو آپ نے اسی مجلس میں کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ  
عنہ سے سنا اور کئی احادیث مسلسل بیان کیں میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ سفیان  
ثوری تو مغزوہ قرظہ کہتے ہیں (مجلس مغزوہ خندق کے) انہوں نے کہا کہ میں نے تشہہ ہی  
سفیان نے کہا کہ دو دنوں ایک ہی غزوہ ہے، کیونکہ غزوہ خندق کے فوراً بعد اسی سے متعلق غزوہ

۱۲۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو۔ سو اس کے

کہ تمہیں اجازت دی جائے پھر جب ایک اجازت مل جائے تو داخل

ہو ابا سکتا ہے۔

۲۱۲۳ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان  
کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگہانی کا حکم  
دیا۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضرت نے فرمایا کہ انھیں اجازت  
دے دو اور انھیں جنت کی بشارت دے دو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر  
عمر رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو۔ اور انھیں جنت

۲۱۲۵ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال  
نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں  
ساحر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے اور  
آپ کا ایک کالا غلام بیڑھی کے اوپر (نگہانی کر رہا) تھا میں نے اس سے کہا کہ  
کہو کہ عمر بن خطاب کھڑا ہے اور اجازت چاہتا ہے۔

۱۲۰۱۔ اس سلسلہ میں روایات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالموں اور  
قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ  
کو اپنے خط کے ساتھ عظیم بصری کے پاس بھیجا کہ وہ خط قبصر  
تک پہنچا دے۔

۲۱۲۶ ہم سے یحییٰ بن مکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

يُؤْتِيهِمْ مِنْ رِزْقِهِمْ وَمِنْ أَفْوَاجِهِمْ وَمِنْ بَنَاتِهِمْ طَرَائِفَ امْرَأَتٍ رَافِقَاتٍ فِي سُرُرٍ مَقْدُورَاتٍ لَهُمْ فِيهَا مَائِدَاتُ الْمَوَدَّةِ فِيهَا يَنَسَوْنَ فِي الْفُرُشِ نَسْوَهُمْ فِيهَا يُؤْوَىٰ إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ مِنْ كُلِّ امْتِحَانٍ ۚ ذَٰلِكَ جَنَّاتُ الْمُقْبِلِينَ الَّتِي لَا يُدْخِلُ فِيهَا النَّاسُ الذَّلِيلِينَ ۚ

۲۱۲۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ أَدَّىٰ فِي قَوْمِكَ أَدَىٰ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنَّ مَن أَكَلَ فَيْتَنَهُمُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَن لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلَيْسَ بِهِمْ

بِأَصْحَابٍ ۚ وَمَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُوَّةُ الْعَرَبِ أَن يَبْلُغُوا مَن ذَرَأَهُمْ

قَالَ هَذَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَارِثِ

۲۱۲۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْهَيْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَهْمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُفَعِّدُ فِي عَمَلِ سَبْرِي فَقَالَ إِنَّ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن الْوَفْدُ؟ قَالُوا رِبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ حَرَّاءٍ وَكَأَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَاءٌ مَّقَرٌّ نَّأْمُرُكَ بِهَلِّهِ الْخِثَّةَ وَتَخْيِيرِهِ مَن وَرَأَوْهُ نَافَسُوا عَنِ الشَّرِيفَةِ فَهَٰذَا هُمْ مَن آمَنَ بِهِ وَأَمَرَهُمْ بِأَمْرِهِمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ قَالَ هَلْ تَذَرُون مَّا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهِادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ وَقَامَ الصَّلَاةُ وَاسْتَأْذَنَ الرُّكُوعَ وَآخَرُ نِيَابِ مِيَامَ رَمَضَانَ وَتَوَقُّوا مِنَ الْمَغَائِرِ الْخُمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَاغَةِ الْحَنَاطِ وَالْمُسْرِقَاتِ

کی، ان سے بونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری کو خط لکھا اور قاعدہ کو حکم دیا کہ خط یحییٰ کے گورنر کے حوالہ کریں وہ اسے کسری تک پہنچائے گا جب کسری نے وہ خط پڑھا تو اسے پھاڑ دیا مجھے یاد ہے کہ ابن السیب نے بیان کیا کہ آنحضور نے اسے بد دعا دی کہ اللہ انھیں بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

۲۱۲۷ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبد اللہ نے، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ام کے ایک صاحب سے فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کرو۔ عاشوراء کے دن کہ جس نے کھا یا ہمو وہ اپنا بقیہ دن (بے کھائے) پورا کرے۔ اور جس نے نہ کھا یا ہمو وہ روزہ رکھے۔

۱۲۰۲۔ وفود عرب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں پہنچادیں۔ اس کی روایت مالک بن حویرث نے کی،

۲۱۲۸ ہم سے علی بن الجعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نصر بن خضر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو جہرہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مجھے اپنے تخت پر بٹھاتے تھے آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضور نے پوچھا کس کا وفد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ کا آنحضور نے فرمایا کہ مبارک ہو اس وفد کو اس قوم کو بلا روائی اور شرمندگی اٹھائے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار شامل ہیں آپ ہیں ایسی بات کا حکم دیجیے جس سے ہم جنت میں داخل ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی بتائیں پھر انہوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آنحضور نے انھیں چار چیزوں سے روکا اور چار چیزوں کا حکم دیا آپ نے ایمان باندھ کا حکم دیا ورنہ فرمایا جانتے ہو ایمان باندھ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ گواہی دینا کہ لیکن اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اس کی حمد اللہ کے رسول میں اور نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور زکوٰۃ دینے کا میرا خیال ہے کہ حدیث میں رمضان کے روزوں کے حکم کا بھی

وَالْعَبْدُ تَرَبَّأَ قَالَ الْقَبْرِ قَالَ أَحَقُّوْهُنَّ وَابْلَغُوْهُنَّ  
مِنْ وَرَاءَهُنَّ ۝

(تقیر کے بجائے مقبر کہا۔ فرمایا کہ انھیں یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔)

۱۲۰۳۔ ایک عورت کی خبر۔

بَابُ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَلِيدَةِ ۝

۲۱۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْقَبْرِ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ  
أَنَّ آيَةَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝  
وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيْبًا مِنْ سَقِينِي أَوْ سَنَةِ ذِي صِف  
فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَيْرَ هَذَا أَقَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ هَبُؤَ أَيْ كُنُوْنَ مِنْ لَحْمٍ  
فَمَادَتْهُمْ أَمْرًا قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ أَمْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبْتُ فَأَمْسِكُوا فَقَالَ تَرْشُولُ اللَّهُ عَلَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلُوا أَيْ أَطْعَمُوا فَأَنَّهُ جَلَلٌ أَوْ قَالَ كَا  
بِأَسِيْهِ شَلَقَ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ۝

ذکر ہے) اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ (مركزوم) دو۔ اور آپ نے انھیں دبا، ختم  
مزقن اور تقیر جن میں سب شراب بناتے تھے) کے استعمال سے منع کیا اور بعض اوقات  
(تقیر کے بجائے مقبر کہا۔ فرمایا کہ انھیں یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔)

۲۱۲۹۔ ہم سے محمد بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے توبہ الغبری نے بیان  
کیا کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ تم نے دیکھا حسن بصری ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
بیان کرتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تقریباً ڈھائی سال رہا لیکن میں نے  
آپ کو آنحضرت سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا آپ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض افراد جن میں سعد رضی  
اللہ عنہ بھی تھے (دسزخون پر بیٹھے ہوئے تھے) ان لوگوں نے گوشت کھانے  
کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ نے آگاہ کیا کہ یہ  
گوشت کا گوشت ہے۔ سب لوگ کھانے سے رک گئے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کھاؤ  
(آپ نے کھو) فرمایا (اطعموا) اس لئے کہ حلال ہے یا فرمایا کہ اس کے کھانے میں  
کوئی حرج نہیں البتہ یہ میرا کھانا نہیں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنا

۲۱۳۰۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی،  
ان سے مسعود ان کے علاوہ (سفیان ثوری) نے، ان سے قیس بن مسلم نے، ان  
سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے  
امیر المومنین اگر ہمارے یہاں یہ آیت نازل ہوتی کہ آج میں نے تمہارے لئے  
تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کامل کر دی اور تمہارے لئے اسلام دین کو پسند  
کیا تو تم اس دن (جس دن یہ نازل ہوئی تھی) عبید (نوشی) مانتے۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا  
کہ میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ عرفہ کے دن نازل ہوئی اور  
جمعہ کا دن تھا، اس کی روایت سفیان نے مسعر کے واسطے سے کی، مسعر نے قیس  
سے سنا اور قیس نے طارق سے ۝

۲۱۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،

## کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ  
وَعَبْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ طَائِفٍ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ  
قَالَ تَرَجَّلَ مَعَيْنَ الْيَهُودُ لِعَبْرِيَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَوْمًا  
عَلَيْتَا تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ  
أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَتَرَفَعْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا  
لَا تَخْذُ نَازِلَاتِ الْيَوْمَ عِنْدَ أَقْصَالِ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ  
أَيُّ يَوْمٍ تَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَزَلَّتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمٍ  
جُمُعَةٍ سَمِعَ سَفْيَانُ مِنْ مَسْعَرٍ وَمَسْعَرٌ مِنْ قَيْسٍ  
طَائِفًا ۝

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے دوسرے دن سنا جس دن مسلمانوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے قطبہ پڑھا چھ کہا ابا عبد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس تھی۔ اور یہ کتاب اللہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی اسے تم تھامو رہو تو ہدایت یاب رہو گے۔ اور اگر اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی تھی۔

۲۱۳۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اللہ اسے کتابت ۲۱۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کد ان سے معتمر نے حدیث بیان کی کہ ان میں نے عوف سے سنا، ان سے ابو التہال نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ غنی کر دیا ہے یا ملندہ کر دیا ۔

۲۱۳۲ھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن جریر نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان کو لکھا کہ آپ اس سے بیعت کرے اور اس کے ذریعہ اس سے بیعت کرے اور اطاعت کرنے کا اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اقرار کرنے میں جب تک استطاعت ہو۔

۱۲۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں جو اشیاء الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

۲۱۳۵- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جوامع الکلم (مختصر الفاظ میں بہت سی باتوں کو سودینا) کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ اور میری مدد و رب کے ذریعہ کی گئی ہے (جو دشمنوں کے دلوں میں دوری سے لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھی گئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حضور تو پہلے گئے اور تم ان نذرانوں سے (عیش و آرام کو تنہا اسی جیسا کوئی کلمہ فرمایا۔

عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَمْرَ  
الْقَدْحِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَمَا بَكَرٌ أَسْتَوَى عَلَى مِنْبَرٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ قَبْلَ ابْنِ بَكْرٍ  
فَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَأَخْبَارُ الْمَدِينَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي  
هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخَذُوا بِهِ فَهَذَا وَإِنَّهَا  
هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ رَسُولَهُ

٣١٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْنَا الْكِتَابَ

٢١٣٣ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا مُعَيْزُ قَالَ  
سَمِعْتُ عَوْفَانَ أَبَا الْيَنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرزَةَ  
قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ تَغْسِكُمْ بِإِسْلَامٍ وَبِهِ صَبَدٍ  
حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢١٣٢ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ وَأَقْرَبَ ذَلِكَ بِاسْمَعِيلَ وَالطَّاعَةَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِمَا اسْتَطَعْتَ ؟

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

٢١٣٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ  
وَيُنَادُونَ بِمَنْزِلِي أُتِيتُ بِمَقَاتِلِهِمْ حُزَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ  
فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْعَنُونَهَا أَوْ تَرْعَوْنَهَا  
أَوْ كَلِمَةً شَبَّهَهَا :

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنْ  
الْأَيَّامِ مِثْلَهُ أَوْ مِثْلُ أَوْ مِثْلِ الْبَشَرِ إِنَّهَا كَانَتْ  
الَّذِي أُتِيَتْ وَخَبِيرًا أَوْ حَاكِمًا اللَّهُ إِلَى قَائِلٍ رَجُوعًا أَفِي أَكْثَرِهِمْ  
قَائِلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۲۱۳۶ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بیہقی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا جن پر نشانیاں نہ لگی ہوں جن کے مطابق ان پر ایمان لایا گیا یا آپ نے فرمایا کہ انسان ایمان لائے اور مجھے جو نشانیاں دی گئی وہ وحی تھی جو اللہ نے میری طرف بھیجی تھی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ اتباع کرنے والے میرے ہوں گے۔

بَابُ الْإِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا قَالَ ابْنَةُ نَفْسِي بِمَنْ قِيلَ لَنَا وَتَقْتَدِي بِمَا مَنْ بَعْدَنَا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثُ أَجْزَاءٍ لِنَفْسِي فِي هَذِهِ السَّنَةِ أَنْ يَتَعَلَّمُوا هَذَا يَسْأَلُوا عَنْهَا الْقُرْآنَ أَنْ يَتَقَرَّبُوا وَيَسْأَلُوا عَنْهُ وَيَذْعُوا النَّاسَ إِلَيْهِ مِنْ خَيْرٍ ۝

۱۲۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اقتداء اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور عین تقبیل کا امام بنائے اور اگر نہ کہا کہ اپنے سے پہلے کے بزرگوں کی اقتداء کرتے ہیں اور پہلی اقتداء ہمارے بعد آنے والے کریں گے ابن عون نے کہا کہ تین امور میں جنہیں میں اپنے سے بھی پسند کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں کے سے بھی۔ یہ سنت کہ اسے سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور قرآن کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ اور لوگوں سے قطع تعلق کر لیں۔ سوا خیر کے نہ۔

۲۱۳۷ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنِ عَمَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى عُمَرُوفِي مَجْلِسًا هَذَا فَقَالَ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَكَأَنَّ بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ؟ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ هُمَا الْمَرَارِ يُفْتَدَى بِهِمَا ۝

۲۱۳۷ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے، ان سے ابو داؤد نے بیان کیا کہ اس مسجدِ رخاۃ کعبہ میں میں شیبہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا کہ جہاں تم بیٹھے ہو وہیں عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کسی طرح کا سونا چاندی نہ بچھوڑوں اور سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے کہا۔ کیوں؟ میں نے کہا کہ آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تھا اس پر انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات ایسے تھے جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

۲۱۳۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دَهَبٍ سَمِعْتُ حَدِيثًا يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ تَوَلَّتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي حَبْرٍ قُلُوبِ الرِّجَالِ وَتَوَلَّى الْقُرْآنُ قُرْآنًا وَالْقُرْآنُ وَعَدِمُوا مِنْ السُّنَنِ ۝

۲۱۳۸ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ میں نے الأعمش سے پوچھا تو انہوں نے زید بن وہب کے واسطے سے بیان کیا کہ انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ امانت آسمان سے بعض لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں اتری (یعنی ان کی فطرت ہے) اور قرآن جمید نازل ہوا تو انہوں نے قرآن جمید کو پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔

۲۱۳۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ سَمِعْتُ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِي يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
إِنْ أَحْسَنْتَ الْحَدِيثَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَحْسَنْتَ الْهَدْيَ هَدْيِي  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُعَادَاةُهَا  
وَإِنْ مَا تُوَعِّدُونَ لَا تَنْتَهِمُوا عَنْهُمُ يَنْهَى

۲۱۴۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَثَّابِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُضِيَ بَيْنَ  
بَيْنِكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ

۲۱۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْهِمْ حَدَّثَنَا  
هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ  
إِلَّا مَنْ أَبِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ مَنْ  
أَطَاعَنِي وَخَلَّ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

۲۱۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ بْنُ حَبَّانٍ وَاسْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْسَاءَ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ هَجَاءُ مَلَائِكَةٍ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ  
تَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْطَعُ  
فَقَالُوا إِنْ لِيَصَاحِبُكُمْ هَذَا امْتَلَأْ قَافِي لَوْلَا هَذَا مَثَلًا فَقَالَ  
يَعْنِيهِمْ إِنَّهُ تَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَائِمَةٌ وَ  
الْقَلْبُ يَقْطَعُ فَقَالُوا امْشُرْ كَيْسَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ  
فِيهَا مَادَّةً وَبَعَثَ دَايِعًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّايِعَ دَخَلَ الدَّارَ  
وَأَحْلَى مِنَ الْمَادَّةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّايِعَ لَمْ يَدْخُلِ  
الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَّةِ فَقَالُوا أَوَلَوْ هَالِكٌ يَقْفُهَا  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ تَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ تَائِمَةٌ  
وَالْقَلْبُ يَقْطَعُ فَقَالُوا قَدْ لَدِ الْأُجْنَةِ وَاللَّحْيِ مُحَمَّدٌ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۱۳۹ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ابن عمر بن مرہ نے خبر دی، انہوں نے مرثہ الہمدانی سے سنا بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ  
عنه نے فرمایا سب سے اچھی بات کتاب اللہ ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے بری بات پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جہنم سے  
وعدہ کیا جاتا ہے وہ اگر رہے گی اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔

۲۱۴۰ - ہم سے محمد بن سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے  
زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن  
خلاد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے  
آپ نے فرمایا یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔

۲۱۴۱ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فیہج نے حدیث بیان کی، ان سے  
ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عطائ بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری امت جنت میں جائے سوائے ان کے جنہوں  
انکار کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا  
وہ جنت میں داخل ہوگا اور میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

۲۱۴۲ - ہم سے محمد بن عبادہ نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے خبر دی، ان سے سفیان  
بن حیان نے حدیث بیان کی۔ اور یزید (بن یزید) نے انکی تعریف کی، ان سے سعید  
بن مینان نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث بیان کی یا رانحوں نے کہا کہ میں نے مابہر  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئے اور سوئے ہوئے تھے بعض نے کہا کہ یہ سوئے ہوئے ہیں بعض فرشتوں نے کہا  
کہ انکھیں سو رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے انہوں نے کہا کہ تمہارے ان صاحب (آنحضرت کی)  
کی ایک مثال ہے پس ان کی مثال بیان کرو۔ تو ان میں سے بعض نے کہا کہ یہ سو رہے  
ہیں بعض نے کہا کہ انکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے، انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس  
شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور وہاں کھانے کی دعوت کی اور بلائے والے کو  
بھیجا۔ پس جس نے بلائے والے کی دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دھڑ  
سے کھایا۔ اور جس نے بلائے والے کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا  
اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا پھر انہوں نے کہا کہ اس کی ان کے لئے تفسیر کرو  
تا کہ یہ سمجھ جائیں بعض نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں لیکن بعض نے کہا کہ انکھیں سو سو  
رہی ہیں لیکن دل بیدار ہے پھر انہوں نے کہا کہ گھر تو جنت ہے اور بلائے والے محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم ہیں پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو

ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔ اس روایت کی متابعت قتیبہ نے کی، اسے بیٹھنے والے نے خالد نے، اسے سعید بن ابی بلال نے، اسے جابر رضی اللہ عنہ نے کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلتے۔

۲۱۴۳- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے، ان سے ابراہیم نے، اسے ہمام نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے جماعت قرآن! استقامت اختیار کرو کیونکہ تم کو بہت واضح طور پر اولیت حاصل ہے دیکھو پہلے اسلام لائے تھے پس اگر تم نے شریعت کی مخالفت نہ رکھی کی اور دائیں بائیں ہونے کو بت

۲۱۴۴- ہم سے ابو کربہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور جس دعوت کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اسکی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہے کہ اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور میں کھلا ہوا ڈرنے والا ہوں پس بچاؤ کی صورت کرو تو اس قوم کے ایک گروہ نے بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ پہنچ گئے اس نے نجات پانگئے۔ لیکن ان کی دوسری جماعت نے جھٹلایا اور اپنی جگہ پر جمی رہے۔ پھر صبح سویرے ہی دشمن نے انھیں آیا اور انھیں ہلاک کر دیا اور ان کا استیصال کر دیا۔ تو یہ مثال ہے اس کی جو میری اطاعت کریں اور جو دعوت میں لایا ہوں اس کی

۲۱۴۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بیٹھنے والے نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے زہری نے، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور عرب کے جن قبائل کو کفر کرنا تھا انہوں نے کفر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے۔ جبکہ انھوں نے یہ فرمایا تھا کہ مجھے علم یا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں۔ پس جو شخص اقرار کرے کہ لا الہ الا اللہ تو میری طرف سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہے۔ پھر اس کے حق کے۔ اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں ان لوگوں سے جنگ کروں گا جنہوں نے غانا و زکوة میں فرق کیا ہے اور زکوة مرکز دینے سے انکار کیا ہے۔ کیونکہ زکوة مال کا حق ہے واللہ اگر وہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے رکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے

وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ فَابْقَعَهُ قَتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَدَلٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ يَأْمُرُ الْقُرَآنُ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا إِيَّانَ أَحَدْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا لَوْ يَعْلَمُونَ:

۲۱۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَشِيٌّ وَمَنْ مَابَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَهَيْئَلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِيثِي وَإِنِّي أَنَا التَّنْذِيرُ انْعُرِيَانِ فَإِلْتَجَاءُ فَأَلْمَأَسَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَسُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَجَاؤُوا وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَجَنَحَهُمْ فَنَالَتْ مِثْلُ مَنِ الْأَعْيَانِ فَاتَّبَعَهُ مَا جُنْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنِ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جُنْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ:

پہر دی کریں۔ اور اس کی مثال ہے جو میری نافرمانی کریں۔ اور جو حق میں سے کراہیں اسے جھٹلائیں۔

۲۱۴۵ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَتْ مِنْ الْغُرَبَاءِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَتَاكَ النَّاسُ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ لَا تَأْتِيَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّلَوةِ وَالزُّكُوةِ فَإِنَّ الزُّكُوةَ حَقُّ الْفَالِ وَاللَّهُ لَوْ فُتُوْفِي عَقْلًا كَأَنِّي أَوْدُونُهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَنَهُ لَهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ قَوْلُ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَقَوَّضَتْ أَنَّهُ الْحَقُّ

قَالَ ابْنُ بَكْبَرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْكَلْبِ عَنْ قَاضٍ هُوَ أَصَحُّهُ  
نَعْنِ هُوَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى ابْنُ الْبَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوْنَهُ كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى ابْنُ الْبَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوْنَهُ  
کے واسطے "عناقا" (جملے عقلاً) کہا۔ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا  
بَنُ حِصْنِ بْنِ حَدِيقَةَ بْنِ بَدْرِ فَكُنَزَلْ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْخَزَرِيِّ  
فَيَسِرُ بَنُ حِصْنِ وَكَانَ مِنَ الثَّقَلَيْنِ يُدْنِيهِمْ عَنْهُمْ  
وَكَانَ الثَّقَلَانِ أَصْحَابَ مَجْلِسٍ عَمَرُوهُمَا وَتَمَّ كَهْوُ لَدَا  
كَأَوَا أَوْ شَبَانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِبَنِي أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي هَلْ  
لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَتَسْأَلُ فِي عَلَيْهِ؟ قَالَ  
سَأَسْأَلُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْأَلْ لَكَ عُيَيْنَةُ فَلَمَّا  
دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْخِزْلَ وَمَا تُحْكُمُ  
بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ وَتَقْضِبُ عَنْهُمْ حَتَّى هُمْ يَأْتِيَهُمْ بِه فَقَالَ الْخَزَرِيُّ  
يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِيُنْبِئُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هَذَا  
مِنْ الْجَاهِلِينَ قَوْلًا مَلِكًا مَا جَاءَ تَرَاهَا عَنْهُمْ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ  
وَكَانَ قَائِمًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ

ان سے انکار پر جنگ کرنا۔ عرضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ والہ کوئی بات نہیں تھی مجھے  
نہیں ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنگ کے معاملہ میں شرح صدر عطا فرمایا ہے اور میں نے بیان کیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن کثیر اور عبد اللہ نے بیٹ

۲۱۴۶۔ مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان  
کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن  
عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیینہ  
بن حصین بن حذیفہ ابن بدر آئے اور اپنے بھتیجے الحزبن قیس بن حصین کے یہاں قیام  
کیا الحزبن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں عرضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے  
اور قرآن مجید کے علماء عرضی اللہ عنہ کے شریک مجلس و مشورہ رہتے تھے۔ خواہ  
وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ پھر عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ بھتیجے! کیا تمہیں اس  
امیر کے یہاں کچھ بخیر ہے کہ تم میرے لئے ان کے یہاں حاضری کی اجازت لے دو  
انہوں نے کہا کہ میں آپ کے لئے اجازت مانگوں گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ پھر انہوں نے عیینہ کے لئے اجازت چاہی (اور آپ نے اجازت دی) پھر جب  
عیینہ مجلس میں پہنچے تو کہا کہ اے ابن خطاب! واللہ تم مجھ سے بہت زیادہ نہیں دیتے  
اور تم میرے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ اس پر عرضی اللہ عنہ غصہ ہو  
گئے یہاں تک کہ آپ نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کر لیا اتنے میں حضرت الحزبن قیس  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ معاف کرنے کا طریقہ اختیار کرو  
اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے پس واللہ

عرضی اللہ عنہ کے سامنے یہ آیت انہوں نے تلاوت کی تو آپ ٹھٹھکے ہوئے اور عرضی اللہ عنہ کتاب اللہ (کے حکم و اشارہ پر) بہت زیادہ رکتے والے تھے۔

۲۱۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام  
بن عروہ نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے، ان سے اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا  
نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئی۔ جب سورج گرہن ہوا تھا اور لوگ  
نماز پڑھ رہے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں  
کو کیا ہو گیا ہے (کہ جب وقت نماز پڑھ رہے ہیں) تو انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف  
اشارہ کیا اور کہا سحمان اللہ میں نے کہا کوئی نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ  
کیا کہ ہاں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ  
کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ کوئی ایسی چیز نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی لیکن میں نے  
اس جگہ سے اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی۔ اور مجھے وحی کی گئی  
ہے کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے و مجال کے ذریعہ آزمائش کے قریب قریب

۲۱۴۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْأَسَدِ عَنْ سَمَاءَ عُرَيْشَةَ ابْنِ بَكْرِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ كَسَفَتِ  
الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامًا وَرَوَّحًا قَائِمَةً تَصَلِّيُ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ  
قَائِمَاتٌ بِسَيِّدِ هَٰذَا السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ  
أَيُّهُ؟ قَالَتْ بَرَأ سَمْعًا أَنْ لَعَنَ قَلْبًا أَنْصَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيدًا اللَّهُ وَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مَرَّ  
شَيْءٌ لَمْ أَرَ كَآلَاةٍ وَقَدَرًا أَيْسَهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ  
الدَّجَالِ قَامَا اللَّهُ مِنْ أَوَّلِ الْمَسِيلَةِ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ



أَمَّا آءِ يَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَأَمَّا  
فَيَقَالُ كَمْ مَالًا عَلَيْنَا أَتَيْتُ مُؤْتُونَ قَامَا الْمَنَاقِقُ وَالْمَرْثَا  
لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ  
النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ ۝

ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہیں (آنحضور کے متعلق سوال پر) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا۔

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنِ الزَّعْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَعَوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكْتُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ  
يَسُو الرِّمِّ وَاخْتَلَفَ فِيهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا هُمْ يَنْتَكُمُ  
عَنْ شَيْءٍ قَابِضِينَ مَوْتَهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ قَاتُوا مِنْهُ مَا  
اسْتَطَعْتُمْ ۝

بِالْأَمْرِ مَا يَكُونُ مِنْ كَثَرَةِ السُّؤَالِ وَتَكْلِيفِ  
مَالِهِ يَغْنِيهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ  
إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ ۝

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي  
وَقَائِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُزْأً مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَجِدْهُ مَعْرُومًا  
مِنْ أَجْلِ مُسْأَلَتِهِ ۝

۲۱۵۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَقَانُ حَدَّثَنَا هُوَ  
بْنُ عُقَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا لَيْثٍ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ  
حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقَالُ يَا لَيْتَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْنَا نَاسٌ ثُمَّ  
فَقَدُوا أَصْوَنَهُ لَيْلَةً فَلَطُوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ  
يَنْتَحِزُّ لِمَخْرَجِ الْبَيْتِ فَقَالَ مَا نَالَكُمْ الَّذِي تَرَأَيْتُمْ  
مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى عَشَيْتُمْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ  
مَا قُتِلْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا إِنَّمَا النَّاسُ فِي بَيْنُونِكُمْ فَأَقْضُوا صَلَاةَ  
الْمَرْغَبِ بَيْنَهُمْ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ۝

پس مومن یا مسلم مجھے یقین نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کونسا لفظ کہا تھا  
تو وہ (قریب فرشتوں کے سوال پر کہے گا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس روشن نشانات  
لے کر آئے اور ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ایمان لائے۔ اس سے کہا جائے گا کہ  
کہ اگر اسے سورج میں معلوم تھا کہ تم مومن ہو اور منافق یا شک میں مبتلا مجھے یقین نہیں کہ  
ان میں سے کونسا لفظ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو وہ کہیں (آنحضور کے متعلق سوال پر) مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا دی میں نے بھی کہا۔

۲۱۴۸- ہم سے اسماعیل بن محمد بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ  
نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف  
کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو۔ اور  
جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تمہارا دوسرا حد تک تم میں استطاعت ہو۔

۲۱۴۹- سوال کی کثرت اور غیر ضروری امور کے لئے تکلیف پر ناپسندیدگی  
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ایسی چیزیں نہ پوچھو کہ اگر وہ تمہارے سامنے  
ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔

۲۱۴۹- ہم سے عبداللہ بن یزید المقرئ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل بن شہاب نے، ان سے ابی شہاب نے، ان سے عامر بن  
سعد بن ابی وقاص نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سب سے بڑا جرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں  
تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

۲۱۵۰- ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب  
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو انصر  
سنا، انہوں نے بسر بن سعد کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ثابت  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں پٹائی سے ایک عجر بنالیا  
اور راتوں میں اس کے اندر نماز پڑھنے لگے پھر اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو ایک رات انہوں نے  
کی آواز نہیں آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے ان میں سے بعض حکماء  
لگے تاکہ آپ باہر تشریف لائیں پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کا طرز عمل دیکھتا رہا  
یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جائے  
تو تم اسے قائم نہیں رکھ سکو گے پس اے لوگو! اپنے گھر میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے  
سوا انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔

۲۱۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن ابی بردہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوہولی شری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بچڑوں کے متعلق پوچھا گیا جنہیں آپ نے ناپائیدار کیا جب لوگوں نے بہت زیادہ پوچھا شروع کر دیا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا پوچھو۔ اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! میرے والد کون ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارا والد خدا ہیں پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا والد کون ہیں؟ فرمایا کہ تمہارا والد شیابہ کے کولاسالامین ہیں پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کے پہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کئے تو عرض کی کہ اے اللہ عزوجل میں بارگاہ میں توبہ کرتے ہوں۔

۲۱۵۲۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے میسرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زاد نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے میسرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ مجھے لکھے۔ تو آپ نے انھیں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر غاکے بعد کہتے تھے ”ننہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں“ ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قاد ہے۔ اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی نصیب پر کہ نصیب تیرے مقابل میں اسے نفع نہیں پہنچا سکے گا۔ اور انھیں لکھا کہ آنحضرت مجتہازی سے منع کرتے تھے اور بہت زیادہ سوال کرنے سے اور مال ضائع کرنے سے۔ اور آپ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے منع کرتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ دھڑک کر مارنے سے۔

۲۱۵۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ میں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲۱۵۴۔ م سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں متغیب نے خبر دی، انھیں زہری نے اور مجہ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج دھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور آپ نے ذکر کیا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو سوال کرے آج مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں انس رضی اللہ عنہ

٢١٥١ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ  
يُزَيْدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي تَرْدَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
عَلَى سَمْعَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْأَاءَ  
كَوْهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي  
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اللَّهُ مِنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ ثُمَّ قَامَ  
الْآخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مُؤَلَّى  
شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عَنْهُمْ مَا يَوْجِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۝

٢١٥٢ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَثَّاقِ بْنِ كَثِيرٍ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ  
إِلَى الْبَغْدَادِيِّ أَكْتُبُ إِلَيْكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لَهَا أَغْطِيَتْ وَلَا مُعْطِيَ لَهَا مَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ  
ذَلِكَ الْجَهْدَ مِنْكَ الْجِدُّ وَكُتِبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ  
قَبْلِ وَقَالَ وَكَثُرَ السُّؤَالُ وَإِسَاعَةُ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ  
عُقُوقِ الْأَمْهَاقِ وَذَوِ الْبَنَاتِ وَمَنْعِهِ وَهَاتِي

٢١٥٣ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
رَافِدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَبْنَا عَنِ  
التَّكْلِيفِ :

٢١٥٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٌ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ  
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَبِيبٌ فَأَغْرَبَ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ  
فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمُسْبِرِ وَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ  
يَدَيْهِ أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ  
فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ قَوْلَ اللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ  
مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ قَالَ كَثُرَ النَّاسُ الْمَكَاوِدُ

نے بیان کیا کہ اس پر لوگ بہت زیادہ روئے گئے اور آنحضور بار بار وہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص کھڑے ہوئے اور پوچھا میری جگہ کہاں ہے (جنت میں یا جہنم میں) یا رسول اللہ! آنحضور نے فرمایا کہ جہنم میں پھر عبد اللہ بن خذافہ کھڑے ہوئے اور کہا میرے والد کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا کہ تمہارے والد خذافہ میں بیان کیا کہ پھر آپ مسلسل کہتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، مجھ سے پوچھو، آخر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی، ہم اللہ سے رب کی حیثیت سے، اسلام سے دین کی حیثیت سے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے راضی و خوش ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو آنحضور خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی مجھ پر جنت اور اس دلواری کی چوڑائی پر پیش کی گئی تھی۔ جب میں نماز پڑھ رہا تھا آج کی طرح میں نے نیرو شکر کو نہیں دیکھا۔

۲۱۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا نبی اللہ میرے والد کون ہیں! آنحضور نے فرمایا کہ تمہارے والد فلاں ہیں اور یہ آیت تازل ہوئی کہ لوگو! ایسی چیزیں نہ پوچھو الا یہ۔

۲۱۵۶۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے وفاقہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے سنا، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان برابر سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ سوال کرے گا کہ تو اللہ ہے، یہ چیز کا پیدا کرنے والا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

۲۱۵۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے، ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں تھا آنحضور کھجور کی ایک شاخ پر میک لگائے ہوئے تھے کچھ یہودی ادھر سے گزرے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو لیکن دوسروں نے کہا کہ ان سے نہ پوچھو کہیں ایسی بات نہ سنا دیں جو تمہیں ناپسند ہے۔ آخر آپ کے پاس وہ لوگ آئے اور کہا ابو القاسم! روح کے بارے میں ہمیں بتائیے، پھر آپ ٹھہری دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی

اُنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَكُونِي فَقَالَ أَسْأَلُكَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَذْعَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّاسُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُو لَهْ حَدَّثَنِي فَقَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَكُونِي سَكُونِي فَبَرَزَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ مَا حُيِّنَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَيَا أَيُّهَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ انْفِاقًا فِي غُرُفٍ هَذِهِ الْحَاظِ وَأَنَا أَصْغَى قَلَمُ أَرَا كَلِيومِي فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رُوَيْدُ بْنُ عِبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِكٌ كُلِّ شَيْءٍ فَسَنِي خَلَقَ اللَّهُ.

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَعِيشَةَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَالِكٌ كُلِّ شَيْءٍ فَسَنِي خَلَقَ اللَّهُ.

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدَةَ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَحَّأُ عَلَى عِيسَى فَبَرَزَ يَهُودِيٌّ يَهُودِيٌّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَكُونِي عَنِ الرَّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يَسْمَعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مِنَ الرَّوْحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْطَرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَا حُرَّتْ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوُحَى

فَمَنْ قَالَ وَيَسْأَلُكَ عَنِ الزُّومِ قُلِ الزُّومُ مِنْ أَمْرِ بَنِي

نے یہ آیت پڑھی اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کیسے کہ روح میرے رب کے حکم میں ہے۔

بَابُ ۱۲۰۷ اِنْ قَسَدَ بَوْرًا فَاَفْعَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۲۰۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اقتداء۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۵۸ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ زَيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَهُ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ آتَى أَحَدٌ

خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَلْيَبْذُلْهُ لِي لَأَنْتَ أَبَدًا فَتَبَدَّدَ

النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

بَابُ ۱۲۰۸ مَا يَنْكَرُ مِنَ التَّعْتِقِ وَالشَّامِ

فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ فِي الدِّينِ وَالْإِسْلاَمِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا

قَوْلَهُ اللَّهُ إِنَّهُ الْحَقُّ

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُوا أَلْوَالَكُمْ تَوَاحِلُ قَالَ

إِنْ لَسْتُ مُشْلَعَكُمْ إِنْ أَيْدِي طُعْمَتِي تَرَى وَيَقِينِي مَكَمَّ

يَكْتُمُوا عَنِ الْوَصَالِ قَالَ تَوَاحِلُ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَزِدْتُمْ كَلَامًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ

۲۱۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ خُصْبِ بْنِ خَبَابٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

تَعَطَّبْنَا عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ أَجْلِ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ

فِيهِ صَحِيفَةٌ مَعْلُوقَةٌ فَقَالَ اللَّهُ مَا عِندَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ

إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَتَشْرَاهَا فَإِذَا فِيهَا

أَمْرَانِ إِنْ بَدَلَا إِذَا فِيهَا السُّنَّةُ حَرَّمَ مِنْ غَيْرِ إِلَى كَذَا

فَمَنْ أَخَذَ فِيهَا حَدَّثَ تَعَلَّى لَفَتَهُ اللَّهُ وَالْهَلَالُ يَكْتُمُ

وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ عَمَلًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا

۲۱۵۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
ان سے عبد اللہ بن زینار نے اور ان سے عمر بن زینار نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی نوا لی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں  
نوا لیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میں نے سونے کی ایک انگوٹھی نوا لی تھی، پھر آپ  
نے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ چنانچہ اور لوگوں نے بھی اپنی  
پھینک دیں۔

۱۲۰۸۔ زیادہ گہرائی میں اترنے اور علم (دین) میں جھگڑنے اور دین میں  
مبالغہ اور تشدد اور نئی بات ایجاد کرنے پر ناپسندیدگی۔ جوہر اللہ تعالیٰ  
کے ارشاد کے "اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ اور غلو نہ کرو اور اللہ  
کے بارے میں وہی کہو جو حق ہو۔"

۲۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی  
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوم وصال (افطار و صحر) کے  
بغیر کئی دن کے روزے نہ رکھا کرو حتیٰ کہ کہہ کر انھیں روزہ صوم وصال رکھتے ہیں، انھیں  
نے فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں ہوں میں رات گزارتا ہوں اور صبح مجھے کھانا پانچا لگتا ہے لیکن لوگ صوم  
سے نہیں رکے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے انکے ساتھ دو دن یا دو راتوں میں صوم وصال کیا پھر لوگوں  
نے چاند دیکھ لیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں اور وصال کرتا آنحضور کا مقصد انھیں  
سزا دینا تھا

۲۱۶۰۔ ہم سے عربی حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان  
سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ وہی ائمہ فتنے ہیں اینٹ کے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر  
خطبہ دیا، آپ تلوار لیے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا و اللہ ہمارے  
پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں ہے پڑھا جائے اور اس صحیفہ کے پھر اپنے  
اسے کھولا تو اس میں دیت میں دیئے جانے والے افوضوں کی تفصیلات تھیں اور اس میں  
یہ بھی تھا کہ مدینہ میری جڑی سے غلام مقام تک حرم ہے میں اس میں جو کوئی نئی بات  
ادیت یا ظلم کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ

فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً يَسْتَعِي بِهَا أَدْنَاهُ  
فَمَنْ أَخْفَرَ مَسْلِكًا فَلَيْسَ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا  
وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنٌ وَإِلَى قَوْمًا بَغِيرِ إِذْنِ  
مَوْلَانِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا  
وَلَا عَدْلًا ۝

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّادٍ الْأَوْقَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَحَّصَ وَشَفَّرَهُ عَنْهُ قَوْمٌ فَلَمَّ ذَلِكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ  
أَقْوَامٍ يَسْتَرْهَوْنَ مِنَ الشَّيْءِ أَصْنَعُوا اللَّهُ إِنْ أَعْلَمَهُمْ  
بِاللَّهِ وَآشَدَّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۝

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
وَكَيْعٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ كَادَ  
الْحَكِيمُ أَنْ يَهْلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَا عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بَيْنِي تَسْلِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا  
بِإِلَّا فَرَّجَ بَنُ عَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ أَخِي نَبِيِّ مَجَاشِعٍ وَأَشَارَ  
الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتُ خِلَافِي  
فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ مَا رَفَعْتَ أَصْوَاتَهُمَا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَلْتُ يَا بَعْثَا الدِّينِ  
أَمْوَالًا تَرْتَفَعُونَ أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ  
بَعْدُ وَكَمْ سَبَّ كُرْ ذَلِكَ عَنْ إِيْمِهِ لِيُعْطِيَ أَبَا بَكْرٍ  
إِذَا أَحَدَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ  
حَدَّثَهُ كَأَخِي الْمَسْرَارِ لَمْ يَسْمِعْهُ حَتَّى  
يَسْتَفْهِمَهُ ۝

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ حَدَّثَنِي مَا بَلَكَ عَنْ

اس سے کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں  
کی ذمہ داری (عہد یا امان) ایک ہے اس کا ذمہ داران میں سے سب سے معمولی  
آدمی بھی ہو سکتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کی بد عہدی کی اس پر اللہ کی لعنت ہے  
اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور  
نہ نفل عبادت اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اچھے دالروں کی اجازت کے بغیر  
ولادہ کا تعلق قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ  
نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

۲۱۶۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ان  
سے مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا جس سے ایک قوم نے براہت اور علحدگی اختیار  
کی جب آنحضرت کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو  
ایسی چیز سے علحدگی اختیار کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں و اللہ میں ان سے زیادہ  
اللہ کے متعلق علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ خشیت رکھتا ہوں۔

۲۱۶۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی  
انھیں تافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ امت کے دو بہترین  
افراد قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی تمیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب ر عمر رضی اللہ  
عنہ نے بنی تمیم کے بھائی اقرع بن حابس غنطلی رضی اللہ عنہ کو ان کا عامل بنائے  
جائے، کا مشورہ دیا اور دوسرے صاحب (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے دوسرے کو بتایا  
جانے کا مشورہ دیا۔ اس پر ابو بکر نے عمر سے کہا کہ آپ کا مقصد صرف میری  
مخالفت کرنا ہے عمر نے کہا کہ میرا مقصد آپ کی مخالفت کرنا نہیں ہے اور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دونوں حضرات کی آواز بلند ہو گئی، پھر انچہ یہ آیت  
نازل ہوئی ”لے لوگ! جو ایمان لے آئے ہوائی آواز کو بلند نہ کرو“ ارشاد خداوندی  
”عظیم“ تک۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اس کے  
موجب عمر کبھی آنحضرت سے کوئی گفتگو کرتے تو اس طرح کرتے جیسے کوئی راز کی بات  
کہہ رہے ہوں آنحضرت کو اسے سننے کے لیے دو بارہ پوچھا پڑا تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ  
نے اس سلسلے میں اپنے نانا امین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق کوئی بات نہیں کہی۔

۲۱۶۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی

ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی شدت کی وجہ سے اپنی آواز لوگوں کو نہیں سنا سکیں گے اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم کہو کہ ابو بکر اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو شدت بکاؤ کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ تم لوگ صحابہ یوسف ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں بعد میں حضرت عمرؓ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

۴۳۲-۲۱- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد سامدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویم عامر بن عدی رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کئی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے کیا آپ لوگ مقتول کے بدلہ میں اسے قتل کر دیں گے؟ عامر میرے لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ دیجیے چنانچہ انھوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا لیکن آپ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا اور مضروب جانا۔ عامر رہنے والے اس کو انھیں بتایا کہ آنحضرتؐ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند کیا ہے اس پر عویم رضی اللہ عنہ نے بوسے کہ وہ ان میں خود آنحضرتؐ کے پاس جاؤں گا۔ آپ آئے اور عامر رہنے کے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت آپ پر نازل کی چنانچہ آنحضرتؐ نے ان سے کہا کہ تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا دونوں آگے بڑھے اور عمان کیا۔ پھر عویم نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اب بھی اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں چنانچہ آپ نے اپنی بیوی کو جہاد کر دیا۔ آنحضرتؐ نے جہاد کرنے کا حکم نہیں دیا تھا پھر عمان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے دہو۔ اگر عورت کے یہاں دھوہ دھوپ کی طرح کا ایک ذہر پلا جائے تو اس کی طرح سرخ اور چھوٹا بچہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت پر چھوٹی تہمت لگائی اور اگر کالا بڑا آنکھوں اور

ہشام بن عروہ عن ابيہ عن عائشۃ ام المؤمنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ مؤثرا ابا بکر یصلی بالناس قال عائشۃ قلت ان ابا بکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من الیکاء فممن عمر فلیصل فقال مؤثرا ابا بکر فلیصل بالناس فقال عائشۃ فقلت لیحضرہ قولی ان ابا بکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من الیکاء فممن عمر فلیصل بالناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لانت صواحب یوسف مؤثرا ابا بکر فلیصل بالناس فقال حفصۃ لعائشۃ ما کنک لا ضییب منک حیثا ۵

۲۱۶۴- حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذَیْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُوَیْمِرَ ابْنِ عَامِرِ بْنِ عَدِیٍّ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ اَفَقَتَلُوْهُ بِهِ سَلَّیْ یَا عَامِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَلَهُ فُكْرًا اَلَمْ یُحِبَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ دَعَا بِ فَرَحٍ عَامِمٍ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُبِیَّ عَلَى اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّةَ الْمَسَائِلِ فَقَالَ عُوَیْمِرُ وَاللّٰهِ لَا یَسِیْنِ الْمُبِیُّ عَلَى اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَتَدَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْعُرَانِ خَلَفَ عَامِرُ فَقَالَ لَهُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَبِئْسَ قَدْ اَنَاذَمَا بِهَمَا فَتَعَدَّ مَا قَتَلَا عَنَّا ثُمَّ قَالَ عُوَیْمِرُ كَذَبْتَ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَمْسَلَهُمَا فَفَرَقَهَا وَلَمْ یَاْمُرْهُ الْمُبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا وَجَرَتْ السَّنَةُ فِی سَلَا مَنَیْنِ وَقَالَ الْمُبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْظِرُوْهَا فَانْ جَاءَتْ بِهٍ اَحْمَرُ قَصِیْدًا مِثْلَ وَحَرَّةٍ فَلَا اَدَاةَ اِلَّا قَدْ كَذَبَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٍ اَسْخَرُ اَعْلَیْنِ ذَا اَلِیْتِیْنِ قَدْ اَحْسَبُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَیْهَا فَجَاءَتْ بِهٍ

## عَلَى الْمَرْءِ

الْمَكْرُوهُ

۲۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
 حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدُسٍ  
 النَّضَرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي  
 ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَى الْمَالِكِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ  
 حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عَمْرٍاءَ مَا حَاجِبُهُ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي  
 عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْزُبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ ذُنُونٍ؟ قَالَ نَعَمْ  
 فَذَلِكَ خَلَوْا فَاسْكُتُوا وَحَلَسُوا - فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَ  
 عَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهَا قَالِ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْفَضِيلُ  
 مَبْنِيٌّ وَبَيْنَ الرَّطْبِ اسْتَبَاقُ فَقَالَ الرَّطْبُ عُثْمَانُ وَ  
 أَمْعَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِقْصِ بَيْنَهُمَا وَاسْمَحْ  
 أَحَدُهُمَا مِنَ الْخَيْرِ فَقَالَ أَتَشِدُّوْا أَشِدُّكُمْ يَا لِلَّهِ  
 السَّيِّئُ بِأَذْنِهِ تَقُومُ السَّامَةُ وَالْأَسَافُ مِنْ هَلْ تَعْلَمُونَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَوْمَ لَكَ  
 مَا تَدْرِكُ صَدَقَ قَوْلُ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَفْسُهُ قَالَ الرَّطْبُ فَقَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ  
 عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَشْبَهُ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ مَا لَكَ  
 نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي لَخَشِيْتُ شُكْرَكَ عَنْ هَذِهِ الْأُمْرِ إِنَّ  
 اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا  
 الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَا  
 أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَذْخَلْتُمُ الرِّيَاضَةَ فَمَا  
 هَذِهِ خَالِصَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ وَاللَّهِ مَا أَخْشَاؤُهَا وَذُنُكُورُهَا إِنْ سَأَلْتُمْ عَلَيْكُمْ  
 وَهَذَا أَغْلَاكُمْ وَهَذَا ذَنْبُكُمْ حَتَّى يَفِيَّ بِهَا هَذَا الْمَالُ  
 وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفِيُّ عَلَى أَهْلِهِ  
 فَعَفَا عَنْهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَا خَدُّ مَا بَعِي  
 فَيَجْعَلُهُ لِحُجَّتِكَ مَا لِلَّهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پرسے سرن کا بیکہ تو میرا خیال ہے کہ پھر انھوں نے عورت کے متعلق سچ کہا عورت  
 کے سیال بچا اس شکل کا پیدا ہوا جو ناپسندیدہ بات تھی۔

۲۱۶۵ - یہ ہے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
 کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، اس کے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں مالک بن ادس  
 نضری نے خبر دی کہ محمد بن جبر بن طعم نے محمد سے اس سلسلہ میں ذکر کیا تھا پھر میں  
 مالک کے پاس گیا اور ان سے اس (حدیث ذیل) کے متعلق پوچھا، انھوں نے بیان کیا  
 کہ میں روانہ ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ان کے صاحب  
 ریہ آئے اور کہا کہ عثمان، عبدالرحمن، الزبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت  
 چاہتے ہیں کیا انھیں اجازت دی جائے؟ فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ سب لوگ اندر گئے  
 اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یہ فائے ذکر پوچھا کہ کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما  
 کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین  
 میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دونوں نے سخت کلامی کی ہے اس پر  
 عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیر المؤمنین ان کے درمیان  
 فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے آزاد کر دیجئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
 صبر کرو میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اجازت سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا  
 آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی  
 ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آنحضرت نے اس سے خود اپنی ذات مراد لی تھی عبادت  
 نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا پھر آپ پل اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ  
 ہوئے اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ  
 آنحضرت نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد فرمایا  
 کہ پھر میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گھٹگو کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا اس  
 مال میں سے ایک حصہ مخصوص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا۔ اس لیے  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَذْخَلْتُمُ الرِّيَاضَةَ وَخَجَفْتُمْ  
 الْآيَةَ - تو یہ مال خاص آنحضرت کے لیے تھا۔ پھر اللہ آنحضرت سے آپ لوگوں کو  
 منظر انداز کر کے اپنے لیے جمع نہیں کیا اور اپنے آپ کو اس میں ترجیح دی، آنحضرت نے اسے  
 آپ لوگوں کو بھی دیا اور سب میں تقسیم کیا یہاں تک اس میں سے یہ مال باقی نہ گیا تو آنحضرت  
 اس میں اپنے گھر والوں کا سالانہ خرچ دیتے تھے پھر باقی اپنے قبضہ میں لے لیتے تھے  
 اور اسے اللہ کے مال کی جگہ عام مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کرتے تھے۔ آنحضرت نے  
 اپنی زندگی بھر اس کے مطابق عمل کیا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو

وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتِهِ اُنْشِدْ كَعْدَ بِلَاغِهِ هَلْ نَعْمُ كُنُوْنَ  
 ذَلِكْ؟ فَكَانُوا نَعْمًا ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ اُنْشِدْ كَعْدَ  
 اَللّٰهُ هَلْ نَعْلَمَانِ ذَلِكْ؟ قَالَا نَعْمُ ثُمَّ تَوَفَّيَا اَللّٰهُ فَبَيَّ  
 مَتَى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا وَطَيْرُ رَسُوْلِ  
 اَللّٰهُ مَتَى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَبَيَّ مَتَى اَبُو بَكْرٍ فَبَيَّ فَبَيَّ  
 يَمَامَ عَمِلَ فَبَيَّ رَسُوْلُ اَللّٰهُ مَتَى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 اَمَّا حَيْثُ نَشِدْ - وَ اَنْتَ عَلِيٌّ عَلِيٍّ وَ عَبَّاسُ تَزْعُمَانِ  
 اَنْ اَبَا بَكْرٍ فَبَيَّ كَعْدَ اَللّٰهُ فَبَيَّ كَعْدَ اَللّٰهُ فَبَيَّ صَادِقُ  
 بَايُ اُنْشِدْ تَابِعُ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّيَا اَللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ  
 اَنَا وَطَيْرُ رَسُوْلِ اَللّٰهُ مَتَى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُو بَكْرٍ  
 فَفَبَيَّ مَتَى سَنَشِدْ اَعْمِلَ فَبَيَّ يَمَامَ عَمِلَ بِمِ رَسُوْلِ  
 اَللّٰهُ مَتَى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَا فِي وَ  
 كَلِمَتِكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَ اَمْرُكُمَا جَمِيعٌ حَيْثُ نَشِدْ  
 نَشَأَ لِيْ نَفْسِيْكَ مِنْ اَبْنِ اَخِيْكَ وَ اَنَا فِيْ هَذِهِ اَيُّهَا لِيْ  
 نَفْسِيْكَ اَمَّا اَنْتَ مِنْ اَيُّهَا فَقُلْتُ اِنْ شَأْنُكُمْ وَ فَعَمَلُكُمْ اَلْيَكُمَا  
 عَلِيٌّ اَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اَللّٰهُ وَ مِيثَاقُهُ فَعَمَلُكُمْ فَبَيَّ يَمَامَ  
 عَمِلَ بِمِ رَسُوْلِ اَللّٰهُ مَتَى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَمَامَ عَمِلَ  
 فَبَيَّ اَبُو بَكْرٍ وَ يَمَامَ عَمِلَ فَبَيَّ مَتَى وَ لَيْتُمَا وَ اَلَا فَلَا  
 تُكَلِّمَانِيْ فَبَيَّ فَقُلْتُ اَلَا فَعَمَلُكُمْ اَلْيَكُمَا يَنْدِيْكَ فَعَمَلُكُمْ  
 اَلْيَكُمَا يَنْدِيْكَ اُنْشِدْ كَعْدَ اَللّٰهُ مَتَى وَ فَعَمَلُكُمْ اَلْيَكُمَا  
 بِذَلِكَ؟ قَالَ اَلرَّهْطُ نَعَمْ فَاَنْتَ عَلِيٌّ عَلِيٍّ وَ عَبَّاسُ  
 فَقَالَ اُنْشِدْ كَعْدَ بِلَاغِهِ هَلْ نَعْمُ كُنُوْنَ ذَلِكْ؟ قَالَا نَعْمُ  
 بِذَلِكَ؟ قَالَا نَعْمُ قَالَ اَفَذَلَّ عَمَلُكُمْ مِثْلِيْ  
 فَصَاوَةً غَيْرَ ذَلِكْ فَجَاوَزَ اِلَيْهَا بِاِذْنِهِ  
 تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَ اَلْاَرْضُ مِنْ لَدُنِّيْ فَبَيَّ  
 فَجَاوَزَ غَيْرَ ذَلِكْ حَتَّى تَقُوْمَ السَّمَاءُ  
 مِنْ اَنْ عَجَزْتُ مَاعَمَلُكُمْ فَاَذْفَعَا هَا  
 اَلْحَقَّ فَاَنَا  
 اَكْفِيْكُمْ هَا

اسی کا علم ہے جو بڑے کہا کہ ہاں پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں  
 آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟  
 انھوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی،  
 اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ کے ولی ہونے کی حیثیت سے اس پر قبضہ کیا اور اس  
 میں اسی طرح عمل کیا جیسا کہ آنحضرتؐ کرتے تھے۔ آپ دونوں حضرات بھی یہیں موجود  
 تھے۔ آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر یہ بات کہی۔ اور آپ  
 لوگوں کا خیال تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں ایسے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے  
 کہ وہ اس معاملے میں سچے اور نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے۔  
 پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی وفات دی اور میں نے کہا کہ میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ولی ہوں اس طرح میں نے بھی اس جائداد کو  
 اپنے قبضہ میں دو سال تک رکھا اور اس میں اسی کے مطابق عمل کرتا رہا جیسا کہ آنحضرتؐ  
 اور ابو بکر الصديقؓ نے کیا تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے۔ اور آپ  
 لوگوں کا معاملہ ایک سہ کوئی اختلاف نہیں۔ آپ (علی و عباس) آئے اپنے بھائی کے  
 درمے کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے۔ اور یہ (حضرت علی) اپنی بیوی کی طرف سے  
 ان کے والد کی میراث کا مطالبہ کرنے آئے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو میں  
 آپ کو یہ جائداد دے دوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ لوگوں پر اللہ کا عہد اور اس کی  
 میثاق ہے کہ اس میں اسی طرح تصرف کر دے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اس میں تصرف کیا تھا۔ اور جس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تصرف کیا تھا اور جس  
 طرح میں نے اپنے زمانہ ولایت میں تصرف کیا۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملہ  
 میں بات نہ کریں۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ اس شرط کے ساتھ ہمارے حوالہ  
 جائداد دیں۔ چنانچہ میں نے اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ جائداد کر دی تھی۔ میں  
 آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا میں نے ان لوگوں کو اس شرط کے ساتھ  
 جائداد دی تھی۔ جماعت نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ  
 ہوئے اور کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا میں نے جائداد آپ لوگوں  
 کو اس شرط کے ساتھ حوالہ کی تھی۔ انھوں نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے کہا کیا آپ لوگ  
 مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں میں اس ذات کی قسم جس کے حکم سے  
 مسلمان دو زمین قائم ہیں۔ اس میں اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قیامت  
 آجائے۔ اگر آپ لوگ اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو مجھ سے دیجئے میں  
 انتظام کروں گا؟



**باب ۲۰۹** اِنَّهُ مَنْ اَدَّى حُدُوثًا سَرًّا وَاهًا عَلَيَّ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ :

۲۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ نَبِيِّ أَحَدٍ رَسُولُ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ قَالَ نَعَمْ  
مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقَطَّعُ شَجَرُهَا مَنْ  
أَهْدَتْ فِيهَا حَدًّا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ  
الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَامِرٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى  
بُنْ أَبِي أَنَّهُ قَالَ أَدَّى أَوْ حُدَّ ثَابِتٌ :

**باب ۲۱۱** مَا يُدْ كَرَمٍ ذِمَّ السَّيِّئِ وَ  
تَكَلَّفَ الْفَيَّاسِ . وَلَا تَقْفُ . لَا تَقْلُ .  
مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ :

۲۱۶۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ وَهْبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي  
الْأَسود عَنْ عُمَرَ وَكَ قَالَ حَبِيبٌ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ  
بُنْ عُمَرَ وَفَسَّحَتْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِلُ الْعِلْمَ بَعْدَ  
أَنْ أُعْطِيَ هُمُوهُ اخْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَنْزِلُ عَنْهُمْ  
مَعَ قَبْلِ الْعُلَمَاءِ يَعْلِمُهُمْ فَيَقْبِي نَاسٌ جُهَالٌ  
يُسْتَفْتُونَ فَيُفْتُونَ إِيَّاهُمْ فَيُضِلُّونَ فَخُذْ  
عَاشِدَةً مَوْجِبَ السُّبُحِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ إِنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا فَقَالَ  
يَا ابْنَ أَخِي لَا تَطْلُقْ إِلَّا عَبْدَ اللهِ فَاسْتَشِيتُ  
لِي مِنْهُ الشَّيْءَ حَدَّثَنِي عَنْهُ فَحَشْتُهُ فَسَأَلْتُهُ  
فَخَدَّ شَيْءٌ بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي فَأَشَيْتُ عَاشِدَةً  
فَأَحْبَبْتُهَا فَحَبَبْتُ فَقَالَ وَاللهُ لَعْنَةُ حَفِظَ  
عَنْهُ اللهُ بْنُ عَمْرِو :

۲۱۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ سَمِعْتُ

۱۲۰۹ - اس شخص کا گناہ جس نے دین میں کوئی نئی بات ایجاب کرنے  
والے کو سپاہ دی ۔ اس کی روایت علی رضی اللہ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کی ۔

۲۱۶۶ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے  
حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے  
پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو احرامت شہر قرار دیا ہے؟ فرمایا  
کہ ہاں فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک اس علاقہ کا درخت نہیں کاٹا جائے گا جس نے اس کے  
حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی (دین کے اندر) اگر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں  
کی لعنت ہے عامر نے بیان کیا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ انس رضی اللہ  
عہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ یہ کسی نے دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو سپاہ دی۔

۱۲۱۰ - رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنے کی مذمت  
کے سلسلے میں جو بیان کیا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) وَلَا تَقْفُ  
بِغَيْرِ ذِكْرِ وَهَدَىٰ

۲۱۶۷ - ہم سے سعید بن قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث  
بیان کی ان سے عبد الرحمن بن شریح اور ان کے علاوہ نے حدیث بیان کی ان سے  
ابو الاسود نے اور ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے میں ساتھ  
لے کر حج کیا تو میں نے انھیں یہ کہتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو اس کے بعد کہ تمھیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھائے  
گا۔ بلکہ اسے اس طرح خود کرے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھائے گا پھر کچھ  
جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا اور وہ فتویٰ اپنی رائے  
کے مطابق دیں گے پس وہ لوگ کو گمراہ کریں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔ پھر میں  
نے یہ حدیث آنحضرت کی ذمہ مطہر عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ اس کے بعد  
عبد اللہ بن عمرو نے دوبارہ حج کیا تو اہل انیسین نے مجھ سے فرمایا کہ بھائیے عبد اللہ کے  
پاس جاؤ اور میرے لیے اس حدیث کی مزید توثیق کرو جو تم نے مجھ سے ان کے  
واسطے بیان کی تھی چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے  
مجھ سے وہ حدیث بیان کی اس طرح جیسا کہ وہ پہلے مجھ سے بیان کر چکے تھے۔ پھر  
میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انھیں اس کی خبر دی تو انھیں حیرت ہوئی اور  
بولیں واللہ عبد اللہ بن عمرو نے یاد رکھا۔

۲۱۶۸ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انھیں ابو حمزہ نے خبر دی، انھوں نے

اعش سے سنا کہا کہ میں نے ابو دائل سے پوچھا کیا آپ صیف بن اڑی میں شریک تھے؟ کہا کہ ہاں پھر میں نے سہل بن حنیف کو کہتے سنا۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابو دائل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے (جبکہ صیف بن مرقہ پر) فرمایا کہ لوگو! اپنے دین کے مقابلہ میں اپنی رائے کو بے حقیقت سمجھو میں نے اپنے آپ کو ابو جندل رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن (صلح حدیبیہ کے موقع پر) دیکھا کہ اگر میرے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انحراف کی استطاعت ہوتی تو میں اس دن انحراف کرتا اور کفار قریش کے ساتھ ان شرائط کو قبول نہ کرتا، اور ہم نے اپنی تلواریں اپنے شانوں پر کسی گھرا دینے واقعہ کے وقت اس لیے رکھیں کہ ہمارے راستے کو آسان کر دیں اور ایسی صورت تک پہنچا دیں جسے ہم جانتے پہچانتے ہیں اس معاملہ (مسلمانوں کی باہمی لڑائی) کے سوا۔ بیان کیا کہ ابو دائل نے کہا کہ میں صیف بن اڑی میں شریک تھا اور کسی بڑی لڑائی تھی وہ:

۱۲۱۱۔ اس سلسلہ میں کہیں کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی ایسی بات (احکام سے متعلق) پوچھی جاتی جس کے بارے میں آپ پر دینی نازل ہوئی ہوتی تو آپ فرماتے کہ مجھے معلوم نہیں۔ یا آپ کوئی جواب نہ دیتے۔ یہاں تک کہ آپ پر دینی نازل ہوتی اور آنحضرت کوئی بات اپنی رائے یا قیاس سے نہیں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی وجہ سے کہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ آپ کو سمجھائے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ دینی نازل ہوئی۔

۲۱۶۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن المنکدر سے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں سیدہ زینب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے۔ آنحضرت پہنچے تو مجھ پر بہرہ شہی طاری تھی۔ آنحضرت نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے افادہ ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اور بعض اوقات سفیان نے یہ الفاظ بیان کئے کہ میں نے کہا اے رسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے میں کسی طرح فیصلہ کر رہا ہوں اپنے مال کا کیا کروں؟ بیان کیا کہ آنحضرت

الْأَعْمَشُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ هَلْ شَهِدْتَ صَيْفِ بْنِ أَرْدَى؟ قَالَ لَعَنَ ضَمِيمُ بْنُ سَهْلٍ بَنَ حَنِيفٍ يَقُولُ هَذَا وَهَذَا ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوَّةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّخِذُوا مَا أَنْبَأَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ لَعَنَ رَأْسُ بَنِي كَيْسٍ أَبِي حَبْدَلَةَ وَكَوْثَرُ اسْتِطَاعَ الْإِسْرَافَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَدِّ ذَنْبِهِ وَمَا وَجَعْنَا سَيُوفَنَا عَلَى عَوَاقِبَتِنَا إِلَى أَمْرِ يُفْطَحُنَا إِلَّا أَسْمَلْنَا بِئًا إِلَى أَمْرِ يَغْدِرُنَا غَيْرَ هَذَا الْأَمْرُ قَالَ وَهَذَا أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ شَهِيدٍ صَيْفِ بْنِ يَسْتُ صَيْقُونَ

بِالْإِسْلَامَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يَنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يَجِبْ حَتَّى يَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ يَرَأْيِي وَلَمْ يَقْيَأْسَ لِقَوْلِهِ تَالِي بِمَا آتَاكَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السُّدُوحِ فَسَكَتَ حَتَّى

نَزَلَتْ

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَرْتُ بِجَاءَةٍ فِي رَسُولٍ مِنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَا شِئَانِ فَأَتَانِي وَهَذَا أَخْبَنِي عَلَى فَنَزَمْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضَتْ وَمَوَدَّ عَلَى فَأَقْبَتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحِمَاكَ سَفْيَانُ فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ أَقْبَنِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَهْنَمُ

کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی:

۱۲۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہ تعلیم دینا جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔ نہ رائے سے تھی اور نہ قیاس سے:

۲۱۶۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عرواض نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن الاصبہانی نے، ان سے ابوصالح ذکران نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے تمام ارشادات مردے گئے۔ ہمارے لیے بھی آپ کوئی دن اپنی طرف سے مخصوص کر دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا: کچھ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جمع ہر جاؤ۔ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور آنحضرت ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے پیچھے دے گی (یعنی ان کی وفات ہو جائے گی، تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ اس پر ان میں سے ایک خاتون نے کہا: یا رسول اللہ! وہ۔ انہوں نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا: در۔ در۔ دو۔ دو۔

۱۲۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: میری امت کی ایک جماعت حق پر غالب رہے گی اور جنگ کرتی رہے گی۔ اور یہ اہل علم ہوں گے۔

۲۱۶۱۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا اور اس میں علمی و دینی غلبہ بھی داخل ہے، یہاں تک قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

۲۱۶۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں حمید نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں اور میں تو صرف تفہیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔ اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا

فَمَا لِي؟ قَالَ مَا أَحْبَبَنِي بِكُنِي حَتَّى تَذَلَّتْ أَمَةُ الْمِيرَاثِ  
بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ  
لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا قِيَاسٍ

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوضَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ  
ذَكَوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَاتَمَتْ إِمْرَأَةً إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
ذَهَبَ الرِّجَالُ مَجْدُ يُثْرِكُ مَا جَعَلَ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ  
يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلِمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ  
اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا أَوْ كَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا  
وَكَذَا أَمَا جُمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مَنَعَتْ إِمْرَأَةً  
تَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيَّ مِنْ وَلَدٍ هَاتِلَةً إِنْ كَانَ لَهَا حُجَابٌ مَرَّتْ  
اللَّهُ فَقَالَتْ إِمْرَأَةٌ مَتَّحْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اثْنَيْنِ قَالَ مَا عَادَ مَتَّحُ  
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ  
يَعْلَمُونَ دَهْرًا أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُعْبِدَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى  
يَأْتِيَهُمُ امْرَأَتُهُ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ  
بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يُخَاطَبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُبْرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي  
الْدِّينِ وَالْأَمْرِ أَنَا فَأَسْمِعُ وَيُعَلِّمُ اللَّهُ وَلَنْ يَزَالَ  
أَمْرُهُ إِذْ أُمَمَةٌ مُسْتَقِيمَةٌ حَتَّى تَقُودَ السَّاعَةُ

اَوْحَىٰ يَاقِي اَمْرًا

۱۲۱۴۳۳ **باب ۱۲۱۴۳۳** قَالَ اللهُ تَعَالَى اَوْ كَيْسَكُوْهُ شَيْعًا  
۲۱۶۴۳ **۲۱۶۴۳** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شَيْعًا  
قَالَ عَمْرُو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا  
يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى اَنْ يَتَّبِعَتْ عَلَيْكُمْ عَذَابًا  
مِنْ قَوْلِكُمْ. قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ مِنْ تَحْتِ  
اَرْجُلِكَ. قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَنْ  
يَكَيْسَكُوْهُ شَيْعًا وَبَدَأَ يَقْبِضُكُمْ  
بِأَسَى بَعْضُ قَالِ هَئَانِ اَهْوَنُ

اَوْ اَسِيْرُ

۱۲۱۵ **باب ۱۲۱۵** مَنْ شَبَّ اَمْلًا مَعْلُوْمًا بِاصْلِهِ  
قَدِيْنٌ اِنَّ اللهَ مُكَلِّمُهُمْ السَّامِعُ

۲۱۶۴۴ **۲۱۶۴۴** حَدَّثَنَا اُمَيْيَةُ بْنُ الْقُرَيْشِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى رَسُولَ  
اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَمْرًا قِيْلَ لَكَ عِلْمًا  
اَسْوَدَ وَاَقْيَ اَنْتَ كَوْنُهُ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اَبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَنْتَ اَقْعَابُ  
قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْسَاقٍ قَالَ اِنَّ فِيْهَا  
لَوْسًا قَالَ فَاَقْيَ تَرَى ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ  
عِدْقٌ نَزَعَهَا قَالَ وَلَكِنَّ هَذَا عِدْقٌ نَزَعَهُ وَلَكِنْ  
يُرِيحُنِي لَبًا فِي الرَّحْلِ نَيْفًا مِنْهُ

۲۱۶۴۵ **۲۱۶۴۵** حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
اَبِي دُخَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَمْرًا  
جَاءَهُ رَأْيُ الشَّيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ  
اُمِّي نَذَرَتْ اَنْ تَخْرُجَ فَمَا تَشْتِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ  
اَفَا تَخْرُجُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حَتَّى عَقَبَا اَمَّا اَيُّهُ لَوْ  
كَانَ عَلَى امِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتُ قَا ضَيْيْتَهُ تَا لَتَ نَعَمْ فَقَالَ

بیان تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ یا آپ نے فرمایا کہ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپ پہنچے  
۱۲۱۴۳۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا یٰٰخِیْضُ فِرْقُوْنِ مِیْنِ تَقْسِیْمِ کَرِیْمِ"

۲۱۶۴۳ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ کہو کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت نازل ہوئی  
کہ "کہو کہ وہ اس پر نادر ہے کہ تم پر تمہارے اور پر سے عذاب بھیجے، تو آنحضرت نے  
کہا کہ میں تیری با عظمت و بزرگ ذات کی پناہ مانگتا ہوں یا تمہارے پاؤں کے  
نیچے سے" عذاب بھیجے (اگر اس پر پھر آنحضرت نے کہا کہ میں تیری ذات کی پناہ  
مانگتا ہوں۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "یا یٰٰخِیْضُ فِرْقُوْنِ مِیْنِ تَقْسِیْمِ کَرِیْمِ  
اور تم میں سے بعض کو بعض کا خوف چکھائے، تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو ذل  
آسان و سہل میں ہے

۱۲۱۵ - جو شخص اصل معلوم کر اصل ظاہر سے تشبیہ دے جن کا حکم

اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہرگز کہ پوچھنے والا سمجھ جائے۔

۲۱۶۴۴ - ہم سے اصبح بن العرج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان  
کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
کہا کہ میری بیوی کے پیالہ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس میں اجنبیت محسوس کر رہا ہوں  
آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ وہ اونٹ  
فرمایا کہ ان کے رنگ کیسے ہیں۔ کہا کہ سرخ ہیں۔ پوچھا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟  
انھوں نے کہا کہ ہاں، ان میں بھورے بھی ہیں۔ اس پر آنحضرت نے پوچھا کہ پھر کس طرح  
تم سمجھتے ہو کہ اس رنگ کا پیدا ہوا؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ! یہ کوئی اہل ہے جس پر  
پڑا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ممکن ہے اس بچے کی بھی کوئی اصل ہو جس پر پڑا ہو  
اور آنحضرت نے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

۲۱۶۴۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی  
ان سے ابی شہب نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ  
ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میری والدہ نے حج کرنے  
کی نذر دینی تھی اودہ (ادویگی سے پہلے ہی) انتقال کر گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے  
حج کروں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے حج کرو تمہارا کیا خیال ہے اگر  
تمہاری والدہ پر فرض ہوتا تو تم سے پورا کر تیس؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت نے

فرمایا کہ چھ برس قرآن کو بھی پورا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے کہ نہ اس کا قرآن پورا کرنے کے  
زیادہ سختی ہے ۔

۱۲۱۶۔ تاضیل کے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں حتی الامکان کوشش  
کے متعلق روایات کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”اور جو اس کے مطالعہ  
فیصلہ نہیں کرتے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ حد سے گزرنے والے  
میں ۱۵ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حکمت شخص کی تعریف کی  
ہے جبکہ وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی  
طرف سے اس میں تکلف نہ کرے اور خلفاء کا مشورہ نہ کرے اور اہل  
علم سے پوچھنا نہ

مَا قَضُوا الَّذِي لَمْ يَنْزِلَ اللَّهُ  
أَحَقُّ بِالنَّاسِ مِنْ  
بَاب ۱۲۱۶ مَا حَاجَّ فِي إِنْجِبَادِ الْقَضَاءِ  
مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَمِنْكُمْ  
مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَ  
مَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ  
الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا وَيُعْلِمُهُمَا لَا يَكْلفُ  
مِنْ قَبْلِهِ وَمُسَاوَرَةَ الْخُلَفَاءِ وَشُؤْلَ الْإِمْهَادِ  
أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَبِيصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَسَدَ إِلَّا  
فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ أَمَّا اللَّهُ مَا لَا تَسْلُطُ عَلَى حُكْمِهِ فِي  
الْحَقِّ وَآخَرُ أَمَّا اللَّهُ حُكْمُهُ فَهُوَ يَقْضِي بَيْنَهُمَا  
وَيُعْلِمُهُمَا

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمُعِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ  
قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاحِ الْمَرْءِ  
فِي النَّجَى يَغْرِبُ بَطْنُهُمَا فَتُلْقَى جَنِينًا فَقَالَ  
أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ  
شَيْئًا؟ فَقُلْتُ أَمَا قَالَ مَا هُوَ؟ قُلْتُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحْ  
حَتَّى تَجِيئَنِي بِالنَّجَرِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْهَا فَتُخْرِجَ  
فَوَحِيدَةً مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ  
بِهِ فَتَشْهَدُ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ  
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنَادِ  
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَسَى وَفِي عَنِ

۲۱۶۶۔ ہم سے شہاب بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید بن حمید نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن قیس نے، ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک دوسری آدمیوں  
پر ہو سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے مال کو راہ میں نہ لے  
کی پوری طرح توفیق ملی ہوئی ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہے  
اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے

۲۱۶۶۔ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق (صحیح ہے) پوچھا یہ اس  
عورت کو کتے میں جس کے پیٹ پر (جبکہ وہ حاملہ ہو) مار دیا گیا ہو اور اس کا نام تمام  
(ادھر ادھر) بچہ کر گیا ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ آپ لوگوں میں سے کسی نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے  
سنی ہے پوچھا کیا حدیث ہے؟ میں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا ہے کہ ایسی صورت میں ایک غلام یا باندی نادان کے طور پر ہے عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اب چھوڑ تیس کہ یہاں تک کہ تم نے جو حدیث بیان کی  
ہے اس سلسلے میں نجات کا کوئی ذریعہ دینی کوئی شہادت کو داعی انعمو نے  
یہ حدیث فرمائی تھی لاؤ رہے میں نکلا تو عمر بن مسلم رضی اللہ عنہ نے گئے اور میں  
انھیں لایا اور انھوں نے میرے ساتھ گاہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا باندی کی تاوان ہے اس روایت  
کی متابعت ابن ابی الزناد نے ان کے والد سے کی، ان سے عمرو نے اور ان سے

المعبرۃ:

۲۱۶۷۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ:

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي  
ذَيْبٍ عَنِ الْقَبْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا مِثْلَ  
حَتَّى تَأْخُذُوا مِثِّي يَا خُذِ الْقُرُونُ قَبْلَهَا سَيُتْرَكُ الْبُشَيْرُ  
وَيُزِيلُ رَأْفَتُ رَأْفَةٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَفَّارِيسَ وَالْدُّومُ فَقَالَ  
وَمِنَ النَّاسِ إِلَهُ أَوْ لِلَّهِ:

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَمْرِو الصَّغَفَرِيُّ مِّنَ الْأَمِيَّةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ قَطَاةِ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سَبْعًا شَبْعًا وَذُرَاعًا بَيْنَ رِجْلَيْ  
حَتَّى تَوَدَّخُوا مَجْدَ حَبَشٍ يَتَعَمَّقُوهُمْ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
الْبُحُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ:

۲۱۷۰۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ عَلٰى حِلَّةِ اَوْ سَنَةِ

سَنَةِ سَيِّئَةً يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنْ اَوْ زَارِ  
الْمَنَ يَنْ يَغْنُو لَهُمْ اَلَا يَكْفِي:

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَيْسٌ مِنْ نَفْسِي مَنْ  
قُتِلَ قُلُومًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ أَنْ ذَلَّ كَيْدُ  
مِنْهَا دَرَجَاتٍ قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَرَجَاتٍ أَلَا يَكْفِي  
أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا:

معبرۃ:

۱۲۱۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم اپنے سے پہلی امتوں کے  
طریقہ کی پیروی کرو گے۔

۲۱۶۸۔ ہم سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث  
بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح  
پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور گرد گرد  
ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! فارس و روم کی طرح؟ فرمایا کہ ان کے سوا اور  
کون ہے۔

۲۱۶۹۔ ہم سے محمد بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سعید کے ابو مصنفانی  
نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطارد بن حیار نے اور ان سے ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے  
پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے یہاں تک کہ  
اگر وہ کسی گروہ کے سوراخ میں داخل ہوتے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو  
گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ ملو ہیں؟ فرمایا پھر اور کون ہے؟

۱۲۱۸۔ اس کا گناہ جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دے یا کوئی بُرا

طریقہ قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں دَعْوِیْنِ اَوْ زَارِ  
الْمَنَ یَنْ یَغْنُو لَهُمْ، اَلَا یَكْفِ:

۲۱۸۰۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مروان نے ان سے مسروق  
نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام  
کے سپہ بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا یعنی اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا  
کہ اس کے خون کا یہ کیونکر اسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا انتیسواں پارہ ختم ہوا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تیسواں پارہ

۲۱۹- جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل علم کو اتفاق کے لیے رغبت دلائی اور جس مسئلہ پر جرہ میں مکہ اور مدینہ (دو علماء) کا اتفاق ہو جائے اور جو مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار ہیں اور ہاجرین و انصار کے آثار ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر و قبر کے آثار ہیں :

بِأَدْبَارِ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَصَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِيبُنْبَرٍ وَالتَّغْيِيرُ.

۲۱۸- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے، ان سے جابر بن عبد اللہ السعفی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اس اعرابی کو مدینہ میں بخارایا گیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میری بیعت ختم کر دیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا اس کے بعد وہ مدینہ سے چلا گیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ اپنی سیل پھیل کر دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو نکھار دیتا ہے :

۲۱۸۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ رَعْنِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّكَنِيُّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَصَابَ الْأَعْرَابِيُّ دَعَا بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَحُ طَبِيبُهَا :

۲۱۸۲- ہم سے مرثی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے (قرآن مجید) پڑھتا تھا۔ جب وہ آخری سورت آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو حضرت عبد الرحمن نے منیٰ میں مجھ سے کہا۔ کاش تم امیر المؤمنین کو آج دیکھتے جب ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں سے بیعت کریں گے۔

۲۱۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ أَخِرَ حَجَّةٍ حَبَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَمَيْتُ كَوْسَهَدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا رَجُلٌ قَالَ إِنْ فَلَانًا يَقُولُ كَوْسَاتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَبَا بَعْنَا فَلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَا قَوْمَ مِنَ الْعَشِيرَةِ فَأَحَدٌ هُوَ لَا

النَّهْطُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَفْصِلُوا هَهُنَ قُلْتُ لَا  
تَفْعَلْ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ يَجْتَمِعُ رِجَاعُ النَّاسِ لِيَقْبُلُونَ  
عَلَى جَيْدِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزِلُوهَا عَلَى  
وَجْهِهَا فَيُطَيِّرُهَا كُلُّ مُطَيِّرٍ فَأَمْرٌ حَتَّى  
تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارًا لِهَجْرَةٍ دَرَا لِنَشْأَةٍ  
تَتَخَلَّصَ يَا مُصَافٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا  
مَعَاكِلَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ  
لَا قَوْمَ مَنْ يَهْ فِي آدَالٍ مَقَامٍ أَوْمُهُ بِالْمَدِينَةِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمَتَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَ  
أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ آيَةُ  
الْوَجْهِ :

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
مَعْنَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ قُبُورُ بَنِي مُشْكٍ مِنْ كَثَائِنِ  
كُنَّا نَحْطُ فَقَالَ بَعْ بَعْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَخَطُّ فِي  
الْكَيْتَانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِذُ قِيَمًا مِنْ مِثْبَرِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةٍ  
عَاشِيَةً مَغْشِيًا عَلَى فَيْحِي الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ  
عَلَى حُنْفِي وَيَرَى آتَى مَجْنُونٌ وَمَا فِي مِنْ  
جُنُونٍ مَا فِي إِلَّا الْجَوْعُ :

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
أَشْهَدُتُ الْوَيْدَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَعَنُوا دَوْلًا مَزِيدَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهِ مِنْ  
الْوَيْدَةِ فَأَيُّ الْعَمَلِ الْكَبِيرِ عِنْدَ دَارِ الْكُثَيْرِ بْنِ

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج شام کو کھڑے ہو کر لوگوں کو مصلحت  
کروں گا جو مسلمانوں کے حق کو غضب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی  
کہ آپ ایسا نہ کریں۔ کیونکہ موسمِ حج میں ہر طرح کے ناواقف اور معمولی  
لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی مجلس پر چھا جائیں گے اور مجھے خطرہ  
ہے کہ وہ آپ کی بات کو صحیح محل پر نہیں رکھیں گے اور اس طرح وہ  
(اپنی طرف سے) آمیزش کے غلط طریقے پر آپ کی بات چاروں طرف  
پھیلا دیں گے۔ اس لیے ابھی توقف کیجیے۔ جب آپ مدینہ پہنچیں، جو  
دارالہجرت اور دارالسنۃ ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم کے صحابہ ہاجرین و انصار ہوں گے وہ آپ کی بات کو محفوظ  
رکھیں گے اور اسے صحیح محل پر رکھیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ واللہ  
میں اس بات کو مدینے میں سب سے پہلی فرصت میں کہوں گا۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب  
نازل کی اور اس میں آیتِ رحیم بھی نازل ہوئی :

۲۱۸۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے  
حدیث بیان کی۔ ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے بیان کیا کہ ہم  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور آپ کے جسم پر کتان کے کبیر میں  
رنگے ہونے دو کپڑے تھے، آپ نے ناک صاف کی اور کہا خوب خوب!  
ابو ہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کرتا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنے  
آپ کو اس حال میں پایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر  
اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔  
اور گزرنے والا میری گردن پر اس خیال سے پاؤں رکھتا تھا کہ میں پاگل  
ہو گیا ہوں۔ حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف فاقوں کی وجہ سے  
یہ حالت ہوتی تھی :

۲۱۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی  
ان سے عبد الرحمن بن عابس نے بیان کیا، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں گئے ہیں؟  
فرمایا کہ ہاں! اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں میری قدر نہ ہوتی  
تو میں آپ کے ساتھ نہ جاسکتا تھا، چھوٹے ہونے کی وجہ سے پھر آپ



اس مکان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ اور وہاں آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا، انھوں نے انان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گردنوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (اور اپنے زیورات صدقہ میں دینے لگیں) اس کے بعد انھوں نے اللہ علیہ وسلم نے بلل رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، آپ آئے اور صدقہ میں دی گئی اشیاء کو لے کر آنحضرت کے پاس واپس گئے۔

۲۱۸۵- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبا تشریف لائے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔

۲۱۸۶- ہم سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے میری سونوں کے ساتھ دفن کرنا۔ آنحضرت کے ساتھ حجرہ میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں پسند نہیں کرتی کہ میری (آنحضرت کے ساتھ دفن ہونے کی وجہ سے خصوصیت بھی جائے اور اس وجہ سے) توفیق کی بجائے اور ہشام سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آدمی بھیجا کہ مجھے اجازت دیں کہ آنحضرت کے ساتھ دفن کیا جاؤں، آپ نے فرمایا کہ ہاں! خدا کی قسم! بیان کیا کہ جب کوئی صحابی وہ آپ سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے تھے تو آپ کہلاتی تھیں کہ نہیں خدا کی قسم! میں ان کے لیے کبھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

۲۱۸۷- ہم سے ایوب بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر ابن ابی ادیس نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر عوالی تشریف لائے اس وقت بھی سورج بلند ہوتا تھا اور حدیث نے اضافہ کے ساتھ بیان کیا اور ان سے یونس نے کہ (مدینہ سے) عوالی کی مسافت چار یا تین میل تھی۔

۲۱۸۸- ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے سائب بن یزید

الْعَدَّتْ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَعِبَ كَرُؤَاثًا وَآثًا  
إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُنْفِثُونَ  
إِلَى أَذَانِهِمْ وَحُلُوقِهِمْ فَأَمَرَ بِإِلَادَةٍ فَأَتَاهُمُ ثُمَّ  
رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاً مَا شِئْنَا قَرَابًا.

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِذْ بَعَثَ مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْنِي  
مَعَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي  
أَكْرَهُ أَنْ أُرْتَلَى دَهْنٌ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ  
أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ إِذْ بَعَثَ لِي أَنْ أَذْفَنَ مَعَ صَاحِبَتِي  
فَقَالَتْ لِي وَاللَّهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ  
إِلَيْهَا مِنَ الْحَايَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْخِرُهُ  
بِأَحَدٍ أَبَدًا.

۲۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيُؤُسُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ  
عَنْ مَا لِيحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
أَنَّ بَنِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَبَاتِي الْعَوَالِي وَ  
النَّعْسُ مُؤْتَفَعَةً دَرَادَ اللَّيْلِ عَنْ يُونُسَ وَ  
بَعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ.

۲۱۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ سَمْعَانَ السَّائِبِ

ابن یزید یقول کان الشاع علی عہد النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم مداً ازلتاً یستلکم  
الیوم وقد زیّد فیہ :

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنِ اسْتَحْيَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِيلِهِمْ  
وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي  
أَهْلَ الْمَدِينَةِ :

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُتْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَيْنًا مَرَّ  
بِهِمَا فَرَجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْجَنَائِزُ  
عِنْدَ الْمَسْجِدِ :

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ (أَحَدٌ)  
فَقَالَ هَذَا جَلِيلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ  
إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَآلِيَّ أَحَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابِقِيَّهَا  
تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي أَحَدٍ :

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّانَ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ  
جِدِّهِ الْمَسْجِدِ وَمَا بَيْنَ الْقُبْلَةِ وَمِنَ الْمُنْبَرِ  
مَسْرُ النَّشَاةِ :

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ

سنا۔ انور نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں  
سارع، مختارے آج کل کے مد سے ایک مد اور ایک تہائی مد کا ہوتا  
تھا اب وہ بڑھ گیا ہے :

۲۱۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس  
ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے  
اللہ! ان کے پیماں میں انھیں برکت دے اور ان کے سارع اور  
مد میں انھیں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ دے سارع اور مد  
سے تھی ۔

۲۱۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن المنذر نے حدیث بیان کی ان سے ابو صمرہ نے  
حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے ثابت نے اور ان سے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد  
اور ایک عورت کو لے کر آئے جنھوں نے زنا کی تھی۔ تو انھوں نے اللہ علیہ  
وسلم نے ان کے یہ حکم دیا اور انھیں مسجد کی اس جگہ کے قریب رجم کیا گیا  
جہاں جنازہ رکھا جاتا ہے :

۲۱۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے مطلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ نے کہ اُحد پہاڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں میں  
دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے  
اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے  
مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور میں (تیرے حکم سے) اس کے دونوں پتھر پہلے  
کناروں کے درمیان علاقہ کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس رعایت کی  
متابعت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ۔ اُحد کے متعلق ۔

۲۱۹۲۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے سہل  
رضی اللہ عنہ نے کہ مسجد نبوی کی قبلہ کی طرف کی دیوار اور منبر کے درمیان  
بکریوں کے گزرنے جتنا فاصلہ تھا :

۲۱۹۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن  
مہدی نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
بَيْنَ بَيْنِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ دِيَارِ الْجَنَّةِ  
وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي ۝

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتْ  
الَّتِي ضَمَرَتْ مِنْهَا دَمَ هَا مِنْ الْحَفِيَاءِ إِلَى  
كَيْفَ تَرَاوَدَّعَ مَا كُنْتُ لَوْ تَطَمَّرُ أَمَدًا هَا تَنْزِيهُ  
الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي دُرَيْقٍ وَآبَ عَبْدِ اللَّهِ  
كَانَ فِيمَنْ سَأَلَنِي ۝

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا تَيْمِيَّةُ عَنْ كَيْثٍ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي الرَّحْمَنُ أَخْبَرَنَا هَيْسِي  
دَابُّنُ إِدْرِيسٍ مَا بَيْنَ ابْنِي غَنِيَّةَ عَنْ ابْنِي حَتَّابٍ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى  
مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ عُمَانَ  
ابْنَ عَفَانَ خَطْبَانَا عَلَى مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ  
ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْمِرْكَنُ فَتَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا ۝

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيَادُ بْنُ عَبَّادٍ  
حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَاكَفَ

جعید بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے چہرہ اور  
میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر  
میرے حوض کی جگہ پر ہے۔

۲۱۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی، اور وہ  
گھوڑے چھوڑے گئے جو گھوڑ دوڑنے لیے تیار کیے گئے تھے ان کے  
دوڑنے کا میلان مقام حنیاء سے تنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار  
تھیں کیے گئے تھے ان کے دوڑنے کا میلان تنیۃ الوداع سے مسجد  
نبی زینح تک تھا اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے  
مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

۲۱۹۵۔ ہم سے تیمیہ نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر نے اور ان سے  
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ ح اور مجھ سے اسحاق  
نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن ادریس اور ابن غنیہ نے خبر دی۔  
انھیں ابو حیان نے، انھیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منبر پر (خطبہ دیتے) سنا۔

۲۱۹۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے  
خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سائب بن یزید نے خبر دی، انھوں نے  
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
منبر سے ہمیں خطاب کر رہے تھے۔

۲۱۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث  
بیان کی ان سے ہشام بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ  
نے حدیث بیان کی ان سے انس کے والد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان  
کیا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ لگن رکھی جاتی تھی اور  
ہم دونوں اس سے ایک ساتھ نہانے لگتے۔

۲۱۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن عباد نے  
حدیث بیان کی، ان سے عاصم الاحول نے حدیث بیان کی اور ان سے انس

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَذُرَيْبٍ  
فِي دَارِ النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ دَقَنْتَ شَهْرًا بَيْنَهُمَا  
عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ :

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور ذریب  
کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کر لیا جو مدینہ منورہ میں ہے اور  
آپ نے قبائل بنی سلیم کے لیے ایک مہینہ تک دعا دتوت پڑھی جس  
میں ان کے لیے بددعا کی :

۲۱۹۹۔ مجھ سے ابو کریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے برید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں مدینہ منورہ آیا  
اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا  
کہ میرے ساتھ گھر چلو تو میں تمھیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاتھا اور پھر ہم اس نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھیں  
گے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ چنانچہ میں ان کے  
ساتھ گیا اور انھوں نے مجھے سٹو پلایا اور کھجور کھلائی اور میں نے ان کے  
نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی :

۲۲۰۰۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مبارک  
نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے حکمر نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر  
رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فسر دیا کہ میرے پاس ایک رات میرے رب کی طرف سے آنے والا  
آیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وادی عقیق میں تھے اور کہا کہ  
اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے کہ عمرہ اور حج کی نیت کرتا  
ہوں اور ناردون بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے علی نے حدیث بیان  
کی دان الفاظ کے ساتھ ”عمرۃ فی حجۃ“ :

۲۲۰۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج کے احکام کے لیے) اہل نجد کے  
لیے مقام قرن، حوض کوثر اور ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کیلئے  
میتعات مقرر کیا۔ بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مجھے  
معلوم ہوا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن کے لیے یلملم  
(میتعات ہے) اور عراق کا ذکر ہوا تو آپ نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
زمانے میں عراق نہیں تھا :

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
حَدَّثَنَا بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ قَدِ مَثُ  
الْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ لِي  
النَّظَرُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيكَ فِي قَدَاحٍ مَشْرَبٌ  
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَصَلِي فِي  
مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا  
وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ :

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْنِعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي  
عُكَيْمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ  
حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي  
الْكَلْبَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّى  
فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارِكِ وَقُلْ عُمَرَةُ وَحَجَّةٌ  
وَقَالَ هَرُونَ بْنُ اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عُمَرَةُ  
فِي حَجٍّ :

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ دَقَنْتَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَ  
الْحُجَّةَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ  
الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلُمُوا وَذَكَرُوا الْعِرَاقَ  
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ :

۲۲۰۲۔ ہم سے عبدالرحمن بن براء نے حدیث بیان کی ان سے فضیل نے حدیث بیان کی ان سے کوفی بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں پڑاویے ہوئے تھے خواب دکھایا گیا اور کہا گیا کہ ایک مبارک داری میں ہیں۔

۱۲۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے“

۲۲۰۳۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن زہری نے، انھیں سالم نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فجر کی نماز میں یہ دعا کر کے سے سر اٹھانے کے بعد پڑھتے تھے کہ ”اے اللہ! مجھے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ پھر آپ نے کہا اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے“ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یا اللہ! ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے کہ بلا سبب و مدد سے تجاوز کرنے والے ہیں

۱۲۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرے اور ارشاد غلامی ”اور تم اہل کتاب سے بحث نہ کرو، لیکن اس طریقہ سے جو اچھا ہوگا“

۲۲۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ح۔ مجھ سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عتاب بن بشیر نے خبر دی، انھیں اسماعیل نے، انھیں زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ عظیم الصلوٰۃ والسلام کے گھرات کے وقت تشریف لائے اور فرمایا، کیا تم لوگ غمنا نہیں پڑھتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے (اٹھا دیتا ہے) جب علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے یہ کہا تو آپ واپس جانے لگے اور کوئی جواب نہیں دیا، لیکن واپس

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَرَاءٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَى دَهْرًا مَعْرِيَةً يَذِي الْحَلِيفَةَ فَقِيلَ لَهُ لَا تَأْكُ بِمَطْحَاوٍ مَبَارَكَةٍ

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ النَّجْوَى فَمَرَّ رَأْسُهُ مِنَ الزُّكُوفِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ فِي الْأَحْيَةِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنَ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ وَتَعْمَرَ ظِلْمُونَ

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدًّا وَفَوَيْهِ تَعَالَى وَلَا تَجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ دَفَاطِمَةً عَلَيْهَا السَّلَامُ بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تَتَلَوْنَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَمَآ أُنَفْسَنَا بِبَيِّدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا فَا نَصُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ

ذَٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ تَضَرُّبٌ فَنَزَّهَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا - مَا آتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ فَيَقَالُ الطَّارِقُ التَّجَوُّلُ لِنَائِبِ الْمُعْنَى يُقَالُ أَتَيْتُ نَارَكَ لِلْمُوجِبِ :

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ حَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَنِي الْمُدَنَاسِ فَقَامَ اللَّيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهْلُمُوا إِنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ فَدَسُّوْهُ وَرَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ أُجِدِّكَ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ يَمَانِيَةً شَيْئًا فَلْيَبِيعْهُ وَإِلَّا فَاغْلَسُوا أَلَمَّا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ :

بَابُ ۲۲۱ قَوْلُهُ تَعَالَى فَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ فَهَؤُلَاءِ الْعُلَمَاءُ :

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ بَنُو يَمَنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ

جائے ہوئے آپ اپنی زبان پر اٹھارہ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ”اور انسان بڑا ہی جھگڑا لو ہے“ اگر کوئی تمہارے پاس رات میں آئے تو طارق کہلائے گا بعض کہتے ہیں کہ طارق ستارہ ہے اور ”نائب“ بمعنی مددگار کرنے والا۔ ”أتیت نارك“ آگ جلائے والے سے کہتے ہیں :

۲۲۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مسجد نبوی میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہود کے پاس چلو۔ چنانچہ ہم آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم ”بیت المدائن“ تک پہنچے تو آنحضرت نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا اے جماعت یہود ! اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے۔ اس پر یہودیوں نے کہا کہ ابوالقاسم ! آپ نے پہنچا دیا۔ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان سے فرمایا کہ میرا یہی مقصد ہے، اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم ! آپ نے پہنچا دیا۔ پھر آپ نے یہی بات تیسری مرتبہ کہی اور فرمایا۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس جگہ سے جلا وطن کر دوں پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے بدلے میں قیمت پاتا ہے تو اسے بیچ لے۔ ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے :

۲۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے اسی طرح تمہیں امت وسط بنا دیا اور اس کے متعلق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اور آپ کی مراد جماعت سے اہل علم کی جماعت تھی :

۲۲۰۶۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے الأعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نور علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا آپ نے پہنچا

فَنَسَلُ مِنْهُ هَلْ يَتَكَلَّمُ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ  
تَنَابُؤٍ يَقُولُ مَنْ شَهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدًا وَمِنْهُ  
فَيَجَازُ بِكُمُ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ أُمَّةٍ دَسْطًا  
قَالَ عَدْلًا يَتَكَلَّمُونَ شَهِدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُ  
الرَّسُولُ عَدِيْبُهُمْ شَهِيدًا أَدْعَى جَعْفَرُ بْنُ عَدُوٍّ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا:

کی۔ ان سے ابو صالح نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث ہے  
**باب ۱۲۲۳** إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ  
فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عَلَيْهِ  
تَحْكُمُهُ مَرْدُودٌ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ  
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْمِيلٍ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَحْكَمَهُ  
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمُرٌ خَيْبَرَ هَكَذَا  
قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَنْشْتَرِي الْقَاعَ  
بِالْقَاعَيْنِ مِنَ الْجَنْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا لِمِثْلِ أَوْ  
يُعْطُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِمِثْلِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ  
الْمِيزَانُ

**باب ۱۲۲۴** أَجْوَدُ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ  
فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

دیا تھا۔ وہ عرض کریں گے ہاں لے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا  
جائے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے  
پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں  
نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ محمد اور ان کی امت۔ پھر تمہیں لایا جائے گا  
اور تم لوگ ان کے حق میں شہادت دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ آیت پڑھی ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا“ کہا کہ  
وسط بمعنی عدل ہے ”تاکہ تم لوگوں کے لیے گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ  
نہیں“ اور جعفر بن عون سے روایت ہے، ان سے اعمش نے حدیث بیان  
کی۔ ان سے ابو صالح نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث ہے

۱۲۲۳۔ جبکہ کوئی عامل یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں  
رسول کے حکم کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ نافذ  
نہیں ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا  
کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا کوئی  
فیصلہ نہیں تھا تو وہ رد ہے

۲۲۰۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی  
نے، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبد المجید بن سہمیل بن  
عبد الرحمن بن عوف نے، انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ وہ  
ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حدیث بیان  
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی الانصاری کے ایک  
صاحب کو خیر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ عمدہ قسم کی کھجوریں وصول کر کے  
لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیر کی تمام کھجوریں ایسی  
ہی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم ایسی ایک صاع کھجور  
دو صاع درخاب (کھجور کے بدلے خرید لیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ رجس کو جس کے بدلے برابر  
برابر میں خریدو۔ یا ایک کو بیچ دو اور اس کی قیمت سے دوسری کو  
خریدو۔ قول کر بیچ جانے والی چیزوں کا یہی حکم ہے

۱۲۲۴۔ حاکم کا ثواب۔ جبکہ وہ اجتہاد کرے اور صحت  
پر ہو یا غلطی کر جائے

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ  
حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْكَاهِلِ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِي قَبِيصٍ ثَوْبَى عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِذَا احْكَمَ الْحَاكِمُ فَأَجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ  
أَجْرَانِ وَإِذَا احْكَمَ فَأَجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ  
أَجْرٌ قَالَ فَهَذِهِ جَمْعَةُ الْحَدِيثِ أَتَا بَكْرُ بْنُ  
عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلَهُ :

۲۲۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے حیوۃ نے  
حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ بن الہادی نے حدیث بیان کی۔  
ان سے محمد بن ابیہم بن الحارث نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید  
نے، ان سے عمرو بن العاص کے مولیٰ ابوقیس نے، ان سے عمرو بن العاص  
رضی اللہ عنہ نے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت  
نے فرمایا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو  
تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے، اور  
غلطی کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے (اجتہاد کا) بیان کیا کہ پھر میں  
نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ  
مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اسی طرح حدیث بیان کی اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور عبد العزیز بن المطلب نے بیان کیا ان  
سے عبد اللہ بن ابی بکر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح :

### بَابُ ۱۲۵ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ

أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ قَاهِرَةً وَمَا كَانَ يُفْتِي بَعْضُهُمْ  
قَوْلَ مَنْ هَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَا مَوْرَ الْإِسْلَامِ :

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَانَتْ دَجْدَةً  
مَشْغُولًا فَوَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ إِذْ نَادَاهُ فَدَعَى لَهُ فَقَالَ  
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ  
بِهَذَا قَالَ فَأَمِنِي عَلَى هَذَا إِيَّائِي أَوْ لَا فَعَلْنَا بِكَ  
فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ  
إِلَّا مَا عَدْنَا فَحَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ  
كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفَى عَلَى هَذَا مِنْ  
أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَاهُنَا الصَّفْقُ

۲۲۰۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی ان سے  
عبید بن جریج نے بیان کیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے  
رہنے کی اجازت چاہی اور یہ محسوس کر کے کہ حضرت عمرؓ مشغول ہیں  
آپ واپس چلے گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں نے ابھی  
عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی، انھیں بلالو  
چنانچہ انھیں بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ایسا طرز عمل کیوں اختیار  
کیا؟ (کہ واپس ہو گئے) انھوں نے فرمایا کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا  
وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس پر کوئی  
شہادت لاؤ۔ (دن میں مختار سے ساتھ یہ دستخطی کروں گا۔ چنانچہ حضرت  
ابو موسیٰ انصاری ایک مجلس میں گئے، انھوں نے کہا کہ اس کی شہادت ہم میں



بِالْأَسْوَاقِ: سب سے چھوٹا دے سکتا ہے۔ چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھے معلوم نہیں تھا، مجھے بازار کے کاموں نے اس سے غافل رکھا ہے۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَزَعَمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَأَوْعِدُ إِيَّكَ كُنْتُ أُمًّا فَتَشْكِينَا أَلَزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلِكٍ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْفَلُهُمُ الصَّفْعُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْفَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمَمِ الْإِيمِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِذَاؤَهُ حَتَّى أَفْضِيَ مَقَالَتِي لَعَنَ بَيْضُهُ فَلَمَنْ يَنْشِي شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَى قَوْلَانِي كَعْتُهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَزَعَمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَأَوْعِدُ إِيَّكَ كُنْتُ أُمًّا فَتَشْكِينَا أَلَزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلِكٍ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْفَلُهُمُ الصَّفْعُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْفَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمَمِ الْإِيمِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِذَاؤَهُ حَتَّى أَفْضِيَ مَقَالَتِي لَعَنَ بَيْضُهُ فَلَمَنْ يَنْشِي شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَى قَوْلَانِي كَعْتُهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَزَعَمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَأَوْعِدُ إِيَّكَ كُنْتُ أُمًّا فَتَشْكِينَا أَلَزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلِكٍ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْفَلُهُمُ الصَّفْعُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْفَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمَمِ الْإِيمِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِذَاؤَهُ حَتَّى أَفْضِيَ مَقَالَتِي لَعَنَ بَيْضُهُ فَلَمَنْ يَنْشِي شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَى قَوْلَانِي كَعْتُهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَزَعَمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَأَوْعِدُ إِيَّكَ كُنْتُ أُمًّا فَتَشْكِينَا أَلَزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَلِكٍ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْفَلُهُمُ الصَّفْعُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ يَشْفَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمَمِ الْإِيمِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطُ رِذَاؤَهُ حَتَّى أَفْضِيَ مَقَالَتِي لَعَنَ بَيْضُهُ فَلَمَنْ يَنْشِي شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَى قَوْلَانِي كَعْتُهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

۲۲۱۔ ہم سے علی بن حذیفہ نے حدیث بیان کی ان سے سنیاں نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم مجھے کہو ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ حدیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے حضور میں سب کو مانا ہے۔ بات یہ تھی کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد بروقت آنحضرت کے ساتھ رہتا تھا لیکن ہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور انصار کو اپنے اموال کی دیکھ بھال معروف رکھتی تھی۔ میں ایک دن آنحضرت کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ نے فرمایا کہ کون اپنی چادر پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کر لوں۔ اور پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد بھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر پھٹی پھیلا دی اور اس ذات کی قسم! جس نے آنحضرت کو حق کے ساتھ جیسا تھا پھر کبھی میں آپ کی کوئی حدیث جو آپ سے سنی تھی، نہیں بھولا۔

۱۲۲۶۔ جس کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بات پر انکار نہ کرنا دلیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا عدم انکار دلیل نہیں ہے۔

۲۲۱۔ ہم سے حامد بن حیدر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابراہیم نے ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ابن صیاد الدجال کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور آنحضرت نے اس پر کوئی انکار نہیں کیا ہے۔

۱۲۲۔ وہ احکام جو دلائل سے بیچانے جاتے ہیں اور دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْرَ الْخَيْلِ دَعِيْرَهَا ثُمَّ سُرِيَتْ عَيْنُ  
الْعُمُرِ فَدَلَّهْمُ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ  
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَ سُرِيَتْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
النَّبِيِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحْرِقُهُ  
وَأَكِلَ عَلَى مَا يَدْعِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ  
عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ ۝

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ حَفْصٍ مَالِكٌ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَّانِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٍ آجِرٌ وَرَجُلٍ شَرٌّ وَرَجُلٍ  
رَجُلٍ وَرَجُلٌ فَإِنَّمَا الَّذِي لَهُ آجَرٌ رَجُلٌ رَبَطَهَا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا طَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَدَّهَا مِمَّا  
أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ السَّرِيعِ وَالزَّوْجِ مِمَّا  
كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا  
فَمَا سَتَنَّتْ شَرًّا أَوْ شَرَّ فَبَيْنَ كَانَتْ أَثَارُهَا وَأَوْدَأَتْهَا  
حَسَنَاتٍ لَهُ دَلَّوْا نَهَا مَرَّتْ بِهَمٍّ فَشَرِيَتْ مِنْهُ  
وَلَمْ يَزِدْ أَنْ يَسْقَى يَهْ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ  
وَحَقٌّ لِيَذَلِكَ الرَّجُلُ آجِرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْيِيًا  
وَتَعَفًُّا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا  
ظَهْرُهَا فَبَيَّ لَهُ سِنَّةٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخَرَّ  
وَرِيَاءٌ فَبَيَّ عَلَى ذَلِكَ وَرَزَّ وَ سُرِيَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ  
اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَةَ الْجَامِعَةَ  
فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَكْمَلْ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل فرمایا ہے۔ پس جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا۔ وہ

علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان کیے پھر آپ  
سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ان کی رہنمائی اللہ  
تعالیٰ کے اس ارشاد سے فرمائی کہ جو ایک ذرہ برابر بھی  
بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور آنحضور سے گوہ  
کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں خود اسے نہیں  
کھاتا اور دوسروں کے لیے اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا  
اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھایا گیا  
اور اس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ  
وہ حرام نہیں ہے ۝

۲۲۱۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابی صالح التمام نے، اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں ایک شخص کے لیے وہ  
باعث اجر ہیں، دوسرے کے لیے پرہ۔ داری ہیں اور تیسرے کے لیے  
دبالی جان۔ جس کے لیے وہ اجر ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ  
کے راستے کے لیے باندھ کر رکھا۔ اور اس کی رہی چا گا وہ میں دراز کردی  
تو وہ گھوڑا جتنی دیر تک چرا گا وہ میں گھوم کر چرے گا وہ مالک کی نیکیوں  
میں اضافہ کا باعث ہوگا اور اگر گھوڑے نے اس دراز کی کوبھی تڑا لیا  
اور ایک یا دو دوڑیں لگائیں تو اس کے نشانات قدم اور اس کی لید بھی  
مالک کے لیے باعث اجر و ثواب ہوگی۔ اور اگر گھوڑا کسی نہر سے گزرا  
اور اس نے نہر کا پانی پی لیا۔ مالک نے اسے پلانے کا کوئی ارادہ بھی  
نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے یہ اجر کا باعث ہوگا اور ایسا گھوڑا  
اپنے مالک کے لیے ثواب ہوتا ہے۔ اور وہ مراد شخص وہ ہے جو گھوڑے کو  
اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھتا ہے اور اس کی پشت  
اور گردن پر اللہ کے حق کو بھی نہیں جھوٹا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پرہ  
داری کا باعث ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کو قہر اور رباء  
کے لیے باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال جان ہے۔ اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے اس سلسلہ میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل فرمایا ہے۔ پس جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا۔ وہ

سے دیکھو گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ مَفِيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُفَيْرَةَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ الْبَصَرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَبْضِ كَيْفَ تَقْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ بِرُؤْسَتِهِ تَشْسُكُهُ فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوْضَّئُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ قَالَتْ كَيْفَ أَتَوْضَّئُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَّضْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَذَبْتُهَا إِلَى فَعَلِمْتُهَا ۝

۲۲۱۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے سرایت بیان کی، ان سے منصور بن مافیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ ہم سے محمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن عبد الرحمن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے۔ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ اس سے غسل کس طرح کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو، ان خاتون نے پوچھا یا رسول اللہ! اس سے پاکی کس طرح حاصل کروں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اس سے پاکی حاصل کرو۔ انھوں نے پھر پوچھا کہ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ پاکی حاصل کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں آنحضرت کا منشا سمجھ گئی اور ان خاتون کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور انھیں طریقہ بتایا ۝

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُنَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَازِمٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَافْطَاكَاً ضَبًّا فَذَاعَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكْلِنَ عَلَى مَا يَدَّ يَدَهُ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَقْدِرُ لَهُ دَلَوْنِ حَمَامًا مَّا أُكْلِنَ عَلَى مَا يَدَّ يَدَهُ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ ۝

۲۲۱۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابولہب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ام حنین بنت حارث ابن حازم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبی، پنیر اور گدہ بہ یہ میں بھیجی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیزیں منگوا لی تھیں اور آپ کے دسترخوان پر انھیں کھایا گیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (گدہ کو) ہاتھ نہیں لگایا، جیسے آپ کو پسند نہ ہوا اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ کھانے کے لیے کہتے ۝

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ

۲۲۱۵۔ ہم سے احمد بن مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عطاء بن ابی رباح نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہسن یا پیاز

قَدْ مَّا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا  
فَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِمْ وَرَأَيْتُهُ أَيْ يَسْبِرُ قَالَ ابْنُ  
دَهَبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بَشَدَلٍ  
فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا مَمَالًا عَنْهَا مَا خَيْرٌ بِهَا فِيهَا  
مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ نَفَرْتُ بَرًّا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ  
كَانَ مَعَهُ فَكَلَّمَا رَأَاهُ كَرِهَهُ أَكْلُهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي  
أَنَا حِجِّي مَن لَّا تَنَاجِي قَالَ ابْنُ حُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ  
دَهَبٍ يَقْدِرُ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَعَلَّ يَذْكُرُ اللَّيْلُ  
وَأَبُو مَسْعُودٍ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقَدْرِ فَلَا أَدْرِي  
هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ ۝

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا أَبِي دَعَانِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ  
أَيَّاتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
كُلَّ أَحَدٍ كَقَالَ إِنَّ لَكَ عَجْدِي بَيْنِي فَأَنَّى أَبَا بَكْرٍ  
رَأَى الْحُسَيْنِيَّ عَنْ ابْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَاتَمًا  
فَعَنَى الْمَوْتَ ۝

باب ۱۲۸ قول النبي صلى الله عليه  
وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ  
شَيْءٍ بِرَأْسِ ابْنِ الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَوِّمَ مَعُونَةَ يُحْيِي شُ  
رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَلْبَ  
الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَمْدَقِ كُفْلَاءِ  
الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ  
الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَكُونُ عَلَيْهِ كَلْدًا ۝

کھائی ہو وہ ہم سے دور رہے یا دیہ فرمایا کہ ہماری مسجد سے دور رہے  
اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا، جس  
میں سبزیاں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بو محسوس کی۔ پھر  
آپ کو اس میں بڑی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے اپنے  
صحابہ کی طرف جو آپ کے ساتھ تھے اشارہ کرتے فرمایا کہ ان کے  
پاس لے جاؤ لیکن جب ان صحابہ نے دیکھا تو انھوں نے بھی اسے  
کھانا پسند نہیں کیا۔ آنحضرت نے اس پر ان سے فرمایا کہ تم کھا لو۔  
کیونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے، ابن حنفیہ  
نے ابن دہب کے واسطے سے اس طرح بیان کیا "بقدر فیہ خضرات"  
اور بیٹ اور ابو مسعود نے یونس کے واسطے سے "قدر" کا واقعہ بیان  
نہیں کیا سچے معلوم نہیں کہ وہ زہری کا قول ہے یا حدیث ہے۔

۲۲۱۶۔ مجھ سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی  
ان سے ان کے والد ابو جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، انھیں  
محمد بن جابر نے خبر دی اور انھیں ان کے والد جابر بن مطعم رضی اللہ  
عہدہ نے خبر دی کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آئیں تو آنحضرت نے انھیں ایک حکم دیا، انھوں نے عرض کی یا رسول  
اللہ! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا کروں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ  
جب مجھے نہ پانا تو ابو بکر کے پاس جانا۔ حدیث نے ابراہیم بن سعد کے  
واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ غالباً خاتون کی مراد وفات تھی۔

۱۲۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اہل کتاب سے کسی  
چیز کے متعلق نہ پوچھو" ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب  
نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبد الرحمن نے  
خبر دی ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنا۔ وہ مدینہ میں  
قریش کی ایک جماعت سے حدیث بیان کر رہے تھے انھوں نے  
کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ گروہ ان لوگوں میں سب سے  
سچے ہیں جو ہم میں سے اہل کتاب کے حوالے سے بیان  
کرتے ہیں۔ پھر بھی ہم ان کی باتوں میں غلط باتیں پاتے  
ہیں ۝

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَعُونَ الْقَعْدَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُقَسِّدُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكُونُوا بَوَهِمَهُمْ دَقُّوْا أَمْتًا يَا اللَّهُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُ

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَبَارِسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ عَمِّي يَدْكُرُ بَكُمْ الْكَذِبَ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ ثَلَاثَةِ قُرْءَانٍ مَوْعِظًا تَوْفِيقًا وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَدْكُرُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيْرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُغْتَرُوا بِهِ ثُمَّ قَلِيلًا إِلَّا يَبْرَهُمَا كُفْرًا مَا جَاءَهُمْ مِنَ الْوَعْدِ عَنْ مَسْئَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنْ الْكَذِبِ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

بِالْبَيِّنَاتِ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرُوا الْقُرْآنَ مَا انْتَلَفْتُمْ قُلُوبَكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعَمُوا عَنْهُ

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هُثَايْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۱۷۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن المبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر مسلمانوں کے لیے عربی میں کیا کرتے تھے نورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو، کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے نازل ہوا" آیت

۲۲۱۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ بھی تازہ ہے اور محفوظ بھی اور تمہیں اس نے بتا بھی دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی اور اسے اپنے ہاتھ سے کھرا (اپنا خیال) اللہ کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ معمولی پوچھی خریدیں کیا تمہارے پاس جو علم ہے، وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے مانع نہیں ہے۔ واللہ میں تو نہیں دیکھتا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے بارے میں پوچھتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا

۲۲۱۹۔ اختلاف پر نا پسندیدگی

۲۲۱۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی۔ انھیں سلام بن ابی مطیع نے، انھیں ابو عمران الجونی نے، ان سے جندب بن عبد اللہ نے (رضی اللہ عنہ) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمہارے دل لمے رہیں، قرآن پڑھو۔ اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔

۲۲۲۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الصمد نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جونی نے اور ان سے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک تمہارے دلوں میں اتحاد و اتفاق ہو، قرآن پڑھو۔ اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے دور ہو جاؤ۔ اور یزید ابن ہارون نے ہارون اعور کے واسطے بیان کیا، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے۔

۲۲۲۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام بن خدیج نے انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے، جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ آؤ۔ میں تمہارے لیے ایک ایسا مکتوب لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے اور یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور آپس میں بحث کرنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آنحضرت کے قریب دیکھنے کا سامان کر دو۔ وہ تمہارے لیے ایسی چیز لکھ دیں گے کہ اس کے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ اور بعض نے وہی بات کہی جو عمر رضی اللہ عنہ کہہ چکے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اختلاف و بحث زیادہ کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ تمہارے سب سے بڑا المیہ یہ ہوا کہ ان کا اختلاف آنحضرت کے تحریر لکھنے میں حاصل ہو گیا۔

۲۲۳۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا تحریم کا باعث ہے۔ لایہ کہ اس کی اباحت معلوم ہو۔ اسی طرح آپ کے حکم کا معاملہ ہے۔ خلا جب لوگ حج سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنی بیویوں کے پاس جاؤ جاہر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ پر آپ نے اس کا ذکر نہ فرمادیا نہیں قرار دیا تھا بلکہ صرف اسے حلال کیا تھا۔ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں جاننے کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے لیکن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اسْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَمُؤْمَا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَوَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ اكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا بَاكُنْ تَضَلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلِبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَدْ بَاكُنْ يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَاكُنْ تَضَلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتَفَرُوا الْفُطْرَ وَالْإِخْلَاقَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْمٌ عَرِجِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ التَّزْيِيَةَ كُلَّ التَّزْيِيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَكَعْظِهِمْ ۝

يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرِفُ أَبَا حَتَّةَ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ جِئْنَا أَهْلُوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يُعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ أَهْلَهُمْ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ نَهَيْتَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزِمْ عَلَيْنَا ۝

اس کی حرمت ہمارے لیے نہیں ہے :

۲۲۲۲۔ ہم سے کسی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عطارد نے بیان کیا ان سے جابر رضی اللہ عنہ، ابو عبد اللہ نے کہا کہ محمد بن بکر نے بیان کیا ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عطارد نے خبر دی انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اس وقت اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آنحضور کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا نہیں باندھا، عطارد نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ۴ رزی الحجہ کی صبح کو آئے اور جب ہم بھی حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں اور آپ نے فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطارد نے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، کہ ان پر یہ فرودی نہیں قرار دیا بلکہ صرف حلال کیا پھر آنحضور کو معلوم ہوا کہ ہم میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہنچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اور پھر بھی آنحضور نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا حکم دیا ہے۔ کیا ہم عرفہ اس حالت میں جائیں گے کہ نذی ہمارے مذاکر سے ٹپک رہی ہوگی۔ بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل سے اس طرح حرکت کی کہ تیار کیا۔ پھر آنحضور کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میرے

پاس ہدی (قرانی) کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ پس تم بھی حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔ چنانچہ ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آنحضور کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی :

۲۲۲۳۔ حدیث ثنائی ابو معمر حدیث ثنائی عبد الوارث عن الحسن بن علی بن زبیدہ حدیث ثنائی عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا قبل صلاة المغرب قال فی الثانیة لیمن شاء کراهیة ان یتخذھا الناس سنة :

یا ابل قول اللہ تعالیٰ و امرهم

۱۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے معاملات آپس کے

مشورے سے ملے پاتے ہیں اور معاملہ میں ان سے مشورہ کر لیا کرو مشورہ پختہ ارادہ کرنے اور معاملہ کی وضاحت سے پہلے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس جب تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو" اور جب آنحضرتؐ کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی انسان کے لیے اللہ ارادہ اس کے رسول سے آگے بڑھنا درست نہیں۔ اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کی لڑائی کے موقع پر صحابہ سے مدینے میں ٹھہرنے اور باہر نکلنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا تھا جب صحابہ نے نکلنے کا مشورہ دیا اور آنحضرتؐ نے زہ پہن لی اور در باہر نکلنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو بعض صحابہ نے کہا کہ آپ یہیں قیام کریں لیکن آنحضرتؐ نے ان کی بات نہیں سنی۔ اور فرمایا کہ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ زہ پہننے کے بعد پھر اتار دے تا آنکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کے موقع پر علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ کیا تھا اور ان کی بات تو جبر سے سنی تھی، یہاں تک کہ قرآن مجید نازل ہوا اور آپ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور ان کے اختلاف کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق انھیں حکم دیا۔ اور آنحضرتؐ کے بعد ائمہ مباح معاملات میں امانت دار علماء سے مشورہ لیا کرتے تھے کہ آسان صورت پر عمل کریں۔ لیکن جب کتاب و سنت میں کوئی حکم صاف ہوتا تو اس سے تنجا و زہ نہیں کرتے تھے کیونکہ اس طرح آنحضرتؐ کی اقتدا ہوتی تھی۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ نزاکت روکنے والوں سے جنگ نہیں کرنی چاہیے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ (ان سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے ایک مبعودہ محمدؐ کا اقرار کر لیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں گے تو ان کا خون اور ان کا مال محفوظ ہوگا سوا اس کے حق کے اس پر ابو بکر

شعری بَيْنَهُمْ وَهَؤُلَاءِ فِي الْأَمْرِ وَأَنَّ الْمُسَافِدَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالْتَبَيَّنْ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَتَيْنِ لِيَبَشِّرَا التَّقِيَّةَ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَشَاقَرَاتِ الشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمَقَامِ وَالْخُرُوجِ فَلَمَّا دَاَلَهُ الْخُرُوجُ فَلَمَّا كَيْسَ لَأَمْتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا آتَوْهُ فَكَلَّمَ يَنْبُلُ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ تَلْبَسُ لَأَمْتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَشَاقَرَاتِ عَلِيٍّ وَأَسَامَةَ فِيمَا رُمِيَ أَهْلُ الْأَفْكَ عَائِشَةَ وَسَمِعَ مِنْهَا حَتَّى نَزَلَ الْقُدَانُ فَجَلَدَ التَّوَامِينَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَكَانَتْ الْأَيْعَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ الْأَمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا رَفَعَ الْكِتَابُ أَوِ الشَّيْءُ لَهُ يَتَعَدَّدُ إِلَى غَيْرِهِ لَمْ يَتَدَاخَلْ بِاللَّيْلِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَايَ أَبُو بَكْرٍ قِتَالِ مَنْ مَنَعَ التَّرْكَاءَ فَقَالَ عَمْرُ كَيْفَ تَقَاتِلُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا يَحْقِرُهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اللَّهُ لَا قَاتِلَ مَنْ تَفَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدَ عَمْرِو فَكَرَّ  
يَلْتَفِتُ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ  
عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قَدْ قُتِلُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ  
الزَّكَاةِ وَأَنَّا دُرُّ أَبْدِيلِ الْمَدِينِ وَ  
أَحْكَامِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَأَتَتْهُ كُفْرًا  
كَانَ الْفِرَارُ أَصْحَابَ مَشُورَةٍ حَمَرٍ  
لَهُمْ لَا كَانُوا أَوْشَبَانَا وَكَانَ وَقَافَا  
عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ حَزَّوَجَلَّ ۝

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں ان سے جنگ کروں گا  
جنہوں نے ان چیزوں کو الگ الگ کر دیا جسے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک کیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اصرار کیا  
تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے مشورہ کی طرف توجہ نہیں  
دی کیونکہ ان کے سامنے آنحضور کا ان لوگوں کے بارے میں  
حکم تھا جو مانا اور زکوٰۃ میں فرق کریں اور دین اور اس کے  
احکام میں تبدیلی کا ارادہ کریں۔ آنحضور نے فرمایا تھا کہ جو  
اپنا دین بدل دے اس سے جنگ کرو۔ اور قرآن کے عالم  
حضرات خواہ بڑھے ہوں یا جوان، عمر رضی اللہ عنہ کے  
مشیر کار تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ عزوجل کے کسی  
حکم کو سن کر فوراً رک جانے والے تھے ۝

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاسٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ  
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْأُمِّ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ  
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثْتُ النَّبِيَّ لِمَا  
وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ  
فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا  
عَلِيٌّ فَقَالَ لَوْ بَعْضَتِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا  
كَثِيرٌ وَسِلَ الْجَارِيَةِ تَصُدُّ فُلُكَ فَقَالَ هَلْ  
رَأَيْتَ مِنْ شَيْءٍ يُرِيكَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا  
أَكْبَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ الشَّيْخُ تَنَامُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَسَدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ  
فَقَامَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَامَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ  
يَعْبُدُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَّغْنِي إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي  
وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا قَدْ كَرَّ  
بَرَاءَةُ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ۝

۲۲۲۴۔ ہم سے ادیسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث  
بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن  
مسیب اور علقمہ بن وقاس اور عبید اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کہ جب تمہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی، اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔  
کیونکہ اس معاملہ میں وحی اس وقت تک نہیں آئی تھی اور آنحضور اپنی  
اہل خانہ کو جدا کرنے کے سلسلہ میں ان سے مشورہ لینا چاہتے تھے۔  
تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انھیں معلوم تھا۔ یعنی آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل خانہ (خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی براءت کا۔  
لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد  
نہیں کی ہے اور ان کے سوا اور بہت سی عورتیں ہیں۔ باندھی سے آپ  
دیباقت فرمائیں وہ آپ سے صحیح بات بتا دے گی۔ چنانچہ آنحضور نے پوچھا  
کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے شبہ ہوتا ہو؟ انھوں نے  
کہا کہ میں نے اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا)  
کم عمر لڑکی ہیں اٹا گوندہ کہ بھی سوجاتی ہیں اور پٹوس کی کبری اگر اچھے  
کھا جاتی ہے (یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں لاپرواہی ہے) اس کے  
بعد آنحضور منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! میرے معاملے میں  
اس سے کون نئے گا جس کی ادیتیں اب میرے اہل خانہ تک پہنچ گئی ہیں، بخدا میں نے ان کے بارے میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتا ہے پھر

آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی برادری اور ابرو اسامہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا :

۲۲۲۵۔ ہم سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری اہل خاندان کو گالی دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بارے میں مجھے کوئی بری بات کبھی نہیں معلوم ہوئی، عروہ سے روایت ہے انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب اس واقعہ کا علم ہوا کہ کچھ لوگ انھیں متہم کر رہے ہیں، تو انھوں نے آنحضورؐ سے کہا یا رسول اللہ! کیا مجھے آپ اپنے والد کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ آنحضورؐ نے انھیں اجازت دی اور ان کے ساتھ غلام کر بھیجا۔ انھار میں سے ایک صاحب نے کہا تیری ذات پاک ہے اے اللہ! ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم اس طرح کی باتیں کریں۔ تیری ذات پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ابْنِ زَكْرِيَّا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَفْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُفِيدُونَنِي عَلَى فَوْقٍ مَرْتَبُونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ لَمَّا أُخْبِرْتُ عَائِشَةُ بِأَلَامِ قَائِلَتِ يَارَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَتَخَلِّقَ لِي أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَارْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعْتَكُم بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ :

## کتاب التَّوْحِيدِ

### وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۱۲۳۲۔ اس سلسلہ میں روایات جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی :

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُودٍ شَوَّلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ

۲۲۲۶۔ ہم سے ابرو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے، ان سے ابرو عبید نے امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور مجھ سے عبد اللہ بن الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے فضل بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن امیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد بن صیفی نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابرو عبید سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو

قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَيَّ قَوْمِي أَمَّا الْكِتَابُ  
فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُؤْخَذُوا  
اللَّهُ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَآخِرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
قَرَضَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَ صَلَواتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيَلَتِهِمْ  
فَإِذَا صَلُّوا فَآخِرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ انْتَرَضَ عَلَيْهِمْ  
زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ خَفِيَّتِهِمْ فَتُرَدُّ  
عَلَى تَغْيِيرِهِمْ فَإِذَا أَتَوْا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ  
وَتَدَقِّ كَرَامَتَهُمْ أَمْوَالِ النَّاسِ ۝

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدْرُ بْنُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي خُصَيْنٍ وَالأَشْعَثِ بْنِ  
سُلَيْمٍ سَمِعَا الأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ  
جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللَّهُ وَ  
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ  
شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقَّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ دَرَسُوهُ  
أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ ۝

کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا یہ ہے کہ وہ انھیں خطاب نہ دے ۝

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
صَعْقَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ  
رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرُدُّهَا  
قُلْتُ أَمْ بَعَثَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَكَرَ لَهُ ذَلِكَ دَكَاتِ الرَّجُلِ يَتَقَالَمُهَا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ ابْنُ  
الْثَّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

یہ بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتاب میں سے آیا، تم کے پاس جا  
رہے ہو، اس لیے سب سے پہلے انھیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو  
ایک مانیں۔ جب اسے سمجھ لیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور  
رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں، تو  
انھیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے اموال میں زکات بھی فرض کی ہے۔ جو  
ان کے ایروں سے لی جائے گی ادا ان کے غریبوں کو لوٹا دی جائے گی۔  
جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عہدہ  
مال لینے سے پرہیز کرنا ۝

۲۲۲۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غدر بن  
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین  
اور اشعث بن سلیم نے، انھوں نے اسود بن ہلال سے سنا ان سے معاذ بن  
جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے  
معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ انھوں  
نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک  
نہ ٹھہرائیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کی

۲۲۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعقہ  
نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار قتل ہوا اللہ احد  
پڑھتے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس طرح  
واقعہ بیان کیا جیسے وہ اسے کم سمجھتے ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔

یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے، اسماعیل بن جعفر نے مالک کے  
حوالے سے یہ اضافہ کیا، ان سے عبداللہ نے، ان سے ان کے  
والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے  
بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۝  
۲۲۲۹۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن حنبل نے

حَدَّثَنَا ابْنُ دَمِيٍّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الزَّيْجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي حَبْرٍ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَبِيحَةٍ لَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَبَحِثَهُ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ لِي شَيْءٌ يَمْنَعُ ذَلِكَ نَسَاؤَهُ فَقَالَ لَا تَهْمُ صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَآنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهَا ۝

يَا ذُكْرُ ۝ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيُّمَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۝

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ دَهَبٍ وَأَبِي طَلْبِيَّانٍ عَنْ جَوْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ۝ ۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهَدِيٍّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ لَحْدَى بَنِيهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَخْبَرَهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ لَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمَرُّهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتْ الرَّسُولَ أَهْمًا أَفَسَمْتُ لَنَا رَبِّتُهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ

حدیث بیان کی، ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہلال نے اور ان سے ابو ارحال محمد بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ عرو بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، آپ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو ایک ہم پر رواد کیا۔ وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں ختم قل ہو اللہ احد پڑھ کر دیتے تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا تذکرہ آنحضرت سے کیا، آنحضرت نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کیے ہوئے تھے چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ یہ صفت اللہ کی ہے اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں، آنحضرت نے فرمایا کہ انھیں بتا دو کہ اللہ بھی انھیں عزیز رکھتا ہے ۝

۱۲۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کو پکارو یا رحمن کو۔ جسے بھی پکارو گے تو اللہ کے اچھے نام ہیں ۝

۲۲۳۰۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی۔ انھیں اعمش نے، انھیں زید بن دہب اور ابو طلیان نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کھاتا ۝ ۲۲۳۱۔ ہم سے ابو الثمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عامر الاحول نے، ان سے ابو عثمان بھدی نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کے فرستادہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے جانکی میں مبتلا ہیں اور وہ آنحضرت کو بلا رہی ہیں، آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انھیں بتا دو کہ اللہ ہی کا وہ بھی ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا وہ بھی ہے جو اس نے دیا اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک تعین وقت ہے۔ پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور اس پر کار فرما کی نیت سے کریں۔ صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ضرور شریف

لائیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی کھڑے ہوئے دیکھ جب آپؐ ما جزائی کے گھر پہنچے تو بچہ آپ کو دیا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی جیسے وہ کسی مشکیزہ میں ہو۔ یہ دیکھ کر آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے، اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ ہی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔

۱۲۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”میں بہت روزی دینے والا

بڑی قوت والا ہوں۔“

۲۲۳۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے ان سے اعش نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبد الرحمن سہلی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ مہربان کرنے والا کوئی نہیں ہے کہ انسان خود کو اس کی اولاد بتاتا ہے اور پھر بھی وہ انھیں معاف کرتا ہے اور روزی دیتا ہے۔

۱۲۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ غیب کا جاننے والا

ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا“ اور بلاشبہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور اس نے اپنے علم ہی سے اسے نازل کیا ہے۔ اور قدرت جسے اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے اور جو کچھ جنتی ہے وہ اسی کے علم کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اسی کی طرف قیامت کا علم لوٹنا یا جلنے کا۔

۲۲۳۳۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنھیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا اور اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

اِنَّ مَّعَادَةَ وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ فَعَلَ الْقَبِيْءَ اَلْبِيْءَ وَ نَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَمَا تَهَا فِيْ شَيْءٍ فَمَا ضَلَّتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَذَا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ فَلَمَّا يَرٰ حُرْمَ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ

۱۲۳۴۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ اَبِي عَمْرِو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ يَغْفِرُ لَهُمْ وَيَرْزُقُهُمْ

۱۲۳۵۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلِيْمُ الْغَيْبِ

فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا أَقْرَأَ اللّٰهُ عِلْمَهُ عِلْمَ السَّاعَةِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَمَا تُحِيطُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضْمُ إِلَّا بِعِلْمِهِ لَئِنْ يَرُدَّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَخْبِي النَّظَاهِدُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَلِمًا وَ أَلْبَابُنْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَلِمًا

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمَانُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَانِيْمُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا لَيْسَ الْأَرْضَ حَامِلًا إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَيْبٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْبَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُنْذِرُكَ الْإِبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّكَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۝

باب ۱۳ قولہ اللہ تعالیٰ التَّسْلَامُ  
النُّزُومِ ۝

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُخْبِرُهُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعْتَمِلُ خَلْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَوْلُ السَّلَامِ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا السَّلَامَ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ وَالْطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَهَلْ يَبَارِكُ اللَّهُ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

باب ۱۴ قولہ اللہ تعالیٰ مِلِّکِ النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْقَى اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَيْطُوبُ السَّمَاءِ بِمِثْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ الْيَوْمَ مَلِكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالنَّبِيُّ وَالْمَسَافِرُ

۲۲۳۴۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سببان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ نظریں اس کا دراک نہیں کر سکتیں۔ اور جو کوئی کہتا ہے کہ آنحضورؐ غیب جانتے تھے تو وہ غلط کہتا ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے ۝

۱۲۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ سلامتی دینے والا السلام ہے  
اس دینے والا (مومن) ہے ۝

۲۲۳۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے مفروق نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق بن سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم (ابتداءً اسلام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے "السلام علی اللہ" تو آنحضورؐ نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تو خود ہی "السلام" ہے، البتہ اس طرح کہا کرو: التحیات للہ والصلوات والصلوات علیہ السلام علیہا ابراہیم النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشهد ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمدًا عبده ورسوله ۝

۱۲۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگوں کا بادشاہ" اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے ۝

۲۲۳۶۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں سعید نے، انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضے میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے ہاتھ سے پیٹے گا۔ پھر فرمائے گا کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری

واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے :

۱۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی غالب ہے حکمت

والا ہے۔ پاک ہے تیرے رب، رب عورت کی ذات، اللہ

ہی کے لیے غلبہ ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔" (اد

جس نے اللہ کے غلبہ اور اس کی صفات کی قسم کھائی، اور

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ "جہنم کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ کی قسم، اور ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے

بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ

جلے گا، سب سے آخری دوزخی ہوگا جسے جنت میں

داخل ہونا ہے، اور کہے گا اے رب: میرا چہرہ جہنم

سے پھیرے۔ تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور میں کچھ

نہیں آگاہ گا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کہے گا کہ تمھارے لیے

یہ ہے اور اس سے دس گنا، اور ایوب علیہ السلام نے دعا

کی: "اور تیرے غلبہ کی قسم! تیری برکت سے مجھے کوئی

بے نیازی نہیں ہے

وَدَسَّخْتُ بِنِيعِي عَنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ :

بَابُ ۱۲۳۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ

بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَلَسْتُ

بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

جَهَنَّمُ قَطُ قَطُ وَعِزَّتِكَ قَالَ أَبُو

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِخْرُ

أَهْلِ النَّارِ دُخُولَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ رَبِّ

اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَدَّ وَعِزَّتِكَ

لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ وَحُشْرَةٌ امْثَالِهِ

دَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِنِي

عَنْ بَرَكَتِكَ :

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ الْفَارِسِيُّ

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلُوفِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ

بِعِزَّتِكَ الْكَذِبَى إِلَّا أَنْتَ الْكَذِبَى لَا يَمُوتُ

وَالْحَيُّ وَالْإِلَهُ يَمُوتُونَ :

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرِثُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ دَقَالَ

بِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا بَيْرُ بْنُ دُرَيْمٍ حَدَّثَنَا

سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ

سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

۲۲۳۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

حدیث بیان کی، ان سے حسین مسلم نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن

بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ابن عباس

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ تیرے غلبہ کی

پناہ آگاہ ہوں کہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں، ایسی ذات جسے موت نہیں

اور جن داس ننا ہو جائیں گے :

۲۲۳۸۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حری

نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ

نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، دوزخ میں ڈالا جائے گا..... اور

مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان

کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے

انس رضی اللہ عنہ نے، اور معمر سے روایت ہے، انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلسل دوزخ میں ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہے جائے گی کہ کیا ابھی اور ہے۔ یہاں تک کہ رب العالمین اس پر اپنا قدم رکھ دے گا اور پھر اس کا بعض بعض سے سمٹ جائے گا اور اس وقت وہ کہے گی کہ بس بس تیرے غلبہ اللہ کم کی قسم، اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کرے گا اور وہ لگ جنت کے باقی حصے میں رہیں گے۔

۱۲۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی ذات ہے جس نے

آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔"

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ يُلْقَى فِيهَا دَقُّ تَقْوَلُ مَنْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعُ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ يَعْصِفُهَا إِلَى بَعْضِ ثَمَرِ تَقْوَلُ قَدْ يَعِزُّكَ ذِكْرُكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَنْمُلُ حَتَّى يُنْجِ اللَّهَ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ

باب ۱۲۳۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَ الْحَقُّ

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مَجْشَعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو مِنْ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ قَالَتَا رَحْمَتِي وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ مَا غَفِرْتُ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسَدُّتُ وَمَا هَلَنْتُ أَنْتَ الرَّبُّ لَدَلَهُ لِي غَيْرُكَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ

۲۲۳۹۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے سلیمان نے، ان سے طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمان و زمین کا رب ہے۔ حمد تیرے لیے ہی ہے تو آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو اس میں ہیں تیرے لیے ہی حمد ہے، تو آسمان و زمین کا نور ہے۔ تیرا قول حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری طاقت حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی سامنے تسلیم خیم کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور تجھی سے انصاف کا طلبگار ہوں۔ پس میری مغفرت فرما۔ ان تمام چیزوں میں جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں گی۔ جو میں نے چھپا رکھی ہیں اور جن کا میں نے اظہار کیا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہم سے ثابت بن محمد

نے حدیث بیان کی اور ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اسی طرح۔ اور بیان کیا کہ "تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔"

۱۲۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ بہت سننے والا بہت

واقفیت رکھنے والا ہے" اور امش نے تیم کے واسطے

سے بیان کیا "ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا

نے کہ انھوں نے کہا "اسی اللہ کے لیے حمد ہے جو تمام آفاقوں کو

سنتا ہے"۔ تم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ تعالیٰ

باب ۱۲۴۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ

سَمِيعًا بَصِيرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْحَمْدُ

لِلَّهِ الَّذِي دَسِمَ سَمْعَهُ الْأَصْوَاتِ

فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ



نے اس کی بات سن لی جو آپ سے اپنے غور کے بارے میں  
جھگڑا کرتی ہے :

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْبَيْتِ  
تُجَادِلُكَ فِي رَوْجِهَا :

۲۲۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن  
رید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے  
اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ اور جب ہم بلندی پر چڑھتے تھے، تو  
بجیر کہتے تھے۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر رحم کھاؤ، اللہ  
بہرا نہیں ہے اور نہ وہ کہیں دور ہے، تم ایک بہت سننے والی بہت  
واقف کار اور قریب رہنے والی ذات کو بلاتے ہو۔ پھر آنحضرتؐ میرے  
پاس آئے۔ میں اس وقت دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا۔  
آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ عبداللہ بن قیس ! لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو  
کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا آپ نے فرمایا کہ  
کیا میں تمہیں یہ نہ بتا دوں :

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي  
مُؤْنِسٍ قَالَ لَمَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ كُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كُنَّا نَقَالُ ارْتَبِعُوا عَلَيَّ  
أَفْسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا وَلَا غَائِبًا  
تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا تُعْرَأُ عَلَيَّ فَإِنَّا  
أَقُولُ فِي لِسَانِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ  
لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ يَا بَنِي قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنُوزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَدَقَّالَ  
أَدْلُكَ بِهِ :

۲۲۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب  
نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں یزید نے، انھیں ابو الخیر  
نے، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، یا رسول اللہ ! مجھے ایسی  
دعا سکھائیے جو میں اپنی نمازیں کیا کروں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو۔  
”اے اللہ ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو  
اور کوئی نہیں بخشتا۔ پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے۔ بلاشبہ  
تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے :

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ  
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَفْسِي طُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ  
إِلَّا أَنْتَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً  
إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ :

۲۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب  
نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے عروہ  
نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھے پکارا کہ کہا کہ  
اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور وہ بھی سن لیا جو انھوں نے آپ  
کو حجاب دیا :

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا  
عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي قَالَ  
إِنِّي لَأَسْمَعُ قَوْلَ قَوْمِكَ مَا رَدُّوا عَلَيْكَ :

۱۲۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہہ دیجیے کہ وہی قدرت  
والا ہے :

بِأَنَّ اللَّهَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ هُوَ  
الْقَادِرُ :

۲۲۲۳۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی الوالی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے محمد بن المنکدر سے سنا وہ عبد اللہ بن حسن کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ سلمی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آپ قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض کے سوا دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے، اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ اس کام میں استخارہ داچھاؤں طلب کرنا کہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت مانگتا ہوں اور تیرا فضل مانگتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کا بہت رپورام جاننے والا ہے، اے اللہ! پس اگر تو یہ بات جانتا ہے، اس وقت استخارہ کرنے والے کو اس معاملے کا نام لینا چاہیے، کہ اس میں میرے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔ یا اس طرح فرمایا کہ ”میرے دین اور عمارت اور میرے انجام کے اعتبار سے بھلائی ہے تو میں پر مجھے قادر بنا دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اے اللہ! اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بُرا ہے، میرے دین اور عمارت کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے، تو مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی ممکن کر دے جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اسی میں آسودگی دے۔“

۱۲۲۲۔ دلوں کا پھرنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیرتے ہیں۔“

۲۲۲۴۔ مجھ سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی الباک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس طرح کھاتے۔ نہیں! دلوں کو پھرنے والے کی قسم۔

۱۲۲۳۔ اللہ کے نافرمان نام ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذوالجلال میں جلال عظمت کے معنی میں ہے

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدَرِ يَحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَذَا أَحَدُكُمْ يَا لَا مَرِي فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّكَ بِقُدْرَتِكَ وَاسْأَلْكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ دَعَلْتُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ تَرِيحِيهِ رِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي أَمْرِي فَأَقِمْهُ لِي وَبَسِّرْهُ لِي فَتُبَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَآخِرَتِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ فَتُبَارِكْ لِي بِهِ : اور عمارت کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے، تو مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی ممکن کر دے جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اسی میں آسودگی دے۔“

بَابُ ۱۲۲۲ مَقْلِبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَقَلِّبُ أَفْئِدَهُمْ وَآبْصَارَهُمْ :

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَلْزَمَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّفُ لَا وَمَقْلِبِ الْقُلُوبِ :

بَابُ ۱۲۲۳ إِنَّ لِلَّهِ مَا تَهْتَدُونَ لِأَسْمَاءَ لَا وَحْدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ



أَمَّا تَنَا قَالِيَهُ الْمَشْهُورُ :

ہے جس نے اس کے بعد زندہ کیا کہ ہم چکے تھے اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے :

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ خَرِشَةَ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ يَا سَمِيكَ نَمُوتْ وَغَيًّا وَرَدًّا اسْتَيْقِظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَرَأَيْتُهُ الْمَشْهُورُ :

۲۲۴۸۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زید بن حراش نے، ان سے خریشہ بن الحارث نے، ان سے ابی ذرؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں لیٹنے جاتے تو کہتے "تیرے ہی نام پر مرے گی اور اسی پر زندہ ہیں" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے "تمام تعریف اس ذات کی ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے"۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَانِ أَحَدُكُمْ إِذَا أَلَاكَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا لِلشَّيْطَانِ وَحَبِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ أَنْ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَيُعْطِيَهُ شَيْطَانُ أَبَدًا :

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے "شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا۔ اور جو میں رزق دینا اسے بھی شیطان سے دور رکھنا" تو اگر اسی صحبت میں ان دووں سے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْكَةَ حَدَّثَنَا نُفَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ بِكَلَابِ الْمُعَلَّمَةِ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ بِكَلَابِكَ الْمُعَلَّمَةِ وَذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ فَأَمْسِكِي فَكُلِي وَإِذَا رَمَيْتِ بِالْعِصَا مِنْ نَخْوَرٍ فَكُلِي . تَوَمَّ لَے کھا سکتے ہو اور جب شکار پر تیر پھینک دو اور وہ اسے بھاڑ دے تو ایسا شکار بھی کھاؤ :

۲۲۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسکن نے حدیث بیان کی، ان سے نفیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے مدھائے ہوئے کتے فکار کے لیے چھوڑتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مدھائے ہوئے کتے چھوڑ دو اور اس کے ساتھ اللہ کا نام بھی لے لو پھر وہ کوئی شکار نہ کرے گا اور وہ اسے بھاڑ دے تو ایسا شکار بھی کھاؤ :

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْدَةَ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مَا حَدَّثْنَا عَنْهُ هُوَ بِشْرُكَ يَا تُوْنَا يُلْطَحَانِ لَا نَذَرِي يَذْكُرُونَ

۲۲۵۱۔ ہم سے یونس بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو خالد احمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہاں کے قبیلے ابھی حال ہی میں اسلام لائے ہیں اور وہ ہمیں گوشت لاکر دیتے ہیں۔ ہمیں یقین نہیں

ہوتا کہ ذبح کرتے وقت انھوں نے اللہ کا نام بھی بیاختیا نہیں تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔ اس روایت کی متابعت محمد بن عبدالرحمن اور دراوردی اور اسامہ بن حصص نے کی ہے۔

۲۲۵۲۔ ہم سے حصص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اوزان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میٹھ حوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہے۔

۲۲۵۳۔ ہم سے حصص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اوزان سے جنید رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن دیکھا تھا۔ پھر آنحضرت نے خلیہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح ابھی نہ کیا ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۲۲۵۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اوزان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھایا کرو، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔

۱۲۴۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اس کے

ناموں کے متعلق بیانات اہل نجیب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا

”وذلك في ذات الاله“ اس مصرع میں انھوں نے لفظ

ذات کو اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے۔

۲۲۵۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جابر ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو جن میں نجیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، صحابہ مجھے عسید اللہ بن عیاض نے خبر دی کہ حادث کی ما جزادی نے انھیں بتایا کہ جب لوگ نجیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے متفق ہوئے

اسمہ اللہ علیہا ام لا قال اذكروا انتم اسمہ اللہ واكلوا تا بعه فحدث ابن عبد الرحمن و المذرا و روى و اسامہ بن حصص۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا حَصَصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَتَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبَتَيْنِ يَسْتَعِي وَيَكْبِتُ۔

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا حَصَصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ دَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَدْبَحْ مَكَاتَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَدْبَحْ فَلْيَدْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ۔

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لُعَيْبٍ حَدَّثَنَا دُرْقَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُقُوا يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَنْ كَانَ كَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ۔

۱۲۴۵۔ مَا يَنْ كَرُ فِي الدَّاتِ وَ

الْتَعَوَتْ وَاسْمَاءُ اللَّهِ وَقَالَ نَجْبِيَّةٌ دَ

ذَلِكُ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ فَذَكَرَ الْمَدَاتِ

بِاسْمِهِ تَعَالَى۔

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْتَقَفِي حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَشْرَةً مِنْهُمْ نَجْبِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَازٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا حِينَ

اور وہ قید میں تھے، تو اسی زمانے میں انھوں نے ان سے بال مؤذن نے کہے لیے اُسٹر لیا تھا۔ جب وہ لوگ غیبی رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر قتل کرنے لگے گئے تو انھوں نے یہ اشعار کہے۔ (ترجمہ)۔

”اور جب سلمان ہولے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی پروا نہیں کہ مجھے کس پہلو پر قتل کیا جائے گا اور میرا یہ فرمانا اللہ کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کرے۔“

پھر ابن الحارث نے انھیں قتل کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس حادثہ کی اطلاع اسی دن دی جس دن یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

۱۲۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”عسی علیہ السلام کی ترجمانی کرتے ہوئے، اور نوروہ جانتا ہے جو میرے دل میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو میرے دل (نفس) میں ہے۔“

۲۲۵۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں اور اسی لیے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا، اور اللہ سے زیادہ کوئی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔

۲۲۵۷۔ ہم سے عبلان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو صالح نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا، اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ ”میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔“

۲۲۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

اجتمعوا استغاثوا منها موسى يستجدها رها  
فلما خدجوا من الحرم ليقتلوه قال حبيب  
النصاري

دَسْتُ أَبَايَ حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا  
حَلَى آيِي شَيْئًا كَانَ لِلَّهِ مَصِيرِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَلَنْ يَشَأَ  
يُبَارِكَ عَلَى أَوْصَالِ شَيْءٍ مَسْرُوعِي  
فَعَتَلَهُ بَنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا

بِأَبِي ۱۲۴۶ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَيُعَذِّبُكُمْ  
اللَّهُ نَفْسَهُ . وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى تَعْلَمُ  
مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي  
نَفْسِكَ

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ  
حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْمُومُ  
مِنَ اللَّهِ

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ  
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ هُوَ وَهُوَ  
عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي لَغَلِبُ غَضَبِي

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ

علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اھل گروہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتے ہیں تو میں اس کے ایک ہاتھ قریب آجاتا ہوں اھل گروہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آجاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتے ہیں تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں؛

۱۲۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی ذات کے سوا تمام چیزیں مٹ جانے والی ہیں؛

تَعَالَىٰ أَنَا عِنْدَ ظِلِّ عِبْدِي فِي ذَرَاتٍ مَّعَهُ لَا دُكْرُفِي فَيَا دُكْرُفِي فِي نَفْسِهِ ذَكْرَتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ دُكْرُفِي فِي مَكْرَةٍ ذَكْرَتُهُ فِي مَكْرَةٍ خَيْرٌ مِنْهُ فَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِمِثْلِ تَقَرُّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَاعًا فَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَاعًا تَقَرُّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَسْجُودٌ أَتَيْتُهُ هَرُودَةً؛

۱۲۴۸۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ؛

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِكَ أَرْجُوكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْسَنُكُمْ شَيْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَلْسَرُ؛

۱۲۴۹۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلِتَصْنَعْ عَلَىٰ عِبَادِي تُفْعَلِي وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجَوَّرِي بِأَعْيُنِنَا؛

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَآخَرُ بَيْدٍ إِلَىٰ عَيْنَيْهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَحْوَرُ الْعَيْنَيْنِ لَيْمُنِي كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَةً طَائِفَةً؛

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةَ قَالَ مِمَّنْ أَلْسَا حِينَ النَّبِيِّ

۲۲۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی آپ کہہ دیجئے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر بھیجے اور اسے عذاب نازل کرے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں؛ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے "یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے" تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی کہ "میں تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "یا تمھیں فرقہ بندی میں مبتلا کر دے" ذکر یہ بھی غلاب کی قسم ہے، تو آنحضرت نے فرمایا کہ "یہ آسان ہے۔"

۱۲۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نما کہ میری آنکھوں کے سامنے تیری پرورش ہو؛ اور ارشاد خداوندی "ہماری آنکھوں کے سامنے جاری تھی۔"

۲۲۶۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ کا نام نہیں ہے اور آپ نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور دجال مسیح کی دائیں آنکھ کافی ہوگی۔ جیسے اس کی آنکھ پر گھور کا ایک اٹھا ہوا دانا ہوگا۔

۲۲۶۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں قتادہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أُنْذِرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ إِنَّهُ أَعْوَرُ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ حَيْثِيهِ كَمَا قُرْءَ

**باب ۱۲۹ قول اللہ تعالیٰ ہُوَ اللہُ الْخَالِقُ**  
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

۲۲۶۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبُ حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَتَهُمْ مَا بُولُوا سَيَا قَا رَادُوا أَنْ يَسْتَمِعُوا يَهْتَفُونَ وَلَا يَجْمَعُونَ مَسَ لُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزَلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مِنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قُرْظَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ تَخْلُقُ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا

**باب ۱۳۰ قول اللہ تعالیٰ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدِي**

۲۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ عَنْ مُصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْبُؤْسَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَقُولُونَ لَوْ أَنْشَقَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَنَا أَدَمُ يَقُولُونَ يَا أَدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ عَلَى نَحْيٍ شَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ دَيْدُ كُرْ

سنا، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تجھے نبی بھی بھیجے، ان سب نے جھوٹے کانے سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ وہ کانانا ہوگا اور تمھارا رب کانانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "کافر"۔

۱۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور صورت گری کرنے والا ہے"

۲۲۶۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عفان نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن محیریز نے اولان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ غزوہ بنو المصطلق میں انھیں باندیاں غنیمت میں ملیں تو انھوں نے جاہل کہ ان سے ہم بستی کریں لیکن حمل نہ ٹھہرے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی نقصان نہیں کیونکہ قیامت تک جو بھی مخلوق پیدا ہوگی اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کھ دیا ہے۔ اور مجاہد نے قرظہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی چیز جو پیدا ہوتی ہے اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے

۱۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لما خلقت بیدی" (جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا)

۲۲۶۳۔ مجھ سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی طرح مومنوں کو جمع کرے گا۔ پھر وہ کہیں گے کاش ہم اپنے رب کے پاس کوئی سفارش لے جاتے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملتا۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے یا آدم! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا (اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا) اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجیے تاکہ ہمیں اپنی اس حالت سے آرام ملے



لَهُمْ خُطْبَتُهُ الَّتِي آصَابَ ذَكِرَيْنِ اِثْنَا نَوْحًا  
 قَاتِلَهُ اَوَّلُ رُسُلٍ بَعَثَهُ اللهُ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ  
 قَبْلُ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ  
 خُطْبَتَهُ الَّتِي آصَابَ ذَكِرَيْنِ اِثْنَا اَبْرَاهِيْمَ  
 تَحِيْلَ الرَّحْمَنِ قِيَاوُنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ  
 هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خُطْبَايَاهُ الَّتِي آصَابَهَا  
 ذَكِرَيْنِ اِثْنَا مُوسٰى عَبْدًا اَتَاهُ اللهُ التَّوْرَةَ  
 وَكَلَّمَهُ تَنْكِيلِيًّا قِيَاوُنَ مُوسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ  
 هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خُطْبَتَهُ الَّتِي آصَابَ  
 ذَكِرَيْنِ اِثْنَا عِيسٰى عَبْدًا اللهُ دَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ  
 دُرُودُهُ قِيَاوُنَ عِيسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ  
 ذَكِرَيْنِ اِثْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا  
 غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قِيَاوُنِي  
 فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَاذِنُ عَلَى رَجْعِي فَيُؤَذِّنُ لِي عَلَيْهِ  
 فَاِذَا رَأَيْتُ رَجْعِي دَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا قِيَدَ عُنِّي  
 مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَدَّ عَنِّي لَعَزَّيْقَالُ لِي اِرْفَعُ  
 مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطِيهِ مَا شَفَعُ لَشَفَعُ  
 فَاَحْمَدُ رَجْعِي بِمُحَامِدٍ عَلَيْهِمَا ثَعْرٌ اَشْفَعُ  
 يَبْعُدُنِي حَتّٰى اَدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ  
 فَاِذَا رَأَيْتُ رَجْعِي دَقَعْتُ سَاجِدًا قِيَدَ عُنِّي مَا  
 شَاءَ اللهُ اَنْ يَدَّ عَنِّي لَعَزَّيْقَالُ اِرْفَعُ مُحَمَّدٌ  
 قُلْ يُسْمِعُ وَسَلْ تُعْطِيهِ مَا شَفَعُ لَشَفَعُ فَاَحْمَدُ  
 رَجْعِي بِمُحَامِدٍ عَلَيْهِمَا ثَعْرٌ اَشْفَعُ يَبْعُدُنِي  
 حَتّٰى اَدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاِذَا رَأَيْتُ  
 رَجْعِي دَقَعْتُ سَاجِدًا قِيَدَ عُنِّي مَا شَاءَ اللهُ اَنْ  
 يَدَّ عَنِّي لَعَزَّيْقَالُ اِرْفَعُ مُحَمَّدٌ قُلْ يُسْمِعُ  
 وَسَلْ تُعْطِيهِ مَا شَفَعُ لَشَفَعُ فَاَحْمَدُ رَجْعِي بِمُحَامِدٍ  
 عَلَيْهِمَا ثَعْرٌ اَشْفَعُ يَبْعُدُنِي حَتّٰى اَدْخِلَهُمُ  
 الْجَنَّةَ ثُمَّ اَرْجِعُ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي السَّارِ

آدم علیہ السلام فرمائیں گے، میں اس کے ہوتی نہیں پھر وہ اپنی غلطی کا ان کے  
 سامنے ذکر کریں گے، البتہ تم لوگ نور علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ  
 وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں پر بھیجا تھا۔ چنانچہ سب  
 نور علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی غدر کریں گے کہ میں اس کا  
 اہل نہیں ہوں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھی۔ البتہ تم  
 ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں، سب لوگ ابراہیم  
 علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں  
 ہوں اور اپنی غلطیوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے۔ البتہ تم لوگ موسیٰ  
 علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے انہیں  
 قرأت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کے  
 پاس آئیں گے لیکن آپ بھی غدر کریں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور  
 ان کے سامنے اپنی غلطی کا ذکر کریں گے۔ البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے  
 پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی  
 روح ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں  
 اس کا اہل نہیں۔ تم سب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ  
 ایسے بندے ہیں کہ ان کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں معاف کر دی گئی تھیں۔  
 چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ پھر  
 اپنے رب سے شفاعت کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی  
 پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا  
 اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اسی حالت میں چھوڑے سکے گا۔ پھر مجھ  
 سے کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو! ناجائزے گا۔ مانگو! دیا جائے گا۔  
 شفاعت کرو، شفاعت منظور کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی تعریف  
 ان تعریفوں سے کروں گا جو مجھے وہ سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا  
 اور میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا  
 پھر میں لوگوں کا اور اپنے رب کو دیکھوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا  
 اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر  
 کہا جائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو! سنا جائے گا۔ مانگو! دیا جائے گا، شفاعت  
 کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی وہ تعریفیں  
 کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور شفاعت کروں گا۔ چنانچہ پھر میرے

لیے حذر کر کر دی جائے گی اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں لوگوں کو اور کہوں گا اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوا ان کے جنہیں قرآن نے روک دیا ہے اور انہیں ہمیشہ ہی دامن رہنا ہے۔ انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور جو کے دانے کے برابر بھی ان کے دل میں خیر ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور ان کے دل میں گہوں کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔

لَا مَنْ حَبَسَهُ النَّارُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ  
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ  
مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ  
بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً ۝

ہوگی پھر جہنم سے وہ بھی نکالے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ذرہ کے برابر بھی خیر ہوگی۔  
۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْ  
اللَّهُ مَلَأَى لَا يَخْبِتُهَا نَفَقَةُ سَعَاءُ النَّيْلِ وَ  
الزَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ قَاتِلًا لَمْ يَنْفُسْ مَا فِي يَدِهِمْ وَقَالَ  
عَزَّوَجَلَّ عَلَى الْمَاءِ وَيَبِيدُ الْآخَرَى الْمَيِّتَانِ  
يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ ۝

۲۲۶۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے  
خبر دی۔ ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اہد  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، اسے رات دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی  
آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب اس نے آسمان و زمین پیدا  
کیے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے۔ اس نے بھی اس میں کوئی کمی  
نہیں پیدا کی جو اس کے ہاتھ میں ہے اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر  
ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ جھکاتا اور  
اٹھاتا رہتا ہے ۝

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُقْتَدِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الْقَيْسِ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ يَمِينِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا  
أَمْلِكُ رَدَاةً سَعِيدَةً عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ  
سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ  
اللَّهُ الْأَرْضَ ۝

۲۲۶۵۔ ہم سے مقدم بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے  
نافع نے اور ان سے ابن عمر نے (رضی اللہ عنہ) کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور  
آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوگا پھر کہے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس  
کی رعایت سعید بن مالک کے واسطے سے کی اور عمر بن حمزہ نے بیان  
کیا کہ میں نے سالم سے سنا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور  
انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔ اور ابو الیمان نے  
بیان کیا، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں ابو سلمہ  
نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ زمین کو اپنی مٹھی میں لے  
لے گا ۝

۲۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَكَثِيرَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْلِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْجِبَالَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى لَضْبِجٍ فَمَا يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ كَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَنَادَيْنِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَّازٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِي وَتَصَدَّقَ لِي ۝

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عِيَّازٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْلِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى لَضْبِجٍ وَالْجِبَالَ وَالْخَلَائِقَ عَلَى لَضْبِجٍ فَمَا يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّكَ حَتَّى بَدَتْ كَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۝

**باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تَخْصَى أَحَدٌ مِنْ اللَّهِ وَقَالَ مُنْبِذٌ اللَّهُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا تَخْصَى أَحَدٌ مِنَ اللَّهِ ۝**

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۲۲۶۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی انھوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا انھوں نے سفیان سے ان سے منصور نے اور سفیان نے ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر، اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مخلوقات کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ“ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ اس روایت میں فضیل بن عیاض نے منصور کے واسطے سے اضافہ کیا، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے، ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ پھر آنحضرتؐ اس پر تعجب کی وجہ سے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیے ۝

۲۲۶۷۔ ہم سے عربی حنفی بن غیاث نے ضعیف بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابراہیم سے سنا، کہا کہ میں نے علقمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابراہیم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا۔ زمین کو ایک انگلی پر روک لے گا، درخت اور مٹی کو ایک انگلی پر روک لے گا اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس پر ہنس دیے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت دکھائی دینے لگے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ“

۱۲۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ”اللہ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں“ اور عبید اللہ بن عمرو نے عبد الملک کے واسطے سے روایت کی کہ ”اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں“

۲۲۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمرو

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے غیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و رواد نے اور ان سے غیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مذکر دیکھوں تو سب سے پہلے تلوار سے اس کی گردن مار دوں پھر بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے بلاشبہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا، چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے جیسے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

۱۲۵۲۔ آپ کہہ دیجیے کہ شہادت کے اعتبار سے کیا بے عزت بڑی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ”شی“ (چیز) سے تعبیر کیا۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو ”شی“ کہا۔ جبکہ قرآن بھی اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے“

۲۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خردی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے پوچھا کیا آپ کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں انھوں نے ان کے نام بتائے۔

۱۲۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کا عرش پانی پر تھا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے“ ابو العالیہ نے بیان کیا کہ ”استوی الی السماء“ کا مفہوم ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ ”فسوحن“ یعنی پھر انھیں پیدا کیا۔ مجاہد نے کہا کہ ”استوی“ بمعنی علا علی العرش ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”مجید“ بمعنی کریم ہے۔ ”الودود“ بمعنی المحبیب، بولتے ہیں ”حمید مجید“ گو یا یہ فیصل کے وزن پر

أَبُوهُمَا نَحْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَثَّابٍ كَاتِبِ الْمَجْدَةِ عَنِ الْمُخْبِرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ نَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَفَعَيْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُسْتَفِيعٍ قَبْلَكُمْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرِهِ اللَّهُ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدُوِّ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبَ الْمُبْتَدِرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمُدْحَضَةَ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ۝

باب ۲۵۲ قُلْ أَتَى شَيْءٌ أَكْبَرُ شَهَادَةٍ دَسَّيَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلْ اللَّهُ دَسَّيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۝

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا السُّورَةُ سَمَاهَا ۝

باب ۲۵۳ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى هَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَبِيبُ يَقَالُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

كَأَنَّهُ قَبِيلٌ مِّنْ تَاجِدٍ مَّعْشُورٍ  
مِّنْ حَمِيدٍ

ماہر سے ہے اور محمد، حمید سے ہے :

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُمَزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ  
ابْنِ عُقْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَأَلْتُ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ  
مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبُلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ  
قَالُوا بِفَرْتَنَّا فَأَعْطَيْنَا فَمَا خَلَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ  
الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبُلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ لَإِذْ  
لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا أَقْبَلْنَا جِئْنَاكَ  
لِنَنْتَفِعَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ آدِلٍ هَذَا  
الْأَمْرَ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ  
قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ فَنُفِخَتْ السَّمَوَاتُ  
وَالْأَرْضُ وَكَتَبَ فِي الْمَذَكِرَةِ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ آتَانِي  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَذْرُكَ نَاقَتَكَ فَقَدْ  
ذَهَبَتْ فَأَطْلُقْنَهَا أَطْلُبَهَا فَإِذَا السَّرَابُ  
يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَآيَعَالُ اللَّهِ كَوْدَتْ أَهْمًا قَدْ  
ذَهَبَتْ وَلَوْ أَقْبُرُ

۲۲۴۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے  
اعمش نے، ان سے جامع بن شداد نے، ان سے صفوان بن عقر نے اور ان سے  
عمر بن حصین نے رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنو تميم کے کچھ لوگ آئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو تميم! بشارت قبول کرو، انھوں  
نے اس پر کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت دے دی۔ اب ہمیں بخشش بھی  
دے دیجیے۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ  
اے اہل یمن! بنو تميم نے بشارت نہیں قبول کی، تم اسے قبول کرو، انھوں  
نے کہا کہ ہم نے قبول کر لی۔ ہم آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ  
دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس دنیا کی ابتداء کے متعلق  
پوچھیں کہ کس طرح تھی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں  
تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمان وزمین پیدا کیے اور  
روح محفوظ میں ہر چیز کھ دی۔ (عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) مجھے  
ایک شخص نے آکر خبر دی کہ عمران اپنی ادنیٰ کی خبر لو۔ وہ بھاگ گئی ہے۔  
چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے ادا اس کے  
درمیان ریت کا چٹیل میدان حائل ہے۔ اور خدا کی قسم! میری تمنا ہے کہ  
وہ چلی ہی گئی ہوتی اور میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا :

۲۲۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق  
نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا، جو  
دن رات وہ کرتا رہتا ہے، کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے زمین و آسمان  
کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے اس سارے خرچ نے اس  
میں کوئی کمی نہیں کی۔ جو اس کے ہاتھ میں ہے ادا اس کا عرش پانی پر  
ہے ادا اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا، اور  
جھکاتا ہے :

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَإِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغِيصُهَا نَفَقَةٌ سَحَابٌ  
الْكَلِيلُ وَالْغَمَامُ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلْقُ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَرَاهُ لَمْ يَنْفَقْ مَا فِي يَمِينِهِ  
وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرَى الْفَيْضُ  
يَزْفَعُ وَيَغِيصُ :

۲۲۴۲۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

اُنْمَقَدَ فِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ  
 أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَفْكُو فَبَعَلَ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَتَى اللَّهُ وَ  
 أَمْسَكَ عَلَيْكَ نَدَجَكَ قَالَتْ فَأَيْغَةُ كَوَّانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَمَّا شَيْئًا  
 كَلَّمَهُ هَذِهِ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى  
 أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكَ  
 أَهْلًا يَكُنْ زَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ  
 سَمَوَاتٍ دَعَن ثَابِتٍ وَ تَخْفَى فِي لَفْظِكَ مَا اللَّهُ  
 مُبْدِيهِ وَ تَخْفَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي ثَابِتٍ زَيْنَبُ  
 وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ۝

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَيْسَى  
 ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
 نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ  
 وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْرًا وَ لَحْمًا وَ كَانَتْ  
 تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ ۝

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
 حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
 لَمَّا فَخَّي الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ  
 رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي ۝

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي  
 مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي  
 هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمَنَ  
 بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَ مَامَ وَ مَحَانَ  
 كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُثْبِتَ لَهُ الْجَنَّةَ هَاجِرَ

نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے  
 ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ زید بن حارثہ رضی  
 اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرنے لگے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔ عائشہ  
 رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر آنحضور کسی بات کو چپانے والے ہوتے  
 تو اسے مژور چپاتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ زینب رضی اللہ عنہا تمام  
 ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ تم لوگوں کی تمہارے  
 گھر والوں نے شادی کی اور میری اللہ تعالیٰ نے کی، سات آسمانوں کے  
 اوپر سے۔ اور ثابت سے مروی ہے کہ آیت ”اور آپ اس چیز کو اپنے  
 دل میں چپاتے ہیں جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے“ زینب اور زید بن  
 حارثہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۝

۲۲۴۳۔ ہم سے حماد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ  
 ابن طہمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ  
 عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ یہ وہ کی آیت زینب بنت جحش رضی  
 اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور  
 گوشت کے دلیہ کی دعوت دی اور زینب رضی اللہ عنہا تمام  
 ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ  
 نے آسمان پر کرایا تھا ۝

۲۲۴۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے  
 خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے،  
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا  
 کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے ۝

۲۲۴۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن  
 فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان  
 کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے  
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے  
 رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس نے

ہجرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی، صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو دے دیں؟ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ہر درجہ درجہوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا غرض ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

۲۲۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے فرمایا اے ابو ذر! کیا تمہیں معلوم ہے، یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور نجد کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر اسے اجازت دی جاتی ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قراوت کے مطابق۔

۲۲۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سبا نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اور لیث نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سبا نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش کی اور سورہ توبہ کی آخری آیت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی۔ یہ آیات مجھے کسی اور کے پاس نہیں ملی تھیں ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ“ سورہ بارات کے آخر تک۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے یہی حدیث اور بیان کیا کہ ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الْيَتِيمَ وَيَدْرِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَحِي النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْيَزْدَدُ مِائَةً أَوْ سَطَّ الْجَنَّةِ دَاخِلِي الْجَنَّةِ دَفَوْقَهُ عَوْشُ الرَّحْمَنِ رَمْنَهُ تَفَجَّرَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ ۝

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا عَرَبَتِ النَّفْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَذَرِي آيَةً تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ نِيلَ لَهَا الرُّجُوعُ حَيْثُ جِئَتْ فَتَطْلُعُ مِنْ مَخْرَجِهَا ثُمَّ تَمَّا ذَلِكَ مُسْتَقَرًّا لَهَا فِي مَوَاقِعِ عَبْدِ اللَّهِ ۝

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَمَا لَ الْكَلْبِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ سَبَّاقٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَتَبِعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ الْخُرُوجَ مِنَ التَّوْبَةِ مَعَ ابْنِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَوْ أَحَدُهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَهُ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاصَمَهُ بَرَاءٌ ۝

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَدَلَّةٌ إِلَّا اللَّهُ (لَعَلَّكُمْ الْخُلُوعُ لَدَلَّةٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَدَلَّةٌ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَبِيرِ) ۝

۲۲۷۸۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بڑا اور بڑا ہی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی رب نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے ۝

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَادًا أَنَا وَمُوسَى أَخِذْ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَ قَالَ أَلَمْ أَجِشُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُوثَقُ وَأَنَا مُوسَى أَخِذْ بِالْعَرْشِ ۝

۲۲۷۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ابن سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے پکڑے کھڑے ہوں گے اور مجھوں نے عبد اللہ بن الفضل سے روایت کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے ہیں ۝

بَابُ قَوْلِهِ اللَّهُ تَعَالَى تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ دُرُودًا لِّیَوْمٍ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ تَبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا خَيْرَ أَعْلَمُ لِيْ عَلِمَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُدْعُو أَنَّهُ يَا نَبِيَّ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَوْلُ الصَّالِحُ يُرْفَعُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ

۱۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”فرشتے اور روح القدس اس کی طرف چڑھتے ہیں۔“ اور اللہ جل وکرمہ کا ارشاد ”اس کی طرف پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں“ اور ابو جعفر نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ مجھے اس شخص کی خبر لا کر دو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے۔ ذی المعارج سے مراد فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں

إِلَى اللَّهِ ۝

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۲۲۸۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن فرشتے آتے رہتے ہیں اور ہر عصر اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں، جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہوئی ہے پھر اللہ تمہارے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اسے تمہاری خوب اطلاع رہتی ہے، پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور کی برابر بھی صدقہ کیا، اور اللہ تک حلال کمائی ہی پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرے گا اور صدقہ کرنے والے کے لیے اس میں بڑھاوا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ جیسا ہو جاتا ہے اور وہ قمارنے اس کی روایت عبداللہ بن دینار سے کی، انھوں نے سعید بن لیسا سے انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ کی طرف پاک چیز ہی جاتی ہے :

۲۲۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پریشانی کے وقت کرتے تھے ”کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو عظیم ہے اور بڑبڑا رہے کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی مہبود اللہ کے سوا نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے :

۲۲۸۲۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابن نعم یا نعم نے۔ قیسہ کو شک تھا۔ اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ فَيَكُونُ مَلَأَتُهُ بِاللَّيْلِ وَمَلَأَتُهُ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرِضُ الَّذِينَ بَاتُوا فَيَكُونُ قِيَسًا لَهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَإِنَّا نَبْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانِهِ ثُمَّ يُورِثُهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرِثُ أَحَدُكُمُ فُلُوهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرَفَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ :

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْعُو بِهِمْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَدِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ :

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَيْسَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ ابْنِ نُعْمٍ شَقَّ قَيْسَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَوَّأَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبِيَةٍ فَفَسَّهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ان کے والد نے، انھیں ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے میں سے کچھ کچا سونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آنحضرت نے اسے اقرع بن حابس خطلی عیینہ بن بدر فزازی، علقمہ بن علاش العامری اور زید الخلی الطائی میں تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں اس کے ذریعہ ان کی تالیف قلب کرتا ہوں پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، ڈاڑھی گھٹی تھی، دونوں رخسار ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے ڈرو، آنحضرت نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا۔ اس نے مجھے زمین پر سائیں بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پھر حاضرین میں سے ایک صاحب نے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ میرا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، تو آنحضرت نے منع فرمایا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھینک دیے جائیں گے جس طرح تیرکان سے نکال دیا جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کا دور پایا تو انھیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

۲۲۸۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوزد مدنی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت ”والشمس تجري مستقرها“ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

۱۲۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اس دن بعض چہرے ترو تازہ

ہونگے وہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔“

۲۲۸۴۔ ہم سے عمرو بن عوف نے حدیث بیان کی ان سے خالد اور شیم

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَكَتْ عَلِيٌّ وَهُوَ بِأَلْيَمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُحَيْبَةَ فِي مَوْبِئِهَا فَتَسَمَّيَا بَيْنَ الْأَفْرَجِ بْنِ حَالِسٍ الْخَطْلِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاشَةَ الْغَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَلِيلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبَهَانَ فَتَخَضَّعَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِمْ مَسَادِيدُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَدَّاهَا قَالَتْ إِنَّمَا أَنَا لَكُمُهَا فَأَقْبَلَ رَجُلٌ خَائِرُ الْعَبَسِيِّينَ تَأْتِي الْعَجَمِينَ كَثُفَ الرَّحِيَّةِ مُشْرِفُ الْجَنَّتَيْنِ فَعَلَوُا التَّارِسَ فَقَالَ يَا هَؤُلَاءِ أَتَنِي اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُعْطِيهِمُ اللَّهُ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْتِي مَتَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْقَوْمُ قَتْلَهُ أَسَاهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ مِنْ ضُرُفِي هَذَا قَوْمًا يَفْرَعُونَ الْفُلَانَ لَا يَجِئَا وَدُحْنَا جِرْهُمُ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرَوِّقُ الشُّهُورِ مِنَ التَّوَمِيَّةِ يَغْتَنُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَدْنَانِ لَيْنُ أَدْرَكْتُهُمْ لَا قَتَلْتُهُمْ قَتَلَ عَادٌ ۝

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَتْ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ ۝

۱۲۵۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى - وَجُوهٌ

يَعْرِضُونَ نَارُكُمْ إِلَى رَبِّهَا نَارُكُمْ ۝

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا، چودھویں رات کا چاند تھا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔ پس اگر تمہیں اس کی استطاعت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج غروب ہونے کے پہلے کی نمازوں میں مستحی نہ ہو تو ایسا کر لو۔

۲۲۸۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن یوسف الیربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔

۲۲۸۶۔ ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جضی نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے، ان سے یان بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت کے دن اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔

۲۲۸۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عطاء بن یدریش نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرت نے پوچھا کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے۔ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا کیا جب بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

وَهُمْ يَرَوْنَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ كَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَفْعَلُوا.

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يُونُسَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ عَيَانًا.

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ لَكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرُونَ هَذَا لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ.

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَضَامُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَضَامُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاتَّكُمُ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قِيْلَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ قِيْلَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
 النَّسْرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعْهُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
 الطَّوْغَيْتَ اتَّبَعَهَا غِيَتٌ وَتَبَقِيَ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا  
 شَارِعُوهَا أَوْ مَنَّا فَعَوَّاهَا شَكَ ابْرَاهِيمَ قِيْلَ تَبَهُوهُ  
 اللَّهُ قِيْلَ أَنَا رَجَعْتُ قِيْلُوا لَوْ هَذَا مَكَانُنَا  
 حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْتَاهُ  
 قِيْلَ تَبَهُوهُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ قِيْلُوا  
 أَنَا رَجَعْتُ قِيْلُوا لَوْ أَنْتَ رَبُّنَا قِيْلَ تَبَعُونَهُ وَ  
 يُصَوِّبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ مَا كُنَّا أَنَا  
 وَأُمِّي أَذَلَّ مَنْ يُجْبِرُهَا وَلَا يَنْكَلُهُ يَوْمَئِذٍ  
 إِلَّا التَّوْسُلُ وَدَعَا التَّوْسُلُ يَوْمَئِذٍ آلَ التَّهَمَّةِ  
 سَلِكُوا سَلِكِي فِي جَهَنَّمَ كَلَّا لَيْبٌ مِثْلَ شَوْكِ  
 السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ  
 أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدَرُ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَطَّ  
 النَّاسُ بِأَعْيَالِهِمْ فَمِنْهُمْ الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ  
 أَوْ الْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخَدَّلُ أَوْ الْهَازِي  
 أَوْ نَحْوَهُ ثُمَّ تَبَيَّنَ حَقُّ إِذَا نَزَعَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ  
 بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ  
 مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمْرًا لَمْ يَكُنْ أَنْ يُخْرِجُوا مِنْ  
 النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُفْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَمَنْ أَرَادَ  
 اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ تَبَعُوا نُهُمْ فِي النَّارِ يَا قِيْلَ السُّجُودُ تَأْكُلُ  
 النَّارُ ابْنَ آدَمَ لَا أَغْرَ السُّجُودُ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى  
 النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَغْرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ  
 قَدْ اسْتَحْجَرُوا فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ  
 فَيَمْسِكُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِيلِ  
 السَّيْلِ ثُمَّ يَنْفُخُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ  
 وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ أَخْرَجُ

لوگوں کو سچ کہے گا اور کہے گا کہ تم میں جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا اس  
 کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی عبادت کرتا تھا وہ سورج کے  
 پیچھے ہو جائے گا، جو چاند کی عبادت کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا  
 اور جو بتوں کی عبادت کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا پھر یہ است  
 باقی رہ جائے گی، اس میں اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے، یا  
 منافق ہوں گے، ابراہیم کو شک تھا پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا  
 کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک  
 کہ ہمارا رب آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچانیں گے  
 چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صودت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں  
 گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے  
 چنانچہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم کی پشت پر "مراط" نصب  
 کر دی جائے گی۔ اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو یاد کرنے  
 والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء کلام کر سکیں گے اور انبیاء کی  
 زبان پر ہوگا اے اللہ! محفوظ رکھ، محفوظ رکھ، اور جہنم میں سعدان کے  
 کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان دیکھا ہے، لوگوں  
 نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے  
 کہ اس کا طول و عرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہوگا۔ وہ لوگوں کو ان  
 کے اعمال کے بدلے میں اچک لیں گے، تو ان میں سے وہ ہوں گے جو  
 ہلاک ہونے والے ہوں گے اور اپنے عمل کی وجہ سے باقی رہ جائیں گے  
 یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور ان میں سے بعض نکڑے کر دیے  
 جائیں گے یا بدلہ دیے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کیے۔ پھر  
 اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ  
 ہوگا اور درخیزوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا  
 تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے  
 تھے انہیں جہنم سے نکال لیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا  
 چاہے گا، ان میں سے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا چنانچہ  
 فرشتے انہیں سمیٹوں گے اور جہنم میں پہنچائیں گے۔ جہنم ابن آدم کا  
 ہر عضو جسم کر دے گی سوا سجدہ کے اثر کے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر

أَهْلُ النَّارِ دُخُلُوا الْجَنَّةَ يَقُولُ أَتَدْرِبُ أَصْرُفَ  
وَجْهِي عَنِ النَّارِ يَا قُلْتُ قَدْ كَتَبَنِي رِيحُهَا وَآخِرَتِي  
ذِكْرًا وَهَذَا فَيْدُهَا اللَّهُ يَمَا شَاءَ أَنْ يَبْدُوهُ  
ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ  
أَنْ تَسْأَلَنِي خَيْرًا يَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ  
خَيْرًا دُعِيتُ رَبِّي مِنْ عُمُودٍ وَمَوَاقِئٍ مَا  
شَاءَ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قَادًا أَتَبَلَّ  
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتٌ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَتَدْرِبُ قُلْتُ مَنِي إِلَى بَابِ  
الْجَنَّةِ يَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيتَ عُمُودَكَ  
وَمَوَاقِئَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي خَيْرًا لَدُنِّي أُعْطِيتَ  
أَبَدًا أَوْ يَلِكُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ يَقُولُ أَتَدْرِبُ  
رَبِّي وَبَدَعُوا اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ  
أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ خَيْرًا يَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ  
لَا أَسْأَلُكَ خَيْرًا دُعِيتُ مَا شَاءَ مِنْ عُمُودٍ وَ  
مَوَاقِئٍ فَيَقْدِمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ قَادًا أَقَامَ  
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ أَنْفَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَرَارِي  
مَا فِيهَا مِنَ الْخَبِيرَةِ وَالشُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ  
اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَتَدْرِبُ أَذْخِلْنِي  
الْجَنَّةَ يَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتُ قَدْ أُعْطِيتَ عُمُودَكَ  
وَمَوَاقِئَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ خَيْرًا مَا أُعْطِيتَ  
فَيَقُولُ يَلِكُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ يَقُولُ أَتَدْرِبُ  
رَبِّي لَا أَكُونُ أَنْشَى خَلْقَكَ فَلَا يَزَالُ يَبْدُو  
حَتَّى يَصْحَبَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا صَحِبَكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ  
ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَا تَمْنَهُ  
فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَسْتَعِي حَتَّى لَانَ اللَّهُ لَيْدَ حُرَّةٍ  
يَقُولُ كَذَا كَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ  
قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ  
ابْنِ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ

حرام کیا ہے کہ وہ مسجد کے اثر کو جلائے۔ چنانچہ یہ لوگ جہنم سے اس  
حال میں نکلے جائیں گے کہ یہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آبِ حیات  
ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اگ کر نکلیں گے جس  
طرح سیلاب کے کڑے کڑے سے سبزہ اگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ  
بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا ایک شخص باقی رہ جائے گا  
جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری  
فرد ہوگا۔ وہ کہے گا اے رب! میرا چہرہ دوزخ سے پھرنے کیونکہ مجھے  
اس کی ہولنے ہلکان کر رکھا ہے اور اس کی تیزی نے بھلسا ڈالا ہے۔  
پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ  
چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تو  
اور مجھ سے مانگے گا، وہ کہے گا نہیں تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا  
اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے  
عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھردیگا۔  
پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر  
خاموش رہے گا جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا  
پھر وہ کہے گا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے، اللہ  
تعالیٰ کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے دیدیا  
ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو نہ مانگے گا۔ افسوس ابن آدم! تو کتنا  
عہد شکن ہے۔ پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا۔ آخر  
اللہ تعالیٰ پرچے گا کیا اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو اور اس کے  
سوا کچھ مانگے گا، وہ کہے گا تیرے غلبہ کی قسم! اس کے سوا اور کچھ  
نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص عہد و پیمان کرے گا۔  
چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ پھر جب وہ جنت  
کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی  
اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر صلابت اور مسرت ہے، اس کے  
بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے رب!  
مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان  
نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیدیا اس کے سوا اور کچھ نہیں  
مانگے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس ابن آدم! تو کتنا عہد شکن ہے

لَا يَرْدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَ عَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا خَفِضْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَيْ خَفِضْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَلِكَ التَّجَلُّ إِخْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ؛

وہ کہے گا اے رب مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت مہربا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر بسنس دے گا۔ جب بسنس دے گا تو اس کے متعلق کہے گا کہ اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے کہے گا کہ اپنی آرزو میں بیان کرو۔ وہ اپنی تمام آرزو میں بیان کرے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلانے لگے، وہ کہے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز یہاں تک کہ اس کی آرزو میں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزو میں اور انھیں جیسی اور انھیں ملیں گی۔ عطا دیں یزید نے بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، ان کی حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے۔ البتہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”یہ اور انھیں جیسی تھیں اور ملیں گی“ تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دس گنا اے ابو ہریرہؓ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آنحضرتؐ کا یہی ارشاد یاد ہے کہ ”یہ اور انھیں جیسی اور اس پر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرتؐ سے میں نے آپ کا یہ ارشاد یاد کیا ہے کہ ”تمہیں یہ سب چیزیں ملیں گی اور اس سے دس گنا اور“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔

۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَصَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ أُنْتَبِأُ بِهِ قَالَ هَلْ تَصْأَرُونَ فِي رُؤْيَاةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كُنْتَ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَأَنْتُمْ لَا تَصْأَرُونَ رُؤْيَاةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تَصْأَرُونَ فِي رُؤْيَاةِ رَبِّكُمْ ثُمَّ قَالَ يَنْبَغِي مُنَادٍ لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يُعْبَدُونَ فَيُنَادِيهِمْ أَمْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صُلَيْبِهِمْ وَأَمْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ آثَانِهِمْ وَأَمْحَابُ كُلِّ إِلَهَةٍ مَعَ إِلَهَتِهِمْ حَتَّى يَنْبَغِي مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاحِشٍ وَغُلَامَاتٍ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُؤْتَى بِحَبْلٍ تَعْرُفُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيَقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ

۲۲۸۸ - ہم سے یحییٰ بن مکبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم سورج اور چاند کو دیکھنے میں دشواری محسوس کرتے ہو جبکہ آسمان صاف ہو؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں دشواری نہیں پیش آئے گی، جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودانِ باطل کے پجاری اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے تھے، ان میں نیک و فاجر دونوں ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ بھی ہوں گے۔ پھر

دور رخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی، وہ ایسی ہوگی جیسے ریت کا میدان ہوتا ہے۔ پھر ہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، انھیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ خدا کے نہ بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں میرا ب کیا جائے، ان سے کہا جائے گا کہ بیو، اور پھر وہ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کے نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ میرا ب کیے جائیں، ان سے کہا جائے گا کہ بیو، اور انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے نیک و بد کار دونوں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکتے ہوئے ہو۔ جبکہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ بیان کیا کہ پھر اللہ جباران کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آنے لگا جس میں انھوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ اور کہیں گے کہ میں تمھارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا کیا تمھیں اس کی کوئی نشانی یاد ہے؟ وہ کہیں گے کہ ”ساق“ (پنڈلی)، پھر اللہ اپنی ساق کو کھولے گا اور ہر ٹخنوں اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائے گا۔ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو ریاء اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو جائے گی۔ پھر انھیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے اور انکڑے ہوں گے اور چوڑے گوکھریوں کے اور ایسے مڑے ہوئے کانٹے ہوں گے جیسے غدیں ہوتے ہیں، انھیں سوال کیا جاتا ہے ٹخنوں اس پر سے چشم ندن میں بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور

مُزَيَّرِينَ اللَّهُ قِيَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ مَا جَبَةً وَلَا وَلَدًا فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِينَا قِيَالُ اشْرَبُوا فَيَنْسَا قَطْرُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يَقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قِيَالُ لَنَا عُبْدُ الْمَسِيحِ بْنِ اللَّهِ قِيَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ مَا جَبَةً وَلَا وَلَدًا فَمَا تُرِيدُونَ قِيَالُ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِينَا قِيَالُ اشْرَبُوا فَيَنْسَا قَطْرُونَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَنِي آدَمَ قِيَالُ لَكُمْ مَا يَعْجِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ قِيَالُ فَاَرْتَأَاهُ دَعْنُ آخِوْجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ فَإِنَّا سَمِعْنَا مَنَادِيًا يَنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَ إِنَّمَا تَنْتَظِرُنَا قَالُوا قِيَالُ يَنْهَى الْجَنَّةَ فِي مَوَدَّةٍ غَيْرِ مَوَدَّتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَذَلْ مَرَّةً قِيَالُ أَنَا رَبُّكُمْ قِيَالُ لَوْ أَنَّ رَبَّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ قِيَالُ هَلْ يَمْسُكُ رَبُّنَا إِلَهًا تَعْرِفُونَهُ قِيَالُ لَوْ أَنَّ الشَّيْءَ يَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ قِيَالُ بَلَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسَمِعَهُ يَدَّ هَبْ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوذُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْحَسْرِ فَيَجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحَسْرُ قَالُوا مَدَّ حَصَةً مَزَلَتْ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَ كَلَابِيبُ وَ حَسَلَةٌ مُفْلَطَحَةٌ بِهَا شَوْكَةٌ عَقِيقًا يَمْكُؤُنَ يَجْبَدُ يَقَالُ لَهَا السَّعْدُ أَنْ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهَا كَالظَّالِمِينَ عَلَى بَرِيٍّ وَ كَالْمُؤْمِنِينَ وَ كَالْجَانِّ وَالْوَلَكِ قِيَالُ فَمَا مَسْكَوَرٌ نَاجٍ يَخُذُ دُشًّا وَ مَكْدُوشًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُوتَ خِرْهُمُ لِيُعْتَبَ سَخْنًا فَمَا أَنْتُمْ يَا سَيِّدِي لِي مَنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ نَكْوُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ فَلَا رَادَّ لَهُمْ قَدْ

تَجَوَّزُوا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانَنَا كَمَا نُوَلِّهِمْ  
يَوْمَئِذٍ مَعَنَا وَبِصُورَتِهِمْ مَعَنَا دَائِعُتُورُونَ مَعَنَا  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدَ تُحَرِّقْ  
قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَ  
يَحْزَمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ  
تَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ دَرِئًا أُنْصَابٍ سَاقِيَةٍ  
فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا  
فَمَنْ دَجَّدَ ثُمَّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نَصِيفٍ مِنْ إِيْمَانٍ  
فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ  
فَيَقُولُ أَذْهَبُوا فَمَنْ دَجَّدَ ثُمَّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ  
ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ  
عَرَفُوا قَالَ الْيَوْمَئِذٍ فَإِنْ تَوَضَّعْتُ قُوِيْ فَافْرُوْا  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً  
يُضَاعِفْهَا فَيُضَاعَفُ الْكَافِرُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ  
فَيَقُولُ الْحَبَابُ لَيْقِيَتْ شَفَاعَتِيْ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً  
مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ ائْتَمَحُوا فَيُلْقُونَ  
فِي كَهْدٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ لَيْقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ  
فَيَنْبُتُونَ فِي حَاقَتِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي  
حَبِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الْقَهْقَرَةِ  
إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّهْسِ مِنْهَا  
كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ  
فَيُخْرِجُونَ كَأَنَّهُمُ الْمُلُوكُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَائِهِمُ  
الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
هَذَا لَدَى عِثْقَاءِ الرَّحْمَنِ ادْخُلُوهَا الْجَنَّةَ يُغَيِّرُ  
عَمَلُ عَمَلُوهَا وَلَا خَيْرَ قَدْ مَوَّهَ فَيَقَالُ لَهُمْ تَكُونُ  
عَمَارًا يَتَمَّ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ حَاجُّ بْنُ وَهَابٍ  
حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْلَسُ  
الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهْبِئُوا يَدَ لَكَ

سوار کی طرح نذر بائیں گئے، ان میں سے بعض نوسیح سلامت نجات  
پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جلن کر پختہ نکلنے والے  
ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گزرے گا۔  
تم آج مجھ سے حق کے معاملے میں اس قدر سخت نہیں ہو جیسا کہ اس  
دن اللہ کے سامنے مؤمن کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں  
میں سے انھیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے  
بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے  
رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے دینک اعمال کرتے تھے۔  
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار  
کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ اور اللہ ان کی صورتوں کو دوزخ  
پر حرام کرنے کا چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جہنم  
میں قدم اور آدھی پٹلی تباہ ہوئی ہے۔ چنانچہ جنھیں وہ پہچانیں گے  
انھیں نکالیں گے۔ پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا  
کہ جاؤ اور جس کے دل میں آٹھ دینار کے برابر بھی ایمان ہو، اسے  
نکال لو۔ چنانچہ جسے وہ پہچانتے ہوں گے اسے نکالیں گے۔ پھر وہ  
واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں  
ذره برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو  
نکالیں گے، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق  
نہیں کرتے تو آیت پڑھو ”اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا“  
اگر ٹکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔ پھر انبیاء اور مؤمنین اور فرشتے شفقت  
کریں گے اور دوزخ جبروت کا ارشاد ہوگا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی ہے  
چنانچہ جہنم سے ایک ٹکی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ  
ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سامنے ایک نہر میں ڈال دیے  
جائیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے  
سے اس طرح آگ آئیں گے، جس طرح سیلاب کے کڑے کرکٹ  
سے سبزہ اگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے  
کنارے دیکھا ہوگا۔ تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز اگتا ہے  
اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ پھر وہ اس طرح نکلیں گے  
جیسے موتی۔ اس کے بعد ان کی گردنوں میں مہر میں ڈال دی جائیں گی۔



فَيَقُولُونَ لِمَا اسْتَشْفَعْنَا إِلَىٰ رَبِّنَا فَيُخْرِجُنَا مِنْ مَكَانِنَا  
 نَيَّا تُونَ اَدَمَ فَيَقُولُونَ اَنْتَ اَدَمُ الْاَوَّلَانِ خَلَقَكَ  
 اللَّهُ بِمِدَّةٍ دَأَسْتَكَ جَنَّتَهُ وَاسْمَكَ لَكَ  
 مَا لِيْكَتَهُ دَعَلَمَكَ اَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ لِّتَسْمَعُنَا  
 عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّىٰ يُرِجُّنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ  
 فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ قَالَ دَيِّدُكُمْ خَطِيئَتُهُ الَّتِي  
 اَصَابَ اَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ بَيَّنَّ عَنْهَا وَلَكِنْ  
 اَتُّوْا نُوْحًا اَوَّلَ يَحْيٰى بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَىٰ اَهْلِ الْاَرْضِ  
 فَيَا تُونَ نُوْحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَا كُمْ دَيِّدُكُمْ  
 خَطِيئَتُهُ الَّتِي اَصَابَ سُوَالَهُ رَبِّهِ يَغْيِرُ عَلَيْهِ  
 وَلَكِنْ اَتُّوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ  
 فَيَا تُونَ اِنَّا هِيْمُ فَيَقُولُ اِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ  
 يَدُكُمْ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ كَذَّبْتُمْ وَلَكِنْ اَتُّوْا مُوسٰى  
 عَبْدًا اَتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ وَفَزَّيْهُ عَجِيًّا  
 قَالَ فَيَا تُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ اِنِّي لَسْتُ هُنَا كُمْ وَ  
 يَدُكُمْ خَطِيئَتُهُ الَّتِي اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسِ  
 وَلَكِنْ اَتُّوْا عِيْسٰى عَبْدًا اَلَّهُ وَرَسُولُهُ دُرُوْحَ  
 اَلَّهُ وَكَلِمَتُهُ قَالَ فَيَا تُونَ عِيْسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ  
 هُنَا كُمْ وَلَكِنْ اَتُّوْا مُحَمَّدًا اَصْحٰى اَلَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمُ عَبْدٌ اَعْفَا اَلَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ  
 وَمَا تَاَخَّرَ فَيَا تُونَ فَاَسْتَاذُنْ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِهِ  
 فَيُؤَدِّنْ لِي عَلَيْهِ فَاذَا رَاَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاحِدًا  
 قَبْلَهُ عِيْسٰى مَا شَاءَ اَلَّهُ اَنْ يَدْعَنِي فَيَقُولُ اَرْفَعُ  
 مُحَمَّدًا وَقُلْ لِّيْسَمَ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ وَسَلِّ تُعْطُ  
 قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِي فَاُنْفِي عَلَىٰ رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ  
 يُعَلِّمُنِيْهِ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاَدْخُلُهَا  
 الْجَنَّةَ قَالَ فَتَادَةٌ وَتَمِيعَتُهُ اَيْضًا يَقُولُ فَاَخْرُجُ  
 فَاَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ اَدْخُلُهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ  
 اَعُوْذُ فَاَسْتَاذُنْ عَلَىٰ رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤَدِّنْ لِي عَلَيْهِ

اور انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انہیں "عقواء الرحمن" درجہ کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ) کہیں گے، انہیں اللہ نے بلا عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو، جنت میں داخل کیا ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور۔ اور حجاج بن منہال نے بیان کیا، ان سے جہام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومنوں کو روک رکھا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ کاش کوئی ہمارے رب سے ہماری شفاعت کرتا کہ ہمیں اس حالت سے نجات ملے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ انسانوں کے جبرائیل میں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت میں مقام عطا کیا، آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں تاکہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ بیان کیا کہ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو باوجود مانعت کے درخت کھا لینے کی وجہ سے ان سے ہوئی تھی۔ اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا۔ چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو بغیر علم کے اللہ رب العزت سے سوال کر کے انھوں نے کی تھی اور کہیں گے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ بیان کیا کہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی ہر مذکر کریں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور آپ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جن میں آپ نے غلط بیانی کی تھی اور کہیں گے کہ مومنوں علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بند ہیں جنہیں اللہ نے تدریت دی، انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور ان سے سرگوشی کی۔ بیان کیا کہ پھر لوگ مومنوں علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور آپ اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ایک شخص کو قتل کر کے آپ نے کی تھی، البتہ عیسیٰ

علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اللہ کی مدوح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ آپ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں۔ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کے لیے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ مجھے جیت تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لیے مدد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پھر میں نکالوں گا اور جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری مرتبہ اپنے رب سے اس کے گھر کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر جب میں اللہ رب العزت کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے یونہی چھوٹے رکھے گا۔ پھر فرمائے گا محمد! اٹھو، کہو سنا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ مانگو دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ اور میں اس کے مطابق جہنم سے لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ پھر میں لوگوں کو نکالوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہوگا یعنی جنہیں ہمیشہ ہی اس میں رہنا ہوگا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ”قرب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا“۔ فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے۔

فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا قِيدَ عُمَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَّ عَنِّي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ دَأْشَقُ لُشَقُّمْ وَسَلُّ نَعَطُ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْبِتِي عَلَى رِجْلِي يَتَنَاءَى وَتَحْمِيهِ يَعْلَمُ بَيْنَهُ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَعُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاَخْرُجُ فَاَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ النَّارِثَةَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلَى رِجْلِي فِي حَارِبَةٍ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا قِيدَ عُمَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَّ عَنِّي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعُ مُحَمَّدٌ وَقُلْ يُسْمِعُ دَأْشَقُ لُشَقُّمْ وَسَلُّ نَعَطُ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْبِتِي عَلَى رِجْلِي يَتَنَاءَى وَتَحْمِيهِ يَعْلَمُ بَيْنَهُ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَعُدُّ لِي حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَاَخْرُجُ فَاَخْرُجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَّهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى أَنْ تَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ هَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۸۹۔ ہم سے حمید اللہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَرَبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى

بلا بھیجا اور انھیں قبر میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آکر ملو۔ میں خوش پہن ہوں گا۔

۲۲۹۰۔ مجھ سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے سلیمان احول نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کی نمازیں یہ دعا کہتے تھے اے اللہ! ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان وزمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمان زمین کا نور ہے اور ان سب کا جو ان میں ہیں، تو حق ہے، تیرا قول حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے، دوزخ حق ہے قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سلسلے جھکا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر ہوس کیا۔ تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا۔ پس تجھے معاف کر دے۔ میرے وہ گناہ بھی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کروں گا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کیے اور وہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، ابو عبد اللہ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابراہیم نے طاؤس کے حوالہ سے ”قیام“ بیان کیا اور مجاہد نے ”قیوم“ کہا یعنی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ”قیام“ پڑھا اور دونوں ہی مدح کے لیے ہیں۔

۲۲۹۱۔ ہم سے یوسف بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے خثیمہ نے اور ان سے مدی بن ماتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجیح نہ ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے سکے۔

۲۲۹۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز ابن عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے، ان سے ابو بکر ابن عبد اللہ بن قیس نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنہیں ایسی ہوں گی جو خود اور ان میں سارا سامان چاندگی

الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ مَا فِي عَلَى الْعَوْصِ :

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سَلِيمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَبِقَوْلِكَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ حَقٌّ فَاتَّوَدَّحْتُ مَا لَسَاعَةً حَتَّى أَلْقِيَا لَكَ أَسْلَمْتُ بِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِلَّيْلِ خَا صَمْتُ بِكَ حَاكَمْتُ فَأَغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتَّ دَمَا أَحْرَمْتُ وَأَسَرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الذُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قِيَامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِيُومُ الْقَائِمُ كُلُّ شَيْءٍ ذَكَرْنَا عَنْهُ الْقِيَامُ وَكَلَاهُمَا مَدْحٌ :

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَثِيمَةَ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يُحْجِيهِ :

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلْتَانِ مِنِّي فِصَّةً

أَيُّهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَإِيْتُهُمَا  
وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى  
رِجْلِهِ إِلَّا رَدَّاهُ الْكِبَرُ عَلَى رَجُلِهِ فِي حَتِّهِ  
عَيْنٍ \*

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَصْبَغٍ وَجَاوِعُ بْنُ أَبِي  
كَاشِبٍ عَنْ أَبِي قَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ  
مَالَ أُمْرِيءٍ مُسْلِمٍ يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِقَى اللَّهَ  
دَهُوً عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَرَّفَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ  
اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الْبُذِينَ يَشْعُرُونَ بِعَهْدِ  
اللَّهِ وَآيَاتِهِمْ كُنَّا قَلِيلًا لِاخْلَاقٍ لَهُمْ فِي  
الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ - الْآيَةُ \*

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا  
يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ  
رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سَلْعَةٍ أَهْدَأُ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ  
مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى  
يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالُ  
أُمْرِيءٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فُضْلَ مَاءٍ يَقُولُ  
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا  
مَنَعْتَ فُضْلَ مَالٍ لَوْ تَعَمَلُ بِدَالِكِ \*

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّوْمَانُ قَدْ اسْتَدَارَا كَهَيْئَتِهِمَا

ہوگا اور یہ دو ختیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سامان سونے  
کا ہوگا اور جنت عدن میں قوم اور اللہ کے دیوار کے درمیان صرف  
چادر کبریا کی مائل ہوگی۔ جو اللہ و ب العزت کے چہرے پر  
ہوگی۔

۲۲۹۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد الملک بن اصبح اور جاسع بن ابی راشد نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اسحاق نے حدیث  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا مال چھوٹی قسم  
کھا کر حاصل کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر  
غضبناک ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی  
مصدق قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی۔ ”بلاشبہ جو لوگ اللہ کے  
عہد اور اس کی قسموں کو توڑی پر مٹی کے بدلے بیچتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں  
جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا“  
آخر آیت تک \*

۲۲۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ابی صالح نے، اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص  
ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ انکی  
طرف دیکھے گا۔ وہ شخص جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھائی کہ اسے  
اس نے اتنے میں خرید لیا ہے حالانکہ وہ جو بیچا ہے اور قسم کا ایک سے  
زیادہ قیمت وصول کرنے کے لیے کھائی، وہ شخص جس نے حصر کے بعد  
چھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال اس طرح ناجائز اپنے قبضے  
میں لے لے۔ اور وہ شخص جس نے زائد از ضرورت پانی مانگنے والے کو نہیں  
دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ جس طرح تو نے اس

۲۲۹۵۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر  
نے، ان سے ابن ابی بکرہ نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ اپنی اس ہیئت پر گھوم

يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ الشَّتَعُ اثْنَا عَشَرَ سَهْوَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُمُرٍ تِلْكَ مُتَوَالِيَاتٌ ذَوَاتُ عُقْدَةٍ وَذَوَاتُ الْحَجَّةِ وَالْمَحْجَرِ وَرَجَبٌ مَطْوَرُ الْإِذْنِ بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ آتَى شَهْرُ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ آتَى بَلَدِ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ طَيْبَةٌ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَآتَى يَوْمَ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسَيِّمُهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ مَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحْتَبٌ مَا حُسِبُهُ قَالَ وَأَعْدَاكُمْ عَلَيْكُمْ حَدَّامُ تَحْرِمَتِهِ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْتَلْقُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَكَلَّا تَرْجِعُوا بَعْدِي حَذَّادٌ يَضْرِبُ بِمَضْطَرِكٍ رِقَابَ بَعْضِ آلِ إِبْرَاهِيمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَكَلَّلَ بَعْضٌ مِنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونُ أَوْ لَوْ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحْتَبٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ ؟

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ لُبَيْبٍ مَنَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ تَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ إِلَهَهُ مَا أَخَذَ ذَلِكَ مَا أَعْطَى وَكُلُّ

سرا گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا، سال بارہ مہینے کا ہے جن میں چار حرمت والے ہیں۔ تین متواتر یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، اور محرم اور رجب مضر جو حامی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ بلد طیبہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا یہ کنسا دن ہے؟ ہم نے عرض کی ۱۰ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ پھر تمہارا خون اور تمہارے موالیٰ، محضے بیان کیا کہ مجھے خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح باحرمت ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارا سانس شہر اور اس مہینے میں ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد مگر وہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ آگاہ ہو جاؤ جو موجود ہیں وہ غیر حاضرین کو میری یہ بات پہنچا دیں۔ شاید کوئی جسے بات پہنچان لگتی ہو وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔ چنانچہ محمد جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا اے میں نے پہنچا دیا اے میں نے پہنچا دیا،

۱۲۵۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ

۵ بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکو کاروں سے قریب ہے۔

۲۲۹۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشمان نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے لڑکے جان کنی کے عالم میں تھے تو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا۔ آنحضرت نے انھیں کہلایا کہ اللہ ہی کا وہ ہے

ہو رہا تھا اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے۔ پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔ لیکن انھوں نے پھر دوبارہ بلا بھیجا اور قسم دلائی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر میں داخل ہوئے تو لوگوں نے بچہ کو آنحضور کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچہ کی سانس اکٹھ رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا جیسے معکیز ہو آنحضور یہ دیکھ کر رو دیے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ روتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا۔ اللہ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں پر ہی رحم کھاتا ہے۔

۲۲۹۷۔ ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت و دوزخ نے اپنے رب کے حضور میں بحث کی۔ جنت نے کہا اے رب! اسے کیا ہوا ہے کہ اس میں (جنت میں) کمزور اور گسے پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور دوزخ نے کہا کہ میرے لیے منکبروں کو خاص کر دیا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں، اس میں مبتلا کرتا ہوں۔ اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھر کے ملے گا۔ کہا کہ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور اس نے جہنم کے لیے انھیں پیدا کیا جنہیں چاہا وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو جہنم کے لیے کیا کچھ اور بھی ہے۔ تین مرتبہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھے گا اور وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ یعنی دھڑے سے ٹکرا جائیگا اور وہ کہے گی کہ بس بس بس!

۲۲۹۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جواہروں نے کیے ہونگے آگ سے مجلس جائیں گے، یہ ان کی سزا ہوگی

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيَصْبِرُوا لَعْنِبْتَ مَا رَسَلْتُ إِلَيْهِ فَاقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ دُعَاؤُ بْنُ جَبَلٍ فَأَبَىٰ بَنُ كَعْبٍ وَعِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَا وَلَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَبَضَ وَانْفُسُهُ تَقَلَّقَ فِي مَدْرَجٍ حَبِيبُهُ قَالَ كَأَنَّمَا شَسَدُ كَبْكِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ لَأَنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءُ

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَمَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَىٰ رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُعَفَّاءُ النَّاسِ وَسَقَطَهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَغِيثُ أَوْزَرْتُ يَا مُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَبِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مَلُؤَهَا قَالَ فَاَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا أَتَمَّ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقُونَ فِيهَا فَنَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّىٰ يَضْمَرَ فِيهَا قَدَمَهُ فَنَقُولُ وَبِزُرٍّ بَعْضُهُمَا إِلَىٰ بَعْضٍ وَنَقُولُ قَطَّ قَطَّ قَطَّ

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُوصِيَنَّ أَقْوَامًا مَا سَفَعُ مِنَ النَّارِ يَذُوبُ أَمَّا بَرُّهَا عَقُوبَةُ ثُمَّ يَدْخُلُهَا اللَّهُ

پھر اللہ اپنی رحمت سے انھیں جنت میں داخل کر گیا اور انھیں "جنہین" کہا جائے گا اور ہام نے بیان کیا، ان سے تباہی نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے :

۱۲۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہیں وہ ٹل نہ جائیں :

الْجَنَّةُ يَفْضَلُ رَحْمَتَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَهَنَّمُونَ  
وَقَالَ هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۱۲۵۸ قول الله تعالى إِنَّ اللَّهَ يُحْسِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا :

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَازَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَبْضَعُ السَّمَاءَ  
عَلَى لَضِيعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى لَضِيعٍ قَالِ الْجِبَالُ عَلَى  
لَضِيعٍ وَالشَّجَرُ وَالْأَنْهَارُ عَلَى لَضِيعٍ وَسَائِرُ  
الْخَلْقِ عَلَى لَضِيعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ  
فَتُخَوِّجُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَرِهِ :

باب ۱۲۵۸ مَا جَلَّوْا فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ  
يَقُولُ رَبِّ تَبَارَكَ تَعَالَى وَآمَنَهُ  
قَالَ رَبِّ بِصَمَاتِهِ دَفْعُ عَلَيْهِ دَامِيرِهِ وَهُوَ  
الْخَالِقُ هُوَ الْمَلِكُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا  
كَانَ يَفْعَلُهُ دَامِيرِهِ وَتَخْلِيقُهُمْ تَكْوِينُهُ  
فَهُوَ مَنْعُولٌ تَخْلُوقٌ مُكُونٌ :

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَيْدُكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي نَسِيمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ  
فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لَا تَنْظُرِي كَيْفَ صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ  
رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ

۲۲۹۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوازہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، زمین کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، پہاڑوں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، اوتام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور یہ آیت پڑھی "وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَتَّى قَدَرِهِ" :

۱۲۵۸۔ آسمانوں اور زمین اور دوسری مخلوق کی پیدائش کے متعلق روایات، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے۔ پس اللہ رب العزت اپنی صفات، اپنے فعل اور اپنے امر کے ساتھ خالق ہے۔ وہی بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو چیز بھی اس کے فعل، اس کے امر، اس کی تخلیق اور اس کی نکرین سے ہر، وہ مفعول، مخلوق اور مکون ہے۔

۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انھیں کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزاری اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کے پاس تھے۔ میرا مقصد رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا تھا۔ آنحضرت نے تھوڑی دیر تو اپنی امیہ کے ساتھ بات چیت کی۔ پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا بعض حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر

یہ آیت پڑھی : بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں عقل رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ پھر اٹھ کر آپ نے وضو کیا اور مسواک کی۔ پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر بال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر باہر آگئے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

۱۲۵۹۔ بلاشبہ ہمارے پیچھے ہوئے بندہ کے لیے

ہمارا کلمہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔

۲۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالننادی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

۲۳۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے زید بن وہب سے سنا اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی جو صادق و مصدوق ہیں کہ انسان کا نطفہ بطین مادر میں چالیس دن اور چالیس راتوں تک جمع رہتا ہے تو بستر خون بن جاتا ہے۔ پھر اسی طرح گوشت کا لٹھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی موت، اس کا غل اور یہ کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت، کچھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ٹاٹ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے اسی طرح ایک شخص دوزخ والوں کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر غالب آتی ہے اور جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر جنت میں داخل ہوتا ہے۔

قَعَدَ فَتَنَظَّرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ لَآ إِلَهَ إِلَّا فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ تَوَمَّنًا وَأَسْتَنَ ثُمَّ صَلَّى اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ اَذَّنَ بِالنَّصَلَةِ بِالنَّصَلَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الْعَبَّاسِ :

باد ۱۲۵۹۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ :

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي :

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُصْعَقُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا قَالَتَيْنِ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً ثَلَاثَةَ يَوْمٍ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً ثَلَاثَةَ يَوْمٍ ثُمَّ يُمِيعُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ عِلَيَاتٍ فَيَكْتُمُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَوْقُ أُمِّ سَعِيدٍ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَكَيْسِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ النَّارِ فَيَكُونُ النَّارَ قَرَارًا أَحَدُكُمْ لَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَكَيْسِبُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ لِيَعْمَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَكُونُ خَلْقًا :

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ

۲۳۰۳۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن



نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، وہ سعید بن جبیر کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ آنے میں کیا چیز مانع ہے جتنا آپ آتے رہتے ہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور ہم نازل نہیں کرتے مگر آپ کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے"۔ الآیۃ۔ بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی جواب تھا۔

۲۳۰۴۔ ہم سے بخاری نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آنحضرت ایک چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے۔ پھر آپ یہودیوں کی ایک جماعت سے گزرے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور بعض نے کہا کہ اس کے متعلق مت پوچھو، آخر انھوں نے کہا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پردی نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں علم بہت فتور دیا گیا ہے"۔ اسی پر بعض یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے کہا تھا کہ مت پوچھو۔

۲۳۰۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اس کے لیے نکلے گا متفقد اس کے راستے میں جہاد اور اس کے کلمہ کی تصدیق کے سوا اور کچھ نہیں تھا، تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے (اگر وہ شہید ہوگا) یا ثواب اور مالی غنیمت کے ساتھ اسے وہیں واپس لوٹائے، جہاں سے وہ آیا تھا۔

۲۳۰۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

ابن ذرٍّ سَمِعْتُ ابْنَ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُودَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُودُنَا فَتَزِلَّتْ مَا تَنْتَزِلُ إِلَّا يَا مُرْسِيكَ لَهُ مَا بَيْنَ آيَاتِنَا وَمَا خَلَفْنَا إِلَى آخِرِ الْأَيَةِ قَالَ هَذَا كَانَ الْحَوَابُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْنِيَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَمَا لَوْهَ فَقَامَ مُتَوَكِّلًا عَلَى عَصِيْبٍ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ فَقَالَ وَاسْأَلُونِيكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي فَمَا أَدْرِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ كَثِيْرِ الزَّوَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا النِّجْمَ أَوْ فِي سَبِيلِهِ وَتَمْدِيْنُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَدَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنَ الْحَرْبِ أَوْ غَنِمَةٍ

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ حَيْثُ شَاءَ وَيُقَاتِلُ شُعَابَةَ وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

**باب قول الله تعالى إنا**

**قولنا لشيء**

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شُعَابُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْبٍ عَنْ لَسْنِيذٍ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا بَيْتَ إِلَّا مِنْ أُمَّتِي عَنْ طَاهِرٍ عَنْ النَّاسِ حَقٌّ يَأْتِيهِمْ أَمْرُ اللَّهِ

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ هَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا بَيْتَ إِلَّا مِنْ أُمَّةٍ فَأَمَّةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَمُتُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُ وَلَا مَنْ خَالَفَهُ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يَحْيَى مَرَّ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُوَ بِالْشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُوَ بِالْقَادِسِ

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَسِيكَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ لَقَطَعْتُهَا مَا أُعْطِيتُهَا وَلَكِنْ نَعَدْتُ أُمَّةَ اللَّهِ نِيَّتَكَ وَلَكِنْ أَذْبَرْتُ لِيَعْفُوَنَّ ذَلِكَ

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبجا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ کوئی شخص جیت کی وجہ سے لڑتا ہے کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند رہے تو وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

۱۲۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

”إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ“

۲۳۰۷۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ دوسروں پر برابر غالب رہے گا یہاں تک کہ ”امر اللہ“ (قیامت) آجائے گی۔

۲۳۰۸۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حارث نے حدیث بیان کی، انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ ”امر اللہ“ (قیامت) آجائیگی اور حق پر ہی رہیں گے۔ اس پر مالک بن بخامر نے بیان کیا کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مالک کہتے ہیں کہ معاویہ نے کہا تھا کہ یہ گروہ شام میں ہوگا۔

۳۰۹۔ ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیکہ کے پاس دُکے، وہ اپنے مایوں کے ساتھ تھا اور اس سے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا بھی مانگو تو میں تمہیں نہیں دے سکتا اور تمہارے بارے میں اللہ کا امر (فیصلہ) نہیں ملے گا اور اگر تو نے پیٹھ بھی پھیری

تو اللہ تجھے ہلک کرے گا :

۲۳۱۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کی چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے پھر ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو ان کے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو، کچھ یہودیوں نے مشورہ دیا کہ نہ پوچھو کہیں کوئی ایسی بات نہ کہیں جس کا ان کی زبان سے سننا تم پسند نہ کرو لیکن بعض نے اصرار کیا کہ نہیں ہم پوچھیں گے چنانچہ ان میں سے ایک نے اٹھ کر کہا اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش ہو گئے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی ”اور لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں اس کا علم بہت تھوڑا دیا گیا ہے“ اعش نے کہا کہ ہماری قدرت میں اسی طرح ہے :

۱۲۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”کہیئے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لیے روشنائی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائیگا۔ اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں، گویا نہ ہی ہم اہد بڑھادیں اور اگر زمین کے سارے درخت قلم بن جائیں اور ربات سمندر روشنائی کے ہو جائیں تو بھی میرے رب کے کلمات نہیں ختم ہونگے۔ بلاشبہ بخوار رب ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر بیٹھا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے جو ایک دوسرے کی طلب میں دوڑتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خلق اور امر اسی کے لیے ہے اللہ بابرکت ہے جو دونوں جہانوں کا

پالنے والا  
ہے“

اللہ :

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَحِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ عَلَى عَمْسِيْبٍ مَعَهُ نَمَرٌ نَا عَلَى نَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ لِبَعْضِهِمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَخْبِي فِيهِ يَشْيءٌ تَكْذُرُهُمْ فَقَالَ لِبَعْضِهِمْ كَسَأَلْتَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِمْ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا :

بَابُ ۱۲۶۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ يُرِيدِ اللَّهُ نَافِلَةً عَلَى بَعْضِهِمْ غَيْرِ مُتَّبَعَةٍ سَيَجْعَلُ اللَّهُ رُوحَهُ فِي مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

كَانَ الْبَحْرُ مَدًا إِذَا يَكَلِمَاتُ رَبِّي كُنْفَدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَكَ كَلِمَتُ رَبِّي وَلَوْ جُنْنَا مِثْلَهُ مَدًا - وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَ الْبَحْرُ يَمْدُهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَعْجُرٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ - إِنَّ رَبَّكَ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ الظَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسْتَخِرَاتٌ يَأْمُرُهُمْ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ :

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْكَبَهُ إِلَى مَسْكِيهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

۲۳۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابوالزناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اپنے گھر سے صرف اس مقصد سے نکلا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمہ کی تصدیق کرے تو اللہ اس کی ضمانت لیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس کرے گا۔

بَابُ ۲۶۲ فِي الْمَيْتَةِ وَالْإِرَاقَةِ وَمَا تَشَاءُ ذَنْ إِنْ أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى تُوَفِّي الْمُنْكَ مَنْ تَشَاءُ - وَلَا تَقُولَنَّ لشيءٍ رِإِي فَاخِلْ ذَلِكَ عَدَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ - إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ - قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ يُرِيدُ اللَّهُ يَكُونُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ يَكُونُ الْعُسْرَ

۱۲۶۲۔ مشیت اور ارادہ خداوندی "اور تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ جسے چاہتا ہے (مشیت) ملک دیتا ہے" اور تم کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہو کہ میں کل یہ کام کرنے والا ہوں مگر یہ کہ اللہ چاہے "آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے البتہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے" سعید بن مسیب نے اپنے والد کے واسطے سے کہا کہ جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمھارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا"

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَاكَ اللَّهُ فَأَعِزُّهُ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتُ فَأَعْطِي قُلْتُ اللَّهُ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ

۲۳۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے، ان سے عبد العزیز نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور کوئی دعا میں یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو فلاں چیز مجھے عطا کر، کیونکہ اللہ سے کوئی ربوتی کرنے والا نہیں ہے۔

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي آخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَنِ أَنَّ حُسَيْنَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَالَ طَمَعْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيلَةً فَقَالَ لَهُمْ لَا تَصْلُحُونَ قَالَ عَمْرُو

۲۳۱۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے علی بن حسین نے کہ حسین بن علی علیہما السلام نے انھیں خبر دی اور انھیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھبرات میں تشریف لائے، اور ان سے کہا، کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے، علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی

یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھائے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو آنحضرتؐ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ میں نے آپؐ کو واپس جاتے وقت یہ کہتے سنا۔ آپؐ اپنی زبان پر مانتھا کہ یہ فرما رہے تھے کہ ”انسان بڑا ہی بحث کرنے والا ہے“

۲۳۱۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فیض لے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء ابن یاسر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کھیت کے نرم ڈنٹھل کی طرح ہے کہ جب برا چلتی ہے تو اس کے پتے جھک جاتے ہیں اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پتے بھی بلا ہر جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن آزمائشوں سے بچایا جاتا ہے۔ لیکن کافر کی مثال صنوبر کے سخت درخت جیسی ہے کہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے یہاں تک اللہ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ دیتا ہے۔

۲۳۱۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ منبر پر کھڑے تھے (اور فرما رہے تھے کہ) تمھارا وجود گزشتہ امتوں کے مقابل میں ایسا ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے، نوریت والوں کو نوریت دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے تو انھیں اس کے بدلے میں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عصر کی نمانے کے وقت تک عمل کیا اور پھر وہ جل سے عاجز آ گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمھیں قرآن دیا گیا۔ اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا اور تمھیں اس کے بدلے میں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل توریت نے اس پر کہا کہ اے ہمارے رب! یہ لوگ سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر فرمائے گا کیا میں نے تمھیں اجر دینے میں کوئی نا انصافی کی ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کیسے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ آتِنَا بِبَيِّنَاتٍ مِنَ اللَّهِ قَالَا نَشَاءُ أَنْ تَبْعُنَنَا بِعَشْرَةِ نَصْرَةٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتَ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَىٰ هَيْئَتِهِ لَمْ يَسْمَعْهُ دَهْرٌ مُدِيرٌ يُصِيبُ فَخِذَهُ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ كُفْرًا بِحَبْلِهِ

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا جَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الدَّرْعِ يُفِيءُ وَدُرُّهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهُ الرِّيحُ تَكْفِيئُهَا فَإِذَا سَكَتَتْ لَعَنَّاهُ لَكَ وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكْفِيءُ بِالْإِيمَانِ وَمِثْلُ الْكَافِرِ كَمِثْلِ الْأَرَاكِسَةِ مَسَاءُ مُعْتَدِلَةٍ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا قُصَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ بَعَثُوا كُفْرًا فَمَا سَلَفَ قَبْلُكَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيَّنَّ صَلَوةُ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةُ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْفُرْقَانِ الْفُرْقَانُ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيَ تَوْرَةً قِيرَاطِينَ قِيرَاطِينَ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقْلُ عَمَلًا أَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ نَحْيٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْفَيْتِهِ مَنْ أَسَاءَ

کہ یہ تدبیر افضل ہے میں جسے چاہوں دوں +

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسَيَّدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَمَا يَعْلَمُ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِمِثْقَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْمَلُوا فِي مَعْرُوفٍ مِمَّنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ دَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاخِذْ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهْرٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فذلِكَ لِي إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ فَإِنْ شَاءَ عَفْوُهُ +

۲۳۱۶۔ ہم سے عبد اللہ المسیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو ادیس نے امدان سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت دھند کی آنحضرت نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراؤ گے، اسراف نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور مٹ گھڑت بہتان کسی پر نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے کہیں لغزش کی اور اسے دنیا میں ہی پکڑ لیا گیا، تو یہ اس کے لیے کفارہ اور پاکی بن جائے گی اور جس کی انتہی پر وہ پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے معاف کر دے +

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعْتَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَمَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَا طَوْلَ لِي بِنِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَتَحْمِلْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَلَدَتْ مِنْهُ غُلَامًا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَشْفَى لِحَصَلَتِ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ +

۲۳۱۷۔ ہم سے معتب بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ثمامہ نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساتھ بیویاں تھیں، تو انہوں نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی۔ اور پھر ایسا بچہ جنمے گی جو شہسوار ہوگا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے یہاں صرف بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا ہوتا تو پھر ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا +

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَغْرَابِ بَعُودَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهَّوْا لِي شَاءَ اللَّهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهَّوْا بَلْ هِيَ حَتَّى تَعُودَ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ يُزِيغُ الْقُبُورَ

۲۳۱۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاف نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے امدان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی قیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ (بیماری) تمہارے لیے پاکی کا باعث ہے اس پر اس نے کہا کہ جناب یہ وہ بخار ہے جو ایک بڑے پر جوش مار رہا ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَمَّ إِذَا :

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي كَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَعَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ فَكُفُّوا حَوَائِجَهُمْ وَكُفُّوا وَادَّاءِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَّتْ قَعَامَ فَصَلُّوا :

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ حَدَّثَنَا سَمِيعٌ حَدَّثَنَا أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَقَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَرَجَتَيْنِ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالْكَذِبِيُّ اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعُلَمَاءِ فِي قَسْمِهِ يُعْطِيهِ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ مَا لَكَ ذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعُلَمَاءِ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ حِينَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالْكَذِبِيِّ كَانَ مِنْ أُمُورِهِ وَأَمْرُ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاكُونُ أَكَلٌ مِنْ يُفَيْقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيهِمْ صَاحِقٌ فَأَقَاتِي قَبْلِي أَذْكَانَ مَقِينٍ اسْتَنْتَحَى اللَّهُ :

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ كِتَادَةَ

اور اسے قریب تک پہنچا کے رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یونہی ہوگا :

۲۳۱۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی انھیں حصین نے، انھیں عبداللہ بن ابی قتادہ نے، انھیں ان کے والد نے کہ جب سب لوگ سوئے اور نماز قضا ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تمہاری رحوں کو جب چاہتا ہے روک دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ پس تم اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر وضو کرو۔ آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہو گیا اور خوب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی :

۲۳۲۰۔ ہم سے یحییٰ بن قزاعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے اعرج نے۔ اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ ابن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں جھگڑا کیا، مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا میں منتخب بنایا۔ اور یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا میں منتخب بنایا اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ سے ذکر کیا۔ آنحضرت نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ تمام لوگ قیامت کے دن یہوش کر دیے جائیں گے اور میں سب سے پہلے بیدار ہوں گا۔ لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کنارہ پکڑے ہوئے اب مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں تھے جنہیں بے ہوش کیا گیا تھا اور مجھ سے پہلے ہی انہیں افاقہ ہوا، یا انھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا تھا :

۲۳۲۱۔ ہم سے اسحاق بن ابی حنیفہ نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے

عَنْ أَلَيْسَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ بَيَاتُهَا الدَّجَالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْمِلُونَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا الدَّجَالُ وَلَا الظَّالِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ۝

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْبِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جُمَيْلٍ اللَّحْيِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيِّتًا أَنَا تَأْتِيهِ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ فَتَزَعَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي نُحَافَةَ فَتَزَعَتْ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فِي تَرْعِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفُو لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عَمْرُو فَاسْتَحَالَتْ خَرُوبًا فَلَمْ أَرَعَبَقْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَقْرِي قَرِيئَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ يَعْطُونَ ۝

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ وَدُبْمًا قَالَ جَاءَكَ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اسْتَغْفِرُوا فَلْتَوْجَرُوا يَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ ۝

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ تک آئے گا لیکن دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پس نہ تو دجال اس سے قریب ہو سکے گا اور نہ طاعون۔ اگر اللہ نے چاہا ۝

۲۳۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

۲۳۲۳۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل اللحی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سوچا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا پھر میں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس میں سے پانی نکالا اس کے بعد ابوبکر بن ابی قحافہ نے ڈول لے لیا اور انھوں نے بھی ایک یادو ڈول پانی نکالا۔ البتہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اور اللہ انھیں معاف کرے۔ پھر عمرؓ نے اسے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے کسی قوی و بہادر کو اس طرح ڈول پر ڈول نکلنے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے چاروں طرف مویشیوں کے لیے باڑیں بنالیں ۝

۲۳۲۴۔ ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی ثواب ملے، اللہ اپنے رسول کی زبان پر رہی جاری کرنا ہے جو چاہتا ہے ۝

۲۳۲۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر۔ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر! اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے بلکہ پختگی کے ساتھ سوال کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جبر کرنے والا نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ اذْرُقْنِي إِنْ شِئْتَ  
وَلْيَعِزَّمْ مَسْئَلَتَهُ أَنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَكْرَهَ لَهُ

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو خَفِصٍ عَنْهُ وَحَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ  
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ  
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَنَادَى هُوَ وَ  
الْحُزْبُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ حَصِينٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ  
مُوسَى أَهْوَحَ مِنْ فَمَتْرَ بِهِمَا ابْنُ كَعْبٍ  
الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَنَّيْتُ  
أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ  
النَّبِيَّ إِلَى لَيْتِهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُنَا نَعَمْ قَالَ نَعَمْ إِنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
بَيْنَا مُوسَى فِي مَلِكٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ  
فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى  
لَوْ قَادَجِي إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا خَيْرٌ فَسَأَلَ مُوسَى  
السَّيِّئَ إِلَى لَيْتِهِ فَجَحَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً  
وَقِيلَ لَهُ إِذَا أَفْعَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ  
سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتَّبِعُ أَثَرُ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ  
فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذَا أَدْبَيْتَا إِلَى  
الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَسَانِيَهُ إِلَّا  
الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى لِمَا كُنَّا  
نُبْنِي فَأَرْتَدَّا عَلَى أَنْارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَيْرًا  
تَوَكَّانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ

۲۳۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو خفص  
عرو نے حدیث بیان کی، ان سے اذاعی نے حدیث بیان کی ان سے  
ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ  
ابن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اور حُرَیْر  
قیس بن حصن الفزاری موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف  
کر رہے تھے کہ کیا وہ خضر علیہ السلام ہی تھے، اتنے میں ابی بن کعب  
رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گذر ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا  
اور ان سے کہا کہ میں اور میرا یہ ساتھی اس بارے میں مختلف ہیں کہ موسیٰ  
علیہ السلام کے وہ "صاحب" کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضر  
موسیٰ نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
سلسلہ میں کوئی حدیث سنی ہے (جس میں ان کے متعلق تذکرہ ہوا) انھوں نے  
کہا کہ ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا  
کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ایک شخص نے  
آکر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا  
ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں۔ چنانچہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ  
کیوں نہیں۔ ہمارا بندہ خضر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کا  
راستہ معلوم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مچھلی کو نشان قرار دیا اور  
آپ سے کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو لوٹ جانا کہ وہیں ان سے ملاقات  
ہوگی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام مچھلی کا نشان (گمشدگی کے بعد) دریا میں  
ڈھونڈنے لگے اور آپ کے ساتھی نے آپ کو بتایا کہ آپ کو معلوم ہے  
جب ہم نے چٹان پر ڈیرہ ڈالا تھا تو وہیں میں مچھلی بھول گیا اور مجھے  
شیطان نے غافل رکھا تھا کہ میں اسے یاد رکھوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے

کہا کہ یہی وہ جگہ ہے جس کی میں تلاش ہے اور ان کے ساتھ وہ واقعات پیش آئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے :

۲۳۲۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر  
دی، انھیں زہری نے اور احمد بن صالح نے بیان کیا، ان سے ابن وہب

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

نے حدیث بیان کی، انیس یونس نے خبر دی، انیس ابن شہاب نے، انیس سلمہ بن عبدالرحمن نے اور انیس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم خیف جی کن ندیں انہیں گے، جہاں قریش نے کفر پر عبد کی تھا، آپ کا اشارہ محسب کی طرف تھا۔

۲۳۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے، ان سے ابوالہاس نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور جب وہ فتح نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم لوٹ جائیں گے۔ اس پر مسلمانوں نے کہا کہ بغیر فتح ہم لوٹ جائیں گے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر صبح جنگ کرو چنانچہ دوسرے دن مسلمان بہت زخمی ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے، اب مسلمان اس فیصلہ پر بڑے خوش ہوئے۔ یہ دیکھ کر آنحضور مسکرا دیے۔

۱۲۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اللہ کے پاس کسی کی شفاعت کا نہ ملے گی لیکن اس کی جسے وہ اجازت دے۔ یہاں تک کہ جب خوف ان کے دلوں سے دور کر دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ جواب دیں گے کہ حق کہا ہے اور وہ بہت بلند اور عظیم ہے۔ یہ نہیں کہا کہ ”تمہارے رب نے کیا پیدا کیا؟ اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا کہ ”کون ہے، جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرے؟“ مسروق نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے تو آسمان والے بھی کچھ سنتے ہیں پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز خاموش ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ حق ہے اور آواز دیتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق کہا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے ان سے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ بندوں کو

وَهَيْبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفَ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامِسُوا عَلَيَّ أَنْكُرُ يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ.

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَفْعَلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ نَأْغِدُ وَإِلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جَرَحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بِأَنَّهُمْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا تَوَزَّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا أَخْلَى رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا فَإِذَا تَوَزَّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَيَذْكُرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ قِيَمًا دَلِيلَهُمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرِيبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْكَذَّابُ.



بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمے گا اے آدم ! وہ کہیں گے "بیک وسعدیک" پھر زنداے گا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے ایک گروہ کو دوزخ کے لیے نکال لو۔

۲۳۳۲۔ ہم سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس قدر مجھے خیر بھر فی اللہ عنہا پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی اور ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

۱۲۶۴۔ جبریل کے ساتھ اللہ کا کلام، اور اللہ کا فرشتوں کو ندا دینا۔ اور معمر نے کہا کہ "اِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ" کا مفہوم ہے کہ قرآن آپ پر اتا رہا جاتا ہے۔ "تلقاہ انت" یعنی آپ ان سے حاصل کریں۔ یہی مفہوم ہے "فَتَلَقَىٰ اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ" کا یہ

۲۳۳۳۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرنے میں تو جبریل علیہ السلام کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح کئی زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۳۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابان زاد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس سات احدن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں دونوں وقت کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب دو فرشتے اوپر جاتے ہیں جنہوں نے ملات تمہارے ساتھ گزاری ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ قَبِّلْ كَتَبْتُكَ وَ سَعَدَيْكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعَثَا اِلَى النَّارِ ۝

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى حَدِيحَةٍ وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يَبْسُطَ هَارِ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ ۝

بَاب ۱۲۶۴ كَلَامُ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ وَ نِدَاءُ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَاَنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ اَيْ يَلْقَى عَلَيْكَ وَ تَلْقَاهُ اَنْتَ اَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِنْهُ فَتَلَقَى اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ ۝

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا أَحَبَّ عَبْدًا اَنَادَى جِبْرِيلُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَآئِهٖ فَاَجِبْهُ فَيُجِيبُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَبَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَآئِهٖ فَاَجِبُوْهُ فَيُجِيبُهُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۝

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَابُونَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ يَجْتَمِعُونَ فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ وَ صَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْفِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَ هُوَ اَعْلَمُ

كَيْفَ تَرْكَبُوا عِبَادِي فَيَقُولُونَ نَحْنُ تَرْكَبُنَا هُمْ وَهُمْ يَصْلُونَ دَاتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يَصْلُونَ ۝

نہ انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۝

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْلِ النَّاسِ عَنْ قَاصِمِ بْنِ الْقُرْبُوعِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فِي جَبْرِئِيلَ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَجَّ مَاتَ كَدُ يُشْرِكُ يَا لِلَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَلَنْ سَوَى وَإِنْ زُنِي قَالَ وَلَنْ سَوَى وَإِنْ زُنِي ۝

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْلِ النَّاسِ عَنْ قَاصِمِ بْنِ الْقُرْبُوعِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فِي جَبْرِئِيلَ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَجَّ مَاتَ كَدُ يُشْرِكُ يَا لِلَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَلَنْ سَوَى وَإِنْ زُنِي قَالَ وَلَنْ سَوَى وَإِنْ زُنِي ۝

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَلَانُ إِذَا دَأَبْتِ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ اللَّهُمَّ اسْكَنْتَ نَفْسِي لَيْلِكَ وَوَجَّهْتَ وَجْهِي لَيْلِكَ وَفَوَّضْتَ أَمْرِي لَيْلِكَ فَالْجَاءَتْ ظَهْرِي لَيْلِكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً لَيْلِكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مِتُّ فِي لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَمُوتُ أَصَبْتُ أَحَبًّا ۝

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُزِلْ أَلْبَابَ سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ

پوچھتا ہے۔ ملائکہ وہ بندوں کے احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ان کے پاس گئے، جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ۝

۲۳۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل نے ان سے معمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا جو گا تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا، گو اس نے چوری اور زنا بھی کی ہو؟ فرمایا کہ گو اس نے چوری اور زنا کی ہو۔

۱۲۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ "یَتَنَزَّلُ إِلَّا مَرْبُوعُهُنَّ" کا مفہوم ہے کہ ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے درمیان۔

۲۳۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوس نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق ہمدانی نے حدیث بیان کی، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا کرو: "اے اللہ! میں نے اپنی جان میرے سپرد کی اور اپنا رخ تیری طرف موڑ دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تیری پناہ لی، تیری طرف رغبت کی وجہ سے اور تجھ سے ڈر کر تیرے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تم نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تم نے بھیجا۔ پس اگر تم آج رات مر گئے تو فطرت پر مرے گا (اور صبح کو زندہ اٹھے، تو ثواب ملے گا) ۝

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے، جماعتوں کو شکست دے دے اور انہیں جھنجھوڑ دے ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۝

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي  
بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُ  
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَلِّ بِمَكَّةَ فَكَانَ  
إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ قَسَبُوا الْقُرْآنَ  
وَمَنْ أُنْزِلَ مِنْ جَاءَ بِهِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا لَا تَجْهَرُ  
بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ وَلَا تُخَافُتْ  
بِهَا عَنْ أَمْعِيكَ فَلَا تَسْمَعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ  
سَبِيلًا أَسْمِعُهُمْ وَلَا تَجْهَرُ حَتَّى يَأْخُذُوا بِكَ  
الْقُرْآنَ ۝

۱۲۶۶۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ  
يُمَيِّدُوا كَلَامَ اللَّهِ كَقَوْلِ فَصْلٍ حَتَّى وَ  
مَا هُوَ بِالْمَزَلِ بِالْكَبِّ ۝

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِي ابْنَ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ  
وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمُ لِي وَآنَا  
أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَآكَلَهُ وَشَرِبَهُ مِنْ  
أَجْلِ الْقَوْمِ جُتَّةً وَلِلْعَالَمِ قَرَمَتَانِ قَرَحَةٌ  
عَيْنٌ يُنْظَرُ دَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفٌ قَوْمٌ

حمیدی نے یہ اضافہ کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
ابی خالد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا  
اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۝

۲۳۳۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے  
ابن بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے آیت ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا“ کے بارے  
میں بیان کیا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم مکہ میں چھپ کر عبادت کرتے تھے۔ اگر آواز بلند کرتے تو مشرکین  
سننے اور قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لایہوالے  
کو گالی دیتے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اپنی نماز میں نہ آواز  
بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ“ یعنی آواز اتنی بلند نہ کرو کہ مشرکین سن لیں  
اور آہستہ نہ کرو کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان کے درمیان  
راستہ اختیار کرو۔ اپنے اصحاب کو سناؤ۔ البتہ آواز بلند نہ ہوتا کہ  
وہ تم سے سن سکیں ۝

۱۲۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام  
بدل دیں“ ۝ بقول فصل ”یعنی قرآن حتیٰ ہے۔  
”وَمَا هُوَ بِالْمَزَلِ بِالْكَبِّ“ یعنی کھیل کود نہیں۔

۲۳۳۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اہلان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برا بھلا  
کہتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام معاملات ہیں۔  
میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دیتا ہوں ۝

۲۳۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ  
میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ بندہ اپنی شہوت، کھانا،  
پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے  
لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک

الْحَاثِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَئِيحِ الْمُسْلِكِ ۝

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَّادٌ  
مِنْ ذَمِيمٍ فَجَعَلَ يَخُفِّي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ  
يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا  
رَبِّ وَلَكِنْ لَّا غِنَى عَنِّي بِرَزَقِكَ ۝

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ  
أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ  
رُسُلُنَا بَارِكَ مَلَكِي لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
حِينَ يَنْفِي ثُلُثَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي  
فَأَسْتَجِبْ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي  
فَأَغْفِرَ لَهُ ۝

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ نَحْنُ الْأَخْيَرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ لِقَائِنَا وَهَذَا  
الْأَسَانِدُ قَالَ اللَّهُ أَتَقُونَ عَلَيْنَا ۝

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَيْتُكَ بِأَنَاءٍ فِيهِ طَحَامٌ  
أَدْنَانِي فِيهِ شَرَابٌ فَاتْرُكْهَا مِنْ رِزْقِهَا السَّلَامُ  
وَلَا تَبْذُرْهَا وَبَيْتِي مِثْلِي فَصَبِّ لَّا تَصْغَبُ فِيهِ وَلَا  
تَصَبِّ ۝

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور رزق دار کے منزلی ہو  
اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے ۝

۲۳۴۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہشام نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایوب علیہ السلام کپڑے کا رکر  
تہا رہے تھے کہ نبی کی لڑکیوں کا ایک دل ان پر آکر گرا اور آپ انھیں  
اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، ان کے رب نے انھیں ندادی لے ایوب! کیا  
میں نے تمہیں اس سے تنگی نہیں کر دیا تھا جو تم دیکھ رہے ہو؟ آپ نے کہا کیوں  
نہیں، لیکن مجھے تیری برکت سے استغناء نہیں ہو سکتا۔

۲۳۴۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو عبد اللہ الاعرج نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب  
تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دیا پر جلوہ فرما ہے اس وقت جب رات کا آخری  
تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے  
جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت  
طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟

۲۳۴۳۔ ہم سے ابراہیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے  
خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث  
بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخری امت  
ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور اسی سند سے مروی  
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۳۴۴۔ ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب ریل علیہ السلام نے فرمایا، یہ خدیجہ  
رضی اللہ عنہا جو آپ کے پاس برتن میں کھانا یا پانی لے کر آتی ہیں، انھیں  
ان کے رب کی طرف سے سلام کہیے اور انھیں موتی کے ایک عمل کی خوشخبری  
سنائیے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی ۝

۲۳۴۵۔ ہم سے معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ  
أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ  
أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ۖ

۲۳۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ  
طَاوُسًا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ  
قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَاسِمُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ  
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَ  
النَّارُ حَقٌّ وَالْثَبُوتُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ  
لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَحَيْلِكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ  
أَبْتَسْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاحْفَظْ لِي  
مَا قَدَّمَكَ وَمَا آخَرْتَهُ وَمَا أَتَتْكَ وَمَا أَهْلَنْتَ  
أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۖ

۲۳۴۷ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُهْمَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَرْنَيْدٍ الْأَيْبِيُّ  
قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنَ الثَّوْبَانَ  
وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَحُلَيْمَةَ بِنَ وَقَّاصٍ وَحَبِيبَةَ اللَّهِ  
ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْوُفْدِ  
مَا قَالُوا فَبَدَّهَا اللَّهُ يَتِمَّا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ  
مِنْ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَهْلُ أَنْ اللَّهُ يُزِيلَ فِي  
بَدَائِئِي وَخَيَائِنِي وَيَشَاقِي فِي لَفْظِي كَانَ أَحَقَرُ مِنْ

خبر دی، انھیں محمد نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں  
نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ آنکھ  
نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا  
ہوگا ۖ

۲۳۴۶ - ہم سے حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ ذاق نے  
حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں سلیمان احوال نے  
خبر دی، انھیں طاووس نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد پڑھتے  
تو کہتے "اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور ہے  
حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا قائم رکھنے والا ہے۔ حمد تیرے  
ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے  
تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے۔ تیری طاقت حق  
ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت  
حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے ہی جھکا، تجھ پر ہی ایمان لایا،  
تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی ذریعہ لڑا،  
تیری ہی طرف فیصلہ کے لیے آیا، پس تو میری مغفرت لرا اگلے پچھلے تمام  
گناہوں کی جو میں نے چپکا کر کیے اور جو علانیہ کیے، تو ہی میرا معبود ہے  
تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ۖ

۲۳۴۷ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن  
عمر غفیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ابلی نے حدیث بیان  
کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن  
مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے سنا، نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جب تہمت  
لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ نے اس سے انھیں بری  
قرار دیا تھا، ان حضرات نے بیان کیا اور ہر ایک نے مجھ سے عائشہ رضی  
اللہ عنہا کی بیان کی ہوئی حدیث کا ایک حصہ بیان کیا۔ اہم المؤمنین نے بیان  
کیا کہ مجھ پر یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برات کے لیے وحی  
نازل کریگا جس کی تلاوت ہوگی، میرے دل میں میرا درجہ اس سے بہت کم تھا





حدیث بیان کی، ان سے ابوا زناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

۲۳۵۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوا زناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

۲۳۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوا زناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے جس نے کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا۔ وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدمی راکھ خشکی میں اور آدمی دریا میں بکھر دیں۔ کیونکہ واللہ! اگر اللہ نے اس پر قابو پایا تو ایسا عذاب اسے دے گا جو دنیا کے کسی فرد کو بھی دہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا،

تو نے کیا کہیں کیا تھا؟ اس نے عرض کی، تیرے خوف سے، اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۲۳۵۴۔ ہم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن ماسم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمر سے سنا، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے گناہ کیے اور کہا، اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے، اللہ رب العزت نے کہا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر بندہ رکاوٹ بننا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور

ابی الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله إذا أحب عبدني لقاءي أحببت لقاءه وإذا كره لقاءي كرهت لقاءه؛

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ خَلْقِ عَبْدِي يَوْمَ

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ تَوَيْعْتُ خَيْرًا أَقْطَأَ فَإِذَا مَاتَ فَخَرِّقُوهُ وَادْرُوهُنَّصْفَهُ فِي النَّجْرِ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ قَوْلًا لِلَّهِ لَيْسَ قَدَرُ اللَّهِ عَلَيْهِ لِيَعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا كَرِيمًا تَوَيْعْتُ لَهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ النَّجْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغُفِرَ لَهُ؛

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ لُحَيْشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَأَغْفِرْ لِي فَقَالَ وَبِهِ أَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي لَكُمُ رَبًّا يَخْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَدَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ

كَتَبْتُ اَذْنَبْتُ وَاصْبْتُ اَحْرَقَا غَفِرُهُ فَقَالَ اَحَلِّهِ  
عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاخُذُ بِهِ  
عَقْرَتِي يَعْبُدُنِي ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اَذْنَبْتُ  
ذَنْبًا وَرَبِّهَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ  
اَصْبْتُ اَوْ اَذْنَبْتُ اَحْرَقَا غَفِرُهُ لِي فَقَالَ اَحَلِّهِ  
عَبْدِي اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاخُذُ بِهِ  
عَقْرَتِي يَعْبُدُنِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ ۞

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ ابْنَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ  
عَبْدِ الْغَارِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَدْبَمَنَ كَانَتْ  
تَبْلُكُهُ قَالَ كَيْفَهُ يَعْجَىٰ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَوْ وَلَدًا  
فَلَمَّا حَضَرَ الْوَفَاةَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيُّ أَبِي كُنْتُ  
لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبِي قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَسِرْ أَوْ لَمْ  
يَبْتَسِرْ عَنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
يُعَذِّبُهُ فَاظْهَرُوا إِذَا مِثْتُ مَا حَقَّقُونِي حَتَّىٰ إِذَا  
صُرْتُ صَحْبًا مَا سَحَقُونِي أَوْ قَالَ مَا سَحَكُونِي فَإِذَا  
كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ مَا ذُرُونِي فِيهَا فَقَالَ بَيَّ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَذَ مَوَارِثَهُمْ عَلَىٰ  
ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرُوهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ  
فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَلَمَّا هُوَ رَجُلٌ مَا يُعْرِ قَالَ  
اللَّهُ أَيُّ عَبْدِي مَا حَمَلْتُكَ عَلَىٰ أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ  
قَالَ لَمَّا تَلَا مَا تَلَا مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَا مَا هُ أَنْ  
رَحِمَةً وَعِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَىٰ فَمَا تَلَا مَا هُ غَيْرَهَا  
فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ  
سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ لَا ذَرْبِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا  
حَدَّثْتَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَرَقَالَ لَمْ  
يَبْتَسِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَسِرْ

عرض کی میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی معاف کر دے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے  
اور اس کے بدلے میں سزا دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر  
جب تک اللہ نے چاہا بندہ کرا رہا۔ اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور  
میں عرض کی اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے معاف کر دے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف  
کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف  
کیا۔ تین مرتبہ۔ پس جو چاہے کرے۔

۲۳۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے  
معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، ان سے قتادہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن عبدالغفار نے اور ان سے ابوسعید  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا  
ذکر کیا۔ اس کے متعلق آپ نے ایک کلمہ فرمایا یعنی اللہ نے اسے مال و اولاد  
سب کچھ دیا تھا۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس نے اپنے  
لڑکوں سے پوچھا کہ میں تمھارے لیے کیسا باپ ثابت ہوا، انھوں نے کہا  
کہ بہترین باپ۔ اس پر اس نے کہا کہ لیکن اس باپ نے اللہ کے لیے کوئی  
نیک کام نہیں کیا۔ اور اگر اللہ اس پر قابو پا گیا تو اسے عذاب دے گا۔ تو  
دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں  
تو اسے پیس ڈالنا اور جس دن تیرا آدھی آئے اس میں میری یہ راکھ  
اٹا دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر اس نے اپنے بیٹوں  
سے عہد و پیمان لیے۔ اور خدا گواہ ہے انھوں نے ایسا ہی کیا اور پھر انھوں  
نے اسے تیز ہوا کے دن اٹا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ  
ایک مرد بن گیا جو کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے! تجھے  
کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو یہ طرز عمل اختیار کرے، اس نے کہا کہ  
تیرا خوف۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی یہ کی کہ اس پر رحم کیا۔  
پھر میں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے  
اسے سلمان سے سنا۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ ”اذرونی فی البحر“  
یا جیسا کہ انھوں نے حدیث بیان کی۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان  
معتمر نے حدیث بیان کی اور ”لم یبتسّر“ کے الفاظ کہے اور خلیفہ نے

فَسَرَّهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّ خَيْرٌ

بَابُ ۱۲۶۷ كَلَامُ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

۲۳۵۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَيَّاشٍ عَنْ  
حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَقِيقُ  
قُلْتِ يَا رَبِّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
خَرَدَةٌ فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ خُلُوقَ لَمْ أَقُولُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مَنْ  
كَانَ فِي صَبَةٍ دَنَى نَحْيٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى  
أَمَّا بَعْدُ رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی منصور کی انھیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں (جو سے آپ اشارہ کر رہے تھے)

۲۳۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هَزَلٍ الْعَنْزِيُّ  
قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاصِيًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا ثَابِتٌ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ  
لَنَا عَنْ حَدِيثٍ شَفَاعَةِ قَادَا هُوَ فِي قَصْرِ  
قَوَّافَهُ لِيُعَلِّيَ الشَّيْءَ فَأَسْتَأْذَنَّا فَادْخَلْنَا وَهُوَ  
قَاعِدٌ عَلَى دِرَاسِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلُهُ عَنْ  
شَيْءٍ دُونَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ  
هُوَ رَجُلٌ حَرَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءَ ذَلِكَ  
يَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ مَا جِئْنَا مِنْ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ  
آدَمَ فَيَقُولُونَ اسْتَعْنَا لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ  
لَهَا دَرَكِينَ عَلَيْكُمْ يَا بَرَاهِمَ فَإِنَّهُ يَخْلِي الرَّاغِبِينَ  
فَيَأْتُونَ بَرَاهِمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا دَرَكِينَ عَلَيْكُمْ  
مُؤْمِنِي فَإِنَّهُ يَكْلِيهِمْ اللَّهُ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ

بیان کیا، ان سے معتز نے حدیث بیان کی اور "لو بیتئز" کہا، قتادہ نے  
اس کی تفسیر "لو بیتئز" سے کی۔

۱۲۶۷- اشرع و جل کا قیامت کے دن انبیاء وغیرہ سے  
کلام کرنا۔

۲۳۵۶- ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن  
عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن میاش نے، ان سے حمید نے  
بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضور نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول  
کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! جنت میں اسے بھی داخل کیجیے جس کے  
دل میں رائی برا بھی ایمان ہو۔ چنانچہ یہ داخل کیے جائیں گے۔ پھر میں  
کہوں گا اے رب! اسے بھی جنت میں داخل کیجیے جس کے دل میں  
محمول ترین ایمان ہو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گویا میں اس وقت

۲۳۵۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن  
زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ہلال الغری نے حدیث بیان  
کی، کہا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہو گئے۔ پھر ہم انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے۔  
تاکہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی حدیث پڑھیں، وہ اپنے محل میں تھے۔  
اور جب ہم پہنچے تو چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے اجازت چاہی  
اور ہمیں اجازت دی گئی، اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے، ہم نے  
ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کچھ اور نہ پوچھنا،  
چنانچہ انہوں نے کہا اے ابو حمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں  
اور آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا کہ  
ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ قیامت کا  
دن جب آئے گا تو لوگ ٹھائیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہونگے  
پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے  
رب کے پاس شفاعت کیجیے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ تم  
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ ابراہیم  
علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔

لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بَعْثِي فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَ  
كَلِمَتُهُ يَا نُونُ عَيْسَى قِيْلَ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ  
بِمَحَبَّتِ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نُونُ فَأَقُولُ أَنَا  
لَهَا فَأَسْتَاذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذِنُ لِي وَيُلْهِمُنِي تَحَامِيدَ  
أَحْمَدَهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي إِلَّا نَاقَاحُهَا يَبْتَذِلُكَ  
الْحَمَامِيدُ وَآخِرُهَا سَاجِدًا قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ  
ارْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَ  
اشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّتِي قِيْلَ  
انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ  
كَفَيْرَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوذُ  
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْحَمَامِيدِ ثُمَّ آخِرُهَا سَاجِدًا  
قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ ارْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ وَ  
سَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّتِي  
أُمِّتِي قِيْلَ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ  
ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْحَمَامِيدِ ثُمَّ آخِرُهَا  
سَاجِدًا قِيْلَ يَا مُحَمَّدُ ارْقُمْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ  
لَكَ وَسَلْ تُعْطَى وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّتِي  
أُمِّتِي قِيْلَ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ  
أَذَى أَوْ ذِي أَذَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ  
فَأَخْرِجْهُ مِّنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا  
مِنْ عِنْدِ آلِيسِ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا كَوْ مَسْرُ نَا  
بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَكِّلٌ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ  
فَحَدَّثَنَا بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ  
فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ  
جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ آلِيسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ تَرَ  
مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي السَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيَ حَدَّثَنَا  
بِالْحَدِيثِ فَأَتَيْتُمُنِي إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيَ  
فَقُلْنَا لَعَزِيزُ لَنَا عَلَى هَذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَ

البتیم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل  
کرنے والے ہیں، لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ اور وہ بھی  
کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں، البتیم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ  
کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے  
پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتیم محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس جاؤ، لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں  
شفاعت کے لیے ہوں اور میرے اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔  
اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ (اور اللہ تعالیٰ تعریفیں مجھے (الہام کریں گے  
جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بلیں کروں گا اور جو اس وقت مجھے یاد نہیں  
چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا  
تو مجھ سے کہا جائے گا کہ عمو! اپنا سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا۔ مانگو  
دیا جائے گا۔ شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا  
اے رب! میری امت، میری امت کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو نکال  
لو جن کے دل میں ذریہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور  
ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوگوں کا اور وہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے  
سجدہ ریز ہو جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، کہو آپ کی سستی  
ہائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا  
جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی سے کم سے کم تر حصہ کے برابر ایمان ہو  
اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر جب ہم انس  
رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ  
ہمیں حسن بصری کے پاس چلنا چاہیے۔ وہ اس وقت ابو خلیفہ کے مکان  
میں روپوش تھے امدان سے وہ حدیث بیان کرتی چاہیے جو انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انھیں  
سلام کیا۔ پھر انھوں نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا۔ اے  
ابو سعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
کے یہاں سے آئے ہیں اور انھوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث  
بیان کی اس جیسی حدیث ہم نے نہیں دیکھی، انھوں نے کہا کہ بیان کرو۔ ہم نے  
ان سے حدیث بیان کی۔ جب اس مقام تک پہنچے تو انھوں نے کہا کہ اور  
بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انھوں نے نہیں بیان کی، انھوں نے

هُوَ يَجْعَلُ مِنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَيُّ النَّاسِ أَمُّ كَرِيحٍ  
أَنْ تَشْكُلُوا فَعَلْنَا يَا آدَمُ بِكَ خَيْرًا مِمَّا فَضَّلْنَاكَ وَقَالَ  
خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذُكِّرْتُهُ إِلَّا وَآنَا أُرِيدُ أَنْ  
أُحْدِثَ لَكُمْ حَدِيثًا كَمَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُوذُ  
بِالدَّيَّةِ فَأَحْسِنُكَ بِتِلْكَ ثُمَّ أَخَذَ لَهُ سَاجِدًا  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْزُقْ رَأْسَكَ وَقُلْ لِيَسْمَعَ وَسَلْ لِنَعْتَ  
وَأَسْمَعُ تَشْفَعُ مَا قَوْلُ يَارَبِّ السَّمَوَاتِ فِي فَيْتِنٍ قَالَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزِّي وَجَلَالِي وَكِبَرِيَّائِي  
وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

کہا کہ انس رضی اللہ عنہ جب صمت مند تھے ہمیں سال اب سے پہلے، تو  
انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے  
یا اس لیے بیان کرنا پسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا  
ابوسعید پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے آپ اس پر سنئے اور فرمایا  
انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے  
کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح  
حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ) آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں جو حق مرتبہ لوگوں کا اور وہی تعریفیں کروں گا  
اور اللہ کے لیے عہدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ فرمائے گا لے محمد! اپنا سر اٹھاؤ  
کہوئی جائے گی، مانگوں یا جائے گا، شفاعت کو شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا لے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجیے جنہوں نے  
”لا الہ الا اللہ“ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے غلبے، میرے جلال، میری کبریائی، میری عظمت کا قسم! میں اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا  
جنہوں نے کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ کہا ہے ۝

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَخَّرَ أَهْلُ الْجَنَّةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَ  
أَخَّرَ أَهْلُ النَّارِ خُرُوجَ جَاوِزِ النَّارِ رَجُلٌ يَنْخَرُجُ  
حَبْرًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ  
الْجَنَّةُ مَلَأَى فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ  
ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلَأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ  
مِغْلًا فِي الدُّنْيَا عَشْرَ مَرَّاتٍ ۝

۲۳۵۸۔ ہم سے محمد بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن  
موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان  
سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے بعد میں  
داخل ہونے والا اور دوزخ سے سب سے بعد میں نکلنے والا وہ شخص  
ہوگا جو گھٹ کر نکلے گا، اس سے اس کا رب کہے گا جنت میں داخل  
ہو جا۔ وہ کہے گا میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے اس طرح  
اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ کہیں گے اور ہر مرتبہ یہ بندہ جواب دے گا  
کہ جنت تو بھری ہوئی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے لیے دنیا کے  
دس گنا ہے ۝

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى  
ابْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَبِثَةَ عَنْ عَدِيٍّ  
ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَيْكِلَةٌ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا  
مَا قَدَّمَ مِنْ عَالِيهِ وَيَنْظُرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا  
مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْفَاءَ ۝

۲۳۵۹۔ ہم سے علی بن حجر نے حدیث بیان کی، انہیں عیسیٰ بن یونس  
نے خبری، انہیں اعمش نے انہیں خبیثہ نے اور ان سے عدی بن حاتم  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں  
سے ہر شخص سے تمہارا رب اس طرح کلام کرے گا کہ تمہارے اور اس کے  
درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا اور اسے اپنے  
اعمال کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا اور  
اسے اپنے اعمال کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے سامنے دیکھے گا

تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، پس جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن موملہ حدیث بیان کی، ان سے خبیثہ نے اسی طرح۔ (اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ جہنم سے بچو) خواہ ایک (بھی بات ہی کے ذریعہ ہو۔

وَجِئِهِمْ مَا تَقَرُّ النَّارَ وَلَوْ بِشَيْءٍ تَمَرَةٍ قَالَ لَا اَعْصِيَنَّ وَحَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ خَبِيثَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۝

۲۳۶۰. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ جَبْرُ مِنْ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّكَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السُّبُوتَ عَلَى رَضِيعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى رَضِيعٍ وَالْمَاءَ وَالسُّرَى عَلَى رَضِيعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى رَضِيعٍ ثُمَّ يَهْرُ مِنْ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُكَ حَتَّى بَدَتْ فَوَاحِدُهُ تَعْجَبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَدْرُوهُ اللَّهُ حَقَّ قَدِيرُهُ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ ۝

۲۳۶۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْوَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي التَّجْوِي قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَعْبَلْتُ كَذَا أَوْ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَجَلْتُ كَذَا أَوْ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا مَا نَا أَغْفُوهُ هَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۲۳۶۸ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى

تَنْكِهًا ۝

۲۳۶۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

۲۳۶۰. ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمین کو ایک انگلی پر، پانی اور کھجور کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر کرے گا اور پھر اسے ملائے گا اور کہے گا۔ میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے۔ اس بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے پھر آنحضور نے آیت پڑھی ”انھوں نے اللہ کی اس کی شان کے مطابق قدر نہیں کی۔“ ارشاد خداوندی ”یشرکون“ تک

۲۳۶۱. ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صفوان بن محرز نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، مگر وحی کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس طرح سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پردہ اس پر ڈال دے گا اور کہے گا تو نے یہ یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا کہ ہاں چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ آدم نے بیان کیا ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۱۲۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ۱۰ اللہ نے موسیٰ سے

کلام کیا ۝

۲۳۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْذَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوُ مِثْرَى عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَى تَبِيلِ أَنْ أَخْلُقَ نَحْبَجَ آدَمَ مُوسَى ۝

\*

\*

\*

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ يَا اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو اللَّهِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِرَبِّهِ قَا سَجِدَ لَكَ الْمَلَائِكَةُ وَحَكَمْتَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ قَا شَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَا كَرَفَيْدُ لَكُمْ خَطِيئَتُهُ الَّتِي أَصَابَ ۝

\*

\*

\*

۲۳۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَلِمَةً أُسْرَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ إِنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ أَقْبَرٍ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَهُوَ تَائِبٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَقْبَرُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَدْسُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَلَمَّا رَعَوْهُ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى فَيَأْتِي قَلْبُهُ دَنَاءُ رَعِيَّتِهِ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمَّا يَكُونُ حَتَّى أَصْبَحُوا تَوَضَّعُوا عِنْدَ بَيْتِ رِضْمَرٍ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جَبْرِئِلُ فَشَقَّ جَوْرِيْلَ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَيْلَتِهِ حَتَّى

ان سے حمید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ آدم میں جنھوں نے اپنی نسل کو جنت سے نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ آپ موسیٰ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے پیغام اور کلام کے لیے منتخب کیا اور پھر بھی آپ مجھے ایسی بات کے لیے ملامت کرتے ہیں جو اللہ نے میری پیدائش سے پہلے ہی مقدّر کر دیا تھا چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے ۝

۲۳۶۳- ہم سے سلم بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش کوئی ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم اپنی اس حالت سے نجات پاتے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں، انسانوں کے حاکم، اللہ نے آپ کو اپنے لطف سے پیدا کیا آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا۔ اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کریں۔ آپ جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں اور آپ اپنی غلطی انھیں یاد دلائیں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی ۝

۲۳۶۴- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریک بن عبد اللہ نے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے مراح کے لیے لے جایا گیا کہ وحی آنے سے پہلے آپ کے پاس تین افراد آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ ان میں سب سے بہتر ہیں، تیسرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں انھیں لے لو، اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا، یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سوراخا۔ انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔



كَرَعَ مِنْ صَدْرِهِ وَجُفِهِ فَسَلَّهَ مِنْ مَاءٍ ذَمَرَمَ  
يَسِيرُهُ حَتَّى أَتَى جَوْفَهُ ثُمَّ أَرَقَى يَطْلُشَتْ مِنْ ذَهَبٍ  
فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ تَحْتُهُوَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً فَهَنَّا بِهِ  
صَدْرَهُ وَتَغَارِيدًا يُعْنَى عُرُودِي حَلِيقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ  
ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثُّنْيَا فَعَرَبَ بَابًا مِنْ  
أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مِنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ  
قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ  
قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْجَبًا بِهِ دَاهِلًا كَيْسْتَنْبِشِرُ بِهِ  
أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ  
فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَجَدَّ فِي السَّمَاءِ الثُّنْيَا أَدَمَ  
فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ  
أَدَمُ فَقَالَ مَرْجَبًا وَآهْلًا يَا بَنِي نَحْشِ الْإِبْنِ أَنْتَ  
فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الثُّنْيَا يَهْدِيَنَ يَطْلُحَانِ فَقَالَ  
مَا هَذَانِ النَّهْدَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا اللَّيْلُ وَ  
الْفُجَاءُ عَنْصَرُهَا ثُمَّ مَعَى فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ  
يَهْتَرُ خَرَّ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنَ اللَّوْلُؤِ وَرَبَّجِبَ فَنَقَبَ  
بِيَدِهِ فَإِذَا هُوَ مِنْكَ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ  
هَذَا الْكَوْثُرُ الَّذِي خَبَأْتَ رَبِّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى  
السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلُ مَا  
قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ  
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ  
بُؤِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْجَبًا بِهِ دَاهِلًا ثُمَّ  
عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلُ مَا  
قَالَتْ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ  
فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادَةِ  
فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ كُلِّ سَمَاءٍ فِيهَا  
أَنْبِيَاءٌ قَدْ سَبَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِذْ رَأَيْتُ فِي

چنانچہ انھوں نے آپ سے بات نہیں کی۔ بلکہ آپ کو اٹھا کر زمزم کے کنوئیں  
کے پاس لائے، یہاں جبریل علیہ السلام نے آپ کا کام سمجھا لیا اور آپ کے  
گلے سے دل کے نیچے تک سینہ چاک کیا اور سینہ اور پیٹ کو پاک کر کے  
زمزم کے پانی سے اسے اپنے ہاتھ سے دھویا، یہاں تک کہ آپ کا  
پیٹ صاف ہو گیا، پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں سونے کا  
ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس سے آپ کے سینے اور منہ کی  
رگوں کو سیاہی اور اسے برا بر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور  
اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں  
نے ان سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ جبریل، انھوں نے  
پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد ہیں۔  
پوچھا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں! آسمان والوں نے کہا انھیں  
خوش آمدید! آسمان والے اس سے خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم  
نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ جب تک کہ وہ انھیں  
بتا نہ دے۔ انھوں نے اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کو  
پایا۔ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے حرا محمد آدم ہیں، آپ  
انھیں سلام کیجیے، آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا، کہا کہ خوش آمدید  
اپنے بیٹے کو، آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں، آپ نے آسمان دنیا میں وہ نہیں  
دیکھیں جو بہرہ ریز تھیں۔ پوچھا جبریل! یہ نہری کیسی ہیں؟ جبریل  
علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبج ہیں۔ پھر آپ آسمان پر  
اور چلے تو دیکھا کہ ایک دوسری نہر ہے جس کے اوپر موقی اور دوزخ برآمد کا  
عمل ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ ٹھک ہے، پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟  
جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کے لیے محفوظ رکھا ہے، پھر آپ  
دوسرے آسمان پر چڑھے۔ فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے  
آسمان پر کیا تھا، کون ہیں؟ کہا جبریل، پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟  
کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ  
ہاں! فرشتے بولے انھیں خوش آمدید ہو۔ پھر آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر  
چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا، پھر  
چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر پانچویں  
آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا پھر چھٹے آسمان پر

الْبَاقِيَّةُ دَهْدُونَ فِي السَّابِقَةِ دَاخِرًا فِي الْخَامِسَةِ  
لَمْ أَحْفَظْ سَمْعَهُ قَائِرًا هَيْئَةً فِي السَّابِقَةِ دَمُوعِي  
فِي السَّابِقَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ  
كَمْ أَطُنُّ أَنْ يُرْنَمَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَعَرَّ عَلَيَّ قَوْيَ  
ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةُ  
الْمُنْتَهَى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبَّ الْعَذَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ  
مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَدْحَى اللَّهُ مِيْنًا أَدْحَى  
لِأَيْهِ تَحْسِينِ صَلَاةٍ عَلَى أَمْنِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٍ  
لَمْ مَبْطَحَتْ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَأَحْتَبَّسَهُ مُوسَى فَقَالَ يَا  
مُحَمَّدُ مَاذَا عَمِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَمِدَ إِلَى تَحْسِينِ  
صَلَاةٍ كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٍ قَالَ إِنَّ أَمْنَكَ لَا تَسْتَطِيعُ  
ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُحَقِّقْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ  
فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ  
كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ  
أَنْ تَعْمُرَ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَ  
هُوَ مَكَانُهُ يَا رَبِّ خَفِيفٌ عَنَّا فَإِنْ أَمْنِي لَا تَسْتَطِيعُ  
هَذَا فَوَضَعَهُ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى  
فَأَحْتَبَّسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى  
صَارَتْ إِلَى تَحْسِينِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَحْتَبَّسَهُ مُوسَى  
عِنْدَ الْخَمْسِينَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَوْتُ  
بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوِيًّا عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا  
فَتَرَكُوهُ فَأَمْرَكَ أَصْعَفَ أَجْسَادًا قُلُوبًا قَائِدًا أَنَا  
وَأَعْمَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُحَقِّقْ عَنْكَ رَبُّكَ  
كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرِهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ  
فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أَمْرِي  
ضَعُفًا أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَ  
أَبْدَانُهُمْ فَخَفِيفٌ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ  
قَالَ كَلِيلِكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلَ

آپ کے لئے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر آپ کے لئے کرب توں  
آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ہر آسمان پر انبیاء ہیں جن کے  
نام آپ نے لیے تھے یہ یاد ہے کہ ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر  
مردوں علیہ السلام چھ آسمان پر اور دوسرے نبی یا نبیوں آسمان پر۔  
جن کے نام مجھے یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھ آسمان پر۔ اور  
موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر، یہ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی  
کی وجہ سے فضیلت ملی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے رب! میرا  
خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر جبریل علیہ السلام  
انھیں لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں  
یہاں تک کہ آپ کو سدرۃ المنتہی پر لے کر آئے اور رب العزت و الجبروت  
سے قریب ہوئے اور اتنے قریب ہوئے جیسے مکان کے دونوں کنارے  
یا اس سے بھی قریب۔ پھر اللہ نے منجھ دوسری باتوں کے آپ کی امت پر  
دن اور رات میں پچاس نمازوں کی بھی وحی کی۔ پھر آپ اترے اور جب  
موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا ہے  
محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب نے  
مجھ سے دن اور رات میں پچاس نمازوں کا عہد لیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا کہ آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں، واپس جلیے اور  
اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کمی کی درخواست کیجیے۔ چنانچہ آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے بھی  
اشارہ کیا کہ ہاں اگر چاہیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ پھر انھیں لے کر ذوالجبروت  
کی بازگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی اے رب!  
ہم سے کمی کر دیجیے۔ کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ  
اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس  
آئے تو انھوں نے آپ کو روکا۔ موسیٰ علیہ السلام آپ کو اسی طرح برابر  
اللہ رب العزت کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں  
ہو گئیں پانچ نمازوں پر بھی انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا  
اور کہا اے محمد! میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تہجر یہ اس سے کم پر کیا ہے  
وہ فلا توان ثابت ہوئے اور انھوں نے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم و دل  
بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے، آپ واپس جائیے اور اللہ

لَدَنِي كَمَا قُرِئْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْشُرُ امْتَارَهَا قَبْلِي تَحْسُوتُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ دَجِي تَحْسُ عَلَيْكَ فَرَجِعْ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ امْتَارَهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَأَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى ذُنُوبِي مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيُّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْكَ قَالَ فَاهْبِطْ يَا سَيِّدُ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقِظْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۝

رب العزت اس میں بھی کمی کر دے گا۔ ہر مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ تاکہ ان نے مشورہ لیں اور جبریل اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آپ کو پانچویں مرتبہ بھی لے گئے تو عرض کی اے رب میری امت جسم، دل، نگاہ اور بدن ہر حیثیت سے کمزور ہے پس ہم سے اور کمی کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ وہ قول میرے یہاں بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام کتاب میں فرض کیا ہے اور فرمایا کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے پس یہ ام کتاب میں پچاس نمازیں ہیں لیکن تم پر فرض پانچ ہی ہیں چنانچہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس داپس آئے اور انھوں نے پوچھا کیا ہوا آپ نے کہا کہ ہم سے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آدیا ہے اور انھوں نے چوڑ دیا۔ پس آپ واپس جاییے اور مزید کمی کر لئیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا اے موسیٰ! واللہ! مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کیونکہ بار بار آ جا چکا ہوں، انھوں نے فرمایا کہ پھر اللہ کا نام لے کر اتر جائے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد الحرام میں تھے ۝

### ۱۲۶۹۔ اللہ کا کلام جنت والوں سے ۝

۲۳۶۵۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن دہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید ابن اسم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہے گا اے اہل جنت! وہ بولیں گے لبیک وسعدیک! ہمارے رب! بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے، اے رب! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں۔ جنتی پوچھیں گے اے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا گیا کہ میں اپنی خوشنودی تم پر اتارتا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا ۝

### باب ۳۶۹ کلّہمّ الّٰہی مع اہل الجنتۃ ۝

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ دَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَبُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَ سَعْدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَبُولُ هَلْ رَضِيتُمْ قَبُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآتَى شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَاحُطٌ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا ۝

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ

۲۳۶۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَلَادِ يَآئِدُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي التَّرْجِعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ  
فِيمَا يَشْتَكِي قَالَ بَلَىٰ ذِكْرِي أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ فَأَسْرَعَ  
وَبَدَأَ قَتْبًا دَمًا لَطَفَتْ تَبَاتُهُ وَاسْتَوَاؤُهُ وَ  
اسْتِغْصَارُهُ وَتَكْوِينُهُ أَمثالَ الْجَمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ  
لَعَالَىٰ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْعِبُكَ شَيْءٌ  
فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُعْجِدْ هَذَا إِلَّا  
قُدْرَتِيَّ أَوْ أَنْصَارِيَّ فَإِنَّهُمْ أَوْصَابُ نَرْجِعَ فَأَمَّا  
فَعَنْ فَلَسْنَا يَا مَصَابِ نَرْجِعَ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب** ذَلِيلُ اللَّهِ بِالْأَمْرِ ذَلِيلُ الْعِبَادِ  
بِالْبَدَاءِ وَالْتِصْرُغِ وَالرَّسَالَةِ وَالْإِبْلَغِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَأَذْكُرْهُ فَإِنِّي  
عَلَيْهِمْ نَبَأٌ نُوْحٌ إِذْ قَالَ يَقَوْمِ يَقَوْمِ  
إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكِيرِي  
يَا أَيُّهَا اللَّهُ تَعَالَىٰ تَوَكَّلْتُ  
فَأَجْعَلُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا  
يَكُنْ أَمْرَكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا  
إِلَيَّ وَلَا تَنْظُرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا  
سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنِّي أَجْرِي إِلَّا عَلَى  
اللَّهِ وَآمَرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
غُمَّةً هُمْ دَافِعُونَ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوا  
إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ أَمَرْتُ أَقْضِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ  
إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَمَا  
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَمَوْءِمٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَهُ  
فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ وَحَقٌّ يَنْلَمُ مَا مِنْهُ  
حَيْثُ جَاءَهُ التَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ

گفتگو کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک بدوی بھی تھے کہ اہل  
جنت میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کہتی لی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ  
نے کہا کہ کیا وہ سب کچھ تمہارے پاس نہیں ہے جو تم چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا  
کہ ضرور ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کہتی کروں۔ چنانچہ بہت جلدی وہ  
بیچ ڈالے گا اور پلک جھپکنے تک اس کا اگنا، برا بھونا، کٹنا اور پہاڑوں  
کی طرح غلے کے انبار لگ جانا ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کہے گا، ابن آدم!  
اسے لے لے، تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اعرابی نے کہا  
یا رسول اللہ! اس کا لطف تو قریشی یا انصاری اٹھائیں گے، کیونکہ  
وہی کہتی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان ہیں نہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم  
اس پر ہنس دیے۔

۱۲۷۰۔ اللہ کا اپنے بندوں کو حکم کے ذریعہ یاد کرنا اور بندوں  
اللہ کو دعا، عاجزی، رسالت اور خدا کا حکم پہنچانے کے  
ذریعہ یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”پس تم مجھے  
یاد کرو اور میں تمہیں یاد کروں گا۔“ اور انہیں نوح کی خبر سناؤ  
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! اگر تم پر میرا دھنا اور  
الہ کی نشانیں کو یاد دلانا تم پر گراں ہے تو میں اللہ ہی پر بھروسہ  
کیا۔ اور تم اپنے ذرائع اور اپنے شریکوں کو جمع کر لو۔ پھر  
ایسا نہ ہو کہ تمہارا معاملہ تمہارے لیے باعث پریشانی بن جائے  
پھر جو کچھ تمہیں میرے بارے میں کرنا ہے کر لو اور مجھے  
مہلت نہ دو اور پس اگر تم اعرابی کرتے ہو تو میں نے تم سے کوئی  
اجرت نہیں مانگی ہے۔ مجھے تو جبرائیل ہی کے یہاں ملے گا اور  
مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اطاعت گزاروں میں سے ہو جاؤں۔  
”غمة“ بمعنی تردد و غم اور تنگی۔ مجاہد نے کہا کہ ”اقضوا الی“  
کا مفہوم ہے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو کر گذرے۔ ”افرق“  
بمعنی ”افق“ استعمال ہوتا ہے۔ مجاہد نے کہا کہ ”وان احد  
من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله“  
کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے پاس آئے اور جو کچھ  
آپ کہتے ہیں اسے سنتا ہے تو وہ محفوظ و مامون ہے تاکہ وہ  
آتا رہے اور اللہ کا کام سناتا رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے

صَوَابًا حَقًّا فِي اللَّهِ نِيَادَ عَمَلٍ بِهِ :

بَاب ۱۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ  
أَنَادًا أَذْقُولِيهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَجْعَلُونَ  
نَا أَنَادًا ذَلِكِ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ قَوْلِهِ  
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ  
وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ  
لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ  
مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ  
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ عِكرِمَةُ مَا يُؤْمِنُ  
أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا دَعَوْهُ مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ  
سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَذَلِكَ إِيْمَانُهُمْ  
دَعَوْهُ يَبْدُؤْنَ غَيْرَهُ وَمَا ذَكَرَ فِي خَلْقِ  
أَنفَالِ الْعِبَادِ ذَلِكُمْ بِهِ يَقُولُهُ تَعَالَى وَ  
خَلَقَ لِحُلُمِي ۖ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلَ الْمَلَكُ إِلَيْكَ إِلَّا بِالْحَقِّ  
بِالنَّبِيِّ سَالَةٍ وَالْعَذَابُ لِكَيْسَالِ الصَّادِقِينَ  
عَنْ صِدْقِهِمُ الْمُبْتَغِينَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ  
الرُّسُلِ وَرَبَّنَا لَوْ لَحِظْتُونَ عِنْدَنَا ذَلِكُنَّ  
جَاءَ بِالصَّدَقِ الْقُرْآنُ وَصَدَقَ بِهِ  
الْمُؤْمِنُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا الَّذِي  
أَعْطَيْتَنِي مَبِلْتُ بِمَا نِيَدُ :

ٹھکانے پہنچ جلتے جہاں سے آیا ہے "النبأ العظیم" سے مراد  
قرآن ہے "صواباً یعنی دنیا میں حق بات کہی اور اس پر عمل کیا ۛ  
۱۲۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس اللہ کے شریک نہ بناؤ" اور ارشاد خداوندی "اور تم اس کے شریک نہ بناتے ہو، وہ تو  
تمام دنیا کا رب ہے" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ لوگ جو  
اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔ اور  
بلاشبہ آپ پر اور آپ سے پہلے لوگوں پر وحی بھیجی گئی کہ اگر تم  
نے شرک کیا تو تمہارا عمل غارت ہو جائے گا اور تم نقصان  
اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت  
کرد اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ" اور مکر مرنے کہا  
"وما یؤمن اکثرھم باللہ الا دھم مشرکون" کا  
مفہوم یہ ہے کہ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان زمین کو کس نے  
پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، یہ ان کا ایمان ہے  
لیکن وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں اور جو کچھ بندوں کے  
افعال اور ان کے اکساب کے مخلوق ہونے کے سلسلہ میں  
ذکر کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اور  
اللہ نے ہر چیز پیدا کی اور ہر انھیں ایک اندازہ پر مقرر کیا"  
مجاہد نے کہا کہ "ما ننزل الملائکۃ الا بالحق" میں  
حق سے مراد رسالت اور عذاب ہے "لیسال الصادقین  
عن صدقہم" پہنچانے والے اور تبلیغ کا فرض ادا کرنے  
والے انبیاء مراد ہیں "وانا لہ لحاظظون" یعنی ہمارے  
پاس محفوظ ہے "والذی جاء بالصدق" سے مراد  
قرآن مجید ہے "صدق" سے مراد سچ ہے۔ وہ قیامت کے

دن کے لاکھ لاکھ ہی وہ چیز ہے جو نے مجھے دی اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا ۛ

۲۳۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عمرو  
ابن شریل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے یہاں سب سے  
بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
شَرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ  
تَجْعَلَ لِلَّهِ بِنْدًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنْ ذَلِكُ

لَعَلَّيْكُمْ قُلْتُ لَعَرَأَى قَالَ تَعَرَأْنِ تَقْتُلْ وَكَذَلِكَ  
تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ لَعَرَأَى قَالَ تَعَرَأْنِ  
تَزْفِي بِحَيْدِلَةٍ جَارِكَ ۝

۱۲۴۲ بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ  
تَسْتَرْذِنُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ  
وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ كُنْتُمْ  
أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝

۳۳۶۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَثَرْثِي  
أَوْ ثَرْثِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطْنُهُمْ قَلِيلَةٌ  
فَقَعَهُ قُلُوبُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمَا تَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ  
مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ  
إِنْ أَخْفَيْنَا قَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا  
جَهَرْنَا فَكَيْفَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْذِنُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا  
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةُ ۝

۱۲۴۳ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى كُلُّ يَوْمٍ هُوَ  
فِي شَأْنٍ - وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ  
تَرْتِيهِمْ تُحَدِّثُ - وَقَوْلِهِ تَعَالَى تَعَلَّ  
اللَّهُ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا وَأَنَّ  
حَدَّثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَّثَ الْمَخْلُوقِينَ  
يَقُولُ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ  
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْوُودٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ مَا يَشَاءُ وَإِنْ مَتَّ

تھیں پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے عرض کی  
کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خطرہ کی وجہ سے قتل کر دو کہ  
وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم  
اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

۱۲۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تم اس خوف سے اپنے گناہ  
نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے ہی خلاف تمہارے کان،  
تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی بلکہ تم نے تو  
یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ بہت سی باتوں کو جانتا ہی نہیں جو  
تم کرتے ہو۔

۳۳۶۸۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے،  
ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ  
خانہ کعبہ کے پاس دو ثقفی اور ایک ثرثی یا (یہ کہا کہ) دو ثرثی اور  
ایک ثقفی جمع ہوئے، جن کے پیٹ کی چربی بہت تھی (تو بڑی تھی)  
اور جن میں سوجھ بوجھ کی بڑی کمی تھی، ان میں سے ایک نے کہا، کیا  
تمہارا خیال ہے کہ اللہ وہ سب کچھ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں۔ دوسرے  
نے کہا کہ جب ہم زور سے بولتے ہیں تو سنتا ہے لیکن اگر ہم آہستہ بولیں  
تو نہیں سنتا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ تم اس خوف کی وجہ  
سے اپنے گناہ نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری  
کھال تمہارے ہی خلاف گواہی دیں گے۔ الآیہ ۝

۱۲۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہر دن وہ ایک شان میں ہے  
اور ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی بات  
نہیں آتی۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ممكن ہے کہ اللہ اس  
کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے۔" اور اللہ کا کوئی نئی بات  
پیدا کرنا مخلوق کے نئی بات پیدا کرنے کی طرح نہیں ہوتا۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اس جیسی کوئی چیز نہیں۔"  
اور بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔ اور ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی  
کہ اللہ تعالیٰ جو نیا حکم چاہتا ہے دیتا ہے اور اس نے

حکم دیا ہے کہ تم نمازیں کلام نہ کرو :

۲۳۶۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عام بن وردان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اودان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے مسائل کے بارے میں کسی طرح سوال کرتے ہو، تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب ہے جو زمانہ کے اعتبار سے بھی تم سے سب سے زیادہ قریب ہے، تم اسے پڑھتے ہو، وہ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں :

۲۳۷۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ میں کیوں پوچھتے ہو، تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے وہ اللہ کے یہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود تمہیں بنا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی ہے اور بدل دیا ہے پھر خود ہی لکھ دیا اور دعویٰ کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے غلطی پر نیچی حاصل کریں، کیا اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا کہ تمہارے پاس خود علم آپکا ہے۔ خدا کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے کہ جو کچھ تمہارے اوپر نازل ہوا ہے اس کے متعلق وہ تم سے پوچھتے ہوں۔

۱۲۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اور اس کے ساتھ اپنی زبان کو

حرکت نہ دیں اور وحی کے نازل ہونے کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کرنے کے متعلق تفصیل۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ

مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے :

۲۳۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے

حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد : لا تَحْكُمُ بِهِمْ لِسَانُكَ ۝ کے متعلق کہ وہی نازل ہوتی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا بہت

أَحَدَتْ أَنْ تَزُكُّمُوا فِي الصَّلَاةِ ۝

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَ كُلِّ كِتَابٍ اللَّهُ أَقْرَبُ الْكِتَابِ عَمَدًا يَا لِلَّهِ تَعَزُّدُوتُهُ غَضًا لَهُ يُشَبِّهُ ۝

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ بِدِينِكُمْ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُتُ الْأَخْبَارَ يَا لِلَّهِ غَضًا لَهُ يُشَبِّهُ وَحَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا فَكُتِبُوا بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرَوْا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوْ لَا يَنْهَاهَا كُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْوَلُوعِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ ۝

بَابُ ۱۲۷۴ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى لَا تَحْكُمُ بِهِ

بِهِ لِسَانُكَ وَيُعَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَكَّمْتُ فِي شَفَعَاتِهِ ۝

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَحْكُمُ بِهِ

لِسَانُكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِمُ

وَمِنَ النَّبِيِّينَ شِدَادَةُ ذَكَانَ يُحْيِيكَ شَفَعْتِي فَقَالَ لِي  
ابْنُ عَبَّاسٍ أَحْوَجُكُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِيكُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَحْوَجُكُمَا لَكَ  
كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحْيِيكُمَا فَحَوَّكَ شَفَعْتِي فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحْيِيكَ بِهِ لِسَانُكَ لِتُعْجَلَ بِهِ  
إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ فَجَعَلَهُ فِي صَدْرِكَ  
ثُمَّ تَقْرَأُ ذَلِكَ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ  
لَهُ وَالنُّصُوحَ تُلَاقِي عَلَيْهِ إِنَّا نَقْرَأُ قَالَ فَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ وَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ التَّحِيُّ  
مَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ ۝

**باب ۲۷۵** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاسْتَوْفُوا قَوْلَكُمْ

أَوْ أَجْمَعُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ بِذَاتِ الْعُدَّةِ  
الَّا يَعْلَمُوا مِنْ خَلْقٍ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

يَخَافُونَ يَسْأَلُونَ ۝

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوا  
بِهَا قَالَ نَزَلَتْ دَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ  
صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ  
وَمِنْ أَنْزَلَهُ وَمِنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِيَسْمِعْ  
مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ أَيْ  
بِقِرَاءَتِكُمْ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا  
تَخَافُوا بِهَا عَنْ أَصْحَابِكُمْ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ  
بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا

بار پڑھنا تھا اور آپ اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ مجھ سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ  
میں تمہیں ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح آنحضورؐ ہلاتے تھے، سید نے فرمایا  
کہ جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ ہونٹ ہلا کر دکھاتے تھے میں تمہارے  
سامنے اسی طرح ہلاتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ راہن  
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ  
”لَا تَجْهَرُوا بِهِ لِسَانُكَ لِتُعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ“  
جمعہ سے مراد سب میں محفوظ رکھنا ہے۔ پھر تم اسے پڑھو۔ پھر ہم جب  
پڑھیں تو اس کے پڑھنے کی پیر دی کیجیے۔ یعنی خاموش ہو کر پہلے خود  
سے سنیں، پھر ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اسے پڑھیں گے بیان کیا کہ  
پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غور سے سنتے تھے۔  
اور جب چلے جاتے تو ان کی قراءت کے مطابق پڑھتے تھے ۝

۱۲۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنی بات آہستہ سے کہو یا زور

سے، اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے کیا وہ اسے  
نہیں جانے لگے گا جو اس نے پیدا کیا اور وہ بہت باریک بین اور

باخبر ہے۔ ”تینا فتون“ اسے یسار آون۔

۲۳۷۲۔ مجھ سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے،  
انھیں ابو بکر نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور انھیں ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوا  
بِهَا“ کے بارے میں کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کہ میں چھپ کر دعا محال اسلام ادا کرتے تھے، لیکن جب اپنے صحابہ کو  
نماز پڑھائے تو قرآن مجید با ز بلند پڑھتے۔ جب مشرکین سنتے تو قرآن مجید کو  
اس کے اتارنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو گالی دیتے چنانچہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ اپنی قراءت میں آواز بلند کیجیے کہ مشرکین  
سنیں اور پھر قرآن مجید کو گالی دیں۔ اور نہ اتنا آہستہ ہی پڑھیے کہ  
آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ  
اختیار کیجیے ۝

۲۳۷۳۔ ہم سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ”وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا



تخافت بجا، دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۳۷۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں اور ان کے غیر نے یہ اضافہ کیا کہ جو روزہ سے قرآن (نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں)

۱۲۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ایک شخص جسے

اللہ نے قرآن دیا اور رات اور دن اس میں جھجک رہتا ہے

اور ایک شخص ہے جو کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا

علم ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ

نے واضح کر دیا کہ اس کے ساتھ مد قیام، اس کا فعل ہے۔

اور فرمایا کہ ”اس کی نشانیوں میں آسمان زمین کا پیدا کرنا

ہے۔ اور بخاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔

اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا۔ ”اور بھلائی کرو، امید ہے کہ

تم فلاح پاؤ گے۔“

۲۳۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث

بیان کی، ان سے اعشش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوبرزہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رکھ

صوف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم

دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے، تو ایک دیکھنے والا

کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا علم ہوتا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا

اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اس کے حق میں

خرچ کرتا ہے۔ دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اتنا مال حاصل ہوتا

تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

۲۳۷۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے زمری نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان

سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ریشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں، ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا ہو اور

وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا ہو، اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال

تخافت بجا فی اللہ عآء۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا

ابْنُ جُرَيْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْسَ مِنَّا مَنْ كَوْنَتَيْنِ بِالْقُرْآنِ وَرَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ

بِهِ

بَابُ الْقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَمَهْوٍ يَوْمُ رِيَّةٍ

أَتَاهُ الْكَلِيلُ وَالْهَمَارُ وَرَجُلٌ يَقُولُ تَو

أُذِنَتْ وَمِثْلُ مَا أُذِنَ هَذَا فَعَدْتُ كَمَا

يَفْعَلُ تَبَيَّنَ اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالنِّكَتَابِ

هُوَ فَعْلُهُ وَقَالَ دَمِنْ آيَةٍ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَخَلَقَ آيَةً تَكُونُ وَالْأَيُّ كَوْنُ

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْغَيْرَ لَعَلَّكُمْ

تُعْلَمُونَ

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ

الْقُرْآنَ فَمَهْوٍ يَتْلُوهُ آتَاهُ الْكَلِيلُ وَالْهَمَارُ فَمَهْوٍ

يَقُولُ تَو أُذِنَتْ وَمِثْلُ مَا أُذِنَ هَذَا لَعَدْتُ كَمَا

يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي

حَقِّهِ يَقُولُ تَو أُذِنَتْ وَمِثْلُ مَا أُذِنَ عَمِدْتُ

فِيهِ وَمِثْلُ مَا يَفْعَلُ

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَمَهْوٍ يَتْلُوهُ آتَاهُ الْكَلِيلُ وَ

الْهَمَارُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ

دیا ہوا درود اسے رات و دن خرچ کرتا ہو۔ میں نے یہ حدیث سفیان سے  
کئی بار سنی لیکن ”(غیرنا) کے عنوان کے ساتھ انھیں کہتے نہیں سنا اور یہ  
ان کی صحیح حدیثوں میں سے ہے۔

۱۲۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”رسول! پہنچا دیجیے وہ جو  
آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے اور اگر  
آپ نے نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کے پیغام کو نہیں پہنچایا“  
اور نہ ہر گزے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے پیغام بھیجا ہے اور  
رسول کا کام اسے پہنچانا ہے اور ہر کام اسے ماننا ہے۔  
اور بیان کیا کہ معلوم ہونا چاہیے کہ انبیاء نے اپنے رب کے  
پیغام پہنچا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
میں اپنے رب کے پیغامات کو تم تک پہنچاتا ہوں، اور جب  
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ شرکت نہیں کی تو انھوں نے کہا کہ عنقریب اللہ  
اس کے رسول اور مومنین کو تھار اعلیٰ دیکھیں گے“ اور عمر نے کہا  
کہ ”ذکر الکتاب سے مراد یہی قرآن ہے“ جو متقیوں کے لیے  
ہدایت ہے۔ اس سے مراد بیان و دلالت ہے، جیسا کہ اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”ذکر حکم اللہ“ یعنی ”ہذا  
حکم اللہ“۔ ”لادیب“ ای لا شدت۔ ”تلك آیات“  
یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی جیسی آیت ”حقاً اذا  
کنتم فی الفلک وجہین بھو“ ہے یعنی بکو۔ اور  
السر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے مومن حرام کوران کی قوم کے پاس بھیجا اور انھوں  
نے کہا کہ کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو کہ میں رسول اللہ کا  
پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور پھر ان سے باتیں کرنے لگے۔

۲۳۷۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن  
جعفر الرقی نے حدیث بیان کی، ان سے مسقر بن سلیمان نے حدیث بیان کی  
ان سے سعید بن عبید اللہ ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عبد اللہ  
زنی اور زیاد بن جبر بن حیر نے حدیث بیان کی، ان سے جبر بن حیر نے

أَنَا اللَّيْلُ وَأَنَا الْبُكْرُ وَرَبُّكَ سَقِيَانٌ مِرَارًا لَمْ  
أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبْرَ أَفْ هُوَ مِنْ مَصْنُوعِ حَيْثُ بِهِ

بَاب ۱۲۷۷

اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ  
بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَلَوْ أَنْ  
تَقُولَ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ  
مِنْ اللَّهِ الرِّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَمَلَيْنَا التَّسْلِيمُ  
وَقَالَ يَعْلَمُونَ أَنَّ قَدْ أَبْلَغُوا رَسَالَتِ رَبِّي  
وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّتْ عَيْنُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسِيرِي  
اللَّهُ مَعَكُمْ دَسِيرُكُمْ وَقَالَتْ عَائِشَةُ  
إِذَا أَجَبَكَ حَسَنٌ عَمِلَ أَمْرِي فَعَلِ  
أَخْبَلُوا فَسِيرِي اللَّهُ مَعَكُمْ دَسِيرُكُمْ  
فَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخَفُّكَ أَحَدٌ وَ  
قَالَ مَعَهُ ذَلِكَ الْكِتَابُ هَذَا الْقُرْآنُ  
هُدًى لِلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَدَلَالَةٌ لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى ذِكْرُكُمْ اللَّهُ هَذَا الْحُكْمُ اللَّهُ  
لَا رَيْبَ لَاهُكَ ذَلِكَ آيَاتُ يَعْنِي هَذَا  
أَعْلَمُ الْقُرْآنُ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ  
فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِمَهْمٍ يَفْعِلُ يُكْمِ وَ  
قَالَ أَلَسْ بَعَثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَالَكَ خَدَامًا إِلَى قَوْمِهِمْ وَقَالَ  
أَتُؤْمِنُونَ بِأَبْلِغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِ يَحْدِثُهُمْ

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيُّ وَزِيَادَةُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ

ان سے متبرہ رضی اللہ عنہ تے بیان کیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منجھ اپنے رب کے پیغامات کے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

ابن حَبِیْبَةَ قَالَ الْمَغِیْرَةُ أَخْبَرَنَا بِئِنَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِمَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ ۖ

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ شَيْئًا وَمِنْ أَوْحَى فَلَا تُصَدِّقُوا إِنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۖ

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ دَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجَى الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ زِدًا قَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ لَعَنَ أَجَى قَالَ لَعَنَ أَنْ تَقْتُلَ وَكَذَلِكَ خَافَهُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ لَعَنَ أَجَى قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَبِيلَةَ جَارِكَ مَا نَزَلَ اللَّهُ تَعْدِيلُهَا وَالَّذِينَ لَا يَدُخُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ الْأَيَّةُ ۖ

جسے اللہ نے حرام کیا ہے سزا حق کے اور جو زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا۔ آخر آیت تک ۖ

باب ۲۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ مَا تَوْحَا بِالْزُّرْعَةِ فَاثْمُوها وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى أَهْلَ التَّوْحَاةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأَعْطَى أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأَعْطَى الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا بِهِ وَكَانَ أَبُو زَيْنٍ يَتْلُوهُ يَتْلُوهُ يَتْلُوهُ وَ

۲۳۷۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر کوئی تم سے یہ بیان کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز چھپائی، اور محمد نے بیان کیا، ان سے عامر عقیلی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل ابن ابی خالد نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ بیان کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی جُز چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ لے رسول! پہنچا دیجیے وہ جو آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے نہیں کیا تو پھر اپنے رب کی پیغام نہیں پہنچایا۔

۲۳۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی شریک کو پکارو، حالانکہ تمہیں پیدا اللہ نے یا ہے پھر پوچھا، پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں فرمایا۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جو کسی ایسے کی جان نہیں لیتے

۱۲۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پس تدریت لاؤ اور اسے تلاوت

کرو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اہل تدریت کہ تدریت دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا۔ اور تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا، اور ابو زین نے کہا کہ یتلونه کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر

پوری طرح عمل کرتے ہیں۔ برستے ہیں "تیل" یعنی بہترین نکاحات اور سن قراءت کے ساتھ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے "لا یمسہ" یعنی اس کا لطفت اور اس کا نفع وہی حاصل کریں گے جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے اٹھانے کا حق وہی ادا کر گئے جو یقین رکھتا ہے۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "انکی مثال جنھوں نے تورات کو اٹھا یا لیکن اس کا حق نہیں ادا کر سکے۔ مثل گڑھے کے ہے جو کتابیں لادے ہوئے ہو۔" بڑی ہے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ مد سے تجاوز کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان کو بھی عمل کہا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اپنا سب سے پُر توقع عمل بتاؤ جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہوا؟ انھوں نے کہا کہ میری نظر میں میرا کوئی عمل اتنا پُر توقع نہیں ہے جتنا یہ ہے کہ میں جب بھی پاکی حاصل کرتا ہوں تو غنا پڑھتا ہوں۔ اور پوچھا گیا کہ کون عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر جہاد کرنا، پھر مقبول حج کرنا۔

يَسْمَلُونَ بِهِ حَتَّى عَلَيْهِ يُقَالُ يُبْنَى يُفْرَأُ  
حَسَنَ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَمَسُّهُ لَا يَجِدُ  
طَعْمَهُ وَنَفْعُهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا  
تَحِيلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ يَقُولُهُ تَعَالَى  
مَثَلُ الَّذِينَ حَبَلُوا الْقُرْآنَ ثُمَّ لَوْ  
يَحِيلُوهَُا كَمَا كُنْتُمْ الْجَاهِلُ يَحِيلُ أَسْفَارًا  
يُسْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ  
اللَّهِ مَا لِلَّهِ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَ  
سَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ  
وَالْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَحْبَبْتُ  
بَارِحِي عَمَلِي عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا  
عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي رِقِّي لَمْ أَطْعَمْهُ  
إِلَّا صَلَّيْتُ وَسَلَّيْتُ أَعْمَلُ أَمْضَلُ  
قَالَ إِيْمَانُ يَا لِلَّهِ وَدَسْرِيهِ ثُمَّ الْجِهَادُ  
ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ +

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا  
بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ  
الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْقِ أَهْلَ التَّوَدَةِ التَّوَدَةَ  
فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ التَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا مَا عَطُوا  
فَبَرَأُوا قِيْرَاطًا ثُمَّ أَوْقِ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ  
فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى ضَلَّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا مَا عَطُوا  
فَبَرَأُوا قِيْرَاطًا ثُمَّ أَوْقِ أَهْلَ الْقُرْآنِ الْقُرْآنَ فَعَمِلُوا  
بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَا عَمِلُوا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ  
فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هُوَ لَا يَزِيدُ أَقْلَ مِمَّا عَمِلُوا لَمْ يَزِدْ  
أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُمْ مِمَّنْ حَقَّكَ شَيْئًا

۲۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی، اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گزشتہ امتوں کے مقابل میں تمھارا وجود ایسا ہے جیسے عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ دن اُدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ پھر انھیں ایک ایک قیراط دیا گیا پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انھوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انھیں قرآن دیا گیا، اور تم نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ انھیں دو قیراط دیئے گئے، اس پر اہل کتاب نے کہا کہ یہ ہم سے عمل میں کم ہیں اور اجر میں زیادہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمھارا حق دیئے ہیں کوئی ظلم کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

بھریہ میرا افضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

۱۲۷۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل کہا اور فرمایا

کہ جو سورہ فاتحہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے

۴

۲۳۸۱۔ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے وہید نے، اور مجھ سے عباد بن یعقوب اسدی نے

حدیث بیان کی، انھیں عباد بن العوام نے خبر دی۔ انھیں شیبانی نے، اور

انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے پوچھا کہ کن عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اپنے وقت پر

نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا۔ پھر اللہ کے راستے میں

جہاد کرنا

۱۲۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "السان بڑا مضطرب الاحوال

پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو آہ و

ناری کرنے والا ہے اور جب بھلائی پہنچتی ہے تو ناشکری

کرنے والا ہے" بلو ما معنی مجبور۔

۲۳۸۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم

نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا اور آپ نے اس

میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

معلوم ہوا کہ اس پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک

شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا اور جسے نہیں دیتا وہ مجھے اس

سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ

ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے اور دوسرے لوگوں پر اعتماد

کرتا ہوں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے

انھیں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کے مقابلہ میں مجھے سرخ اور لٹے بھی پسند نہیں

۱۲۸۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے ذکر اور

روایت کرنا

۲۳۸۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زہرہ

قالوا لا قال فهو فضيل او غيره من اشأوه

باب ۲۷۹۔ وَتَسْتَوِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْقُلُوبَةُ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ

لَمْ يَقْرَأْ بِمَا عَجَدَ الْكِتَابَ

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَدَّةٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيِّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ

ابْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْقَيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ

أَبِي عَمْرٍو النَّخْبِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى الْأَهْوَالِ أَمْ مَمَلٌ؟

قَالَ الْقُلُوبَةُ لَوْ قَرَّبَهَا دَبْرًا لَوَالِدَيْنِ نَحْوِ الْجَهَادِ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ

باب ۲۸۰۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ

خُلِقَ مَلَكًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا مَلَكًا ضَعُوفًا

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ

حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَخْطَى قَوْمًا

وَمَنْعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَكْثُهُمْ حَتَّى قَالَ إِنِّي أُعْطِيَ

الرَّجُلَ مَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَرَادَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ

الَّذِي أُعْطِيَ أُعْطِيَ أَتَمًّا مَا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ

النَّجَرِ وَالْهَلَكِ وَأَكْمَلُ أَتَمًّا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ

فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالشَّرِّ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ

قَالَ عَمْرُو مَا أَحَبُّ إِلَيَّ بِكَلِمَةٍ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُرَ النَّعَمِ

باب ۲۸۱۔ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَرَوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَمْدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْمَالٍ فَلَا آتَانِي مَقْبِلًا أَتَيْتُهُ هَرَمَلَةً

دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر جاتا ہوں۔

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْمَالٍ وَرُبَّمَا قَالَ مُعْتَمِدٌ سَمِعْتُ أَنِّي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سعید بن ربیع ہمدانی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے

۲۳۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے تھے۔

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا لُحَيْدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كِفَايَةٌ وَالْعَوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَلِكُلُّ وَفٍّ كَيْفَ الصَّائِرِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَجِيمٍ الْمُسْلِكِ

۲۳۸۵- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہر عمل کی ایک جزا ہے اور روزہ میرا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَلْبَسُنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَكَسْبًا إِلَى آخِرِهِ

۲۳۸۶- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن قتادہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں جن میں وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں، فرمایا کہ کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں (داخون) سے

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْجٍ أَخْبَرَنَا شَيْبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَعْلَبِيَّةَ بِنْتِ قُرَّةَ عَنْ

۲۳۸۷- ہم سے احمد بن ابی مرزج نے حدیث بیان کی، انھیں شیبابہ نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قمر نے

ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھے۔ اور سودۃ القع پڑھ رہے تھے یا سودۃ القع میں سے پڑھ رہے تھے، بیان کیا کہ پھر آپ نے اس میں ترجیع کیا، بیان کیا کہ پھر معاویہ نے ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی قراءت کو بیان کیا اور کہا کہ اگر اس کا خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمھارے پاس جمع ہو جائیں گے تو میں اس طرح ترجیع کرتا جس طرح ابن مغفل نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی نقل کرتے ہوئے ترجیع کیا تھا۔ پھر میں نے معاویہ سے پوچھا کہ آنحضور کس طرح ترجیع کرتے تھے؟ کہا کہ آ آ آ تین مرتبہ:

۱۲۸۲۔ قدرت اور اس کے علاوہ دوسری آسانی کتابوں کی تفسیر عربی وغیرہ میں کرنے کا جواز اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ”ہیں تم قدرت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو“ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیان بن حرب نے خبر دی کہ ہر قل نے اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا۔ ”شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہر قل کی جانب، اور اسے اہل کتاب ایک کلمہ پر آؤ، اتفاق کریں جو ہمارے درمیان مشترک ہے“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ كَذَلِكَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مَعَاوِيَةُ يَحْيَى وَرَأَى ابْنَ مَغْفَلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي يَجْعَلُ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعْتُ ابْنُ مَغْفَلٍ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ ۱۱۱ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۝

بَابُ ۱۲۸۲ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَأْتُوا بِالَّتَّوْرَةِ فَآتَوْهَا إِنَّ مَنَّاهُ صِدْقَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَحَبَّ بِي أَبُو سَفْيَانَ بْنُ خَرِيبٍ أَنَّهُ هَرَقَ دَهَانًا رَجَمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ يَسْمُوهُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ مِنْ قُسْطِهِ عَيْنُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَرَقَ دِيًّا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا يَبْهَتُ

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيَتْلَوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَدَّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكَلِّمُوهُمْ وَتَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْأُتْبَةُ ۝

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَنِيعٌ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۸۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مبارک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابویسرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب قدرت کو عربی میں پڑھتے تھے اور کلموں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ۱۲ اہل کتاب کی تعداد پر کرو اور نہ اس کی تکذیب، بلکہ کہو کہ ہم اللہ اور اس کی تمام نازل کردہ چیزوں پر ایمان لائے۔ الآیۃ۔

۲۳۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ





۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ  
ابْنِ ثَابِتٍ أَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَاللَّيْلِ وَالزُّهْدِ  
فَمَا يَمُوتُ أَحَدٌ أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِيَادَةً مِنْهُ ۝

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِائِلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
عَنْ أَبِي يُوَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِسُكَّةٍ وَ  
كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ  
وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُذِيقَهُمْ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَوْتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا ۝

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْفَةَ  
عَنْ أَبِيهِمْ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ  
لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغُلَامَ وَالْبَايَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي  
مَعْلَمِكَ أَدْبَارِيكَ فَإِذَا نَزَلْتَ لِلْقُلُوبِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ  
بِالْتَّحَادِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى  
تَلْزَمَ النَّاسُ وَلَا تَخْشَى إِلَّا وَهْدَ لَهْزِمٍ قَالَ أَبُو  
سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا قُسَيْمَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ دَسَاسَةً فِي حَجْرِي وَآنَا  
حَائِضَتُ ۝

**باب ۱۲۸ قول الله تعالى فاقرءوا ما**  
**يُكْسِرُ مِنَ الْقُرْآنِ ۝**

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ  
ابْنَ عُذْرَةَ وَهَبَ الرَّحْمَنُ بْنُ عَبْدِ الْقَارِي حَدَّثَاهُ  
أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ

۲۳۹۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے حدیث بیان  
کی، ان سے عدی بن ثابت نے۔ میرا یقین ہے کہ انھوں نے بلال بن رباح  
رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا کہ آپ عشاء کی نماز میں "فاتحین والرحیمین" کی سورت پڑھ رہے  
تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش الحان کسی کو نہیں سنا۔

۲۳۹۳۔ ہم سے حجاج بن نہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ منور میں  
چھپ کر تبلیغ کرتے تھے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے تھے مشرکین جب  
سننے تو قرآن کو برا بھلا کہتے اور اس کے لائے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس پر  
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ "اپنی نماز میں آواز بلند کرو اور نہ بہت ہست ۝"

۲۳۹۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی صاعفہ نے، ان  
سے ان کے والد نے اور انھیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں  
نے ان سے فرمایا میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کو اور جھگڑا کر پندرہ کرے ہو۔ پس جب  
تم اپنی بکریوں یا جھگڑا میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ  
دو کیونکر مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچے گی اور اسے جن دانس اور دوسری  
جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی، ابو سعید رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

۲۳۹۵۔ ہم سے قسیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے منصور نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی قرآن پڑھتے تھے۔  
جب آپ کا سر مالک میری گود میں ہوتا اور میں حاضر ہوتی۔

۱۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس قرآن میں سے وہ پڑھو جو تم  
سے آسانی سے ہو سکے ۝"

۲۳۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے مسدد بن خمرہ اور عبدالرحمن بن عبد القاری نے  
حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا

اِنَّ حَكِيْمٌ يَقْرَأُ سُورَةُ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولٍ اَللّٰهُ  
مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمَعْتُ يَقْرَءُوْهُ فَاِذَا هُوَ  
يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَبِيْرَةٍ كَوَيْفُ نُبِيْنِهَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ  
مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدْتُ اَسْأَلُهُ فِي الصَّلٰوةِ  
فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَوْتُ قَلْبِيْهُ بِوَدَائِيْهِ فَقُلْتُ مَنْ  
اَفْرَاكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اَتَيْتُ سَمِئْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ  
اَفْرَأْنِيْهَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
كَذَبْتَ اَفْرَأْنِيْهَا عَلٰى خَيْرِ مَا قَرَأْتُ فَاَنْطَلَقْتُ بِهٖ  
اَقُوْدُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
اَتَيْتُ سَمِئْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ كَوَيْفُ  
نُبِيْنِهَا فَقَالَ اَرْسَلُهُ اَفْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْفِرَآءَةَ  
اَتَيْتُ سَمِئْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَذٰلِكَ اُنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَفْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ اَتَيْتُ اَفْرَأْنِيْ فَقَالَ  
كَذٰلِكَ اُنْزِلْتُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنُ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ  
اَحْجُوْفٍ فَاَقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۝

ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہیں جس طرح سہولت ہو پڑھو۔

**باب ۲۸۵** قَوْلُ اَللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ يَسْرُنَا  
الْقُرْآنَ يَلِيْكَوْرًا وَقَالَ النَّبِيُّ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُلُّ مُبَسِّرٍ لِّمَا خَلِقَ لَهُ يُقَالُ مَيِّسَرٌ  
مُّهَيِّئًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ  
يَلِيْسًا يَكُ هَوْنًا فَرَأَيْنَا عَيْنَكَ وَقَالَ مَطَرٌ  
اَلْوَدَّ اَنْ وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ يَلِيْكَوْرًا قَهْلُ  
مِنْ جُنْدٍ كَرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبٍ عَلَيْهِ  
فَيُعَانَ عَلَيْهِ ۝

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
قَالَ يَزِيْدُ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ فَيَمَّا يَعْلُو الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلُّ  
مُبَسِّرٍ لِّمَا خَلِقَ لَهُ ۝

کہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں  
سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قرآن مجید بہت سے ایسے  
طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں  
پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں غمانہ می میں ان پر حملہ کر دوں لیکن میں نے  
مصر سے کام لیا اور جب انھوں نے سلام پیرا تو میں نے ان کی گردن میں اپنی  
چادر کا چھنڈا لگا دیا اور ان سے کہا، تمہیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی  
جسے میں نے ابھی تم سے سنا، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹے ہو۔ مجھے خود آنحضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس سے مختلف قرات سکھائی ہے جو تم پڑھ رہے تھے۔  
چنانچہ میں انہیں کہنپتا ہوا آنحضور کے پاس لے گیا اور عرض کی کہ میں نے اس  
شخص کو سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے سنا جو آپ نے مجھے نہیں سکھایا۔  
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ ہشام: تم پڑھ کر سناؤ۔  
انھوں نے وہی قرات پڑھی جو میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: تم پڑھو۔ میں نے اس قرات کے مطابق پڑھا جو آپ نے  
مجھے سکھائی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح بھی نازل ہوئی

۱۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے قرآن مجید کو ذکر کیلئے  
آسان کیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر  
شخص کے لیے اسی میں آسانی رکھی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا  
ہے۔ "میسر" بمعنی مہیا ہونے میں۔ مجاہد نے کہا کہ "یسرنا  
القرآن لمسانک" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے اس کی قرات آپ  
کے لیے آسان کر دی ہے اور طرف نے بیان کیا کہ "ولقد  
یسرنا القرآن لک کہ فہل من ذکر" کا مفہوم یہ ہے کہ کیا کوئی  
طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث  
بیان کی، ان سے یزید نے بیان کیا ان سے مطرف بن عبد اللہ نے حدیث  
بیان کی ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! پھر  
عمل کرنے والے کس لیے عمل کرتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے :

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْنُوفٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَّيٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُوذًا فَبَصَلَ يَنْتُثُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا يَنْتُثُونَ مِنْ أَحْيٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنْ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا يَنْتُثِلُ قَالَ أَتَمَلُّونَا فَنُكَلِّمُ مَيْتَةً مَا مَنَّا مِنْ أَعْطَى دَانِثِي الْآيَةُ :

۲۳۹۸۔ ہم سے محمد بن بشام نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معنوف اور اعمش نے انھوں نے سعد بن جبیدہ سے سنا، انھوں نے عبد الرحمن سے اور انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ پھر آپ نے ایک کڑی ل اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا تم میں کڑی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جہنم میں یا جنت میں نکھانے جا چکا ہو۔ صحابہ نے کہا پھر ہم اسی پر اعتماد نہ کریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ یہی جس شخص نے دیا اور ڈرا۔ الْآيَةُ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلِ اللَّهُ تَعَالَى بَنَى هَذِهِ الْقُبُورَ فِي نَوَاحٍ مَقْنُوطَةٍ وَالْأَطْفَالُ يَكْتَابُ مَقْشُورٍ. قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَنْحُطُونَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ جُذْءٌ الْكِتَابِ وَ مَا ضَلَّهَ مَا يَلُوحُ مَا يَنْتَكِرُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَنَى عَنَّا مِنْ يَكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يَعْرِضُونَ يَزِيلُونَ وَ لَيْسَ أَحَدٌ يَزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَيْسَ لَهُمْ بَحْرٌ قَوْلُهُ يَتَأَذَّرُونَ عَلَى غَيْرِ تَأْدِيلِهِ وَ دَرَسْتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَ أَعْيَتْ حَافِظَتُهُ وَ نَعِيَتْهَا حَفِيفَتُهُ وَ أَوْجَى إِلَى هَذَا الْقُرْآنِ لَا يُذَرُّكُمْ بِهِ كُنْزِي أَهْلُ مَكَّةَ وَ مَنْ بَلَغَ هَذَا الْقُرْآنَ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ قَوْلُ الْعَدُوِّ :

۱۲۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بلکہ وہ عظیم قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔“ (اور لوح کی قسم اور کتاب مسطور کی قسم۔ قتادہ نے کہا کہ مراد ہے لکھی ہوئی۔ ”یسطرون“ ای یحفظون۔ ”ام کتاب“ یعنی جملہ کتاب۔ ”واملہ“ ما لیفظ۔ ”جوات بھی کہے گا وہ لکھی جائے گی، (امامین عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خبر و شرب کھ لیا جاتا ہے ”بحرفون“ اے یزیدوں۔ اور کوئی نہیں جو اللہ کی کتابوں میں کسی کتاب کا کوئی حرف زائل کر دے۔ لیکن وہ لوگ تخریف کرتے ہیں اور خلاف منشاء تفسیر کرتے ہیں۔ ”در استہم“ ای تلاوتہم۔ ”واعیہ“ ای حافظہ۔ قیسا یعنی تحفظہا۔ اور میری طرف قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں ڈراؤں۔ اس سے مراد اہل مکہ ہیں اور جس تک یہ قرآن پہنچے اسے رسول اللہ ڈرانے والے ہیں۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے ابو رافع سے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو اس نے اپنے پاس ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ مکتوب اس کے پاس عرش کے اوپر ہے :

۲۳۹۹۔ مجھ سے محمد بن غالب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن اسماعیل

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَالِبٍ حَدَّثَنَا

نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر رکھا ہوا ہے۔

۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ نے پیدا کیا تھیں اور جو کچھ

تم کرتے ہو۔ بلاشبہ تم نے ہر چیز کو انفرادے سے پیدا کیا۔" اور

مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تخلیق کی ہے اس میں جان ڈالو

"بلاشبہ تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ دفن میں پیدا

کیا۔ پھر عرش پر گیا، رات کو دن سے ڈھانپتا ہے، دنوں ایک دوسرے

کے پیچھے پیچھے دھتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم

کے تابع ہیں ہاں اسی کے لیے خلق دامر ہے، اللہ کی ذات بہت بابرکت

ہے سامے جہان کے پائنے والے کی، ابن عیینہ نے بیان کیا کہ اللہ

نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو

بھی عمل کہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون عمل سب سے افضل ہے

تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔"

قبیلہ عبد القیس کے وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں

آپ چند ایسے جامع اعمال بتادیں، جن پر اگر ہم عمل کریں تو جنت

میں داخل ہو جائیں تو آنحضرت نے ایضاً ایمان، شہادت، نماز قائم

کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اس طرح آپ نے ان سب چیزوں کو

عمل قرار دیا۔

۲۴۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد العلاب نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے

حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو قتاہبہ اور قاسم ثقیفی نے

ان سے نہدیم نے بیان کیا کہ اس قبیلہ حرم اور اشعریوں میں محبت اور بھائی چارہ کا

معاہدہ تھا ایک مرتبہ امروہ صلی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ ان کے پاس کھانا

لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا آپ کے ہاں قبیلہ نیم اللہ کا بھی ایک شخص تھا

فَحَسَدُ بَنِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ مِمَّنْ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا سَرِيحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ تَعَمَّتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ  
إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي يَمِينِهِ فَوْقَ الْعَرْشِ

باب ۲۸ قول اللہ تعالیٰ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ  
وَمَا تَعْمَلُونَ إِنَّا مَعَكُمْ ذَوُونَ  
قَالَ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ إِنَّ  
رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي  
سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُبْشِرُ  
الْكَلِيلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَبِشَتَا وَالشَّامُ وَالْأَنْصَارُ  
وَالْأَنْصَارُ وَالْأَنْصَارُ يَأْمُرُ بِالْإِيمَانِ  
الْخَلْقِ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ الَّذِي أَنْشَأَ قُلُوبَ  
عُومَيْنَةَ يَمِينِ اللَّهِ الْخَلْقِ مِنَ الْأَمْرِ يَقُولُهُ تَعَالَى أَلَمْ  
لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَّا وَقَالَ الْوَزِيرُ أَبُو هُرَيْرَةَ  
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْأَقْصَالُ  
أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانُ بِاللَّهِ دَجَاهُ فِي سَبِيلِهِ  
قَالَ جَزَاءُ يَمَّا كَانُوا يُعْمَلُونَ وَقَالَ دَفْعُ  
عَبْدِ النَّفْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْنَا  
يَحْمِلُ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ مِيلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ  
فَأَمْرُهُ بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ  
إِتْيَاءُ الزَّكَاةِ لِيَجْعَلَ ذَلِكَ كَلِمَةً عَمَلًا

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْفَقِيمُ الشَّيْبَانِيُّ

عَنْ عَمْرِو قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذِهِ النَّحْيِ مِنْ جَدِّهِ وَبَيْنَ

الْأَشْعَرِيِّينَ وَدَوَّارًا وَكَانُوا مَعَهُ عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

فَقَرَّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاهُ وَعِنْدَهُ دَجُلٌ مِنْ

غالباً وہ مرالی میں تھا، ابو موسیٰ نے اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا اور اسی وقت سے قسم کھالی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے فرمایا سنو! میں تم سے اس کے متعلق ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا ہوں۔ میں آنحضرت کے پاس اشعریوں کے کچھ افراد کو لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واثق! میں تمہارے لیے سواری انتظام نہیں کروں گا۔ نہ میرے پاس کوئی ایسی بغیر ہے جسے میں تمہیں سواری کے لیے دوں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہلی غنیمت میں کچھ اونٹ آئے تو آنحضرت نے ہمارے متعلق پوچھا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم انہیں لیکر چلے تو ہم نے اپنے عمل کے متعلق سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں۔ ہم نے سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ واثق! ہم کبھی غلام نہیں پاسکتے۔ ہم واپس آنحضرت کے پاس پہنچے اور آپ سے صورت حال کے متعلق کہا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سواری نہیں دے رہا ہوں، بلکہ اللہ سے رہا ہے۔ واللہ! میں اگر کوئی قسم کھا لیتا ہوں اور پھر بھلائی اس کے خلاف میں دیکھتا ہوں تو میں دی کرتا ہوں جس میں بھلائی ہوتی ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

بَعَثَ تَبِيْعُ اللَّهِ كَاتِبَهُ مِنَ الْمَوَالِي مَدَاعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي نَسَيْتُهُ يَا مَعْ شَيْئًا نَقُودُهُ خَلَفْتُ لَا أَكُلُهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فَلَاحَةً ثَمَّ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَفُوقَيْنِ الْأَشْعَرِيِّينِ نَسْتَعِينُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا جِئْتَنِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِإِيْلَ فَقَالَ مَنَا نَقَالَ أَيْنَ النَّفَرِ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرْنَا بِعَنْسٍ ذُوْرٍ غُبَرِ الدُّنَى فَمَرَّ أَطْلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا فَمَرَّ حَمَلْنَا تَخَلَّفْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُنَا وَاللَّهِ لَا نَفْلِيهِ أَبَدًا فَمَرَّ حَمَلْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَمْ نَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُ عَلَى يَمِينٍ فَأَنَّى غَبَرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آتَيْتُ الْكَلْبِيَّ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُمَا

۲۴۰۱۔ ہم سے عربین علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی ان سے قزو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جبرہ ضعیفی نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین شامل ہیں اور ہم آپ کے پاس صحت باحرمت جہینوں میں ہی آ سکتے ہیں۔ اس لیے آپ کچھ ایسے جامع احکام ہمیں بتا دیجیے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں جائیں اور ان کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ یہ اس کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور غنیمت

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَنْزَرَةَ الْقَسْبِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِيمٌ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَاقَ بَيْتَهُ وَبَيْتَكَ الشُّعْرُ كُنْ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَعْمَلُ إِلَّا فِي أَشْهُرِ حُمْرٍ فَسَرْنَا بِجَبَلٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَنُؤْمِلَنَّهُ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوَ إِلَيْهَا مِنْ قَسَاؤِنَا قَالَ أُمُورُكُمْ يَارَبِيعَ وَأَنَّهُمْ كَفَرُوا عَنْ أَرْبَعِ أُمُورَ بِلَا يُبَايِنُ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَأْمِنُ الْقُلُوبُ بِرَبِّيَّاتِهِ الْكَلَوِيَّةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخَمْسَ وَ أَتَعَاكُرُونَ أَرْبَعًا لَا تَقْرَبُوا فِي الدُّبَابِ وَالْثَّقِيلِ وَ



۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ مَنَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ مَا لَيْسَتْ سَأَلْتُ نَاسًا  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُفَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ  
لَيْسُوا شَيْءٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ  
شَيْءًا يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِّي فَيَقْرُؤُهَا  
فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَوْلِهِ السَّاجِدَةَ فَيَخْلِفُونَ  
فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ ۝

بہرہ برہمن

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْقِدِ بْنِ يَدْرِجٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ بَنِي الْمَشْرِقِ وَيَفْرَعُونَ لَا يَجَادُونَ  
تَرَاقِيَهُمْ يَدْرُفُونَ مِنَ الدِّينِ لَمَا يَمُوتُ السَّهْمُ مِنَ  
الْزَّمَانِ ثُمَّ لَا يَمُوتُونَ فِيهِ حَتَّى يَمُوتَ السَّهْمُ  
إِلَى خَوْفِهِ قِيلَ مَا سَمِعْتَهُمْ قَالُوا سَمِعْتَهُمْ الْعَلِيُّ  
أَوْ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ ۝

۱۲۸۹ قولِ اللہ تعالیٰ، وَلَنُخَبِّرَنَّ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ  
وَأَنَّا أَخَذْنَا نَبِيَّ آدَمَ وَقَوْلُهُمْ يُؤْتُونَ وَقَالَ جَاهِدُوا  
الْقِسْطَ الْعَدْلَ بِالْأَوْسَطِ وَيَقَالُ الْقِسْطُ مَعْدَرُ  
الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْخَائِرُ ۝

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَلِيٍّ عَنْ مَسَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيتَانِ إِلَى النَّاسِ  
خَفِيتَانِ عَلَى النَّبِيِّ قِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

الحمد للہ تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ تیسری اور آخری جلد کے ساتھ ختم ہوا۔

۲۴۰۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں  
سمر بن جندی، انھیں زہری نے، احمد بن مالک سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی،  
ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن  
شہاب نے انھیں یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے جندی کہ انھوں نے عروہ بن زبیر سے سنا  
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاتبوں  
کے متعلق سوال کیا، آنحضرت نے فرمایا، ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں، ایک  
صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لوگ بعض ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح  
ثابت ہوتی ہیں، بیان کیا کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صحیح بات  
وہ ہے جسے شیطان اللہ کے یہاں سے یاد کر لیتا ہے اور پھر اسے مرفی کے کٹ  
کٹ کرنے کی طرح اپنے دوست (کاتبوں) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور یہ  
اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملائے ہیں۔

۲۴۰۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے  
حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے سنا، ان سے معبد بن سیرین نے حدیث  
بیان کی اور ان سے ابو سعید خدی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا،  
کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے  
نہیں اترے گا، یہ لوگ دین سے اس طرح دور چھیک دیئے جائیں گے جیسے تیر  
چھینک دیا جاتا ہے، پھر یہ لوگ کبھی دین میں نہیں واپس آسکتے، یہاں تک کہ تیر  
اپنی مگر (خود) واپس آجائے، پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہوگی تو فرمایا کہ ان کی  
علامت سر منڈانا ہوگی یا اقبسیہ فرمایا ۝

۱۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور ہم ترازو کو انصاف پر رکھیں گے اور یہ  
کرنی آدم کے اعمال اور ان کے اقوال بھی وزن کیے جائیں گے، مجاہد نے فرمایا کہ  
قسط بمعنی عدل ہے رومی زبان میں اور قسط، انصاف کے مصدر کے طور  
پر بھی استعمال ہوتا ہے بمعنی عادل اور قاسط، بمعنی ظالم ہے۔

۲۴۰۸۔ ہم سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن ققاع نے، ان سے ابو زرعرہ نے اور ان سے ابو ہریرہؓ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دو کلمے جو بہت رحم کرنے والے (اللہ کی)  
بارگاہ میں پسندیدہ ہیں، زبان پر بہت بلکے لیکن رقیات کے دن، ترازو پر بہت بھاری  
ہوں گے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ۝

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

تفاسیر علوم قرآنی

مفسر غفرانی ہزار تفسیر مولانا عبد الستار احمد	مفسر سید رفیق احمد مولانا شاہ محمد رفیق
مفسر سید مظہری اردو	تفسیر حضرت انس رضی اللہ عنہ
مفسر القرآن	مولانا سلف الملکی سیوہ راجی
تائخ ارض القرآن	سید حبیبہ سلیمان ڈاؤی
قرآن اور ماحولیت	انجینئر صفی میر دلش
قرآن سائنس اور تہذیبی تمدن	ڈاکٹر مفتاحی ایمن قادیانی
غنائم القرآن	مولانا عبد الرشید نعمانی
فائز کونسل القرآن	قادیانی امین الفتا پابین
فائز کونسل الفاظ القرآن، انکویم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبد الرحمن عسائی
مسکات المصابی فی مناقب انور القرآن (عربی انگریزی)	حسب ان پڑھ کر
عزت ال قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی آیتیں	مولانا احمد سعید صاحب

100

مولا محمد اسحاق بن محمدی	جلد ۳	تفسیر الجواهر مع ترجمہ و شرح از
مولا انور علی صاحب	جلد ۳	تفسیر سیم السلم
مولا فضل احمد صاحب	جلد ۲	مباح ترندی
مولا سراج احمد صاحب	جلد ۳	مسن ابوداؤد شریف
مولا فضل احمد صاحب	جلد ۳	مسن نسائی
مولا محمد منظور عثمانی صاحب	جلد ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴	معارف الدینیت ترجمہ و شرح
مولا حامد الرحمن صاحب	جلد ۳	مشکوٰۃ شریف مترجم مع خلاصات
مولا فضل الرحمن صاحب	جلد ۲	ریاض الصالحین مترجم
از اسلام بکندہ		الادب المفرد کامل ترجمہ و شرح
مولا علی محمد عابدی نوری پوری	جلد ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱	

ناشر: وزارت الاشاعت اردو بازار الہیہ لے جناح روڈ  
 کراچی ۷۴ پاکستان، فون: ۲۷۱۱۱۱ (۲۷۱۱۱۱) (۲۷۱۱۱۱)  
 دیگر اداروں کی کتب و رسائل ہیں جن میں کتب و رسائل کے انتظام کے لیے فہرست کتب مفت دی جاتی ہے اور دیگر کتب و رسائل کے لیے